خوابِ عشقم سیزن 1+2
از قلم واحبہ فاطمہ

خوابِ عشقم سیزن 1

از واحبہ فاطمہ

مکمل ناول

فون رنگ ہوا ...اپنے شاندار آفس میں بیٹھے فون پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر یشب شاہ آفندی نے برا سا منہ بنایا .فون مسلسل رنگ ہوا تو مجبوراً یشب نے فون یس کر کے کان کو لگایا..

...اسلام و علیکم ...انداز لٹھ مار قسم کا تھا

وعلیلم السلام ... برخوردار ..کیا بات ہے بھول گئے ...پر یہ تو نہیں بھولے کہ تمھاری جڑیں کہاں کی ہیں؟ فون میں سے شبیر شاہ آفندی کی بھاری رعب دار آواز گونجی.

اس نے بے زاری سے ہزار دفعہ کی سنی بات دوبارہ سنی..لمبا سانس سینے سے خارج کر کے گویا یوا

مجھے یاد ہے .داجی

تو میرے جگر واپس آ جاؤ ناں .انھوں نے تقریباً لجاجت سے کہا

آپ میرا فیصلہ جانتے ہیں داجی پھر اس ضد کا مطلب ..نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہوا.

...ایک دن آئے گا برخوردار جب تم اپنے اصل کی طرف لوٹو گے . خون ہو تم ہمارا ہمیں زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو .میں اپنی طاقت سے نہیں محبت سے واپس لانا چاہتا ہوں تمھیں یار ... جھنجھلایا لہجہ اپنی طاقت کے نشے میں چور جتاتی آواز میں بولے.

مجھے ابھی کچھ اور وقت چاہیے داجی ....پلیز....یشب نے جان چھڑائی

سہی سوچو .....جلد .....سوچو میں کچھ دن کے بعد دوبارہ فون کروں گا .انھوں نے اللہ حافظ کہہ کر فون بند کر دیا.

اس نے فون ٹیبل پر پٹخا ...اور چیئر کی سیٹ سے سر ٹکا کر ماضی کی تلخ یادوں میں کھو گیا.

مری کے ایک سبزا زار علاقے میں اس کا آبائی گاؤں تھا جس میں اس کے دادا ...شبیر شاہ آفندی وہاں کے گاڈ فادر تھے مطلب دولت ان کے گھر کی باندی تھی آس پاس کے تقریباً سو گاؤں ان کی زیر سایہ تھے.

بے حد مغرور، انا پرست .کسی حد تک جابر اور بے حس بھی تھے ..ان کے دو بیٹے تھے ..ایک یشب کے والد ذیشان شاہ آفندی اور اس کے چچا عفان شاہ آفندی

چچا کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی .جب کہ یشب خود چار بھائی اور ایک بہن تھی پہلے چار بھائی چوتھا یشب جبکہ بہن سب سے چھوٹی تھی ..اس کے خاندان میں

عجب دقیانوسی اور بے ہودہ رواج تھا کہ دولت باہر نا جائے اس لئے خاندان کی لڑکیوں کی شادیاں خاندان سے باہر ہرگز.. کسی صورت نہیں کی جاتی تھیں.. خود ..داجی کی بہن اماں فرزانہ جوڑ نہ ہونے کے سبب گھر بیٹھی ہی بوڑھی ہو گئی تھیں جبکہ اس کی دو پھپھیاں.....وہ جب بھی سوچتا اذیت کی انتہا پر پہنچ جاتا کہ کم عمر ہونے کی وجہ سے وہ انھیں بچا نہیں سکا..

وہ تو پہلے ہی خاندان کی رسموں سے باغی تھیں ...پھر جب بڑی پھپھو سارا کا رشتہ اس سے پندرہ سال چھوٹے کزن سے کیا گیا تو بغاوت نے سر اٹھایا اور سارا نے کھلم کھلا رشتہ سے انکار کر دیا..

پھر کیا تھا ...وسیع و عریض رقبے پر بنی حویلی کے باغ میں بنے کنویں میں سارا کی لاش ملی ...بہانہ یہ گھڑا گیا کہ سارا کو نیند میں چلنے کی عادت تھی.نیند میں وہ کنویں میں گر گئی ..وہ بڑی حویلی اماں فرزانہ اور سارا کی جوانی نگل گئی تھی .اسی پر

بس نہیں ہوا ..چھوٹی پھپھو ثانیہ کا خاندان کے باہر پسندیدگی کا اظہار ہی قیامت ثابت ہوا تھا..

جب ثانیہ کی لاش کنویں سے برآمد ہوئی تو دبی دبی چہ میگوئیاں ضرور ہوئیں کہ شاہ آفندی کی حویلی کی بیٹوں کو اتنا بڑا کنواں آخر نظر کیوں نہیں آتا .. لیکن کسی میں کھل کر اظہار کرنے کی جرات نہ ہوئی..

تین زندگیوں کی بربادی نے حویلی پر اپنا کالا سایہ پھیلا دیا ...رات کو اکثر حویلی میں دبی دبی سسکیاں سنائی دیتی تھیں .. کئی معصوموں کی بدعائیں اور اپنے کیے گئے گناہ آفندی حویلی کو جکڑے ہوئے تھے .اسی لئے یشب کے تین بڑے بھائی شادی شدہ تھے لیکن بد قسمتی سے تینوں بے اولاد تھے ..ہزار حکیم، ڈاکٹر، ٹونے

ٹوٹکے آزمائے گئے تھے لیکن بد دعاؤں کے کالے سائے اس حویلی کی نسل کو آگے بڑھنے نہیں دے رہے تھے....

اب دا جی کی آخری امید یشب سے تھی ..جو بے حد لاڈلا ضدی ..اپنی منوانے والا غصیل اور ہٹ دھرم تھا .یہ ساری خصوصیات تو اسے دا جی سے ملی تھیں .

باغی تو وہ بھی ہو گیا تھا اپنے بے ہودہ رسم و رواج سے اسی لئے پورے خاندان کی مخالفت مول لیتا ہوا راولپنڈی اپنے نانا نانی کے پاس چلا آیا تھا ..

ذیشان کی خاندان سے باہر پسند کی شادی ہوئی تھی ..کتنا کھلا تضاد تھا خاندان کے رسم رواجوں میں ..وہ اکثر تلخی سے مسکرا دیا کرتا .

اس کے نانا رحیم ملک بہت روشن خیال بہت پڑھے لکھے حساس ...نرم دل اور مہربان انسان تھے ..دولت کی ریل پیل تو ان کے پاس بھی تھی کیونکہ وہ پنڈی کے ایک با اثر سیاسی لیڈر تھے.اسی لئے ذیشان اور اس کی مما نور بیگم کے رشتے سے کسی اعتراض نہیں ہوا.

..گرینی ثروت بھی بہت پڑھی لکھی اور مہربان شخصیت کی مالک ڈاکٹر تھیں

پورے خاندان کی ناراضگی اور مخالفت کے باوجود وہ چھوٹی بہن شزا کو بھی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا کیونکہ اب وہ اپنی بہن کو اپنے خاندان کے دقیانوسی روایات کی ..بھینٹ نہیں چڑھنے دینا چاہتا تھا

وہ تو اپنی مما نور بیلم کو بھی لے آتا لیلن یہ بات سنتے ہی زیشان ہتھے سے اکھڑ گئے ...اور روایتی بیویوں کی طرح نور بیگم نے حویلی سے آنے سے انکار کر دیا تھا.

اس کے غصے اور ضد سے تو سبھی ڈرتے تھے حتیٰ کہ داجی بھی اس کے غصے سے خائف تھے اس لیے اس کو کوئی روک نہ سکا اور وہ اس زندان سے اپنی بہن کو نکال لایا ..یہاں وہ میڈیکل میں پڑھ رہی تھی .جبکہ خود اس نے MBA کر کے اپنا بزنس سٹارٹ کیا تھا..

اس کی محنت اور داجی کے چیلنج کرنے کی ضد اور جنون میں اس نے اتنی محنت کی تھی کہ اب پورے پاکستان میں ہی اس کے ہوٹلز اور ریسٹورنٹس کی چین تھی جو کامیابی سے چل رہی تھی ..اس کے علاوہ تین چار شاپنگ مالز بھی تھے جو اسی کے نام پہ چل رہے تھے..

یشب شاہ آفندی ان چند لوگوں میں سے تھا جو منہ میں سونے کا چمچہ لے کر پیدا ہوتے ہیں

.انٹرکام کی رنگ سن کر وہ ماضی کی تلخ یادوں سے باہر آیا

.یس ....فون اٹھا کر تھکے سے لہجے میں بولا

سر ... مسٹر زیان .. علی .....رضا اور بلال ملنے آئے ہیں آپ سے .. سیکرٹری نے اطلاع دی

ہاں فوراً بھیجو انھیں اندر ...وہ سیدھا ہوا تو چاروں مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے

..

گرم جوشی سے انھیں گلے ملنے کے بعد انھیں ایک طرف صوفے پر بٹھایا...انٹرکام پر کافی لانے کو کہا

وہ چاروں ایک جان اور پانچ قالب تھے .. 😂 ..کالج کے وقت سے ہی دوستی خون کے رنگ کی طرح گہری تھی ..

.اور بھئی میاں رانجھے کیسا چل رہا ہے ...زیان نے یشب کو آتے ساتھ ہی چھیڑا

.ٹھیک ہوں ...وہ دھیما سا مسکرایا

امی نے بھیجا ہے اپنے لاڈلے کو پرسنلی طور پر کارڈ دینے کے لیے ...زیان نے خوبصورت گولڈن کلر کا شادی کا کارڈ اس کے سامنے کیا .یشب کی فائزہ بیگم کی محبت سے مسکراہٹ گہری ہوئی.

..ہمم تو بینڈ بجنے والا ہے ہمارے جگر کا ایک ماہ بعد ..یشب کی بات پر چاروں ہنسے

...کیا کروں یار امی کے کہنے پر بجوانا پڑا ..اس نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی

.گرینڈ پا کو میں پرسنلی طور پر دے آیا ہوں کارڈ ...زیان نے رحیم ملک کی بات کی

ان کا تو مشکل ہے شادی میں شامل ہوں .وہ انھیں تاریخوں میں ملک سے باہر

..اپنے کسی ضروری کام سے جائیں گے ..یشب نے بتایا

..دلہا میاں یہ ہے ہم فضول میں ویلے اس کے ساتھ نائی بنے گھوم رہے ہیں

.علی نے جل کر کہا .سب کے قہقہے بے ساختہ تھے

اوکے یار ہم چلتے ہیں ....کافی پی کر وہ جانے کے لئے کھڑے ہو گیے ..ہم سب

نے کہیں نہ کہیں کارڈ لے کر جانا ..یہاں تو اکٹھے یہ تیرا پیارا سا تھوبڑا دیکھنے چلے

آئے جو تم ہر وقت سجائے رکھتے ہو پتہ نہیں کب دل سے مسکرایا کرے گا میرا یار....زیان مصنوعی ناراضگی سے بولا جبکہ یشب نے مسکرانے پر اکتفا کیا..

وہ چاروں چلے گئے تو یشب آفس میں بنے اپنے سپیشل کیبن میں آگیا..جہاں اس کے علاوہ کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی..

کیبن خوبصورتی کی مثال تھا.جہاں چھوٹی سی جگہ پر دنیا کی ہر آسائش موجود تھی..

پر وہ خود تشنا تھا.بے چین ...بے سکون .چودہ سال سے وہ مسافر کی طرح اپنی منزل کی جستجو میں خوار ہوتے بھٹک رہا تھا . ..وہ کیبن میں جا کر ایک سنگل صوفے پر بیٹھا جہاں ایک خوبصورت کینونس پر لیڈ پینسل سے ایک خوبصورت سکیچ بنایا گیا تھا ...لیڈ پینسل سے بنایا گیا بے رنگ سکیچ .جس نے اس کی زندگی کے تمام رنگ چرا لئے تھے .مگر سکیچ میں موجود آنکھوں اور بالوں کا رنگ بھورا تھا اور یاقوتی نازک لبوں کا رنگ گلاب کی مانند سرخ...

ہیر......میری ہیر ...یار کب ملو گی مجھے ...سب کو اپنے اپنے ساتھی مل گئے ہیں ...بس ایک مرتبہ سامنے آجاو میرے .پھر میں تمھیں دنیا بھلا دوں گا ...اتنی محبت کروں گا تم سے کہ تم خود کو بھلا دو گی....مجھے اتنا مت تڑپاؤ یار کہ اس تڑپ کے بدلے میں تم سے لوں..

..وہ اس سکیچ کے سامنے بیٹھا باتیں کرتا کوئی جنونی لگ رہا تھا

..پھر سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اپنا ہارمونیکا نکالا ...اور اپنی مخصوص دھن بجانے لگا .دھن بہت پر سوز تھی .اور اس کا پاگل پن شدید

...دلکش میری شرٹ واپس کرو .... سوہن زور سے چلائی اور دل کے پیچھے بھاگی

ان تینوں نے لاؤنج میں ادھم چوکڑی مچائی ہوئی تھی...ماہروش بھی سوہن کا ساتھ دیتی دل کے پیچھے بھاگ رہی تھی لیکن وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح ہاتھ سے پھسل جاتی.

..سویرا بیگم لاؤنج میں داخل ہوئیں تو ان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لیں یا ان تینوں کا

یہ کیا ہو رہا ہے ...انھوں نے ان تینوں کو ڈپٹتے ہوئے بولا

.مما دیکھیں یہ دلکش میری شرٹ نہیں دے رہی .وہ رونی شکل بنا کر بولی

یہ میری ہے ...دلکش نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا

جھوٹ .....مما اس کی شرٹ پھٹ لئی تھی اب یہ میری پر قبضہ جمانے کے چکروں میں ہے .سوہن نے پھر دہائی دی.

چپ ایک دم چپ ...جب تم تینوں کو پتہ ہے کہ دلکش کی شرٹ خراب ہو گئی ہے تو میں یہ شرٹس تم دونوں کو بھی پہننے نہیں دوں گی تو اس بحث کا مطلب ...سویرا نے انھیں جھاڑا

..سوہن کی بڑی بڑی آنکھیں ڈبڈبائیں ....پر مما یہ مجھے بہت پسند تھی ....اس کی بھری آنکھیں دیکھ کر ہمیشہ کی طرح سویرا موم کی طرح پگھلی

اچھا ادھر آؤ میری گڑیا .....تم دونوں بھی ...وہ تینوں پاس آئیں تو انھوں نے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولا میں اپنی ڈولز کو اس سے بھی زیادہ اچھی شرٹس لے کر دوں گی...

وہ تینوں بچپن سے بلکل ایک جیسے کپڑے پہنتی تھی.کلر مختلف ہوتے تو ڈیزائن ایک ہوتے ...ڈیزائن مختلف ہوتے تو کلر ایک جیسے ہوتے پر زیادہ تر تو ایک جیسے ہی پہنتی تھیں.

حسب معمول وہ تینوں بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بہل گئی.ماہ روش اور دلکش بیس سال کی تھیں جبکہ سوہن اٹھارہ کی . .ماہ روش اور دلکش صوفے پر ڈھیر ہوگئیں ..جبکہ سوہن سویرا بیگم کی گود میں منہ دیئے لیٹ گئی.

...اتنے میں سویرا کا فون رنگ ہوا

پاکستان سے فائزہ بیگم کی کال تھی.

اسلام و علیلم بھابھی لیسی ہیں آپ ...اور سب کیسے ہیں کامران بھائی کا سنائیں ... سویرا نے فون اٹھاتے ہی انتہائی محبت سے کئی سوال کر ڈالے.

وعلیکم السلام ... بلکل ٹھیک ہیں ... سب .... تم سناؤ سویرا ... بھول ہی گئیں قسم سے ...مانا کے تمھارے پاس دنیا کی خوبصورت ترین گڑیاں ہیں پر ایسا بھی کیا کہ بندہ اپنے بہن بھائیوں کو بھول جائے. فائزہ نے شکوہ کیا

...سویرا ان کی بات پر مسکرا دیں

ارے کہاں بھابھی ...یہ تینوں آپ کی لاڈلیاں ہی ناک میں دم کیے رکھتی ہیں کچھ اور سوجھتا ہی نہیں ..سویرا نے جان نثار کرنے والی نظروں سے انھیں دیکھا جبکہ وہ اپنی شکایتوں پر شرارتی ہنسی ہنس دیں.

اچھا سنو ایک ضروری بات کرنی تھی .زیان کی شادی طے کردی ہے تمھارے بھائی نے بس ایک ماہ ہے جلدی سے تیاری پکڑو اور پہلی فرصت میں میری پریوں اور میرے بیٹوں کو لے کر پاکستان پہنچو...

اچھا ...بہت خوشی کی بات ہے یہ تو ...بھابھی میں بہت خوش ہوں ... لیکن آپ کو پتہ تو ہے کہ وقار کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ..ان کا سفر بند ہے ... عمار اور عمیر تو ترکی گئے ہیں اپنی جاب کے سلسلے میں اور عمر بزنس کے ساتھ ساتھ اپنے ڈیڈ کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے .ہم تو عین شادی کے قریب ہی شرکت کر سکیں گے ...ہاں لیکن پریشان مت ہوں .ان تینوں افلاطونی ہواؤں کو بھیج دوں گی پندرہ دن پہلے ..آپ کے پاس ... سویرا نے اپنی مجبوری بتانے کے ساتھ ساتھ انھیں خوشخبری سنائی ..

چلو ٹھیک ہے ... سویرا تم پریشان مت ہونا .میں سمجھ سکتی ہوں ...بے فکر ہو کر وقار کی دیکھ بھال کرو.

...میری گڑیوں سے تو میری بات کرا دو

.پھر وہ ان تینوں سے باتیں کرنے لگیں .اور سویرا کہیں ماضی میں کھو سی گئیں

وہ چار بھائی بہن تھے ...سب سے بڑے کامران پھر عمران ...پھر فائزہ اور سب سے چھوٹی مائدہ.

کامران کی شادی سویرا کی بیسٹ فرینڈ فائزہ سے ہوئی تھی..سویرا کی شادی دبئی میں وقار سے...

کامران کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا زیان تھا ...فائزہ کے تین بیٹے تھے . عمر کی پیدائش کے وقت کچھ ایسی پیچیدگیاں ہوئیں کے وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی تھیں .وقار اور ان کی لاکھ خواہش کے باوجود سویرا کے ہاں کوئی بیٹی پیدا نہیں ہوئی .

عمران کی دو جڑواں بیٹیاں تھیں گڑیوں کی طرح حسین ماہ روش اور دلکش ..جب وہ ایک سال کی ہوئیں تو ادھر فائزہ بیگم کے ہاں پھر خوشخبری سننے کو ملی ...ان کو بھی اب کے بار جڑواں بچے پیدا ہونے تھے .فائزہ نے سویرا سے وعدہ کیا کہ اگر بیٹیاں پیدا ہوئی تو وہ انھیں سویرا کی گود میں ڈال دیں گی ..جب بچوں کی پیدائش ہوئی تو ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی .وعدہ کے مطابق فائزہ نے اپنی بیٹی سویرا کی گود میں ڈال دیا سویرا نے گود میں لیتے ہی اس پری کو سوہن کا نام دیا ..

چھ ماگزر گئے ..ابھی تو سہی طرح خوشیاں انجوائے نہیں کیں تھیں کہ عمران ... اور ان کی بیوی ایک حادثے کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے ..پیچھے دو سال کی ماہ روش اور دلکش یتیم ہو گئیں ..

وقار کے بے حد اصرار پر سویرا نے ان دو گڑیوں کو بھی گود لے لیا..پاکستان میں بھی ان کا بہت بڑا گھر تھا لیکن

وقار کا سارا کاروبار دوبئی میں تھا ...تو سویرا بھی اپنے بچوں سمیت ان تینوں کو لے کر دبئی آ گئیں.

وہ بیٹوں سے زیادہ ان تینوں کے لئے پاگل اور پوزیسو تھیں .وہ ان تینوں کو لے کر اتنی حساس تھیں .بہت کم عمری میں ہی انھوں نے ان تینوں کو اپنے ہی تین بیٹوں سے منسوب کر دیا تھا ..تاکہ وہ کبھی ان سے الگ نہ ہو پائیں ..انھیں چھوڑ کر نا جائیں..خاندان والے بھی ان کی حساسیت کو جانتے تھے کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا . .ماہ روش اپنے سے دس سال بڑے عمار سے ...دلکش اپنے سے آٹھ سال بڑے عمیر اور سوہن اپنے سے چھ سال بڑے عمر سے منسوب تھی.

سویرا نے ان سے کچھ بھی نہیں چھپایا .. کیونکہ مستقبل میں ان کی شادیاں اسی گھر میں ہونی تھیں وہ ا لجھیں نہیں ..اسی لیے سویرا نے انھیں تمام حقیقت بتا دی . تھی .سویرا نے ان کی تربیت ہی ایسی کی تھی کہ وہ ہر چیز کو پوزیٹولی لیا کرتی تھیں .

وہ محبت کرنے کے لیے اور محبتیں سمیٹنے کے لیے پیدا ہوئیں تھیں .. خود کو خوش قسمت سمجھتی تھیں کہ انھیں ہر طرف سے چاہے سگے والدین ہوں چاہے ان کے گارڈین انھیں اتنا پیار ملا تھا .

سویرا ان کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں ..یہ بھی انھیں کا ہی خبط تھا کے کہیں ان کی کسی چیز میں فرق نہ آ جائے وہ انھیں ایک جیسی چیزیں کپڑے جوتے غرض ہر چیز ایک جیسی لے کر دیتی تھی کہ کوئی یہ نا سمجھے کہ کسی سے امتیازی سلوک ہوا ہے ..

مما ہم بہت اکسائیٹڈ ہیں پاکستان جانے کے لئے ...دللش کی آواز سویرا کو ماضی سے باہر کھینچ لائی...

فون بند ہو چکا تھا...اب وہ تینوں سر جوڑے شادی کی پلاننگ میں مصروف تھیں...سویرا کا دل تو نہیں تھا..انھیں خود سے دور کرنے کو پر اس شادی پہ انھوں نے بڑا فیصلہ لینا تھا...خاندان کے سامنے انھوں نے اپنے بچوں کا نکاح جیسا بڑا فریضہ انجام دینا تھا....

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

..یشب مسجد میں وضو کر رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے ایک نسوانی آواز سنائی دی

..سنیں میں نے بھی وضو کرنی ہے یہ لوگ مجھے وضو نہیں کرنے دے رہے

یشب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سفید پیروں تک فراک ... سفید بہت ہی بڑے دو پٹے میں وہ ناک تک چہرہ چھپائے اس سے مدد طلب کر رہی تھی ..البتہ بھوری آنکھیں اور ماتھے سے بھورے بال نظر آ رہے تھے.

یشب نے ادھر ادھر دیکھا ... مردوں اور عورتوں کا ایک جم غفیر تھا جو ہر طرف ... موجود تھا لیکن کوئی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا ....یشب نے اسے وضو کرائی نماز کا تو پتہ نہیں پر منظر بدلا تھا اب یشب نے خود کو ایک باغ میں پایا تھا ..جہا چہار سو رنگ برنگے پھولوں کا دریا سا تھا باغ کے قریب ایک نہر تھی ..جس کے کنارے کنارے وہ سفید لباس میں فراک کو پکڑ کر تھوڑا اپر اٹھائے چل رہی تھی.

یشب ہمیشہ کی طرح اس کے پیچھے ہو لیا..

وہ کھلکھلائی اور اپنے قدم تیز کر لئے ..باغ میں اس کی پائل کی چھنکار اور ہنسی کی جلترنگ گونج رہی تھی ..سفید دوپٹہ اب اس کی گردن میں تھا دونوں پلو پیچھے کے

...طرف دائیں بائیں اڑ رہے تھے .. بھورے بال کمر کے نیچے تک جھول رہے تھے

یشب نے بھی قدم تیز کیے.

ہیر ....رکو .ہیر .. میری بات سنو ...میرے پاس آؤ ...اس نے دیوانہ وار اسے پکارا ..وہ چلتی رہی یشب نے اور تیزی سے چل کر اس کا بازو پکڑا اور رخ اپنی جانب کھینچا ..وہ اس کے بلکل مقابل اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی مسکرا رہی تھی ..

یشب اسے دیوانہ وار دیکھے جا رہا تھا جیسے دیدار سے اپنی پیاسی آنکھیں سیراب کر رہا ہو..

..وہ پھر کھلکھلائی اور بازو چھڑا کر پھر اس سے دور ہونے لگی ...وہ تڑپ گیا

..........ہیر ہیر

.....یشب شاہ ایک مرتبہ پھر خواب سے ہڑبڑا کر ہیر ...ہیرپکارتا اٹھ بیٹھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤💕💕❤💕❤

وہ جھنجھلایا سا بیڈ سے اتر کر گھنے کالے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے کی اس سائیڈ آیا.جسے بڑے بڑے دبیز پردوں سے چھپایا گیا تھا . .آج پھر وہ بے بسی کی انتہا پر تھا..

وہ بے چین سا راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا..پچھلے تین دن سے پھر وہ اذیت سے دوچار تھا..

چھوٹی سی عمر سے اسے خواب آتے تھے تو وہ الجھ جاتا تھا ..پھر ٹین ایج تک اسے ان خوابوں کی اور خواب والی کی اتنی عادت ہو گئی ..اتنی ضرورت ہو گئ جیسے کسی انسان کو سانس لینا ضروری ہو.

پہلے وہ خواب میں آتی تھی تو وہ سارا دن مسرور سا رہتا ..بہت ....بہت خوش.

پر اب پچھلے کچھ دنوں سے اسے پانے.. حقیقت میں اپنے سامنے دیکھنے اور محسوس کرنے کی تمنا اتنی شدت اختیار کر گئ تھی ..اتنی بے چین کہ اپنی طبیعت خراب کر بیٹھا ..نہ کسی سے ملا نہ آفس گیا.

تڑپ.......

کیا ہوتی ہے یہ تڑپ ....انتہا کیا ہوتی ہے تڑپ کی ...وہ کرب درد جو کسی آرے کی طرح دل کو اندر تک چیر دے..

وہ راکنگ چیئر پر آگے پیچھے جھولتا سگریٹ کے گہرے گہرے کش لگاتا آج پھر اذیت کی انتہا پر تھا..سامنے کینونس پر بنے خوبصورت سکیچ کو دیکھ کر سینے میں سانس الجھی..اس نے سلگتی سگریٹ اپنی ہتھیلی پر لگائی لیکن یہ جلن اس جلن کے آگے ہیچ تھی جو جلن اسے پچھلے چودہ سال سے سلگا رہی تھی.

وہ چاروں اس عالیشان محل کے اس خوبصورت ترین بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو یشب خان آفندی کو حسبِ معمول پھر دیوانگی کی انتہا پر کینوس کے سامنے پایا.

....چاروں جاکر اسکے سامنے صوفے پر یوں بیٹھے کے کینونس ان کے درمیان تھا علی نے کینونس کی بیک سائیڈ کو نفرت سے گھورا.اور پہلو بدل کر کھڑا ہوگیا آج پھر ....آج پھر تمھیں درشن ہوئے ہوں گے ...رخِ روشن کے ..دانت پیس کر بولا

یشب ہلکے سے مسکرا دیا ..آنکھیں شدتِ کرب سے لال انگارہ ہوئیں تھیں آنکھوں میں نمی لئے ہوئے وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا.

یشب خان یو رئیلی نیڈ آ سائیکاٹرسٹ .....زین نے بے بسی سے کہا ....جبکہ بلال اور زیان بھی ہمیشہ کی طرح اس پتھر سے سر پھوڑنے آ پہنچے تھے..

مطلب تم چودہ سال سے ایک سراب کے پیچھے دیوانہ وار بھاگ رہے ہو..یار اس نے ملنا ہوتا تو کب کی مل چکی ہوتی تم اس بات کو سمجھتے کیوں نہیں.. علی نے پھر دانت پیسے

جسے تم سراب بول رہے ہو وہ میری زندگی ہے یار..مائینڈ اٹ ...یشب نے بے بسی سے کہا..

..کوئی زندگی ونڈگی نہیں ہے .. تم کیا پاگل ہو یشب چوبیس سال تمھاری عمر ہے چودہ سال سے تم جسے اپنے خوابوں میں دیکھ رہے ہو وہ صرف اور صرف تمھارے ذہن کا فتور ہے اور کچھ نہیں...آج پھر تمھیں وہ خواب میں نظر آئی اور ایک بار پھر تم دیوداس بنے یہاں بیٹھے ہو... خوابوں کا حقیقی زندگی میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یار ..اس نے سو مرتبہ کی کی ہوئی بات ایک مرتبہ پھر دہرائی

میرے ذہن کا فتور ہوتا تو اس کا سکیچ اس کینونس پر موجود نہ ہوتا ...وہ درشتگی سے بولا.

..اچھاااا ...... سکیچ ہے ...وہ خود کہاں ہے؟ کون ہے؟ ملی تمھیں؟ .. علی طزیہ بولا

.مل جائے گی ..اطمینان قابلِ دید تھا

.اچھا بات سنو ...اگر منگنی شدہ ہوئی تو...علی نے اس کی دکھتی رگ چھیڑی

.تو وہ سو کالڈ منگیتر دنیا سے اٹھ جائے گا..یشب نفرت سے بولا

اور اگر شادی شدہ بال بچوں والی نکلی تو....؟

تو وہ پہلے بیوہ ہوگی ..پھر اس کے بچوں کی ولدیت چینج کر کے اپنے نام کی کر دوں گا...یشب کے لہجے میں سفاکی اور آنکھوں میں خون اتر آیا ..یہ تو علی بول رہا تھا جس کا جواب وہ بول کر دے رہا تھا نہیں تو کوئی دوسرا ہوتا بولنے کے لیے زبان نہ بچتی منہ میں..

زیان نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے علی کو دیکھا ...جو اسے اذیت سے دوچار کرنے سے باز نہیں آیا تھا ..آخر ان میں سے علی کی ہی تو جان اٹکی ہوئی تھی اپنے جگری دوست میں اور دوست کی اس کینونس کے سکیچ میں جو ان چاروں کو بھی دیکھنے کی اجازت نہیں تھی .وہ اس کے جنون اور دیونگی سے ڈرتے تھے.

یار ایسے تھوڑا ہوتا ہے کہ تم کسی سراب کو خواب میں دیکھو اور حقیقی زندگی میں اس سے ملنے کی تمنا کرو ...ربش .....علی نے پھر افسوس سے کہا.

ملے گی ....میری ہے تو ضرور ملے گی ...اللہ تعالیٰ نے اسے صرف اور صرف میرے لیے بنایا ہے اسی لئے تو اس کے ملنے ....اسے حقیقت میں اپنے سامنے دیکھنے سے پہلے اس کا تعلّق مجھ سے جوڑا...

وہ چاروں اس کے جنون سے خائف تھے ..چودہ سال سے وہ ایک چہرہ خواب میں دیکھ رہا تھا ..حتی کہ کسی سکیچ بنانے والے ماہر سے اس نے اس سکیچ کو اپنے تخیل سے نکال کر حقیقت کا روپ دے دیا تھا ..

اچھا بات سنو ....اگر وہ ملی تو کیا کرو گے .. علی نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی ..

تو ....یشب مسکرایا ..تو پتہ نہیں کیا کر بیٹھوں گا ... خود میں بھینچ لوں گا ..چھپا لوں گا دنیا سے ...شاید خود پاگل ہو جاؤں یا اسے کر دوں گا.

لو جی ...نہ ملی تو مصیبت ...مل گئ تو یہ تو خود ہی پورا کر دے گا بیچاری کو ... علی اس کی انوکھی بات سن کر زین، بلال اور زیان کے کانوں میں بڑبڑایا جس سے ان کو ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا.

اور اگر نہ ملی تو کنوار کوٹھڑا ڈال لینا اور ٹانگ لینا اس میں یہ سکیچ .... علی پھر پٹڑی سے اترا اور ناگواری سے بولا..

نہیں ....ملے گی ...ہم ضرور ملے گے ... مجھے یقین نہیں .... میرا ایمان ہے ..یشب نے ایک خوبصورت گہری مسکراہٹ سے سکیچ دیکھتے ہوئے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے ہارمونیکا نکالا اور انتہائی خوبصورت دھن میں یہ گانا بجانے لگا..

ملینگے .... ملینگے

ملینگے .... ملینگے

آپ سے .... یقیناً...... ملینگے ملینگے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

علی نے قریب آکر ہلکے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا..اس کی پیٹھ سکیچ کی طرف تھی .یشب نے ہارمونیکا نیچے کیا اور لال انگارہ نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا.

ریلیکس یار گرینی بہت پریشان ہیں تمھارے لئے ...پلیز یار ان کے لئے ہی ریلیکس ہو جاؤ ...کمرے سے اس (منحوس سکیچ) سے باہر نکلو ...آفس جاؤ ...اپنا دھیان بٹاؤ گے تو طبیعت ٹھیک ہو گی .....پلیز یار ہماری خاطر

علی نے منجی لہجے میں کہا ..اور منحوس صرف دل میں بولا.

دیکھو یہ زیان کی شادی میں پندرہ دن رہ گئے ہیں ... تم نے وعدہ کیا تھا فائزہ آنٹی سے کہ ہر کام میں ہاتھ بٹاؤ گے ..تو اس وعدہ کا کیا ہوا؟ اور زیان کا تو کچھ خیال کرو

بلال نے اسے باور کرایا ...یشب کو اب واقعی اپنے آپ پر افسوس ہو چلا تھا زیان کی غیر معمولی سنجیدہ شکل دیکھ کر ...جبکہ وہ تو اپنی شادی کو لے کر بہت خوش تھا.

اب اگر تم ایک سیکنڈ کے اندر نہیں ملے تو میں پیچھے مڑ کر تمھاری ہیر میڈم کی تصویر دیکھ لوں گا..

وہ جو دل میں تو قائل ہو ہی چکا تھا کہ اسے اپنے دوست کی خاطر اس فیز سے باہر ..آنا ہے .علی کی بات پر تڑپ کر اٹھا .جس پر ان چاروں کا قہقہہ بے ساختہ تھا

علی اس کے مقابل کھڑا اس ہینڈسم سے بندے کو غور سے دیکھ رہا تھا .اور اس کا .پاگل پن ملاحظہ کر رہا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر یشب جھنجھلایا

کیا ....میں ہیر کی تصویر پر کسی کا سایہ نا پڑنے دوں تم دیکھنے کی بات کر رہے ہو ..یشب بھی کونسا کم تھا ڈھٹائی سے بولتا آگے ہوا اور کینونس پر بڑا سا .سیاہ کپڑا ڈال دیا

نور منزل کے اوپری منزل سے وہ سیڑھیاں جن پر میرون دبیز قالین بچھا ہوا تھا پانچوں چل کر ہنستے مسکراتے نیچے وسیع عریض لاؤنج میں اترے توگرینی نے دھیمی مسکراہٹ سے دل میں شکر ادا کیا..

یشب آتے ہی ان کی گود میں سر رکھ کر صوفے پہ لیٹ گیا.وہ پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں .ماتھے پر بوسہ لیا..

کیا بات ہے بچہ ......کیوں اتنے اداس ہو ...مل جائے گی وہ ....کیوں پریشان ہوتے ہو ...میں روز دعاؤں میں اسے تمھارے لئے مانگتی ہوں..

گرینی کی بات وہ چاروں ہکا بکا منہ کھولے یشب کی طرف دیکھ رہے تھے ..یعنی کہ اس کے پاگل سے وہ ہی نہیں اس کے گھر والے بھی واقف تھے .علی حسب معمول تلملایا.

واہ ......خوب تو یشب شاہ اتنا بے شرم ہے کہ پورے زمانے میں اپنے پاگل پن کا ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے.

علی کی بات پر کافی دن بعد اس نے کھل کر قہقہہ لگایا.

یہاں جلنے کی بو آرہی ہے .گرینی..

تم تو ایسے جل رہے ہو جیسے وہ تمھاری سوتن ہو ..یشب اپنی ٹون میں واپس آیا.

ہونہہ ......خوش فہمی ......میں کیوں جلوں گا ... علی نے جل کر بولا سب ہنس پڑے

گرینی کی کیا بات کر رہے ہو ....یہاں تو گرینڈ پا اور چھوٹی کو بھی پتہ ہے ..یشب نے آنکھ دبا کر کہا ...اور تمھیں پتہ ہے وہ تو ہر دوسرے دن اپنے کالج کی کسی سندری کی تصویر موبائل میں چوری سے کھینچ لاتی ہے ..کہ کہیں وہ اس کی بھابھی نہ ہو.

...یشب نے دانت نکالتے بتایا تو ان چاروں کا دل کیا اپنا سر پیٹ لیں

بریک فاسٹ ریڈی ہے گرینی ..... سرونٹ میگی نے آکر اطلاع دی تو انھوں نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا..

وہ چاروں خوش تھے کہ یشب کا موڈ بحال کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے.

ابھی وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ رحیم ملک اپنی مہربان شخصیت لیے وہاں آلئے...

سب تعظیمً کھڑے ہو گئے...

ارے بیٹھو بیٹھو... بچوں... کیا حال ہے بھئ... کیا ہو رہا ہے اج کل.؟

سب نے مسکرا کر باری باری جواب دیا...وہ کہیں جانے کہ لئے بلکل تیار تھے...

وہ زیان سے مخاطب ہو کر بولے... بچہ ہمیں بہت ضروری کام سے ملک سے باہر جانا پڑ رہا ہے.. بہت مجبوری ہے.. اس لئے ہم تو شادی میں شرکت نہیں کر پائیں گے.. البتہ تمھاری گرینی اور چھوٹی بھر پور شرکت کریں گے.....

چلو بھئی برخوردار .... ہمیں ائیر پورٹ پر چھوڑ کر آؤ ...اور جب ہم آئیں تو ہمیں یہ خوشخبری مل جانی چاہیے کہ تم نے ہماری بھو کو ڈھونڈ لیا ہے ..انھوں نے یشب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا..وہ نظریں چرا گیا ..اس کے اس طرح لڑکیوں کی طرح شرمانے پر سب دبی دبی ہنسی ہنس دیے.

ارے ائیر پورٹ سے یاد آیا کہ آج دوبئ سے میری چھوٹی بہنیں آرہی ہیں ...شادی ...میں شرکت کرنے.زیان کو اچانک یاد آیا

چھوٹی بہنیں؟ .انھوں نے حیرت سے کہا تو زیان نے انھیں ہلکے پھلکے طریقے سے تفصیل بتائی.

یہ تو بہت اچھی بات ہے ...پھر تو مجھے چھوڑنے کے بعد یشب ہی ان بچیوں کو رسیو کر لے گا ...رحیم ملک نے کہا تو زیان مسکرا دیا..

نہیں گرینڈ پا ..امی نے عبداللہ کاکا کو بھیج دیا ہوگا ان کو لینے ..مجھے بھی آفس میں ضروری کام تھا ..اس لئے میں بھی جا نہیں پایا..میں بھی چلتا ہوں..

چلیں ٹھیک ہے پھر ہم بھی نکلتے ہیں گرینڈ پا لیٹ ہو رہے ہیں ..یشب جلدی سے اپنے بیڈروم میں گیا .اپنا والٹ اور کیز اٹھائی اور نیچے آیا..

وہ سب نور منزل سے نکلے تھے

وہ تینوں اسلام آباد کے ائیر پورٹ سے نکل کر بڑی شان سے مغرورانہ چال چلتی باہر آئیں.....

دبئی سے پورے 18 سال بعد پاک سر زمین پر پاؤں رکھتے ہی بازو وا کیے ایک گہری سانس اندر کھینچ کر پاک مٹی کی خوشبو اندر اتاری...

دلکش ، ماہروش اور سوہن بے حد خوبصورت نازک سے سراپے کے ساتھ، دودھیا رنگت، ...گھٹنوں کے نیچے تک ریڈ فراک ......نیچے جینز کی ٹائیٹس پہنے گلے میں سکارف لئے براؤن مقناطیسی آنکھیں ...گھنے کمر سے نیچے تک آتے براؤن بالوں کی

اونچی پونی ٹیل کیے ...تینوں ایک سے بڑھ کر ایک ......ایک جیسی ڈریسنگ کیے

...وہ تقریباً وہاں موجود ہر نظر کے محور کا مرکز بن رہیں تھیں

...یونہی ہنستی کھلکھلاتی ایک دوسرے سے مزاق کرتیں وہ پارکنگ ایریا میں آئیں

...جہاں زیان بھائی کا پرانا ڈرائیور ان کا انتظار کر رہا تھا

عبداللہ کاکا نے ادب سے انھیں سلام کیا....انھوں نے بھی احترام سے ان کو

...جواب دے کر حال احوال پوچھا

ابھی وہ تینوں گاڑی میں بیٹھنے ہی والی تھیں کہ ہارمونیکا کی انتہائی خوبصورت دھن

....سنائی دی

ملینگے .... ملینگے

ملینگے .... ملینگے

آپ سے ....یقیناً......... ملینگے .... ملینگے

وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی اس سمت کی جانب چل پڑیں جہاں سے وہ خوبصورت سے میوزک کی آواز آ رہی تھی ...کچھ دور جا کر انھیں ایک شاندار سی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے ایک لڑکے کی پیٹھ نظر آئی ..جو سر ہلکا سا جھکائے دنیا جہاں سے بے خبر وہ دھن بجا رہا تھا..

وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور اور قریب جاتیں کے پیچھے سے عبداللہ کاکا کی آواز آئی..

کیا ہوا سوہن بٹیا .....گھر چلیں زیان صاحب زرا سی دیر ہونے پر پریشان ہو جائیں گے..

مجبوراً ان تینوں کو واپس آنا پڑا) .. عبداللہ کاکا نے انھیں ان کی زندگی کی فاش ترین .. (غلطی کرنے سے آخر بچا لیا

.آکر گاڑی میں بیٹھی اور عبداللہ نے گاڑی زن سے بھگا لی

❤️❤️❤️💕💕💕💕💕💕💕

یشب گرینڈ پا کو اندر چھوڑ کر واپس آیا ...تو یونہی گاڑی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں ..گرے شرٹ بلیک پینٹ ...ماتھے پر بکھرے کالے سیاہ بال .. مضبوط اور کسرتی جسامت ...میں وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا ...کون نہیں جانتا تھا شہر کے امیر ترین کنوارے بزنس ٹائیکون یشب شاہ آفندی کو .ہر لڑکی بار بار مڑ کر اسے دیکھتی تھی .مغرور پر اثر خوبصورت شخصیت پر بے نیازی ہر لڑکی کو کسی مقناطیس کی طرح اپنی جانب کھینچتی تھی.

اس نے پینٹ کی پوکٹ سے ہارمونیکا نکالا اور مخصوص دھن بجانے لگا .پر

کچھ دیر بعد ہی یشب شاہ آفندی کو ہارمونیکا بجاتے ہوئے کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا تھا چودہ سال میں آج جانے کیوں اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ اس کے آس پاس

ہے ..یہیں کہیں ...اسے بھول گیا وہ کیا کرنے آیا تھا ائرپورٹ پر.اور کیوں ہے وہاں.. وہ دیوانوں کی طرح ادھر سے ادھر جاتا کچھ تلاش کر رہا تھا

💕💕💕💕💕💕❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

...وہ تینوں گاڑی میں سیٹ سے سر ٹکا کر ریلیکس ہو کر بیٹھیں

....اس بات سے بلکل انجان اور بے خبر کے ان تینوں میں سے کسی ایک کا ...ایک پاگل دیوانہ چودہ سال سے انتظار کر رہا ہے

ماہ روش نے اپنا موبائل نکالا اور لاؤڈ آواز میں گانا لگایا..تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائیں اور سکون سے آنکھیں موند لیں

گاڑی میں گانے کی معنی خیز سی آواز گونج رہی تھی..لیکن انھیں جیسے اس گانے کی بجائے ہارمونیکا کی پر سوز دھن سنائی دے رہی تھی.

.... ملینگے .... ملینگے

ملینگے .... ملینگے

آپ سے ....یقیناً .... ملینگے....... ملینگے

وہ گھر پہنچیں تو جیسے خوشیوں کا ایک طوفان سا آگیا گھر پر ...تھکے ہونے کے باوجود

انھوں نے خوب ہلا گلا کیا..

...پھر دوپہر کو پہلی دفعہ پاکستانی چٹ پٹا کھانا کھایا

،،،سوچا نہیں تھا اتنا انجوائے کریں گی..زیان سے بڑی تینوں آپیاں ...ردا

..ندا.....اورحنا بھی اپنے چنوں منوؤں کے ساتھ آئیں ہوئیں تھیں

..مائدہ بھی بچوں سمیت آئیں ہوئیں تھیں

پھر پورا ہفتہ تو ان تینوں نے پاکستان کی ویڈنگ کے مطابق شاپنگ کرتے ہوئے

شاپنگ مال چھان مارے ....کیونکہ تھیم ویڈنگ تھی ..اس لیئے اس مناسبت سے

ڈریسز کے کلر بھی انھوں نے تھیم کے مطابق لئے ..اپنے ڈیزائن ایک جیسے ہی لئے....

زیان کی شادی اس کی خالہ زاد نور سے ہونی تھی ...آج ہفتہ بھر پہلے ابٹن اور نکاح کی رسم ہونا تھی..نور کے دو بھائیوں کی شادی بھی ہونا تھی جس میں ان سب نے بھی شرکت کرنی تھی . .ابٹن اس کے اگلے دن مہندی .پھر نور کے ایک ..بھائی کی بارات ..اس سے اگلے دن دوسرے کی بارات

ایک دن ریسٹ کے بعد زیان کی بارات اور نور کے بھائیوں کا ولیمہ تھا..اس کے اگلے دن زیان کا ولیمہ

...یعنی پورے ہفتے فنکشنز تھے

آج ابٹن تھا ...بہت گہما گہمی تھی .سب تیار ہو رہے تھے ..شاکنگ پنک اور اورنج کلر کی تھیم کے مطابق سب نے ڈریسنگ کی تھی .....

شہر کے بڑے سے ہال میں ابٹن اور نکاح کا فنکش اریںج کیا گیا تھا سب پہنچ چکے تھے ..

وہ تینوں بھی پالر سے تیار ہو کر ہال میں موجود تھیں ..نظر نہیں ٹھہر رہی تھی ان پر ..شاکنگ گھٹنے سے زرا نیچے کرتیاں اور اورنج پٹیالہ شلواروں میں دو پٹے گلے میں بل دے کر یوں ڈالے ہوئے تھے ایک پلو آگے اور ایک پیچھے خوبصورت ہیر سٹائل کے ساتھ وہ آسمان سے اتری پریاں لگ رہی تھی ..

...سب شاداں و فرحاں ہال میں بیٹھے تھے ..پورا خاندان اکٹھا ہوا تھا

.نکاح ہو چکا تھا

کامران کا خاندان نا اتنا براڈ مائینڈڈ تھا کہ مرد و خواتین کو اکٹھے کر دیتے نا اتنا دقیانوسی تھا کے بلکل ہی الگ کر دیتے ..اسی لیے بڑے سے ہال کو لکڑی کے منقش ...خوبصورت جالی دار تختوں سے الگ الگ کر دیا گیا تھا

وہ تینوں سٹیج سے زرا پیچھے لکڑی کے تختہ کے بلکل پاس والے ٹیبل پر بیٹھ گئیں ...تھیں

یشب خالص اس زنانہ سے فنکشن میں آکر کافی بوریت محسوس کر رہا تھا .اس نے simple تو فنکشن میں شامل ہو کر ہی زیان پر احسان کر دیا تھا ..ڈریس وہی بلیک ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ وہاں کئی حسیناؤں کے دل دھڑکا رہا تھا

..بلال اور علی سٹیج پر زیان کے ساتھ تھے ..

..زین کو اس کا پرانا دوست مل گیا تھا تو وہ اس کے پاس چلا گیا تھا

وہ ماتھے پر بل لیے سٹیج سے زرا ہٹ کر لکڑی کے منقش جالی دار تختے کے پاس جا کر بیٹھ گیا.

فون نکالا اور اس میں ضروری میسیجز چیک کرنے لگا

..کہ اپنے عقب سے نسوانی کھلکھلاہٹوں کی جلترنگ سنائی دی

❤️💖💕❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

سوہن سویرا بیگم کو مس کر رہی تھی اسی لئے سیڈ سا منہ بنائے بیٹھی تھی ..دلکش کو اس معصوم چہرہ پر اداسی اچھی نہ لگی اس لیئے ہمیشہ کی طرح اسے ہنسانے اور چھیڑنے کے لئے بولی

..ماہی ....شکر ہے شادی پنڈی میں ہے ..ملتان میں نہیں ہوئی

..کیوں دل ....ماہ روش نے معصومیت سے کہا

.........اگر وہاں شادی ہوتی ....تو ہر طرف سے آواز آتی سون (حلوہ (پلیز

سون (حلوہ (پلیز

...دللش نے ہمیشہ کی طرح اس کے نام سوہن کو بگاڑ کر سون کہا

...پھر بیچاری ہماری سوہن کبھی ادھر بھاگتی کبھی ادھر ...کہ مجھے کون پکار رہا ہے

.ہاہاہا ہاہاہا ان کی کھلکھلاہٹیں عروج پر تھیں

یہ جانے بغیر کے ان کی یہ مہان گفتگو کوئی بڑی گہری مسکراہٹ اور دلچسپی سے

..سن رہا ہے

اور تمھیں پتہ ہے دلکش وہ ویٹر تمھیں غور سے دیکھ رہا ہے اسے لگ رہا ہے کہ

تمھارے گال پر مکھی بیٹھی ہے...سوہن نے اس کے گال پر بنے تھوڑے موٹے

...سے تل پر چوٹ کی،....اپنا حسب بے باک کیا ..اور کھلکھلا کر ہنس پڑی

.اس کا موڈ بحال ہوتے دیکھ کر دلکش پر سکون ہوئی

یشب شاہ ان کے بلکل عقب میں بیٹھا ان کی گفتگو سن رہا تھا ..جانے کیوں تیسری آواز اور ہنسی کی جلترنگ پر بری طرح چونکا ...ابھی پیچھے مڑ کر دیکھتا کہ علی ..نے اسے آواز دی وہ علی کی طرف متوجہ ہو گیا

💖💖💖💖💖💖💖💕❤️❤️❤️❤️

..سوہن ڈئیر .....ایشو کیا ہے یار ...مما کو مس کر رہی ہو تو فون کر لو انھیں

...پر یہاں بہت شور ہے میوزک کا ..اس نے اداسی سے کہا

افففففف ..ماہ روش نے اپنا ماتھا پیٹا ..تو میری جان پاؤں پہ مہندی تو نہیں للی ..باہر تشریف لے جاؤ

اوو ....وہ خود بھی اپنی بے وقوفی پہ شرمندہ ہوتی فون لے کر اٹھی ...اور منہ چڑاتی باہر کی سمت چلی گئ .ہال سیکنڈ فلور پر تھا ..ہال کے بہت بڑے سے دروازے سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر بڑا سا ٹیرس تھا پھر اس ٹیرس کے ایک طرف فرسٹ فلور کی سیڑھیاں تھیں ..

ٹیرس پر قدرے سکون تھا اس لیے وہ وہیں کھڑے ہو کر سویرا بیگم سے فون پر بات کرنے لگی ...

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

یشب سٹیج پر گیا ...زیان کو مبارکباد دی ...اور ان کو واپسی کا بول کر اپنے فون پر مصروف سے انداز میں باہر آیا..

...سیڑھیاں اتر رہا تھا کہ نظر سامنے اٹھی اور پلٹنا بھول گئی

..وہ فون پر بات کرتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف پلٹی تھی

وقت تھم گیا تھا...ہواؤں کا رخ بدلا ...دل کے اندر تک ٹھنڈ سی پڑی ...اس کے زخمی زخمی چھلنی وجود پر جیسے کسی نے مرحم کے پھائے رکھ دیئے..

.روح پرور سا منظر تھا..بے یقینی سی بے یقینی تھی

یشب کے پاؤں وہیں جم سے گئے ...دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آئے گا.

یشب کو خود پر حیرت ہوئی.

ہوگئ تھی کہ اب تصور اور strong اتنی imaginations کیا اس کی تخیل سے نکل کر وہ اسے اپنے سامنے اپنی طرف ہی آتی دکھائی دے رہی تھی.

سوہن فون پر بات کر رہی تھی کہ سویرا نے اس سے دلکش اور ماروش سے بات کروانے کا بولا ..وہ بات کرتے کرتے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کے اسے رکنا پڑا..

...اوپر کھانا کھایا جا چکا تھا اور کافی سارے لوگ اتر کر نیچے آئے اور رستہ بلاک ہو گیا

یشب بہت غور سے آنکھیں بار بار جھپک کر اپنے سے دو ایک سیڑھی نیچے اپنے بلکل سامنے اپنی ہیر کو دیکھ رہا تھا وہ سانس بھی مشکل سے لے رہا تھا کہ کہیں وہ ہلے اور اتنا مسرور کن منظر آنکھوں سے غائب ہو کر) خواب کی طرح (ہوا میں تحلیل نہ ہو جائے.

لیکن وہ تو بلکل سامنے فون کان سے لگائے بے حد کیوٹ کیوٹ سے منہ بناتی باتیں کر رہی تھی ..

...یشب کو کچھ سنا ہی کب دے رہا تھا ...اس کا پورا وجود تو آج آنکھیں بن گیا تھا

..سوہن کو رش کم لگا تو راستہ بناتی بائیں جانب سے وہاں سے نکل گئی

وہ وہیں پتھر بنا کھڑا تھا ...کہ ہیر وہاں سے نکلی ...جاتے وقت اس کے دوپٹے پر لگی پن جو کہ وہ اتارنا بھول گئی تھی بری طرح یشب کے ہاتھ کی پشت پر چبھی.

جب ہاتھ پر جلن سی ہوئی تو آگے کر کے غور سے ہتھیلی کی پشت کو گھورا ...جس پر پن کی کھروچ اور ننھے ننھے خون کے قطرے تھے اور پھر

...وہ بری طرح چونک کر ہوش میں آیا

او ...خدایا ...تو کیا .....تو کیا سچ میں اس نے اپنی ہیر کو دیکھا تھا .....اس کی ہیر اسے اپنے وجود میں موجود ہونے کی نشانی خود ہی دے کر گئی تھی.

اس کھروچ کی صورت..اور ...اور اسے ہیر کی دلفریب خوشبو بھی تو محسوس ہوئی تھی..

..وہ اسے باور کرا گئی تھی کہ وہ ....ہے ...اس کے آس پاس ...بہت قریب

افففف ...وہ پیچھے مڑ کر دیوانہ وار بھاگا ......اندر ہال میں گیا..کافی حد تک مہمان جا چکے تھے ...اتنا بڑا بزنس ٹائیکون یشب شاہ آفندی پاگلوں کی طرح ہر کونے میں جا کر کچھ ڈھونڈ رہا تھا..

سوہن جو اندر آئی تو وہ دونوں ٹیبل سے غائب تھیں اس نے ردا آپی سے ان کا پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ وہ برائیڈل روم میں ہیں..

وہ بھی ان کے پیچھے برائیڈل روم میں جا گھسی.

..وہ جنونی انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ وہ چاروں اس کے پاس آئے

.ارے تم تو جانے والے تھے ..گئے نہیں ..بلال نے حیرت سے پوچھا

اس کے چہرے پر کچھ تو ایسا تھا جو کہ انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا جو انھیں

..بری طرح چونکا رہا تھا ..خوشی کی انتہا سے دمکتا ...تمتماتا چہرہ

وہ...وہ .... علی میں نے ..اسے دیکھا ...ابھی ابھی ..اپنے بہت پاس ...مجھے لگا

میرا وہم ہے ..پر یہ دیکھو ..اس نے اپنی ہتھیلی کی پشت سامنے کی ..یہ دیکھو اس

..کے دوپٹے کی پن لگی مجھے ..تو مجھے پتہ لگا کہ وہ میرا تصور میرا خیال نہیں ہے

..میں نے اسے دیکھا یار

وہ علی کی شرٹ مٹھی میں جکڑے ابھی ابھی خود پر گزرے قیامت خیز منظر کی روداد سنا رہا تھا.

..وہ چاروں شوکڈ سے اسے دیکھے گئے

....یار وہم ہوگا تمھارا. ایسے کیس

چودہ سالوں میں تو مجھے کبھی وہم نہیں ہوا یا میں نے کہا ہو کہ مجھے وہ خواب کے علاوہ کہیں نظر آئی ہے ..یشب نے علی کی بات بیچ میں ہی اچک کر جواب دیا..

.اس کی بات میں وزن تھا..انھیں ایمان لانا پڑا کہ یشب کی ہیر آ چکی ہے

کہاں ...کہاں دیکھا..نام پوچھا؟ کوئی بات کی؟

بلال نے بے چینی سے پوچھا

..نہیں بات نہیں کی ...پر اس نے اورنج اور شاکنگ کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا

او میرے بھائی یہاں میرے پورے خاندان کی خواتین نے اسی کلر کے ڈریس پہنے ہوئے تھے ...آخر زبان بھی بول پڑا..کچھ اور بتاؤ یار ..ہماری فیملی میں تو تم سب کو جانتے ہو مجھے لگتا ہے کہ ہماری ہونے والی بھابھی ...نور کی کسی فیملی یا فرینڈز میں سے ہوگی .زبان پر سوچ سا بولا.

اب تو پھر کل ہی پتا چلے گا ابھی آج تو سب چلے گئے اور رات کے ایک بج گئے ہیں یار ...علی نے کہا تو اس کے منہ پر پھر بارہ بج گئے.

اب منہ نا لٹکاؤ ....اس بات پھر ہمیں زبردست سی پارٹی دے کر جشن مناؤ کہ ...ہیر بھابھی مل گیئں ہیں

یہ کل کب آئے گی یار ...یشب نے منہ بنایا

..اے خبردار جو میرے خاندان کی خواتین کو تاڑا تو ...زیان نے اسے چھیڑا

.وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا

..سوری یار ..مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایسا ہوگا

ابے ....چل کر یار ..میں تو مزاق کر رہا تھا ...میں تو خود کو خوش قسمت سمجھوں گا

..کہ میرے ہیرے جیسا بلند کردار دوست ہمارا دور کا ہی سہی رشتہ دار بن جائے گا

..ہاہاہا ہاہاہا ..اس کی بات پر سب ہنس دیئے

فنکشن اختتام پذیر ہوا تو سب اپنے اپنے گھر واپس آگئے

وہ بے حد خوش اور آکسائیٹڈ سا نور منزل پہنچا ...اپنی پراڈو پورچ میں کھڑی کی اور ...گنگناتا گرینی کے پاس ان کے کمرے میں پہنچا

گرینی اور شزا جو کہ اسی کا ویٹ کر رہی تھیں اسے اس قدر خوش سے اپنی طرف آتا ..دیکھ کر حیران ہوئیں

...اس نے آتے ساتھ ہی انھیں خوشی سے گھمانا شروع کر دیا

....ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو بچے

...گرینی کے شور مچانے پر اس کے بلند قہقہے نور منزل میں گونجے

Guess... What happened today?

اس نے ان کے ہاتھوں میں ہاتھ لے کر پوچھا ...خوشی اس کے انگ انگ سے

..پھوٹ رہی تھی

اس کی چمکتی آنکھیں دیکھ کر گرینی اور حق کے شزا کو بھی سمجھنے میں ایک پل نہ

..لگا کہ اس کو اس کی زندگی مل گئی ہے

Ohhh... Bhai don't say that

..کہ آپ نے ہیر بھابھی کو دیکھا..زیان بھائی کی شادی میں پلیز جلدی بتائیں ناں

...شزا خوشی سے پاگل ہونے کو تھی

یس میری جان ....ایسا ہی ہے

گرینی کا بھی چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا ..آگے بڑھ کر یشب کے ماتھے کا بوسہ لیا اور اس کی خوشیوں کی نظر اتاری.

.مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا ..بچے ..کب ملواؤ گے اس سے

..ہاں بھائی صبح ہی چلیں گے

وہ دن بھی آئے گا ..جلد ..پر ابھی انتظار کرنا پڑے گا ..کیونکہ ابھی میں نے دیکھا ہے صرف تمھاری بھابھی کو ..ڈھونڈنا باقی ہے

.پھر اس نے مختصر الفاظ میں ساری بات انھیں بتائی

یشب اپنے گرینڈ پا کو بتایا تم نے .. تم نے انھیں پرامس کیا تھا کے سب سے پہلے انھیں بتاؤ گے..

..او گاڈ......میں تو بھول ہی گیا..اکسائٹمنٹ میں

..پھر انھوں نے رحیم ملک کو ویڈیو کال کی ...یشب نے انھیں خوش خبری سنائی

....وہ بھی بے حد خوش ہوئے

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

.اگلا دن تمام تر رونقیں اپنے اندر سمائے ظہور پذیر ہوا تھا

سب مہندی کی تیاریوں میں مصروف تھے

آج تو یشب بھی وقت سے پہلے ہی کامران مینشن آگیا تھا

.اورآکر شادی کے کاموں میں زیان کا ہاتھ بٹا رہا تھا

..زیان سمیت سب نے چھیڑ چھیڑ کر اس کے ناک میں دم کر رکھا تھا

واہ بھئی کیا بات آج ہمارے شہزادے کام کر رہے ہیں ....اپنا الو سیدھا کرنے کے لیے..زیان نے چھیڑا

......کیا کروں ..وہ کہتے ہیں ناں کہ ضرورت کے وقت گدھے

.یشب ....زیان احتجاجاً چلایا ...یشب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

آج صبح سے ہی سوہن کی طبیعت بوجھل سی تھی.اور ہلکا بخار تھا .پتہ نہیں تھکاوٹ تھی کہ نظر لگی تھی کسی کی بری طرح..

جو بھی تھا ..وہ بیڈ پر فائزہ بیگم کی گود میں منہ دیئے لیٹی تھی ..دلکش اور ماہ روش بھی پریشان تھیں.کیونکہ اگر سویرا بیگم کو اپنی لاڈلی کی طبیعت کا پتہ چل جاتا وہ تو بھونچال ہی مچا دیتیں..

وہ میڈیسن لے کر سارا دن سوئی رہی ..اسی لئے شام کو جب اٹھی تو قدرے فریش تھی..

سب تیار ہو رہے تھے ..وہ سستی سے بیڈ پر بیٹھی تھی ..دللش اور ماہ روش بلکل تیار کمرے میں داخل ہوئیں اور اس کا پیرٹ گرین اور ییلو کلر کمبینیشن کا لہنگا صوفے پر رکھا..

آج مہندی کا فنکشن تھا.

سوہن جلدی سے فریش ہو کر ڈریس پہن کر آؤ ...پالر والی آ گئی ہے..

سوہن نے نفیس سے کام ولے ڈریس کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا..

کیا ....میں برائیڈل تو نہیں ہوں..

یار مجھ سے کیری نہیں ہوگا یہ ٹیپیکل پاکستانی ویڈنگ ڈریس ...کل بھی اس ڈریس کو سنبھالتے میری جان نکل گئی تھی ..اس نے برا سا منہ بنایا..

..کچھ نہیں ہوتا میری نازک سون پری ....پاکستانی تو ایسے ہی ڈریس ہوتے ہیں ...حالانکہ فائزہ مما نے ہمارے کہنے پر ابھی بلکل ہلکے کام والے کپڑے لیے ہیں اور اگر سویرا مما کی ویڈیو کال آگئی تو پھر ..وہ ناراض بھی ہوں گی اور ان کو تمھاری طبیعت کا بھی پتہ چل جائے گا..

..دلکش کی بات سن کر مجبوراً وہ وہی ڈریس اٹھا کر واش روم میں گھسی .نہا کر نکلی پالر والی بھی آ چکی تھی..ہلکی جیولری ...ہلکا میک اپ ..اور خوبصورت لہنگا ...اور میچنگ نازک سا لمبی چین والا پرس جسے سکول والے بچوں کی طرح گلے میں ڈال کر ایک طرف کیا ہوا تھا.

تیار ہو کر اس کا نوخیز حسن اور کھل گیا تھا ..بخار کی حدت میں ہلکا سا تپہ معصوم چہرہ اور بھی حسین اور قیامت خیز لگ رہا تھا.

فائزہ بیگم نے جانے سے پہلے ان تینوں کی نظر اتاری.

وہ سب ہال میں پہنچ چکے تھے سوائے زیان کے ...اس نے ابھی تیار ہو کر آنا تھا..

مہمان انا شروع ہو گئے تھے..

یشب، علی، بلال اور زین ...اینٹرس کے بلکل سامنے والی ٹیبل پر قبضہ جمائے بیٹھے تھے..

یشب کی پیاسی نگاہ بار بار بھٹک کر اینٹرس کی طرف جا رہی تھی ..وہ سب اس کی بے چینی نوٹ کر رہے تھے..

وہ تینوں زیان اور فائزہ بیگم کے ساتھ ہال میں پہنچیں تھیں وہ اوپر آ لئے ..ابھی ٹیرس پر پہنچے تھے کہ سوہن کا فون رنگ ہوا ..سویرا بیگم کی کال تھی ..اس نے فون ..یس کر کے کان کو لگایا سب رک گئے تو اس نے انھیں اندر جانے کا اشارہ کیا .خود وہیں کھڑے ہو کر کال سننے لگی ..کیونکہ اندر کافی شور ہونا تھا

....وہ اندر چلے گئے

.اسلام و علیکم ..مما ..کیسی طبیعت ہے آپ کی

..میں ٹھیک ...میری بچی کیسی ہے ... صبح سے جانے کیوں دل بے چین ہے

تم تینوں ٹھیک تو ناں

..سویرا کی اتنی گہری محبت پر وہ اس کے نازک لب مسکرائے

..او مما آپ . بھی ناں بچوں کی طرح ہمیں مس کر رہی ہیں ..وہ کھلکھلائی

سویرا بھی مسکرا دی ..سوہن کی فریش آواز سن کر انھیں تسلی ہوئی ..کچھ ضروری باتیں کرنے کے بعد اسے فنکشن اور اپنی تصاویر سینڈ کرنے کی ہدایت دیتی سویرا بیگم نے فون بند کر دیا..

سوہن نے مسکرا کر فون بند کیا پھر جھنجھلائی...پیروں سے نیچے تک جاتا لہنگا اور ..نازک ہائی ہیل سنبھالنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف تھا

...اس نے نازک سے انداز سے لہنگا پکڑا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی

یشب بار بار پہلو بدل رہا تھا کہ پھر من چاہا منظر دیکھتے ہوئے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو کر اپنی سیٹ سے اٹھتا چلا گیا...

سامنے ہی وہ بے چاری سی شکل بنائے لہنگے سے الجھتی اپنی تمام تر نزاکت سمیت اس کے دل میں اتر گئی..

علی، بلال اور زین نے چونک کر پہلے یشب اور پھر اینٹرس کی طرف دیکھا ..جہاں انھیں ایک نازک سی گڑیا جیسی حسینہ اندر آتی دکھائی دی.

ایک نظر دیکھ کر انھوں نے فوراً بڑے احترام سے اپنی نظروں کا زوایہ بدلا تھا کہ وہ ان کے دوست کی امانت تھی ..اس کو دیکھنے کا حق صرف اور صرف یشب شاہ آفندی کا تھا..

وہ جا چکی اس کے باوجود یشب یونہی بت بنا کھڑا رہا.. علی نے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ ہوش میں آیا.

...میں نے کہا تھا ناں کہ میں نے اسے دیکھا ...وہ آگئ

یشب نے اتنی بے خودی کے عالم میں بھی اپنے دوستوں کا احترام سے نظریں جھکانا نوٹ کر لیا تھا.کیونکہ وہ اس کے پاگل پن سے واقف تھے . .یشب کو ان کارٹونوں پر ٹوٹ کر پیار آیا..

.ہاں ...ہم نے بھی دیکھا ..بھابھی کو ..بلال نے آہستگی سے کہا

..تو اب کیا ...علی نے سوال کیا

میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں...اس سے ملنا چاہتا ہوں ..اس نے ایسے

..فرمائش کی جیسے بچہ چاکلیٹ مانگتا ہے

اوکے ..فائن ..ہو گئی ملاقات سمجھو ...ہم اپنے شہزادے کے قدموں میں دنیا

...جہان کی خوشیاں ڈال دیں گے

...یشب نے پیار سے علی کو گلے لگایا

...فنکشن اپنے عروج پر تھا رسم کی جا رہی تھی

..سوہن مسلسل خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر کے الجھ رہی تھی

...پھر سر جھٹک کر دلکش اور مہ روش میں الجھ جاتی

اس نے دلہا دلہن کی اور سب کی تصاویر بنائیں پھر دلکش اور ماہ روش کے ساتھ

..بنائی

کھانا شروع ہوا .. جانے کیا بات ہوئی کے ویٹرز ہر تھوڑی دیر بعد آکر نظریں

جھکائے پوچھ لیتے

میم .....کچھ چاہیے آپ کو .....ان تینوں کو حیرت ہوئی .. سوہن نے کندھے اچکا کر دلکش اور ماہ روش کو دیکھا آگے سے انھوں نے بھی نظروں سے اشارہ کیا کہ آخر ...یہ ہو کیا رہا ہے

.. فنکشن تقریباً ختم ہی ہو چکا تھا .. مہمان جانے شروع ہو گئے تھے

دلکش ڈریسنگ روم بہت خوبصورت ہے آؤ ناں .. سیلفیز لیتے ہیں ... مما کے پاس ..سینڈ کرنی ہیں

.. نہیں بھئی ہم تو تھک گئے .. اب ہمارا کہیں جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے

ماہی نے بھی کہا کہ اس کا بھی موڈ نہیں تو وہ انھیں گھورتی اٹھی اور خود ہی .ڈریسنگ روم میں چلی گئی

.علی نے یشب کو اشارہ کیا.....یشب کی تو مانو روم روم میں سرشاری پھیل لئی

...یشب دھیمی چال چلتا آگے بڑھا اور بلال اور علی اس کے پیچھے تھے

💖❤️❤️💕💞💞💞💞💞💞💞💕❤️💖
💖

سوہن ڈریسنگ روم میں قد آدم شیشے کے بلکل سامنے کھڑی کیوٹ کیوٹ سے منہ بناتی ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے دوسرے سے وکٹری کا نشان بناتی سیلفیز لے رہی تھی..

کہ کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ... سوہن کو تو تب پتہ چلا جب اسے فون میں بلکل اپنے عقب میں ایک شخص پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے بڑے اطمینان سے خود کے نگل جانے والی نگاہ سے دیکھتے پایا..

وہ جھٹکا کھا کر پیچھے کی طرف مڑی..

یشب اس کے ایک ایک نقش کو اپنی پیاسی آنکھوں سے چھو رہا تھا.وہی مقناطیسی بھوری آنکھیں ..کمر سے نیچے تک بھورے گھنے بال ...وہی یعقوتی نرم و نازک لب سمندر سے گہری جھیل سی بڑی بڑی حیرت سے پھٹی آنکھیں .پر ایک اضافی چیز بھی تھی اس کے نچلے ہونٹ کے تھوڑا نیچے بنا سیاہ تل .

وہ اس کے دیدار سے اپنی آنکھیں سیراب کر رہا تھا.

اے ......مسٹر ..کیا مسئلہ ہے...؟سوہن غرائی اس کی خود پر ایسی نگاہیں اسے کراہیت سے دوچار کر رہی تھیں

ٹھرکی ..لوفر کہیں کا....بے حد غصے سے بڑبڑاتی اس کی دائیں سائیڈ سے نکل کر باہر جانے لگی.

یشب اطمینان سے لمبی لمبی سانسیں کھینچتا سکون اپنی روح تک اتارتا وہیں اسی پوزیشن میں کھڑا رہا..

وہ دروازے تک گئی ..باہر نکلنے ہی والی تھی کے دو اور لڑکے اس کہ راہ میں حائل ہوئے...ان کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں..

.کیا تکلیف ہے ...ہٹیے سامنے سے ...وہ بھنا کر بولی

دیکھئے محترمہ پہلے اس کی بات سن لیں ..پھر بے شک چلی جائیے گا ..علی نے سنجیدگی سے نظریں جھکائے کہا..

.ان کو راستے میں پتھر بنا دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا وہ یوں نہیں ہٹنے والے

اب کی بار تو وہ اس صورتحال سے اندر سے بری طرح نروس ہوئی ..پر سویرا بیگم نے انھیں ڈرنا ہرگز نہیں سکھایا تھا..

اس نے پلٹ کر اس لوفر ...کی پشت کو گھورا ..جس کی خود پر پڑنے والی عجیب دہکتی نظروں سے ہی وہ خائف ہوئی جا رہی تھی..

وہ انھیں پیروں سے چلتی ہوئی ایک مرتبہ پھر یشب کے سامنے آئی..

جی ...تو میں نے پوچھا کیا مسئلہ ہے آپ کو وہ دانت پیس کر طنزیہ بولی.

I love you heer..

یشب نے اس کے سر پر بم پھوڑا..

واٹ... وہ غرائی اسے لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے..

ایکسکیوزمی ....؟ سوہن نے دوبارہ پوچھا

I said I love you...

مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤگی اور دیکھو ... میرے سامنے ہو ..ہیر

وہ حیرت سے منہ کھولے اسے یوں مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی ..جیسے کہنا چاہتی ہو..یہ پاگل کس نے پاگل خانے سے بھگا دیا..

..اسے اب اس شخص سے ہمدردی ہو چلی تھی

.اور پھر واقعی اس نے زرا سا جھک کر اپنا پرس ٹٹولا اور اس میں سے ایک کارڈ نکالا .اس کی طرف بڑھاتی ہوئی ترحم بھری نگاہوں سے دیکھتی بولی

You really need this.. Please consult with this number as soon as possible...

یشب نے ہاتھ بڑھا کر کارڈ تھاما تو لسی سائیکولجیسٹ کا وزٹینگ کارڈ تھا ..یشب کی مسکراہٹ گہری ہوئی.

نیڈ کی کیا پوچھتی ..ہو ...مجھے اس کی نہیں تمھاری ..صرف اور صرف تمھاری .. ...ضروت ہے ..اب تم مل گئ ہو تو کسی اور چیز کی طلب نہیں..وہ بے خود سا ہوا اور اسے حقیقت میں ایک مرتبہ چھو کر دیکھنے محسوس کرنے کی خواہش اس شدت ...سے دل میں اٹھی کہ وہ مچل گیا

مسڑ اپنی حد مم .....سوہن بولتے ہوئے ایک دم صدمے سے چپ ہوئی .. غصے اور حیرت سے آنکھیں پھٹ پڑی ..کیونکہ وہ اس کے دونوں نازک گداز بازوؤں کو اپنی نرم گرم مچلتی گرفت میں لے چکا تھا ..اور اس کے دیدار کرنے کو قریب ہوتا جا ..رہا تھا

سوہن اب کی بار اس ساری سچویشن سے ڈر کر اندر تک ہلی تھی .. خوف سے جان نکلنے کو تھی ..اس نے یشب کی دہکتی ....اپنی جانب لپکتی آنکھوں میں دیکھا ..اور یہ سوچتے ہی کہ وہ حیوان اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے سوہن کے سامنے دنیا گھوم گئی.

وہ تیورا کر پاس پڑے صوفے پر بیٹھنے کے انداز میں گری اور بے ہوش ہو کر ایک طرف لڑھک گئی...

یشب کی گرفت بہت نرم تھی جیسے کسی کانچ کی گڑیا کو تھاما ہو ...اسی لئیے وہ اس کی گرفت سے نکل کر صوفے پر جا گری..

...اس سے پہلے کہ یشب تڑب کر اس پر جھکتا یا اسے دوبارہ چھوتا

علی اور بلال نے اس پیچھے سے دبوچا..

علی ...یہ ...یشب نے بے بسی سے کہا...

چھوڑو اسے یشب ...پاگل مت بنو ...ابھی تمھارا اس پر کوئی حق نہیں ...کوئی آ جائے گا.

مجھے اسے دیکھنا ہے ...ابھی اور ....پلیز ..وہ بچوں کی طرح مچلا.

دماغ ٹھکانے پر ہے یشب .کنٹرول .یور سیلف. ...وہ اس سب سے انجان ہے..

چھوڑو اور چلو یہاں سے ..وہ اسے تقریباً گھسیٹتے وہاں سے لے گئے تھے...

😍😍😍😍😍😍😍💕💕💕💕💖❤️💞
💝💝

ماہی ......کافی دیر ہو گئی ..سوہن نہیں آئی ...دلکش نے پریشانی سے کہا ...اتنے ...میں فائزہ بیگم اور زیان ان کے قریب آئے

بلال یشب کو لے کر جا چکا تھا ..علی وہیں ڈریسنگ روم کے آس پاس اس انتظار میں تھا کہ کب کوئی اس کے یار کی زندگی کو آ کر دیکھے ..فائزہ زیان اور دو لڑکیوں کو ڈریسنگ روم کی طرف دیکھتے دیکھ کر وہ انجان سا بنا قریب آیا ..اور ان کے پریشان ..چہرے دیکھ کر پوچھا کیا ہوا آنٹی

..وہ سوہن نہیں مل رہی ...میری چھوٹی بہن جو دوبئ سے آئی تھی

زیان نے فکر مندی سے کہا.

....وہ پریشانی سے کھڑی ہوئیں ..کیونکہ سب مہمان تقریباً جا چکے تھے

..مما سوہن ڈریسنگ روم میں گئی تھی

..چلو دیکھتے ہیں

وہ سب ڈریسنگ روم کی طرف بھاگے ....جبکہ زیان کے منہ سے چھوٹی بہن سن کر علی کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکی تھی..

وہ بھی ان کے پیچھے آیا ..وہ سب روم میں اندر آلئے تو دم بخود رہ گئے .. سوہن

..صوفے پر ہوش و خرد سے بیگانہ ایک طرف گری پڑی تھی

..وہ تڑپ کر آگے بڑھے ...زیان کی تو جان پر بن گئ

..اس کا سر اٹھا کر اپنے بازو کے اوپر رکھا

سوہن میری گڑیا ...سوہن ...کیا ہوا .اٹھو گڑیا.زیان نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے

پکارا ..دلکش اور ماہی اس کے ہاتھ پاؤں مسل رہیں تھیں ..فائزہ بیگم تو باقاعدہ رونا

..شروع ہو گئی تھیں

جبکہ علی دنخود سا لب سختی سے بھینچے یہ منظر دیکھ رہا تھا.. کیونکہ زیان اسے باتوں ہی باتوں میں سوہن کے بارے میں سب کچھ بتا چکا تھا..اس کی منگنی کے بارے میں بھی...

...بخار تو صبح سے ہی تھا میری بچی کو...پتہ نہیں کیسے طبیعت اتنی خراب ہو گئی

...اففف .. مما آپ تو چپ کریں.پلیز . .مت پریشان ہوں ..دلکش پانی لے کر آؤ

دلکش بھاگ کر باہر سے پانی لے کر آئی

زیان نے اس کے منہ پر ہلکے سے پانی کے چھینٹے مارے تو اس نے زرا سی آنکھیں کھولیں..اپنے اوپر زیان کو جھکے دیکھ کر وہ

..بھیاااااا...پکارتی ان کے سینے سے لپٹ گئی

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

علی چپکے سے باہر نکلتا چلا گیا...

وہ از حد پریشان تھا....اسی پریشانی میں گاڑی تقریباً اڑاتے ہوئے نور منزل پہنچا...

لاؤنج میں آیا تو سامنے ہی گرینی اور شزا بیٹھی تھیں.. شزا بھاگ کر اس کے پاس آئی..

بھیا ...بھائی نے آکر بتایا کہ آپ پتہ لگا لیں گے کہ ہیر بھابھی کون ہیں اور ان کے گھر والوں کے بارے ...آپ نے پتہ لگا لیا ناں ...کیا ہم صبح ملیں گے ان ..سے.؟ شزا کی آواز میں دبا دبا سا جوش تھا

..ہاں گڑیا ملیں گے ان سے بھی ....پر پہلے یہ بتاؤ یشب کہاں ہے

.اس کی غیر معمولی سنجیدگی دیکھ کر شزا چونکی

...... بھائی ..تو اپنے کمرے میں ہیں ..اور کہا ہے کہ جب بھی آپ آئیں تو

.علی پوری بات سنے بغیر سیڑھیاں چڑھا

اس کے روم میں آیا تو حسبِ توقع وہ سکیچ کے سامنے راکنگ چیئر پر بیٹھا تھا ..آج ..تو اس کے پاس اس کے موبائل میں بے شمار تصاویر بھی تھیں

یشب نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ علی کو اپنی طرف آتا دیکھا..سیدھا ہو کر بے حد فکر مندی سے پوچھا

....ٹھیک تھی ناں وہ بلکل

.......ہاں ٹھیک تھیں

جانتے ہو علی ......اس نے مجھے یہ دیا ..یشب نے وزیٹنگ کارڈ اس کے سامنے کیا ....میری جھلی .ہیر کو لگتا ہے کہ میں پاگل ہوں...پر اسے ابھی یہ نہیں پتہ کہ اس کا یشب اسی کے پیچھے پاگل ہے ...وہ خوبصورت سی ہنسی ہنسا ..جیسے خود ہی اپنی بات انجوائے کی ہو..

علی دھیمی سی چال چلتا اس کے پاس گیا اس نے زرا سا مڑ کر ایک نظر سکیچ دیکھا ..فوراً نظریں جھکائیں ..اور دل میں حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگا

...کیونکہ سکیچ واقعی ہو بہو جیسے سوہن کو سامنے رکھ کر بنایا گیا تھا

..اس کے اس طرح دیکھنے پر یشب کو اس پر بے حد پیار آیا اور کھلکھلا کر ہنس پڑا

تم کیا کنفرم کرنے آئے ہو کے وہی لڑکی میری ہیر ہے.؟ کر لیا کنفرم ؟ ..دیکھ لو...میرے دماغ کا فتور نہیں یہ ...یشب نے جتایا

اچھا یار اب اتنا نہ تڑپاؤ اور بتاؤ مجھے اس کے بارے میں ...اب اور انتظار نہیں ہوتا یار ...وہ بے چینی سے بولا

..سوہن ....نام ہے ....ان کا .. علی نے بتایا

سوہن ...اس نے زیرِ لب عقیدت سے نام دہرایا ..وہ چونکا ...یہ تو سنا تھا اس نے ... جب اس دن وہ لڑکیاں اس کے نام سے چھیڑ رہی تھیں اسے ..یشب کو نام پہ اور نام والی پہ ٹوٹ کر پیار آیا

جانتے ہو کون ہیں وہ ... علی نے سنجیدگی سے کہا ..یشب نے اس کی غیر معمولی سنجیدگی تو اب نوٹ کی تھی ..

وہ فوراً سیدھا ہوا ..کون ہے ؟

آپ کی ہیر ...ہمارے زیان کی دوبئ پلٹ سگی بہن سوہن ہے . علی نے اس کے سر پہ بم پھوڑا.

....واٹ.........وہ شوکڈ سا تھا

وہ زیان کی سویرا پھپھو کے پاس ہوتی ہیں ...اور ... علی خاموش ہوا

اور کیا؟

اور وہ شادی کے بعد واپس چلی جائیں گی ..اور

یشب کے دل کو کچھ ہونے لگا ...اور کیا یار ایک ہی مرتبہ بتا دو بار بار کیوں اذیت دے رہے ہو ..یشب نے اذیت سے لب بھینچے

اور وہ انھیں سویرا آنٹی کے بیٹے سے انلیجڈ ہیں . علی نے دھیمے سے لہجے میں کہا

...جیسے یہ اس کی کوئی غلطی ہو

یشب کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکی ...چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمایاں

ہوئے ..رگیں تن گئیں اور آنکھیں لال انگارہ ہو گئیں

..جب بولا تو لہجہ کافی سرد تھا

اٹس اوکے....انگیجمنٹس ٹوٹ بھی جاتی ہیں ..حادثے بھی ہو جاتے ہیں .. منگیتر

..مر بھی سکتا ہے ..اس نے ہوا میں بات اڑائی

..یشب .... علی نے تنبیہی آواز میں اسے پکارا

کیا یشب ...مجھے کوئی بھی تنبہہ تم تب کرتے جب تم مجھ سے ..اس سب

..سے ...میرے پاگل پن سے انجان ہوتے

علی تم تو جانتے ہو ناں سب...یشب نے بے بسی کی انتہا پر پہنچ کر علی کے بازو جھنجھوڑے ....بولو ....جانتے ہو ناں سب ..وہ میری رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہے ...اب سے نہیں پچھلے کئی برس سے .علی .. علی میرے یار ..وہ مجھے چاہیے کسی بھی طرح ... کسی بھی قیمت پر ..میں ..میں مر جاؤں گا اس کے بغیر..میں آگ لگا دوں گا پوری دنیا کو اگر کسی نے بھی اسے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی..

یشب نے دیوانگی سے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے..

علی کے دل کو کچھ ہوا ..اوکے ریلیلس یار ......اس نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا...اور خود اس کے بازو پکڑے اس کے پاس بیٹھ گیا.

..ہاں ...زیان جانتا ہے سب تمھارے بارے ..مجھے یقین ہے وہ سمجھے گا ہیر صرف یشب کی ہے ..میرے ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت اسے تم سے نہیں چھین سکتی ...ریلیکس ہو جاؤ ..مجھے جانتے ہو ناں ....علی نے یشب کی آنکھوں میں جھانکا ..جب کوئی بات ٹھان لی تو مطلب وہ ہو گئ ..ہیر تمھاری ہوئی ...وعدہ رہا ....علی نے یشب کے سامنے ہاتھ پھیلایا ..یشب نے اپنا مضبوط چوڑا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا ...اتنی دیر میں وہ پہلی مرتبہ لال انگارہ آنکھوں سمیت مسکرایا اور علی کے گلے لگ گیا ..

..تھینک یو ....علی......تھینک یو سو مچ

سوہن کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا ..سر بھاری ہو رہا تھا.دلکش اس کے پاس گہری نیند میں سو رہی تھی.

...زیان نے جب اس پر پانی کے چھینٹے مارے تو اس نے آنکھیں کھولیں تھیں ..زیان کے سینے سے لگ کر رونے لگی اور پھر غنودگی میں چلی گئی

وہ اسے لئے گھر واپس آئے.زیان نے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا .اور ڈاکٹر کو فوری ..لے آیا

ریلیلس ...بخار اور تھکاوٹ کی وجہ سے غنودگی طاری ہو لئی تھی اب یہ بلکل ٹھیک ہیں ..آرام کریں گی تو اور ٹھیک ہو جائے گی ...ڈاکٹر کی بات پر سب کی جان میں جان آئی.

دلکش نے سب کو زبردستی آرام کی غرض سے ان کے کمروں میں بھیج دیا اور خود ...اس کے پاس لیٹ گئی

سوہن اٹھی ...جا کر صوفے پر بیٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر پیا ...صوفے سے ٹیک لگائی ..آنکھیں موندی اور اپنی کنپٹیاں سہلانے لگی...

....کون تھا وہ ....مجھے ہیر کیوں پکار رہا تھا

ہوں ...پھر کیوں اتنا ڈر گئی ...رکھ کے ایک چماٹ کیوں ناں brave میں تو اتنی

...لگایا اس کی اتنی جرات پر

..کیا مجھے زیان بھائی، دلکش یا ماہی کو بتانا چاہیے

نہیں ہرگز نہیں ... بھیا اپنی شادی انجوائے کرنے کے بجائے پریشان ہو جائیں

..گے ..اور دل اور ماہی . منع کرنے کے باوجود ضرور سویرا مما کو بتا دیں گی

اول تو اللہ کرے وہ منحوس سامنے ہی نا آئے ...اور اگر آ بھی گیا تو اس بار میں خود

...ہی اس کا مزاج درست کر دوں گی

..یہ ٹھیک ہے ...وہ زرا ریلیکس ہوئی

......اور دوبارہ سکون سے سو گئی

❤️💖💕💞💝💝💝💝💝💝💝💝💝💞

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو کافی فریش تھی ..انگڑائی لے کر اٹھی ....واش روم میں گھسی .فریش ہو کر باہر آئی ..رائل بلو سادا کرتی شلوار میں دودھیا رنگ دمک ...اٹھا ...وہ دل اور ماہی کی تلاش میں باہر آئی

کافی گہما گہمی تھی ...سب فائزہ بیگم کے بھانجے کی بارات میں شامل ہونے کیلئے ....تیار ہو رہے تھے

یشب، اور علی آج صبح صبح ہی کامران مینشن چلے آئے تھے ...لاؤنج میں ایک الیکٹرک بورڈ میں شارٹ سرکٹ ہو گیا تھا جسے وہ تینوں کھڑے ٹھیک کر رہے تھے....

زیان نوٹ کر رہا تھا کے یشب کی بے چین نگاہ بار بار چاروں اور گھوم کر مایوس واپس لوٹ رہی تھی ..وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے....

یشب.. ....زیان نے پکارا

ہوں.. ....وہ کسی گہری سوچ میں تھا

ہیر ملی کل؟...

ہاں.... اس نے سچ بولا....

کیا؟ واقعی؟ ....کون ہے؟ نام کیا ہے؟

یشب اور علی نے پہلو بدلا ....کہ ان تینوں کو زیان کے عقب میں کوئل جیسی آواز سنائی دی..

بھیا ....آپ نے دل یا ماہی کو کہیں دیکھا ہے ..زیان پیچھے ہٹا اور سوہن کی طرف متوجہ ہوا..

ہاں وہ دونوں تو ردا آپی کے ساتھ بازار گئ ہیں ..گڑیا ادھر آؤ ....اس نے سوہن کو اپنے قریب کیا..

.ان سے ملو یہ ہیں میرے بیسٹ سے بھی بیسٹ فرینڈ ..یہ علی ہے اور یہ یشب

علی باہر دیکھ رہا تھا جبکہ یشب کی نگاہیں تو اس کے ملیح چہرے سے ہی چپک گیئں تھی ..اس کے معاملے میں اس کا خود پر اختیا ہی کب تھا ..نظریں ہٹانا دنیا ..کا مشکل ترین امر لگ رہا تھا اسے

..سوہن نے سامنے دیکھا تو بھونچکی رہ گئ

ماتھے پر فوراً ناگواری کے بل نمودار ہوئے ...جبکہ زیان کے دیکھنے پر پھیکی سی .ہنسی ہنس دی

زیان پہلے سوہن کے ماتھے کے بل پھر یشب کی محویت دیکھ کر بری طرح چونکا .....یشب نے تو کبھی کسی کو آدھی نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تو آج وہ سوہن ..کے چہرے سے نظریں کیوں نہ ہٹا رہا تھا

سوہن نے اس شخص کی نظروں سے دل ہی دل میں دوانت کچکچائے... لیکن ..زیان کی موجودگی میں کچھ کر نہ پائی

بھیا ....مجھے مما بلا رہیں تھیں ...یہ کہہ کر وہ تیزی سے اندر غائب ہو گئی ....یشب کی نگاہ نے دور تک اس کا تعاقب کیا...

زیان بہت غور سے یشب کے تاثرات اور علی کا پہلو بدلنا نوٹ کر رہا تھا ... کسی اندھے کو بھی یشب کی آنکھوں کی تڑپ دکھائی دے سکتی تھی زیان تو پھر اس کا بیسٹ فرینڈ تھا

اسے سمجھنے میں دیر نا لگی کہ ....اسنے بے حد بے یقینی سے یشب کا دیکھا..

یشب نے جب زیان کی نظروں میں دیکھا تو دل چاہا ڈوب مرے ...بے یقینی ...بد ...اعتمادی .... شکوہ کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں...اسکی رگیں تن گئیں

یشب ....یہ ....ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ یشب جھٹکے سے ...لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

یشب ....میری بات سنو ....زیان چلایا مگر وہ جا چکا تھا

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️💝💞💖💕

زیان جھنجھلایا سا علی کی طرف مڑا..علی تم مجھے بت . ...اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بھی ہواؤں سے باتیں کرتا یہ جا وہ جا..

یہ ہو کیا رہا ہے یہاں ...زیان تلملاتا ......فائزہ بیگم کو ضروری کام کا بتا کر گاڑی لے کر نکلا...

نور منزل کے پورچ میں جھٹکے سے گاڑی روکی ..تیزی سے باہر نکلا..

لاؤنج میں آیا سامنے ہی گرینی بیٹھی تھیں...

اسلام و علیکم ...گرینی یشب کدھر ہے...اس نے بے چینی سے پوچھا

وہ تو اپنے بیڈ روم میں ہے .... لیکن ہوا کیا بچہ ..وہ بھی یونہی طوفان بنا آیا اور کمرے میں گھس گیا آج تو نور بیٹی کے بھائی کی بارات ہے ناں..

...جی ...اسی لئے لینے آیا ہوں اسے

وہ تیزی سے کہتا سیڑھیاں پھلانگتا اوپر پہنچا ..دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

سامنے یشب آج کینونس کی بیک سائیڈ پر بنے صوفے پر سر ٹکائے آنکھیں موندے سگریٹ پی رہا تھا..

زیان کی آہٹ پر اس نے سرخ آنکھوں سے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سامنے دیکھتے ہوئے پھر وہی شغل فرمانے لگا..

زیان تیزی سے آگے بڑھا ..کینونس پر سے کپڑا ایک جھٹکے سے کھینچا ....اور سامنے گیا...

ایک پل کو تو زیان بھی دنگ ہوا تھا..

...سوہن ..وہ زیرِ لب بڑبڑایا .یہ قسمت نے کیا مزاق کیا تھا

..وہ تھکے قدموں اور جھکے کندھوں سے چلتا آکر یشب کے پاس صوفے پر ڈھے گیا

..یشب اسی پوزیشن میں بیٹھا کسی غیر مرئی نقطہ کو گھور رہا تھا

..زیان کے دماغ میں پچھلے کچھ سالوں کے واقعات کسی فلم کی طرح چلے

...اپنے دوست کی محبت جنون دیوانگی کی سچائی ..بلکہ محبت نہیں عشق کی سچائی

وہ تو یہ بھی جانتا تھا کی اب اگر اس کی محبت کو کسی نے اس سے چھیننے کی

..کوشش کی تو وہ جی نہیں پائے گا ..مر جائے گا

....وہ دونوں یوں خاموش تھے جیسے الفاظ اپنی موت آپ مر گئے ہوں

..یشب .....زیان نے پکارا

..........ہوں

...جلدی سے تیار ہو کر فنکشن پر پہنچو...یہ کہتے زیان تیزی سے نکل گیا

جس کا مطلب یہ تھا کہ ابھی وہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ..اور اس کا یہ بھی مطلب تھا کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہے ..کیونکہ اس میں یشب کا کوئی قصور نہیں تھا ..

💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝❤️💞💖💕

زیان گھر پہنچا تو خوشگوار سی حیرت ہوئی ..سامنے ہی لاؤنج میں سویرا بیگم فائزہ کے پاس بیٹھی نرم مسکراہٹ کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں ..

...اس نے جھک کر سر پر پیار لیا

...واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز ... پھپھو آپ کب آئیں

..آؤ بھئی دلہے میاں ... صدا خوش رہو ..انھوں نے اس کے سر پر بوسہ دیا

..سرپرائز ہی ہے بیٹا ... کسی کو نہیں پتہ تھا کہ ہم آ رہے ہیں

دلکش.ماہروش اور سوہن کے تو چہرے دیکھنے والے تھے .. سویرا جیسے ابھی بھی تصور میں وہ سین اور ان کے خوشی سے دمکتے چہرے سوچ کر انجوائے کر رہی تھیں.

..ہم .... مطلب اور کون آیا ہے ... زیان نے ادھر ادھر دیکھا

....تینوں بھائی بھی آئے ہیں تمھارے

او یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ..ہیں کدھر شہزادے

دل ، ماہی اور سوہن کی تو شرارتیں پتہ ہی ہیں تمھیں ..آرام بھی نہیں کرنے دیا اور لے کر نکل پڑی شاپنگ پہ تینوں کو..فائزہ بیگم محبت سے بولیں.

او...اچھا ...ٹھیک ہے ...نور کے گھر سے فون آیا ہے مما پلیز سب کو کہیں جلدی سے ریڈی ہو جائیں وہ عجلت میں کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا.

❤️💕💖💞💝💝💝💝💝💞💖💕💕

یشب بارات کے لئے ریڈی ہو رہا تھا ...بلیک کلر کے شلوار سوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا.سندھی ڈیزائن کی چھوٹی سی چنری گلے میں ڈالی ..بلیک کلر میں سرخ و سپید رنگ دمک رہا تھا ..

.ہلکی بڑی ہوئی داڑھی .. گھنی سیاہ تنی ہوئی مونچھیں ..چوڑا مظبوط کسرتی جسم بے حد قیمتوں گولڈن ڈائل واچ کلائی میں پہنتا مصروف سا انداز تھا ..کہ فون رنگ ہوا.

.نمبر دیکھ کر اس نے فون اٹینڈ کرنا ضروری سمجھا

..فون یس کر کے کان کو لگایا

ہاں بولو ...بھاری آواز اور رعب دار لہجہ تھا

وہ ....وہ .. سر ...وہ ......سامنے والا ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس کے غصے سے پتہ نہیں کتنا خائف ہو

...کیا وہ وہ لگا رکھی ہے ... تیمور جلدی بولو ..وہ بے زاری سے بولا

وہ سر ...میڈم جی یہاں شاپنگ مال میں اپنی بہنوں اور ان لڑکوں کے ساتھ ہیں

..جو ابھی کچھ دیر پہلے دوبئی سے آئے ہیں

یشب کا دل چاہا یہ خبر سنانے پر تیمور کا سر پھوڑ دے ...پر بولا تو اتنا کہ ٹھیک

...ہے اور کوئی خاص بات ہو تو بتانا

تیمور اس کا ذاتی خاص الخاص وفادار آدمی تھا ..جس کے کام نہایت اہم ذاتی اور

.خاص نوعیت کے ہوتے تھے

یشب نے سرخ چہرے کے ساتھ ٹیبل سے والٹ چابیاں اٹھائیں اور تیزی سے

.باہر نکلا

..وہ شاپنگ کر کے ان کے ساتھ ہنستی کھلکھلاتی گھر پہنچیں

گھر میں پارکنگ کے لئے جگہ نہیں تھی اس لئے گاڑی باہر گلی میں ایک طرف

.گاڑیوں کی قطار میں پارک کی

ماہ روش اور دلکش اتری اور اندر چلی گئیں .. عمار اور عمیر نے شاپنگ کا سامان

اٹھایا اور اندر چلے گئے ..سوہن اپنی سینڈل کی سٹرپ ٹھیک کر کے سیدھی ہوئی تو

.وہ دونوں غائب تھیں

اس نے سوالیہ نظروں سے عمر کو دیکھا... عمر ہنس پڑا .وہ اندر چلے گئے اور اب چلو

.. تم بھی ..کہ گاڑی میں ہی بیٹھنا ہے

جی عمر بھائی)..وہ تینوں ابھی انھیں بھائی ہی کہتی تھی اور وہ بھی احتراماً بلکل

نارمل کزنز کی طرح بی ہیو کرتے تھے . (وہ گاڑی سے باہر آئی اتنے میں ہی گلی

سے ڈھیر سارے لڑکے کرکٹ یونیفارم پہنے آئے اور راستہ بلاک ہو گیا وہ ڈر سی گئی..

وہ عمر کے پیچھے کھڑی تھی ...گاڑی سے لگی ... عمر اس کے بلکل قریب پیٹھ کیے کھڑا تھا .ایک ہاتھ گاڑی پر رکھے اس کے گرد ایک حفاظتی دیوارا بنا..

تحفظ کا گہرا احساس اس کے رگ و پے میں دوڑا تو معصوم چہرہ پر پرسکون سی مسکان سج گئی.

اس نے عمر کے مضبوط بازو پر نرمی سے اپنے کومل اور مملیں ہاتھ رکھے اور زرا سا پاؤں اٹھا کر ان بے شمار لڑکوں کو دیکھنے لگی جو کرکٹ یونیفارم پہنے ان کی گلی سے پلے گراؤنڈ کی جانب گامزن تھے..

یشب جو وہیں گاڑی سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کر رہا تھا یہ منظر دیکھ کر جی جان سے جلا...

تبھی سوہن کو اپنے اوپر کسی کی پر تپش دہکتی نگاہوں کا احساس ہوا ...دائیں طرف نگاہ اٹھی ..تو ریڑھ کی ہڈی میں خوف سے سنساہٹ سی ہوئی..

یشب شاہ آفندی اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ..خونخوار اور شعلہ بار نگاہوں سے بھسم کر دینے والے انداز میں اسے گھور رہا تھا .غصے سے آنکھیں لال انگارا اور ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی..

اس نے یشب کی آنکھوں میں دیکھا..یشب کی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ہوتی ہوئیں اس کے نازک ہاتھوں تک آئیں..

بہت واضح تنبیہ تھی ..یشب کی شعلہ بار آنکھوں میں جیسے کہہ رہا ہو..ابھی کہ ابھی ہاتھ ہٹاؤ.

...اس کی تو جیسے روح ہی فنا ہوئی تھی،،، ہڑبڑا کر ہاتھ پیچھے کھینچے

...راستہ صاف ہو گیا تھا. لڑکے گزر گئے تھے

سرخ چہرہ لیئے عمر کے پیچھے سے نکلی ..اور بھاگ کر گھر میں آکر اپنے کمرے میں

...بیڈ پر گر گئی

...ذرا خوف کم ہوا تو غصے سے جھنجھنا اٹھی

How dare he........... Shittttttttttt.......Dog.....

.الو کا پٹھا....زلیل ..اس کی ہمت کیسے ہوئی

اور میں ...مجھے کیا ہوا تھا ..کیوں اتنا خوفزدہ ہو گئی تھی ..اس کے گھورنے پر آخر

...میں نے ہاتھ کیوں پیچھے .کیے

ہوتا کون ہے وہ؟

...کیا حق ہے اس کا مجھ پر..؟ .. عمر میرا فیالسی ہے .وہ مجھے چھوئے یا میں اسے آخر اسے کیا تکلیف ہے..؟

..ہوتا کون ہے وہ مجھے میرے ہی فیانسی سے دور کرنے والا

ہونہہ پاگل ..اب دیکھنا میں کیسے اس کی جان جلاتی ہوں جیسے میرا خون جلایا اس ایڈیٹ نے..

وہ بلکل غلط تہیہ کرتی پنک کرتی وائٹ پٹیالہ ڈریس لے کر واش روم میں گھس گئی یہ جانے بغیر کہ اس کے ہر عمل کا رد عمل ہوگا جسے وہ برداشت نہیں کر پائے گی..

وہ سب ایک بجے کے قریب نور کے گھر پہنچے اور وہاں سے بارات لے کر ہال

میں....

وہاں ان کا پر تپاک استقبال کیا گیا..

یہاں خواتین اور مرد حضرات اکٹھے تھے...سب اپنی اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھے

تھے...

سویرا اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے ساتھ بہت مسرور سے بیٹھی تھیں...

ان کے ٹھیک سامنے ٹیبل پر یشب، بلال، علی اور زین تھے جبکہ زیان فائزہ اور نور

کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھا تھا..

یشب مسلسل اس کو اپنی نظروں میں فوکس کیے ہوئے تھا...رائل بلو گھٹنوں تک فراک نیچے ٹراؤزر پہنے وہ باربی ڈول لگ رہی تھی..

سوہن پہلے تو سویرا بیگم سے باتوں میں مگن رہی ..لیکن جب خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں پایا تو سامنے نظر اٹھی...

چھچھورا ...لوفر ...بدتمیز ..اس نے دل میں اس کو کوسا ..اور پھر ایک بات یاد آئی دل میں شیطانی سی ہنسی ہنس دی..

نکاح ہو چکا تھا ..کھانا کھانے کے بعد ..سب دلہن دلہے کو سلامی اور گفٹس دے رہے تھے .سویرا بھی اٹھ کر سٹیج پر چلی گئیں تھی..

اس نے ایک مرتبہ سامنے دیکھا ..وہ اسی طرف دیکھ رہا تھا ...پھر ٹیبل سے فون

...اٹھا کر اٹھی اور پہلے عمار اور عمیر بھائی کے ساتھ اکٹھی سیلفیز لیں

پھر عمر کا بایاں ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا ... عمر بھائی پلیز اٹھے ناں ..میرے ساتھ

سیلفی لیں ..ابھی وہ مسکراتا اٹھ ہی رہا تھا کہ سوہن کے موبائل میں ایک

...نمبر سے میسج رسیو ہوا unknown

...اس نے یونہی میسج کھول کر پڑھا تو ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں

Don't you dare to do this....my love

Mut kro esa..... Agrr kia to

Then... Be ready to pay for it..😡😠

سوہن نے غصے سے لب بھینچے ..اور ریپلائی دیا...

Go to he'll....

اور عمر کا بایاں ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا ...اور اس کے سامنے بلکل قریب ہو کر مسکراتے ہوئے سیلفی لی...

یشب بھنا کر اٹھنے لگا علی نے وہیئں اس کا ہاتھ دبوچ لیا..

یشب نے تیمور کو میسج کیا ...اور کوئی ضروری بات کہی .اس کے چہرے پر انتہائی سفاک سی مسکان آئی..

یشب ....پلیز ...کنٹرول .. علی نے دبے سے لہجے میں اسے باز رہنے کو بولا کیونکہ ...وہ اس کی ہنسی سے ہی جان گیا تھا کے یشب کچھ برا کرنے والا ہے

رخصتی ہوئی ..وہ سب ہنسی خوشی دلہن لے کر نور کے گھر آ گئے...یشب رخصتی ..کے بعد سے ہی غائب تھا علی پریشان ہوا کہ یہ لڑکا اب کیا قہر ڈھانے والا ہے

نور کے گھر سے شام چھ بجے کے قریب تھکے ہارے اپنے گھر واپس آئے ...سوہن دلکش اور ماہ روش ابھی کمرے میں آکر سانس بھی ناں لیا تھا کہ سویرا بیگم کی ....دلخراش چیخ سنائی دیں

وہ تینوں بوکھلا کر باہر نکلی تو دہل گئیں سامنے صوفے پر عمر اپنا بایاں ہاتھ لہولہان ..لئے بیٹھا تھا ...سویرا رو رہی تھیں اور سب ارد گرد جمع تھے

...سوہن کی صدمے سے آنکھیں پھٹ پڑی

آخر ہوا کیا؟ بچے ....فائزہ بیگم نے پوچھا ..زیان اس کا ہاتھ وقتی طور پر کپڑے سے باندھ کر کھڑا تھا ..ڈاکٹر کو فون کر دیا تھا...

پتہ نہیں مامی ....میں یونہی باہر نکلا ...تین نقاب پوش تھے ...بلکل اچانک گاڑی سے نکل کر دو نے مجھے پکڑا اور ایک نے بائیں ہاتھ پر کسی تیز دھار آلے سے کٹ لگا دیئے ...جب تک مجھے کچھ سمجھ آتا تینوں فرار ہو گئے...

..وہ درد ضبط کرتا سنا رہا تھا

..سوہن کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی...زہن میں کچھ الفاظ گونجے

Be ready to pay for it..

اس کا دل چاہا ..اسے ابھی جاکر شوٹ کر دے ....وہ اس سب کا زمہ دار خود کو سمجھ رہی تھیں ..آنکھیں ڈبڈبائیں .....

کوئی اس کی نم آنکھیں دیکھ نا پائے ..اس لئے منہ پر ہاتھ رکھا ...اور پچھلے پیروں بھاگی کمرے میں آکر لاک لگایا اور اوندھے منہ بیڈ پر ڈھے گئی ..آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ..

یہ کس مصیبت میں اس کی نازک سی جان پھنس چلی ۔ تھی ..یہ سب آخر اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا ..وہ اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اس نے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا..

وہ دبی دبی سسک رہی تھی جب اسے کوئی آہٹ اور خود پر وہی روح جھلساتی نظر کا احساس ہوا ...مردانہ کلون کی خوشبو بھی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی ..وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی ..

سامنے دیکھا تو روح فنا ہو گئی ..سامنے وہ بڑی شان اور مغرورانہ انداز سے جتاتی نظروں کے ساتھ ٹانگ پر ٹانگ جمائے براجمان تھا...

سامنے موت نظر آئی تو اس نے حلق کے بل چلانے کو منہ کھولا ..جب یشب نے بجلی کی سی تیزی سے اسی کا بڑا سا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں لپٹا کر ایک ہاتھ سے اس کا منہ بند کیا اور دوسرا اس کے بالوں میں رکھا .گرفت نرم تھی..وہ دوبارہ اسے ...ڈائریکٹ چھو کر پہلی غلطی نہیں دہرانا چاہتا تھا

.ویسے بھی وہ کسی حق کے بغیر اس کو چھونا ہی نہیں چاہتا تھا

سوہن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ بری طرح مچلی اور اپنے نازک ہاتھوں سے وہ آہنی ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی...اپنے ناخن اس کے ہاتھوں کی پشت پر بری ..طرح گاڑے کہ خراشیں اور ننھی ننھی خون کی بوندوں سے ہاتھ لال سرخ ہو گئے وہ اس کے ہاتھوں کی حرکت یوں مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا جیسے جانے کتنے اعزاز کی بات تھی وہ تو اس کے ہاتھوں کا نرم گرم لمس سے ہی مسرور ہوا جا رہا .تھا

Told you my love.. My life.... U will pay for it

پر تم نے میری بات اگنور کر دی....اس کی جزبات سے بوجھل آواز پر سوہن مرنے والی ہو گئی.

ہیر ....تم صرف اور صرف میری ہو .....اس نے سوہن کی آنکھوں میں جھانکا ...سوہن نے دیکھا..

..کیا تھا ان آنکھوں میں عشق، شدت، پانے کی چاہ ..تڑپ درد اور جانے کیا کیا

...پہلی اور آخری وارننگ دے رہا ہوں ...ہیر ....دور رہو اس سے

..وہ کہتا .....نرمی سے اسے چھوڑتا ..اطمینان سے کھڑکی سے پھلانگتا غائب ہو گیا

پیچھے وہ پھر بیڈ پر ڈھے سی گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی. اس کے دل سے شدت سے یہ دعا نکلی. کہ جلد از جلد یہ شادی ختم ہو اور جلد از جلد وہ اس سب سے.....اس جھنجھٹ سے دور پھر اپنی پرسکون زندگی میں واپس لوٹ جائے جہاں اس پاگل آدمی کا سایہ بھی اس کی پر سکون زندگی پر نا پڑے..

جہاں نا یہ پاگل پن ہو ناں یہ دیوانگی ..نہ ضد اور دھونس نہ خون خرابہ....

ڈاکٹر نے آکر پٹی کی تو عمر کو سکون ہوا ..پاس کھڑا زیان آج کے سارے واقعات اپنے ذہن میں دہرا رہا تھا..

....سوہن کا عمر کا ہاتھ پکڑنا اور یشب کا خونخوار نظروں سے یہ منظر دیکھنا

...تو کیا یہ سب یشب کے پاگل پن کا نتیجہ ہے

..دماغ نے تصدیق کی تو بھنا اٹھا

.فوراً گھر سے نکلا

❤️‍🔥💝❤️💞💞💞💕💕💝💝💝💝💝

وہ گرینی اور شنزا کے ساتھ بیٹھا ......ڈنر کر رہا تھا ... علی بھی اس کے ساتھ ہی آیا

.....تھا اور اس نے ہی بھوک کا شور مچایا ہوا تھا

..ہاتھوں کی خراشیں چھپانے کے لئے دونوں ہاتھوں پر رومال باندھ لئے تھے

...بھائی یہ آپ کے ہاتھوں پر کیا ہوا

کچھ نہیں ....ایک جنگلی بلی نے حملہ کر دیا تھا .وہ کھانے کی پلیٹ پر جھکا اپنی گہری مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا.

کہیں اس جنگلی بلی کا نام ہیر تو نہیں ......گرینی کے ڈائریکٹ پوچھنے پر وہ جھینپ کر اور پلیٹ پر جھکا..

شنزا اور علی کو اپنی بتیسی چھپانا مشکل ہو گیا ...کیونکہ وہ شرمایا ہی اس کیوٹ انداز سے تھا..

زیان افتاں خیزاں کچن میں داخل ہوا تو سب نے مڑ کر دیکھا اور چونکے...گرینی نے سوالیہ نظروں سے علی کو دیکھا تو علی نے انھیں بعد میں بتانے کا اشارہ کیا

...وہ یشب کے قریب آیا یشب بھی کھڑا ہو گیا

...یشب یہ تم نے کیا ناں .....زیان نے اس کی آنکھوں میں جھانکا

.................ہاں

اس کے اتنے اطمینان سے کہنے پہ زیان نے غصے سے لب بھینچے ..رگیں تن گئیں ..اب کے بار بولا تو لہجہ کافی سرد تھا...

...یشب دور رہو سوہن سے...اس سے جڑے ہر شخص سے

...یشب نے زیان کو دیکھا ..اور کچن میں موجود ایک سیکریٹ کیبن سے گن نکالالی

علی ...گرینی اور شنزا حیرت سے یشب کو دیکھنے لگے ..وہ زیان کی جانب بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو گن تھمائی ...اور ٹھیک اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو گیا...

گرینی آپ سب لوگ گواہ رہنا کے میں یشب شاہ آفندی پورے ہوش ہواس میں اپنا خون زیان ملک کو معاف کرتا ہوں..

زیان.......

You must be shoot me...

کیونکہ میں اس سے دور نہیں رہ سکتا ...تو مجھے اس سے دور کرنے کے لیے صرف تمھارے پاس یہی آپشن ہے...

یہ کہہ کر وہ سرخ آنکھیں لئے خاموش ہو گیا ....جبکہ زیان افسوس سے سر ہلاتا اس سائیکو کو ملاحظہ کر رہا تھا.

جتنے غصے میں زیان آیا تھا ...پر اب اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے اس سے آگے کچھ بولنے کو ..اس نے گن ٹیبل پر رکھی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا...

....وہ بھی جھلاتا اپنے روم میں آکر بند ہو گیا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹا اس کا سخت موڈ خراب ہوا تھا کہ اچانک ہی نظر ہاتھوں پر گئ ...جلدی سے رومال کھولے ...اور سفید مضبوط ہاتھوں پر خراشیں دیکھنے لگا ..ہونٹوں پر دلفریب مسکان آئی ....اور اپنے ہاتھوں کی خراشوں کو اس عقیدت سے چوما جیسے اس کی انگلیوں کو چوم رہا ہو ...لمبی سی سانس اپنے اندر اتاری جیسے ان خراشوں میں سے اس کے لمس کی خوشبو محسوس ہوئی ہو..

میری جنگلی بلی....

مسکراتے ہوئے سکون سے آنکھیں موندیں.......

💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💖💞💕❤️💝💝

اگلے دن وہ یونہی کسلمندی سے بستر میں لیٹی ہوئی تھی کہیں بھی جانے کو کچھ بھی کرنے کو زرا بھی دل نہیں تھا...

سب ناشتے کے بعد آج دوسری بارات میں شرکت کے لیئے تیار ہو رہے تھے..اس نے ناشتہ بھی کمرے میں ہی کیا تھا

Urdu Novels Ghar

دللش اور ماہ روش دو تین مرتبہ اس کو اٹھنے کا بول کر جا چلی تھیں...

لیکن وہ یونہی کان بند کیے لیٹی رہی...

کیا ہوا میری گڑیا کو .. سویرا بیگم پریشان سی اس کے پاس آکر بیٹھیں تو وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی..

کچھ نہیں مما ..... سستی سی ہے بس ...اس نے مصنوعی سی انگڑائی لی اور دل کی پریشانی اور بے چینی کو صفائی سے چھپایا.

سویرا گہری نظر سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں..

چہرہ ستا ہوا سا لگ رہا تھا..

..طبیعت تو ٹھیک ہے ناں میری بچی .....وہ پھر پریشان ہوئیں

جی مما ......میں بلکل ٹھیک ہوں ...اور ابھی فریش ہو کر آئی ...اس نے چٹکی بجائی .اور ہنستی ہوئی اپنا بلیک ڈریس اٹھا کر واش روم میں گھس گئی..

..سویرا مسکرتی ہوئیں باہر چلی گئ ...وہ مجھے دل سے تیار ہوئی

..پورا کمرہ چھان مارا .. میچنگ سینڈل نہیں ملے

.دل ....دل ...میرے سینڈل نہیں مل رہے یار

دلکش کمرے میں آئی ..بلکل بونگی ہو یار تمھارے سامنے ہی تو جوتوں والا بیگ سٹور روم میں رکھا تھا..

..ہاں یاد آیا ..وہ سر پر ہاتھ مارتی سٹور روم کی طرف گئی

یشب ڈارک بلو تھری پیس سوٹ میں تیار ہو کر آیا ..اور اب زیان کے ساتھ

چھوٹے موٹے کاموں میں مصروف تھا..

وہ نکلنے ہی والے تھے کہ فائزہ بیگم نے اسے سٹور روم سے گفٹس لانے کا بولا..

وہ سٹور روم کی طرف بڑھا..

سوہن جلدی سے سٹور روم میں داخل ہوئی .....دو زانو زمین پر بیٹھ کر بیگ میں

سے مصروف سے انداز میں میچنگ سینڈل ڈھونڈنے لگی..

تبھی اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سنائی دی .اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ننھی سی جان لبوں پر آ گئی.

یشب جو کہ فائزہ بیگم کے کہنے پہ سٹور روم سے گفٹس اٹھانے آیا تھا مصروف سے انداز میں سٹور روم میں داخل ہوا تو اگلا منظر اس کے ہوش اڑا گیا..

بلیک کرتی کے اوپر نفیس سلور نگینوں کے کام کے ساتھ بلیک شرارہ..جس میں سفید رنگ چاندی کی طرح دمک رہا تھا .لاپرواہی سے دوپٹہ کندھوں پر گرائے ہلکے میک اپ اور خوبصورت ہیئر سٹائل میں وہ اس کے لئے امتحان بن چکی تھی...

نظریں آپس میں ٹکرائیں ...ایک نظر میں شوق کا جہان آباد تھا تو دوسری میں خوف کے سائے لہرائے..

وہ مدہوش سا آگے بڑھا ...وہ گبھراکر اٹھی ..اسے اپنی طرف آتا دیکھ بلکل بے اختیار ہی اس کے قدم پیچھے ہٹے.....

یشب کو اسے اگنور کر کے وہاں سے چلے جانا چاہیے تھا ..اسے پتہ تھا اس طرح وہ اسے خوفزدہ کر رہا ہے اور اپنا امیج اس کی نظر میں خراب کر رہا ہے .. لیکن اس کا خود پر اختیا ہی کب رہتا تھا آج کل ..سوہن پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار سے جالگی..... اس کا پاؤں مڑا تھا وہ لڑکھڑائی ..ہشب نے سہارا دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھاکہ وہ سنبھلی اور ایک ہاتھ سے اسے سختی سے رکنے کا اشارہ کیا..

Stop it....

You......

don't touch me...

یشب نے غصے سے لب بھینچے..

میں تو صرف ہیلپ....

مجھے آپ کی ہیلپ کی کوئی ضرورت نہیں..

وہ بے بسی کے احساس سے دیوار سے نیچے بیٹھتی چلی گئ ..خوف سے ننھے ننھے پسینے کے قطرے ماتھے پر نمودار ہوئے ..وہ پوری جان سے لرز رہی تھی.اپنے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ کر منہ گھٹنوں میں چھپا لیا ..آنکھیں ڈبڈباتی چھلکنے کو بلکل تیار تھیں .

..یشب شاہ غصے سے لال انگارہ آنکھیں لئے اس کے بلکل قریب دوزانو ہو کر بیٹھا تو وہ اور سمٹ گئ..

..ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے ؟ ...میں نے کچھ کہا تم سے ؟ سوہن میری طرف دیکھو ..وہ غصے سے غرایا تو مجبوراً اس نے جھکا سر اٹھا کر ڈبڈباتی آنکھوں سے اوپر دیکھا

سوہن ....تمھاری آنکھ سے اگر ایک آنسو بھی ٹپکا تو میں ابھی اسی وقت خود کو ...تمھارے سامنے آگ لگا دوں گا

خوف سے اس کی آنکھیں مزید پھیل گیئں

....اچھا مجھے بتاؤ .....کب میں نے بدتمیزی کی تم سے ...یا میں نے تمھیں چھوا بولو ...چھوا تمھیں ؟

وہ اس سے پوچھ رہا تھا..سوہن نے کچھ کہنے کو ہونٹ کپکپائے ..مگر آواز گلے میں ...ہی گھٹ گئی .اسی لئے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

...نہیں ...جب پہلی مرتبہ ہم نے بات کی تھی تو ان ہاتھوں نے چھوا تھا مجھیں

..اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے اپنے سامنے پھیلائے

اچھا ایک کام کرو انھیں سزا دو ... لیکن مجھ سے ڈرو نہیں .روؤ نہیں ...وہ سرخ

چہرہ لئے لال انگارہ آنکھوں سمیت دیوانگی کی پتہ نہیں کون سی انتہا پر تھا .ایک

باغی سا آنسو آنکھ کی باڑ توڑ کر باہر آیا جسے اس نے بے دردی سے ہتھیلی سے رگڑ

..دیا

پھر اس نے اپنی ڈریس پینٹ کی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا تیز دھار چاقو نکالا اور اس

..کے پیروں کے قریب رکھا

سوہن کی روح فنا ہوئی ..اس نے اپنی چیخیں دبانے کے لئے سختی سے اپنے

..ہونٹوں پر ہاتھ رکھے

یشب نے اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے.

..سوہن ...یہ لو سزا دو انھیں ..ابھی کہ ابھی ..وہ پھر غرایا

..سوہن نے چیخیں دباتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلایا

اس نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور چاقو اٹھا کر اپنی ہتھیلیوں پر کٹ لگانے لگا.

سمجھ کیوں نہیں رہی ہو تم مجھے..مجھے میری ہی نظروں میں گرا رہی ہو . . . نہیں جی سکتا تمھارے بغیر ..کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تمہیں ...مت کرو ایسا ....میں اس عشق کی آگ میں جل کر راکھ ہو چکا ہوں ..مجھے بچا لو ..

.ہیر مجھے اپنا لو ....اس کی آواز میں صدیوں کا درد تھا

تھوڑی دیر میں خون کے قطرے تیزی سے فرش پر گرنے لگے..اتنا خون دیکھ کر.
سوہن کی جان نکل گئی

Stop it.........

Stop it........

Please.. Stop it..

...وہ ہاتھوں میں سر لئے کہتی پھوٹ پھوٹ کر رودی

اس کے رونے پر یشب کا دماغ پھر آؤٹ ہوا تھا ....اس سے پہلے کے غصے کی
انتہا سے وہ اس نازک سی جان کو پکڑ کر جھنجھوڑ دیتا ..وہ بجلی کی سی تیزی سے

اٹھا ..پاس پڑی الماری کو پورے زور سے پاؤں مارا ...الماری کا شیشہ چھناکے سے ٹوٹا..

آہہہہہہہہ ...اپنے پیچھے اسے سوہن کی شیشہ ٹوٹنے پر گھٹی گھٹی سی چیخ سنائی دے..

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا فنا کر دینے والے انداز میں وہاں سے نکلا ...پچھلے دروازے سے ہوتا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگالی.

💝❤️💕💞💖💖💖💖💖💖💝💝💝💝💝

سوہن وہاں سے نکلی ایسے جیسے لسی درندے کی قید سے کوئی نکل کر بھاگتا ہے اور بھاگ کر کمرے میں آئی..

اسے سویرا بیگم کی پکار واضح سنائی دے رہی تھی.

اگر وہ نہ نکلتی تو یقیناً وہ اسے بلانے آ جاتیں..

اپنے آنسوؤں اور چیخوں کا گلا دباتی جلدی سے واش روم گھسی ...ٹشو سے آنکھیں صاف کی بایر آئی اور جلدی جلدی میک اپ ٹھیک کیا .چہرے پر جھوٹی مسکان سجائی اور باہر نکلی..

خون کے قطرے مسلسل اسے اپنے اوپر گرتے محسوس ہو رہے تھے ..اسے پرواہ ہی کب تھی..

تھوڑی دور آکر ایک جھٹکے سے گاڑی روکی..ایک مرتبہ پھر دماغ کا میٹر شارٹ ہوا..

Bloody rapest... وہ... مجھے کیا سمجھ رہی ہے

Shiiiitttttttttttttttttt...

اس نے ایک مرتبہ پھر اپنے ہاتھ فل زور سے سٹیرنگ پر دے مارے...

زخم اور گھرے ہوئے..پر یہ اذیت اس کے سامنے کچھ بھی نا تھی ..جس سے ہیر اسے دوچار کر رہی تھی...

وہ ہار گیا تھا ...اس کومل اور نازک سی ہرنی کے آگے...

اتنا بڑا بزنس ٹایئکون، .شیر جیسا جگرا رکھنے والے کو وہ نازک سی ہرنی تڑپا تڑپا کر مار رہی تھی..

اس نے گاڑی سٹارٹ کی .کلینک پر جا کر ہاتھوں کی ڈریسنگ کروائی ..زیان کا بار بار فون آ رہا تھا .....کہ اب تک کیوں نا آئے...

💔💔💔💔💔💔💔💔💔❤️❤️❤️

...یشب ڈریس چینج کر کے ہال میں پہنچا تو نکاح ہو چکا تھا

..وہ علی، بلال اور زین کی طرف آیا

کہاں رہ گئے تھے یار ......اور یہ ہاتھوں پہ کیا ہوا ... علی نے تشویشناک انداز سے پوچھا...

....کچھ نہیں

..اس نے ہال میں نظریں دوڑائیں ...جو مایوس واپس آئیں

پھر علی کی طرف آبرو اچکا کے اشارہ کیا

Where's she?

..علی نے برائیڈل روم کی طرف اشارہ کیا

...اس کے ہونٹوں پر دھیمی مسکان آئی تو مطلب مجھ سے چھپنے کی کوشش ہے جنگلی بلی.

......چڑیل

یشب کا فون رنگ ہوا ..رحیم ملک کی کال تھی ..اس نے فوراً اٹینڈ کی.

اسلام و علیکم...جی گرینڈ پا .کیسے مزاج ہیں..

و علیکم السلام ... بلکل ٹھیک ...واپس آگیا ہوں.

کب؟ اور آپ نے بتایا نہیں ..میں رسیو کرتا آپ کو .وہ خفا ہوا...

ارے نہیں ....میں نے کہا میرا نواسا تو اپنے ہونے والی بیگم اور سسرالیوں میں

مصروف ہوگا ...گرینڈ پا نے اسے چھیڑا..

تمہاری گرینی، میں اور شزا دیکھنے آئیں گے آج سوہن بیٹی کو...سوہن کے نام پہ .

ان کے لہجے میں دنیا جہاں کی مٹھاس سمٹ آئی...

آپ کو نام کیسے پتہ چلا.؟

واااہ .....تم نے ہمیں بہت ہلکا لے لیا ہے برخوردار ....ویسے علی ہمرا راز دار ..ہے شروع دن سے .. تم تو مصروف تھے ...تو ہم نے تو با خبر رہنا ہی تھا ناں

..اس نے علی کو گھورا ... علی نے دانت نکالے

..چند ضروری باتیں کر کے اس نے فون رکھ دیا

...وہ دشمنِ جاں تو آج کہیں چھپ ہی گئ تھی ...وہ بے چین ہوا

❤️💕💞💖💝💝💝💝💝💝💖💞💕❤️

..ہال میں پہنچے تو وہ سویرا بیگم کے پاس بیٹھی تھی ...کچھ دیر سکون رہا

...پھر اس نے بے چین سا ہو کر سویرا سے کہا

مما میرا تو شور سے سر دکھ رہا ہے میں زرا برائیڈل روم میں جا کر بیٹھوں گی...اس نے بہانہ بنایا

اوکے بچہ ....دل اس کے ساتھ جاؤ اور جب تک یہ ریلیکس نہیں ہوتی وہیں بیٹھی رہنا..

پھر وہ برائیڈل روم میں بیٹھی رہی ..کھانا لگا ...ویٹر جانے کیوں میم میم بول کر ان کے آگے پیچھے گھوم رہے تھے ..دلکش الجھی...

پر اب سوہن کو کوئی الجھن نہیں تھی ...یقیناً یہ پروٹوکول انھیں دینے کے بدلے ان ویٹرز کو بھاری بخشیش ملنے والی تھی..

اور ہال کا ہی کیا وہ تو پبلک پلیس پر بھی شاپنگ مال میں جاتی تو سیلز مینز ان کے آگے پیچھے گھومتے ..لوگ خود بخود انھیں ہٹ کر راستہ دیتے ..

کسی ریسٹورنٹ میں جاتے تو مینیجر بذات خود آکر ان سے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں پوچھتا ..

یہی بات تو اسے کھل رہی تھی .....اس کی اتنی طاقت کا ادراک ہونے پر ہی تو اتنی خوفزدہ تھی وہ...اس لئے بس چھپنا چاہتی تھی اس سے .اس کی دیوانگی سے کہ کہیں وہ اس کی پرسکون زندگی کے سکون کو غارت نہ کر دے

اے کہاں کھوئی ہو .....دل نے اس کے سامنے چٹکی بجائی

کہیں نہیں ...وہ پھیکا سا مسکرائی ..

وہ فنکشن اٹینڈ کر کے گھر پہنچے ..تو سکون آیا اب کم از کم ایک دن کا تو ریسٹ ملے گا...

وہ سب لاؤنج میں تھے ..وہ تو بیڈ پر آکر ڈھے ہی گئی تھی ..جسمانی تھکاوٹ سے زیادہ زہنی تھکاوٹ انسان کو نڈھال کرتی ہے وہ چینج کرنے کو اٹھی ..کہ فون پہ میسج رنگ ہوا..

نمبر تھا..اس unknown اس نے کھول کر چیک کیا تو حیرت ہوئی ..کوئی دن والا نمبر تو بلاک کر چکی تھی ..تو یہ ....میسج ریڈ کر کے ایک دفعہ پھر دماغ سنسنایا..

.اب کی بار میسج اردو میں تھا اور پہلے سے بھی زیادہ بھیانک اور جان لیوا تھا

..... ڈریس چینج مت کرنا ...ابھی .....میری جان

اور نمبر دوبارہ بلاک کرنے کی توکوشش بھی مت کرنا ..کیونکہ اگر میں تمھارے فون ..سے وہ سیلفی ڈلیٹ کروا سکتا ہوں تو مطلب ... کچھ بھی کر سکتا ہوں

سوہن نے کانپتے ہاتھوں سے میسج بیک کر کے گیلری اوپن کی تو ایک مرتبہ پھر دماغ سائیں سائیں کرنے لگا ...پوری گیلری میں اس کی اور عمر والی سیلفی کہیں ..نہیں تھی

الٹا ایک سکیچ کی پکچر تھی جو ہو بہو اس کے چہرے سے ملتا تھا ..لیکن سکیچ میں ...اس کے لب کے نیچے تل نہیں تھا

یہ کب کیا اس نے ....سوہن نے دماغ پہ زور دیا ......ہال میں وہ سویرا مما کے پاس فون رکھ کر برائیڈل روم چلی گئی تھی ...اس وقت کیا ہوگا یہ ...پر کیسے ؟

..اس نے فون بیڈ پر پٹخا ..کیا مصیبت ہے ...کہاں پھنس گئ افففف

..ابھی وہ افسوس کر ہی رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا وہ اچھلی

کک ....کون ؟

....میں ہوں گڑیا ....زیان کی آواز آئی

..اوہہ ...اس نے بھاگ کر دروازہ کھولا ..زیان نے اس کے گرد بازو حائل کیا

.ادھر آؤ گڑیا ...وہ بازو سے تھامے اسے ڈرائینگ روم میں لے گیا

وہ ا جھی نظروں سے زیان کو دیکھتی رہی پر وہ لے کر چلتا رہا ...ڈرائیننگ روم میں داخل ہوئی تو دیکھا سامنے ایک گریس فل سی تھوڑی عمر رسیدہ پر بے حد گوری چٹی خاتون اور ایک مہربان سے عمر رسیدہ شخص صوفے پر بڑی شان سے بیٹھے تھے .ساتھ ہی ایک کیوٹ سی دیکھے دیکھے نقوش والی لڑکی بھی تھی ....

سب بیٹھے تھے .دلکش اور ماہ روش بھی تھیں اور اس کیوٹ سی لڑکی سے ایسے بے تکلفی سے باتوں میں مصروف تھیں کہ جانے کتنی پرانی دوستی ہو ...

..زیان نے گلا کھنکھار کر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا ..گرینی یہ ہے میری گڑیا سوہن اور سوہن ان سے ملو یہ ہیں میری کیوٹ سی گرینی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ گرینی نے کھڑے ہو کر بازو وا کیۓ اسے اپنے پاس بلایا

..وہ جو ہونق سی بنی کھڑی تھی ..گڑبڑا کر ان کے پاس گئی

اسلام و علیکم

..اس نے دھیمی سی آواز میں سلام کیا

..وعلیکم السلام ..انھوں نے اسے بھینچ کر گلے لگایا ..اور ماتھے پر بوسہ دیا

وہ نازک کومل سی بلیک ڈریس میں پریوں جیسی لڑکی ان کے نواسے کے دل کی طرح سیدھا ان کے دل میں بھی اتری ..ان کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کی ..بلائیں لینا شروع کر دیتیں

رحیم ملک نے بھی دبے دبے جوش سے اس کے سر پر پیار دیا ..بلکہ شنزا تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے بس اسے دیکھنے میں مصروف تھی ..اس نے شنزا کے آگے ہاتھ بڑھایا مگر شنزا تو سیدھا اس سے نہایت گرم جوشی سے لپٹ گئی..اور اس کی گال بھی چوم ڈالی .

گرینی بس تل ....رحیم ملک نے زور سے گلا کھنکھار کر شنزا کو چپ رہنے کا حکم دیا اس نے بھی لب دانتوں تلے دبایا ..

ادھر سوہن کو ان انجان لوگوں کی اتنی گرم جوشی ہضم نہیں ہو رہی تھی ..گرینی نے جگہ بنا کر اسے اپنے بے حد قریب بٹھا لیا

...جبکہ کوئی کھڑکی میں کھڑا یہ مناظر دیکھ کر روح تک سرشار ہوا

اب گرینی اس سے ہلکی پھلکی گفتگو کر رہی تھیں ...سویرا بیلم کو بظاہر سب کچھ ..نارمل ہو کر بھی نارمل نہیں لگ رہا تھا. جانے کیوں وہ پہلو بدل رہیں تھیں

وہ باتیں کرتے رہے ..زیان نے ان کے لئے ریفریشمنٹ کا کافی اہتمام کروایا تھا...

پھر گرینی نے انھیں کہا ...چلو بچو آپ اندر جاؤ اب ہم بڑے کچھ اپنے مطلب کی گپ شپ لگا لیں ... شزا بچہ آپ کی تو اچھی خاصی فرینڈ شپ ہو گئی ہے ان پیاری گڑیوں سے ...انھوں نے سوہن کو فوکس کرتے ہوئے کہا ..تو آپ بھی اندر چلے جاؤ...

...اوکے گرینی ....وہ سب اٹھیں اور اندر چلیں گئیں

اب ڈرائینگ روم میں ...فائزہ بیلم، سویرا ، کامران اور زیان تھے ....رحیم نے باہر ...باادب کھڑے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا

تو کئی نوکر مٹھائیوں، فروٹس، کپڑے اور زیورات کے بڑے بڑے سجے تھال لائے ...اور لا کر ٹیبل اور نیچے فرش پر رکھ دیئے

سب الجھے اور سوالیہ نگاہوں سے رحیم ملک کو دیکھا ...گرینی ثروت گلا کھنکھار کر فائزہ بیگم سے مخاطب ہوئیں.

فائزہ بیٹی ... تم تو ہمیں اور ہمارے خاندان کو اچھے سے جانتی ہو ... کتنی گہری دوستی ہے دونوں خاندانوں میں ...ہم چاہتے ہیں کہ یہ دوستی رشتے داری میں بدل جائے..

فائزہ حیران ہوئیں .... سویرا نے پھر پہلو بدلا جبکہ زیان نے سب سے نظریں چرائیں.

دراصل فائزہ تمھاری چھوٹی سوہن گڑیا ہمیں بہت پسند آئی ..ہم اسے یشب کے لیئے مانگنے آئے ہیں..

سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا...کامران اور فائزہ نے بے اختیار سویرا بیگم کا دھواں دھواں چہرہ دیکھا...اور کلی طور پر فیصلہ سنانے اور بااختیار ہونے کا اشارہ کیا..

آخر سویرا بیگم غصہ دبا کر احترام سے بولیں..

آنٹی یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ اتنے بڑے خاندان سے میری بیٹی کے لیے رشتہ آیا..

انھوں نے میری بیٹی پر زور دیا..

دراصل آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے ..دلکش، ماہ روش اور سوہن میری بیٹیاں ہونے کے ساتھ ساتھ میری ہونے والی بھویں بھی ہیں ..بلکہ ہونے والی کیا زیان کے ولیمہ کے دن میں پورے خاندان کے سامنے انھیں اپنے بیٹوں سے نکاح جیسے پاکیزہ بندھن میں باندھنے کا ارادہ رکھتی ہوں ..میں تو آئی ہی اسی ارادے سے تھی کے خاندان کے بڑوں کی دعاؤں میں یہ فریضہ انجام دے سکوں..

ثروت اور رحیم ملک کے دل کو کچھ ہوا ....ادھر باہر کھڑے یشب شاہ آفندی کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی اور آسمان سر پر گرا..

...سب کو ایک لمحے کو چپ لگی

پھر رحیم نے کہا)ان کے کچھ کہتی نگاہیں زیان پر تھیں(

کوئی بات نہیں بیٹی ....جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں پھر ہم کون ہوتے ہیں ان جوڑیوں کو توڑنے والے ....یہ تو نصیبوں کے کھیل ہیں ...کب کس کا ...کس سے ...جڑ جائے کیا پتہ

زیان کو خوب سمجھ آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے.

...اچھا ہم چلتے ہیں ...امید ہے کہ آپ لوگوں کو برا نہیں لگا ہوگا

ارے نہیں نہیں ...انکل آپ تو شرمندہ کر رہے ہیں ...فائزہ بیگم جلدی سے ..بولیں

وہ واپس جانے لگے تو سویرا بیگم نے اس سامان کی طرف اشارہ کر کے کہا

................یہ سامان تو واپ

ہمارے خاندان میں شگن کا سامان واپس لے کے جانے کو بد شگنی سمجھا جاتا ہے ...یہ سوہن بیٹی کا صدقہ دے دیجئیے گا ...رحیم ملک کی آواز اور لہجے میں کچھ تھاکہ سویرا بیگم تو حیران ہوتیں چپ ہی ہو گئیں..

وہ چلے گئے تو سویرا بیگم نے عجیب سی نظروں سے زیان کو دیکھا..اور ناراضگی سے کہا.

زیان وہ تمھارا ہی دوست ہے ناں ...جب ہمھیں پتہ ہے کہ سوہن انلیجڈ ہے تو یہ رشتہ آیا کیسے ؟ تم نے انھیں حقیقت نہیں بتائی تھی ...یا پھر میں اسے تمھاری شھہ سمجھوں.

...مجھے نہیں پتہ تھا پھچھو اس بارے میں ...وہ یہ کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

دل پر مت لو سویرا ....جہاں بیری ہوتی ہے وہاں پتھر تو آتے ہی ہیں ...اس میں اتنا ٹینس ہونے والی کیا بات ہے ..ریلیکس ہو جاؤ اور اپنے بچوں کے آنے والے فنکشن اور خوشیوں پر توجہ دو...

...فائزہ بیگم نے سمجھایا ...تو وہ ریلیکس ہو گئیں

اگلی صبح کافی روشن تھی .....دل، ماہی، سوہن .،عمار عمیر عمر، ندا اور ردا آپی

..قریب ہی بنے پلے گراؤنڈ میں مارننگ واک کرنے آئے تھے

سب ہنستے ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ کرتے باتوں میں مگن تھے ...کہ سوہن

....نے عمر کو اشارہ کر کے ایک طرف بلایا

..سب پلے گراؤنڈ کے گھاس پر تھک کر بیٹھے تھے

ہم ابھی اور واک کریں گے.... عمر نے کہا اور دونوں ایک جانب چل پڑے..ایک

...طرف آکر وہ درختوں کے پاس بنے بینچ پر بیٹھ گئے

یہ دیکھے بغیر کے ایک آدمی ان کا تعاقب کر رہا ہے اور اب درختوں کے پیچھے چھپ کر ان کی ساری باتیں اپنے باس کو سنا رہا ہے.

آپ کو پتہ ہے عمر بھائی ...آج دلکش اور ماہروش بھوتنیوں کی برتھ ڈے ہے اور وہ بھول گئیں ہیں .

...او رئیلی ... عمر اکسائیٹڈ ہوا

سویرا مما وش کرنے لگیں تھیں پر میں نے منع کر دیا ...میں ان کے لیئے سرپرائز پارٹی دینے والی ہوں یہاں کے مشہور ریسٹورنٹ وائی ایس میں ....ڈنر بھی ادھر ہی کریں گے.

...یہ تو بہت اچھی بات ہے

آپ نے بس عمار اور عمیر بھائی کو انھیں وش کرنے سے روکنا ہے میری تو سن

...ہی نہیں رہے کہتے ہیں ہم بھی سرپرائز دے گے

میں انھیں منا لوں گا..پر ایک شرط پر ... عمر نے کہا

.کونسی شرط،؟ سوہن نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

یہ کہ اس سرپرائز پارٹی میں میرا بھی حصہ ہو گا..مجھے بھی شامل کرو اس میں

ہاہاہا ہاہاہا.وہ کھلکھلائی .اف عمر بھائی آپ بھی ناں ..ٹھیک ہے دونوں کا خرچہ

...برابر

...وہ دونوں ہنس دیئے ... سوہن بچوں کی طرح اکسائیٹڈ ہو رہی تھی

..یشب اپنے آفس میں بیٹھا تیمور کے ذریعے ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا

اسے سویرا بیگم کی نکاح والی بات کی رتی بھر بھی پرواہ نہیں تھی کیونکہ کہ وہ جانتا تھاکہ سوہن صرف اس کی ہے .کیوں اور کیسے ابھی اس نے سوچنے کی ضرورت بھی ناں سمجھی تھی

اس کے عمر بھائی کہنے پر اس کے کلیجے میں کل کی لگی آگ پر ٹھنڈ سی . پڑی .....وائی ایس ریسٹورنٹ پر وہ چونکا اور مسکراہٹ گہری ہوئی

... ہہھمم.......تو ریسٹورنٹ کی مالکن تشریف لا رہی ہیں ...ریسٹورنٹ میں

...زہے نصیب ....اس نے کال ملائی

...مینجر نے رسیو کی

..جی سر حکم

ہاں ... جان ....ریسٹورنٹ میں آج کسی سوہن میم نے برتھ پارٹی کی بکنگ کروائی

..ہے

.جی سر کروائی ہے ... جان حیران ہوا

تو غور سے سنو جان ...وہ اس ریسٹورنٹ کے مالک کی ہونے والی بیوی ہے ... مجھے

اس پارٹی کے علاوہ کوئی پرندہ بھی رات کو ڈنر کے دوران ہوٹل میں پر مارتا نظر نا

..آئے

Did you get that......

جی سر .... بلکل سر ....جو آپ کے آرڈر ....جان نے اپنے مالک کا غیر معمولی لہجہ ملاحظہ فرمایا ..جس کا مطلب تھا کہ ان کی ہونے والی مالکن بہت خاص اور غیر معمولی ہیں ..

عمر نے انھیں ڈنر کرانے کا کہہ کر تیار کروایا ....انھوں نے اورنج فراک اور چوڑی ..دار پاجامے پہنے ...تینوں دمک رہی تھیں دوپٹے کندھوں پر ڈالے تھے

انھوں نے سب کو آفر کی پر ہر کسی کو کوئی نہ کوئی ضروی کام تھا اس لئے سب نے منع کر دیا .. عمار اور عمیر نے سرپرائز گفٹ لیے ان کے لئے

ریسٹورنٹ پہنچے تو حیران ہوئے ..وہاں تو الو بول رہے تھے ..سوہن نے سوالیہ نظروں سے عمر کو دیکھا اس نے لاعلمی کے اظہار کے طور پر کندھے اچکائے.....

وہ اندر گئے ..ریزرو ٹیبل پر آکر بیٹھے تو ہوٹل میں ہر طرف لائٹس ہی لائٹس جل اٹھیں ... مینجر خود کیک کی ٹرالی کھسکاتا ان کے پاس آیا اور پورے ہوٹل میں برتھ ڈے سونگ گونج اٹھا ..سب ویٹرز بھی وش کر رہے تھے..

وہ سب ہکا بکا یہ سب دیکھ رہے تھے ...سوہن نے اتنے بڑے پیمانے پر تو ... انتظام ہرگز نہیں کیا تھا .دل اور ماہی تو مرنے والی ہوئیں تھیں

مینجر کیک سامنے لایا تو انھیں ہوش آیا ..دل اور ماہی نے اکٹھے کینڈل بجھائی کیک کاٹا ...سب نے کلیپنگ کی .وہ دمکتے چہروں کے ساتھ وشیز اور اپنے سرپرائز گفٹس

وصول کر رہیں تھی ..اور تو اور عمر بھی حیران ہوا کے سوہن نے اتنی بڑی پارٹی دی ہے..

..وہ ڈنر کر رہے تھے ...آپس میں مگن تھے

..سوہن بجھے دل سے ایک جانب بیٹھی شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی

سارا ریسٹورنٹ خالی تھا صرف وہی تھے وہاں پر..وہی نظر اسے مسلسل اپنے حصار میں لیتی محسوس ہوئی.

...وائی ایس ...اس کے زہن میں جھماکا ہوا ..یشب شاہ

اوہھھھ ...اس نے اپنے دماغ پر سو بار لعنت بھیجی کے پورے شہر میں اسے وہی ..ریسٹورنٹ ملا ...اور اس نے یہ پہلے کیوں نہ سوچا..دل میں آگ سی بھڑک اٹھی

ہونہہ خریدنا چاہتا ہے مجھے ..بیہیں ہے بے ہودہ انسان

..اس نے ادھر ادھر دیکھا.. میسج رنگ ہوا

اس نے فوراً کھول کر دیکھا کہ اب وہ کیا گوہر افشانی کرنے والا ہے

کسے ڈھونڈ رہی ہو ... میری جان ... حیران نا ہو

یشب شاہ آفندی کی ہونے والی بیوی کی پارٹی جو وہ اپنی بہنوں کو دے ...اتنی شاندار تو ہونی ہی چاہیے

.سوہن کو آگ لگی ..کہ پھر میسج رنگ ہوا

تھینکس کہنے کی ضرورت نہیں ...اس کے بدلے بس میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دینا ..

تمھارے قاتل تل کو اپنے لبوں سے محسوس کرنے کی خواہش

چھی ....وہ جی جان سے لرزی ..بے ہودہ .بے شرم ..بے غیرت

سوہن نے پہلے یشب پھر اپنے آپ کو کوسا ... غصے کی ایک شدید لہر اٹھی ..وہ .

ایک جھٹکے سے اٹھی..

کیا ہوا وہ سب چونکے..

کچھ نہیں فریش ہونے جا رہی ہوں..

وہ تن فن کرتی وہاں سے نکلی....دوسری طرف کاؤنٹر والی سائیڈ پہ سامنے ہی مینجر

تھا..

تمھارا باس کہاں ہے ..اس نے دانت پیسے...

...زہے نصیب محترمہ

وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی ...یشب نے اشارہ کیا مینجر سمیت سب وہاں سے غائب ہو گئے

💝💖💖💖💖💖💝❤️💕💞💞

سوہن غصے سے سرخ چہرہ لئے اس کے سامنے کھڑی تھی .وہ ہاتھ باندھے کھڑا غور

...سے اس کا تپا تپا چہرہ دیکھ رہا تھا

یہ زلیل حرکتیں کر کے آخر آپ ثابت کیا کرنے چاہتے ہیں ...دولت کی چمک دکھا کر خریدنا چاہتے ہیں مجھے ..تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کی ..نفرت کرتی ہوں میں آپ سے ..خود پر پڑنے والی آپ کی نظروں سے ..اتنی نفرت کہ مجھے میرے ہی وجود سے گھن آنے لگتی ہے ..جب آپ کو پتہ ہے کہ میں انگیجڈ ہوں اور پرسوں

..میرا نکاح ہونے والا ہے تو یہ ٹائم پاس کرنے کے لئے پلیز لسی اور کو پکڑ لیں

...مجھے کوئی دلچسپی نہیں ..ناں آپ میں ناں آپ کی دولت میں

وہ لال بھبھوکا چہرہ لیے آج سارے حساب بے باک کرنے پر تلی ہوئی تھی

..یشب کا چہرہ اس کے ہر لفظ پر دھواں دھواں ہو رہا تھا

....تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے ہیر

..او ...شٹ اپ .پلیز ..میں کوئی ہیر ویر نہیں ہوں

نہیں تم ہیر ہی ہو اور جو میں نے سکیچ کی پک بھیجی وہ تمھارے پاکستان آنے سے

..پہلے بنوایا میں نے ..تمہیں اپنے سامنے دیکھے بغیر

واٹ ربش ......کچھ بھی ....ہاں .....آپ کو کیا لگتا ہے کوئی بھی کہانی

بنائیں گے اور میں بے وقوفوں کی طرح مان لوں گی.منٹوں میں سکیچ بنوانا کونسا

مشکل ہوگا آپ کے لئے ..بقول آپ کے ہی اگر میرے موبائل سے پک ڈلیٹ کروا سکتے ہیں تو کچھ بھی کر سکتے ہیں .وہ تمسخرانہ ہنسی ہنس دی.

...یشب نے تنی رگوں سمیت مٹھیاں زور سے بھینچیں

اچھے سے جانتی ہوں میں آپ جیسے چیپ لڑکوں کو ..دولت کی چمک دکھا کر ہر کسی کو بے وقوف بنوانے والے ..لوز کریکٹر ..کان کھول کر سنیں میں صرف عمر وقار سے شادی کروں گی ..انھیں کی ہوں ..آپ جیسوں کو تو پلٹ کے دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں.آپ کی دولت آپ کو مبارک. ..اپنے پرس میں سے اس نے چیک بک اور پین نکالا ایک بلینک چیک کاٹ کر اس کی طرف اچھالا اور یشب شاہ آفندی پر قیامت ڈھاتی وہاں سے نکلتی چلی گئ.

..وہ تو جا چلی تھی پر وہ اپنی کنپٹیوں کو سہلاتا وہیں زمین پر بیٹھتا چلا گیا ..

اس کے پاکیزہ عشق کی اتنی توہین.اس کے صرف اور صرف اس کے لئے اتنے قیمتی جزبوں کی یہ اوقات تھی اس کی نظر میں . .اس کے کردار کی اتنی دھجیاں بکھیری گئیں تھیں کہ وہ اٹھ نا سکا ..اعصاب بری طرح چٹخ رہے تھے .. جیسے ابھی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی .... سرخ آنکھوں سے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے ہاں وہ چھ فٹ تین انچ کا لمبا چوڑا مضبوط مرد رو رہا تھا ...کیا کرتا جو سامنے سے بول کر گئ تھی اس کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا ...وہ جھٹکے سے اٹھا اور گاڑی لے کر نکلا

❤️‍🔥❤️💝💖💞💝💝💝💝💝💝💝💝

ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے تیمور کو کال کی

.اگے سے فون رسیو ہوا تو وہ چلایا

تیمور گھر پہنچنے سے پہلے پہلے مجھے وہ چیز اپنی الماری میں چاہیے

مگر سر آپ .... تیمور بری طرح ہچکچایا

.شٹ اپ تیمور ...وہ دھاڑا جو بولا ہے وہ کرو

پلیز سر ...آپ نے پہلے کبھی .. تیمور منمنایا

پہلے کبھی میرا دل اور میری روح بھی تو نہیں روندی کسی نے ...وہ چلاتا اپنے

..ہواس میں نہیں لگ رہا تھا فون بند کر کے سیٹ پر پٹخا

طوفان کی طرح گھر پہنچا تو رحیم ملک نے اس کے تیور دیکھے ..اور اپنی بیگم کو اس

..طوفان سے نہ الجھنے کا اشارہ کیا

ان کو پتہ تھا کہ ان کا نواسا ان دنوں کیوں اور کس لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ

رہا تھا

یشب دھاڑ سے دروازہ کھول کر اپنے کمرے میں داخل ہوا ...جلدی سے آگے بڑھ
..کر الماری کھولی ...سامنے ہی وہ دو بوتلیں رکھیں ہوئیں تھیں

..آج یشب شاہ وہ کام کرنے چلا تھا جو کرنا اس کا پورا خاندان باعثِ فخر سمجھتے تھے
..پر اس نے کبھی حرام چیز منہ کو نہ لگائی
..جلدی سے ڈھکن کھول کر پوری بوتل اپنے اندر انڈیل لی
رگ وپہ میں ایک سرور سا چھایا ...آنکھیں لال انگارہ ہو گئیں ..رگوں میں سکون سا
دوڑا ..تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے ..اسی سرور کی کیفیت میں لڑکھڑاتے قدموں سے
..بیڈ تک آیا ..بیڈ پر اوندھے منہ گرا اور آنکھیں موند لیں

آدھی رات کا پہر تھا.کمرے کا دروازہ کھلا.اور لاک ہوا .قدموں کی چاپ اور پائلوں کی چھنکار کی آواز بیڈ تک آئی .جب یشب نے نشے سے چور آنکھیں بمشکل کھولیں

..وہ تڑپ کر لڑکھڑاتا اٹھا

سو......سوہن......مم ......میری سوہن ..یشب نے وہ چہرہ اپنے ہاتھوں کے ..پیالے میں بھرا..تت ... تم ...آگئی ناں مم ......میرے پاس

.........بب.........بہت محبت ....کرتا ہوں تم سے .. مم ....مجھے چچ ..چھوڑ کر مت ......جانا ..پپ ......پلیز

سنیں آپ ہوش میں نہیں ہیں ...میں سوہن نہیں ہوں ...دعا ہوں ...پلیز ہوش میں آئیں ..وہ نازک سا وجود جی جان سے لرزا.

.... ششششش..یشب نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی ..کک ... کچھ ... نہیں بولو

... مم .... میرے .... قریب ..... آؤ .... کک .... کچھ ..... نہیں .... ہوگا

... تت .... تم ..... صرف . میری ... ہو ... کوئی ...... کچھ .... نہیں .... کہے

گا... ہیر ... میری ... ہیر

یشب اس کے بہت قریب آیا ...اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے اپنے

سینے میں بھینچا.

.. وہ مچلی ... اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے دور ہٹانے کی کوشش کی

.. دیکھئے آپ غلط سمجھ رہے ہیں ... ہوش میں آئیں .. مجھے جانے دیں

.. نن .... نہیں ..... یشب نے اسے اور قریب کیا ... اب .... کک کہیں

... نہیں ... جانے .... دوں ... گا .. ہمیشہ .... اپنے ... پپ ... پاس ..... رکھوں

I love you... گا ... سوہن

..یہ کہتے یشب نے اس کے لب اپنے لبوں کی قید میں لئے

وہ تڑپی ...... مچلی .....پر یشب کی گرفت بہت مضبوط تھی ..ایک جھٹکے سے اس نے اپنا آپ یشب سے چھڑوایا اور دروازے کی طرف بھاگی..

مگر اس سے پہلے یشب نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دروازہ کھولنے سے روکا..

...اسے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لایا ...اور شراب کے نشے میں ہر حد پار کرتا گیا

اور وہ جو اس کے پاس آئی تھی ...آخر بارہ سال کے بعد یشب شاہ آفندی کی پیش قدمی بڑے اعزاز کے ساتھ قبول کرتی خود کو اس کے سپرد کر دیا..

...سوہن کے صدقے سے ہی سہی

صبح جب یشب کی آنکھ کھلی تو سر بہت بھاری ہو رہا تھا ...کچھ دیر یونہی لیٹا چھت کو گھورتا رہا ...پھر رات کا ایک ایک منظر مد ہوش ہوتے ہوئے بھی کسی فلم کی طرح اس کے دماغ میں گھوما تو ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا ...

سوہن ....لبوں نے دل سے پکارا ... لیکن خوش فہمی کا کوئی علاج نہیں ہوتا واش روم سے پانی گرنے کی آواز آئی ..وہ تڑپ کر بیڈ سے اٹھا ...اس سے پہلے کے دروازے تک جاتا جو ہستی واش روم سے نکل کر تولیے سے بال رگڑتی باہر آ رہی تھی اس کو دیکھ کر ایک مرتبہ پھر اس کا میٹر شارٹ ہوا ...

.. تم یہاں کیا کر رہی ہو ..اس کے دھاڑنے پر دعا سہمی ... تم باز نہیں آئیں ناں رات جب تمہیں پتہ تھا کے میں .. .. تم کیوں آئیں میرے کمرے میں...

وہ ..دا جی نے بھیجا مجھے....دونوں حویلیوں سے نکال دیا ..کہا کہ اپنے شوہر کے ..پاس جاؤ .وہ چاہے تمھیں قبول کرے یا تم سے بھیک منگوائے ..اس کی مرضی ..وہ تلخی سے کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

...یشب نے لب دانتوں تلے بے دردی سے کچلے

دعا مجھیں پتہ ہے کہ یہ رشتہ میں نے کبھی تسلیم کیا ہی نہیں تو تم کیوں چلی آئیں میرے پاس ......اس سے پہلے کہ میں کچھ کر بیٹھوں ..دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ..کہیں بھی جاؤ ...پر میرے سامنے دوبارہ مت آنا...

......یہ سوہن کون ہے

دعا ...گیٹ لاسٹ....وہ غرایا

میں ملنا چاہوں گی اس سے ...دیکھنا چاہوں گی ...شکریہ ادا کرنا ہے ..کہ تمھاری وجہ .....سے مجھے میرے عشق نے خراج بخشا

اس سے پہلے کہ یشب اپنا آپا کھوتا..دعا کا بازو کھینچا اور اسے کمرے سے باہر پھینکا..

💝💝💞❤️💖💕💝💝💝💝💕💖❤️💞
💝

آج زیان کی بارات تھی..

راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا..

پورا فنکشن بے حد سکون سے گزرا..آج سوہن تو کچھ زیادہ ہی خوش تھی..

Urdu Novels Ghar

پورے فنلشن میں یشب شاہ آفندی کو غائب دیکھا تو خود کو داد دی کہ کیسے عقل ٹھکانے لگائی..

آج اس کا خون جلانے کے لئے کوئی نہیں تھا وہاں..

ہنسی خوشی نور بھابھی کو رخصت کروا کر گھر لے آئے .. سویرا بیگم نے کل کی ساری تیاری کر لی تھی .. کل ان کی زندگی کا بڑا دن جو تھا...

دلہنوں کے کامدار پیچ کلر میں لہنگے اور دلہوں کی شیروانیاں ... سب تیاری مکمل تھی.

بس سب کو کل کا انتظار تھا.

❤️💖❤️💞💝💕💖❤️💞💝💝💝💝

وہ راکنگ چئیر پر جھولتا ....سگریٹ کے گہرے کش لگا رہا تھا ...شراب پینے کے بعد اس نے پتہ نہیں کتنی بار رو رو کر دل سے توبہ کی تھی...

...وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا...پر چوٹ کچھ زیادہ ہی گہری تھی جو یوں تڑپا تھا دروازے پر ہلکی ناک ہوئی ...اور رحیم ملک اندر داخل ہوئے ...انھوں نے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا..

...تو وہ ان سے لپٹ کر بے آواز رو دیا

...شیر بنو میرے بچے ...شیر...ایسے ہمت نہیں ہارتے

گرینڈ پا ..وہ مجھے آوارہ اور بد کردار سمجھتی ہے .اس نے میرے اتنے سالوں کے عشق کو ٹائم پاس کہا ..

..وہ اس لئے بچے کہ وہ ابھی تمھاری سچائی سے انجان ہے .. حقیقت نہیں جانتی

..جب جان جائے گی تو تم سے تمھاری محبت سے بھی زیادہ محبت کرے گی

وہ دھیرے دھیرے اسے سمجھاتے رہے ..ان کے الفاظ تار تار ہوئے دل پر مرحم

..سا رکھتے رہے

کل کے بعد آج اسے کچھ سکون ملا تھا ..اس نے ایک نظر سکیچ کو دیکھا اور مخاطب

ہوا

سوہن جان ..اب تو تم سے تب ہی بات یا ملاقات ہو گی جب میرا تم پر مکمل حق

...اور اختیار ہوگا ..تب تم مجھے کم از کم ٹائم پاس نہیں بول سکو گی

وہ صبح اپنی تمام تر رنگینیوں سمیت طلوع ہوئی تھی ..بہت گہما گہمی تھی ...زیان کا ولیمہ اور ان تینوں کا نکاح..

...سب تیار ہورہے تھے

...زیان ...اور عمیر ...نور ،دل، ماہی اور سوہن کو پارلر چھوڑ کر گئے

پہلے نور اور دل تیار ہوئیں ...اور ویٹنگ روم میں بیٹھ گئیں پھر سوہن اور ماہی کی باری آئی..

...پیچ کلر کے لہنگے اور ست رنگی کامدار دوپٹے میں وہ غضب ڈھا رہی تھی

میم آپ کی مہندی کا بہت کلر آیا ..آپ چاروں میں سے سب سے زیادہ آپ کا کلر آیا ہے اس کا مطلب آپ کے ہونے والے ہزبینڈ سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتے ہیں

پالر والی نے سوہن کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا ...پھر اس کا میک اپ شروع کیا ...اس نے ایک دو مرتبہ فون کو چیک کیا ...

..پتہ نہیں کیوں پر لاشعوری طور پر وہ کسی دھمکی بھرے میسج کا انتظار کرتی رہی اسے لگا وہ پتہ نہیں کتنا ہنگامہ مچائے گا پر یہاں تو کچھ ایسا نہیں تھا .. .اتنی خاموشی بھی اس کو کھل رہی تھی ..

اس نے سر جھٹکا ...ہونہہ بھلا میں کیوں سوچنے لگی ...اتنی انسلٹ کے بعد تو اچھے اچھوں کی عاشقی نکل جاتی ہے ..

وہ تیار ہو گئی تو آئینہ بھی شرمانے لگا ...بیوٹیشن بھی حیران سی اسے دیکھے گئی .کیا کسی پہ اتنا روپ بھی آ سکتا ہے ..

دوپٹہ سیٹ کیا ..نازک سی ہیل پہنے وہ آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی ..

دلہنیں تو وہ تینوں بھی تھیں لیکن سوہن کے معصوم چہرے پر ایک الوہی روپ تھا ..

میم یہ جوس پی لیں ...پارلر والی نے سوہن کو کیا ..

پلیز مجھے میم مت کہیے ..میرا نام سوہن ہے ..

کیوں . میم ....میرا مطلب سوہن جی

ہر وہ سخص جو مجھے میم کہتا ہے لسی کا زر خرید غلام لگتا ہے...سوہن خواہ مخواہ اسے یاد کر رہی تھی.اس سے ایسی محبت اور ایسی دیوانگی کا اظہار تو دور عمر نے کبھی اس رشتہ کے بارے میں ڈھنگ سے بات تک نہ کی تھی ..وہ لاشعور میں یشب شاہ کے رد عمل کا انتظار کر رہی تھی شاید.

..پارلر والی چونکی اور اس کے چہرے کی طرف دیکھا

کس نے دیا یہ جوس ..میں نے تو نہیں آرڈر کیا ...دلکش نے شیشے کے دروازے میں سے اشارہ کیاکہ میں نے دیا ہے.پتہ نہیں کتنی تھکاوٹ ہونے والی ہے اس لیے وہ پی لے..

..پیاس تو لگی تھی اس نے چند گھونٹ میں ہی پی کر گلاس بیوٹیشن کو دے دیا

...زیان اور عمیر لینے آ چکے تھے

نور اور ماہی عمیر کے ساتھ بیٹھیں ..دل اور سوہن زیان کی گاڑی میں ......بیک

..سیٹ پر دونوں ریلیکس ہو کر بیٹھیں

دل مجھے تو ابھی سے اتنے ہیوی ڈریس سے تھکاوٹ ہونے لگی ہے ..اس نے

..بے زاری سے کہا

اچھا ....ادھر آؤ میرے کندھے پر سر رکھ کر تھوڑا ریلیکس کرو ...ہال ابھی دور

..ہے ...جب ائے گا تو تمھیں آواز دے دوں گی

..اوکے .....وہ آنکھیں موند کر دلکش کے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی

سوہن کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا ..کچھ دیر تو یونہی مللجے سے اندھیرے میں خالی ذہن کے ساتھ بہت ہی نرم بستر پر لیٹی رہی ..پھر اسے یاد آیا ...وہ تو ہال میں جا رہے تھے ..وہ آہستگی سے اٹھ بیٹھی ..خود کو ایک پھولوں سے سجے سجائے بیڈروم میں پایا ..اووو .... عمر سے میری شادی ہو بھی گئی ..

پر مجھے یاد کیوں نہیں آ رہا ..گاڑی میں سونے کے بعد سے لے کر اب تک ...اس نے نرمی سے اپنی کنپٹیاں سہلائیں ..

...شاید تھکاوٹ سے ابھی ذہن نہیں جاگا

آنکھیں اندھیرے میں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی ...پورے کمرے کی دیواریں جیسے اس کے اوپر آگریں ..دہل کر بیڈ سے نیچے اتری ...سامنے بلکل دیوار پر یشب شاہ آفندی کی قد آدم تصویر لگی ہوئی تھی ..

یہ کیا بے ہودہ مزاق تھا ...ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور زیان اندر داخل ہوا ..

بھیا ....وہ ...وہ .....اس نے مڑ کر ڈرتے ہوئے تصویر کی جانب اشارہ کیا ..

زیان نے نظر انداز کیا ...میری بات غور سے سنو ..گڑیا ادھر میری طرف دیکھو ..

زیان نے اس کے بازو پکڑ کر اپنی جانب رخ کیا ..

میری گڑیا کو مجھ پر کتنا بھروسہ اور اعتبار ہے ؟

وہ حیران ہوئی وہ کیا پوچھ رہی تھی اور زیان اس سے یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ گیا تھا..

بھیا... خود سے بھی زیادہ آپ پر بھروسہ اور اعتبار ہے..

سہی ...تو تمھارا ولی ہونے کی حیثیت سے میں نے تمھارے لئے ایک فیصلہ لیا ہے... میں جو بھی فیصلہ کروں کیا تمھیں منظور ہوگا..

جی بھیا... لیکن ...وہ

لیلن ویلن چھوڑو گڑیا میری بات سنو ...اگر مجھ پر بھروسہ اور اعتبار ہے تو میں نے تمھیں یشب شاہ آفندی کے نکاح میں دینے کا فیصلہ کیا ہے ... تمھیں منظور ہے..بولو

...سوہن ہکا بکا زیان کا چہرہ دیکھتی گئی ...وہ یہ کیا کہہ رہے تھے

بھیا .....اس نے صدمے سے پھٹی آنکھوں سے کہا ... لیکن بھیا سویرا اور فائزہ ....مما

..ان کی چھوڑو تم میرے فیصلہ کا بولو ..اگر مگر کرنا ہے ..یا یہ فیصلہ منظور ہے

دللش بھی یہی چاہتی ہے وہ دیکھو ..زیان نے اشارہ کیا تو دللش اندر داخل .
ہوئی ..اس کی آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر مہربان مسکان تھی ...میری گڑیا میں
بھی یہی چاہتی ہوں اب جو بھی ہو رہا ہے اسے چپ چاپ ہونے دو..پھر ہم نے
..ہال میں پہنچنا ہے

...سوہن نے روتے ہوئے کچھ کہنے کو لب کھولے
...آں ...آں ...چپ اور چلو ..دلکش نے باریک دوپٹے سے اس کا گھونگھٹ نکالا
..وہ دونوں اسے بازوؤں سے پکڑے بڑے سے لاؤنج میں لے کر آئے
..سوہن کو تو آج حیرت کے جھٹکے لگنے کا دن تھا

...لاؤنج میں گرینی ..گرینڈ پا ... علی ...بلال ....زین اور مولوی صاحب موجود تھے

وہ خود شہزادوں جیسی آن بان لئے وہاں بلکل تیار سفید کلف لگے شلوار قمیض اوپر بلیک ویسکوٹ پہنے سنجیدگی سے سر جھکائے بیٹھا تھا..

ایجاب و قبول کا مرحلہ گزرا ...وہ قیامت خیز مرحلہ تھا ..جب اس سے پوچھا گیا سوہن کامران ولد کامران ملک آپ کو یہ نکاح با عوض ایک کروڑ حق مہر یشب شاہ آفندی کے ساتھ قبول ہے ..زیان اور دلکش نے اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا..

وہ کانپتے ہوئے دھیمے سے آخر بولی.

قبول ہے..

لرزتے ہاتھوں سے سائن کیے اتنی دیر میں یشب نے پہلی بار نظر اٹھا کر اس کے کانپتے مہندی لگے نرم و گداز ہاتھ دیکھے..

مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئیں...زیان نے نم آنکھوں سے یشب کو گلے لگایا...

اس کی آنکھیں بھی تشکر کے احساس سے نم ہوئیں..

وہ پتھر بنی بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی.

کہ اسے سنائی دیا

پھولوں سے بھی نازک اپنی گڑیا کو تمھارے حوالے کر رہا ہوں یشب ..اسے توڑ نا دینا...اتنا خیال رکھنا جتنا ہم بھی نہیں رکھ پائے..

...وعدہ کرتا ہوں...اتنا ہی خیال رکھوں گا کہ مھیں کوئی شکاہت نا ہو

یشب مڑا اور دلکش کے سر پر ہاتھ رکھا ..مجھے میرے جینے کا مقصد لوٹانے کے

..لئے میں کونسے الفاظ میں شکر ادا کروں اس چھوٹی لڑکی کا

..وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی ...میری گڑیا کا بہت ہی زیادہ خیال رکھ کر

..اب ہمیں نکلنا ہو گا ..زیان نے عجلت میں کہا

..بھیا......سوہن پہلو بدل کر کھڑی ہو گئی اور زیان کے بازو سے لپٹ گئی

مجھے چھوڑ کے مت جائیں ..زیان نے گرینی کی طرف اشارہ کیا ..گرینی اور دلکش

...بہت پیار سے اسے لئے آئیں اور اسی بیڈ روم میں لا کر بٹھا دیا

وہ بے تحاشا روتی ہوئی دللش سے لپٹی جا رہی تھی ..بڑی مشکل سے دل اپنا آپ
..اس سے چھڑاتی وہاں سے نکلی

..وہ روتی ہوئی گرینی سے لپٹ گئی

💞💕💖💝❤️💞💕💖💝❤️💝💝💝

زیان اور دلکش اسلام آباد کے سبزہ زار میں بنے یشب کے فام ہاؤس جہاں آس
پاس گھنے درخت اور جنگلات سے تھے

...نکلے ....ہال سے بار بار فون آ رہا تھا

گاڑی میں گہری خاموشی تھی .جب زیان کے زہن میں پچھلے کچھ دنوں کا منظر گھوما ...دلکش روتی ہوئی اس کمرے میں آکر اس کے بازو پہ بچوں کی طرح لپٹی تھی ...

.بھیا ....وہ

کیا ہوا ...دل ..مجھے بتاؤ کیا ہوا ..زیان نے اسے صوفے پر بٹھایا اور جو اس نے بتایا زیان کو فیصلہ لینے میں چند سیکنڈز لگے

..دلکش نے بتایا تھا کہ عمر شروع دن سے اپنی کسی یونیورسٹی فیلو میں انٹرسڈڈ ہے اسے سوہن میں کوئی دلچسپی نہیں ..وہاں بھی کئی بار وہ انھیں ملتے جلتے دیکھ چکی تھی ..پر اب تو وہ سویرا اور عمر کی ساری باتیں سن چکی تھی ..

سویرا اپنی ضد اور ہٹ دھرمی میں اسے اموشنل بلیک میل کر کے یہاں زبردستی لائی تھیں ..اور اب زبردستی نکاح کرنے پر تلی ہوئی تھی.

پہلے تو عمر نے یہ دھمکی دی کہ وہ نکاح کے بعد سوہن کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا سوہن ساری عمر اس کے نام پہ بیٹھی رہے گی ..سویرا کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوئی پھر اس نے یہ دھمکی تک دے ڈالی کہ وہ عین نکاح کے دن بھاگ جائے گا..

زیان سوہن کی زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا..

وہ پھر دللش کو یشب کے گھر لے کر آیا ..اسے سلیچ دکھایا اور ساری آنلھوں دیکھی تفصیل بتائی ...دلکش تو بے حد خوش ہوئی کہ سوہن جیسی اس کی معصوم بہن کو .اسی طرح کا چاہنے والا بندہ ڈیزرو کرتا تھا

سوہن کو سویرا بیگم کو بتائے بغیر ان کی پہنچ سے دور کرنا بہت ضروری تھا ... کیونکہ وہ اپنے پاگل پن میں سوہن کو اموشنل بلیک میل کرتی اسے واپس لے جا کر اس کی زندگی برباد کر سکتی تھیں .یہ بھی دلکش نے ہی کہا تھا ..کہ سویرا کتنی ضدی اور ...ہٹ دھرم ہیں اور سوہن کے معاملے میں کتنی شدت پسند

اس لئے یہ سب ایسے کیا انھوں نے ..جوس میں بے ہوشی کی دوا خود ڈالی تھی اس نے ..پھر جب وہ بے ہوش ہوئی تو انھوں نے گاڑی فارم ہاؤس کی طرف .موڑ لی.اتنی مقدار تھی دوا کی کہ وہ بہت .جلد ہی ہوش .میں آ گئی تھی

..ہال میں پہنچے تو پورا خاندان موجود تھا ..سب حیران ہوئے ..سویرا بیگم آگے بڑھیں

..زیان سوہن کدھر ہے

پہلے آپ بتائیں آپ کا بیٹا کدھر ہے ؟زیان پورے ہال میں نظر دوڑا چکا تھا ...اس

نے تلخ سے لہجے میں پوچھا تو سویرا چونک گئ

وہ اسے کوئی بہت ہی ضروری بزنس کا کام آگیا تھا تو چلا گیا ..سویرا نے نظریں

چرائیں لیکن پھر لہجہ میں رعب آگیا جیسے سوہن ان کی زر خرید ہو ...تم بتاؤ سوہن

..کدھر ہے میں واپس جا کر نکاح کر دوں گی

او پلیز پھپھو ...اب تو یہ جھوٹ بولنا بند کر دیں..اور پھر اس نے تمام بڑوں کی موجودگی میں عمر کی ایک ایک بات ان کے سامنے رکھ دی.

اور پھر ڈنکے کی چوٹ پر کہا ...میں نے اپنی بہن کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس کا نکاح اپنے دوست یشب شاہ آفندی سے کر دیا ہے ..میں اسے کسی بھی قسم کی خود غرضی اور ضد کی بھینٹ نہیں چڑھنے دے سکتا.اس نے تلخی سے سویرا بیگم کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھ کر اپنی بات جاری رکھی .کسی کو اس بات سے اعتراض ہے تو مجھے اس کی رتی بھر بھی پروا نہیں ...وہ تو عمار اور عمیر دلکش اور ماہ رروش سے محبت ہی اتنی کرتے ہیں کہ میں یہ نکاح بھی ہونے دے رہا ہوں ..ورنہ تو میرا یہ ارادہ بھی بلکل نہیں تھا..

تم کون ہوتے ہو میری بیٹیوں کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے.

اوکم آن پھپھو آپ صرف بیٹوں کی ماں ہیں ..اگر بیٹیوں کی ماں ہوتیں تو اتنی خود غرضی سے فیصلہ نا کرتیں..اور میں ان کا بھائی ہوتا ہوں ...جو ان کو ایک کھروچ بھی نہیں آنے دے سکتا ....زیان نے انھیں آئینہ دکھایا ..جس میں انھیں اپنا چہرہ نہایت بھیانک سا لگا..

کامران اور فائزہ نے فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اپنی بہن کی زندگی برباد ہونے سے بچا لی..

زیان شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا اور یشب کے خاندان سے کون واقف نہیں تھا.. اس لئے کسی کو بھی کوئی اعتراض اٹھانے کی جرات نہ ہوئی.

پھر دللش اور ماہ روش کے نکاح ہوئے ..اور ولیمے کا فنلشن آخر اپنے اختتام کو پہنچا....

💝💝💝💝💝❤️💖💕💞💝❤️💖💕💞
💝

وہ بیڈ پر بیٹھی بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹے منہ بازوؤں میں دئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی...

کئی منفی سوچیں دماغ میں ہلچل مچا رہیں تھیں....

اس نے ہمیں کڈنیپ کیا ہو گا ... بھیا اور دلکش کو ڈرایا دھمکایا ہوگا...اور بلیک میل کیا ہوگا اپنی طاقت کے بل پر.......

نہیں تو وہ مجھے ایسا کرنے کو کیوں کہتے...

اور اب تو اسے ایک اور ...اور بلکل نئی فکر لاحق تھی ..وہ یہ کہ جتنی انسلٹ وہ اس کی کر چکی تھی تو کیا وہ اسے بخشے گا ...اس دن کی بات یاد آئی جب وہ اس سے محض ڈر رہی تھی تو اس نے اپنے ہاتھوں کا کیا حشر کیا تھا ...اور اب تو بڑی دیدہ دلیری سے وہ اسے کریکٹر سرٹیفیکیٹ دے چکی تھی تو اب وہ کیا پاگل پن ..کرنے والا تھا یہ سوچتے ہی خوف سے اس کا ننھا سا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا .ہاتھ پاؤں سرد پڑ رہے تھے اور ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہو رہی تھی

...جب دروازہ کھلنے کی آہٹ پر وہ بری طرح سہمی اور خود میں سمٹ گئی

..آہٹ پر وہ خود میں سمٹی ...پورا وجود ہلکے ہلکے کپکپا رہا تھا ..یشب بیڈ کے قریب آیا

کتنا دلکش تھا یہ احساس کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کی ہو چکی ہے .جیسے کسی کو برسوں کی ریاضت اور تڑپ کا صلہ ملا ہو . .رگ و پہ میں ایک سرور کی سی کیفیت تھی ..کل کا سارا غم و غصہ کہیں دھوئیں کی طرح ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا ..اب تو اس کی روح تک میں سرشاری کی کیفیت پھیلی ہوئی تھی ..وہ بے تحاشا بے ...تحاشا خوش تھا .پر وہ اپنی جان کو اتنے سستے میں بخشنے کا ہرگز ارادہ نہیں رکھتا اتنا تو اس کا حق بھی بنتا تھا..وہ جو سامنے سجی سنوری نرم وگداز وجود لئے بیٹھی تھی اس کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی .اسے تنگ کرنے کو یونہی

مصنوعی سنجیدگی طاری کرتے ہوئے بولا ...بسں ....ابھی سے ڈر گئیں میری جان ...ابھی تو کافی حساب کتاب نکلتے ہیں تمھاری طرف ...وہ معنی خیز سا بولا.

..وہ جو اپنی محبت کی بات کر رہا تھا ..وہ نادان جھی کے اپنی انسلٹ کا کہہ رہا ہے

..سوہن نے جھکا سر اٹھا کر خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا

تمھیں کیا لگا میں تمھیں ایسے ہی جانے دوں گا ...آج رات سب حساب بے باک کرنے والا ہوں میں..تمھاری تو خیر نہیں

..یشب نے اسے چھیڑا

حالانکہ اس کا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ..لیکن یشب کو کیا پتہ کہ وہ مزاق میں ہی سہی اس کو ہراساں کر گیا تھا ..وہ ابھی کچھ اور کہتا ..کہ دروازہ ہلکا سا ناک ..ہوا

باہر تیمور تھا ..اس نے کوئی بات کی تو یشب مسکرانے لگا ..گارڈز ، نوکر اور چوکیدار ..وغیرہ مبارکی مانگ رہے تھے

...تم جاؤ میں آتا ہوں

میں ابھی تمھاری جان کا صدقہ دے کر آیا ..میری جان ....پھر یہیں سے ہی کریں گے ..نہیں بلکہ میری سب سے بڑی وش سے سٹارٹ continue کریں گے ..اس نے شرارت سے اپنے لب پر سوہن کے تل کی جگہ پر انگلی رکھی اور باہر نکل گیا.

...وہ جو ہراساں ہوئی بیٹھی تھی ..ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

نہیں ...میں ہار نہیں مانوں گی ...پتہ نہیں وہ پاگل آدمی کیا سلوک کرے گا میرے ساتھ ...مجھے نکلنا ہو گا یہاں سے ...ابھی ..موقع ہے ..اس نے دیکھا

..دروازہ کا لاک کھلا تھا

..وہ دبے قدموں باہر نکلی ...طویل راہداری سے ایک جانب شور ..شرابے میوزک ..قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ..وہ فارم ہاؤس کی بیک سائیڈ پر آئی

.اس نے چپکے سے دوسری جانب دوڑ لگا تھی

اس کی خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی

کہ پچھلے دروازے پر چوکیدار موجود ہی نہیں تھا وہ تیزی سے چھوٹا سا باغیچہ پار کر .. کے اس زندان سے نکلتی چلی گئ

تیمور کی جو کسی چیل کی طرح ہر طرف نظر ہوتی تھی ...اسے پتہ تھا کے دونوں گیٹ کے چوکیدار اپنی بخشش لینے کے لیے یہاں ہیں .اسی لئے اس نے ایک ..مرتبہ جا کر اپنی میم صاحبہ کے کمرے کا جائزہ لینا ضروری سمجھا

..دروازہ کھلا دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا کہ کچھ گڑبڑ ہے ..وہ بھاگ کر یشب کے پاس آیا

..سر مجھے لگتا ہے میم اپنے کمرے سے باہر نکلیں ہیں

اس نے ایک ہی سانس میں کہا اور پچھلے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی .یشب بھی

.تیر کی طرح کمرے کی طرف بھاگا

کمرہ خالی منہ چڑھا رہا تھا ..وہ سب سمجھ کر پچھلے دروازے کی طرف جنگل کی طرف

..بھاگے

وہ اندھا دھند سنگلاخ پتھروں پر اور گھنے درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان بھاگ رہی تھی ..

.., سوہن .... سوہن ...رک جاؤ ....ابھی کہ ابھی واپس آؤ

اپنے پیچھے یشب شاہ کی دل چیرتی دھاڑ سنائی دی ..تو اس نے قدموں کی رفتار اور بڑھائی ..اپنے قریب آتے بھاری قدموں کی دھمک اور پتوں کی سر سراہٹ سے ..اس کی جان لبوں پر آئی ہوئی تھی

..بھاری لہنگے کو ہاتھوں سے زرا سا اوپر کیے وہ پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی جھاڑیاں اس کے لباس اور دوپٹے سے الجھ رہی تھیں..اور کانٹوں سے الجھ کر دوپٹے میں جگہ جگہ سوراخ ہو رہے تھے پر اسے پرواہ نہیں تھی ..اندھیرا، جنگلی

جانور ..کیڑے مکوڑے اور سب سے بڑھ کر یشب شاہ آفندی کے غضب کا خوف اس قدر حاوی تھا کہ اس کے قدم رک نہیں رہے تھے.

وہ ایک درخت کی اوٹ میں روکی ....اتنا بھاگنے اور مسلسل رونے سے سانس لینے میں شدید تکلیف ہو رہی تھی.لمبے لمبے سانس بھرے سامنے دیکھا گھنی جھاڑیوں میں راستہ ہی نہیں تھا ..دائیں طرف تھوڑا راستہ نظر آیا...

اس طرف رخ کر کے بھاگنے ہی والی تھی کہ کسی چیز میں پاؤں اڑا اور وہ دائیں کروٹ ایک نوکیلے اور سنگلاخ پتھر پر گری..
پتھر کی دو تین نوکیں پہلو میں اندر تک پیوست ہوتی چلی گئیں ...پوری جان لگا کر پتھر سے اٹھی..

آہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہ.. اس کی دلدوز اور دلخراش چیخ مارگلا کے پہاڑوں میں گونج اٹھی.

ادھر .. علی ،بلال، رضا تیمور، گارڈز اور یشب جو اس کے تعاقب میں دیوانوں کی طرح بھاگ رہے تھے ...اس دلدوز چیخ پر ٹھٹھک گئے..

سوہن...میری سوہن ....یشب دیوانہ بنا دھاڑا..

سوہن نے اپنے پہلو میں درد سے بے تحاشا روتے ہاتھ رکھے ..گرم سرخ سیال بہت تیزی سے بہہ رہا تھا..اس نے خون سے رنگے اپنے ہاتھ دیکھے .اس نے خود

کو لھسیٹ کے بمشکل ایک درخت سے ٹیک لگائی.اور کیڑوں کے ڈر سے دوپٹہ جو کہ سر پر سیٹ کیا ہوا تھا اس کا ایک پلو خود سے لپیٹا

بے تحاشا درد ....میں اس نے سوچا کے اگر وہ یہی پر مر گئی اگر اس کے زخم میں خون کی خوشبو پا کر کیڑے مکوڑے گھس گئے ...اور اس اگر سے آگے سوچنا اس کی روح تک کو جھنجھوڑ گیا تھا ..درد سے بے تحاشا تڑپتے آخر اس کے لب پھڑ پھڑائے

یش ....یشب ...زندگی کی ڈور ہاتھوں سے چھوٹنے کے اور اپنے اندر کیڑوں کے گھسنے کے خوف سے اپنی تمام تر توانائیاں جمع کرتی اس نے اس دشمن جاں کو پکارا...

یشب......

وہ لوگ جو اس کے آس پاس تھے ...یشب نے اس کی پکار سنی تو اس سمت بھاگا...

ایک طرف آیا تو وہ درخت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی .. بھاگنے والی حرکت پر ناراض ہوتا وہ قریب کھڑا اسے نروٹھے پن سے گھور رہا تھا.

یش ......یشب .. اس کے لب کپکپائے

یشب کو لگا وہ اندھیرے اور جنگل کے خوف سے سہمی بیٹھی ہے.اس کے لبوں سے اپنا نام سننا اس کے لئے آبِ حیات پینے کے مترادف تھا . .وہ اس کے قریب گیا..دو قدم پھر پیچھے رک گیا

سوہن اپنا پورا زور لگا کر درخت کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی ..آہستگی سے دو چھوٹے سے قدم آگے آئی ..اور اس کے گردن میں دونوں بازو لپیٹ کر اس کے چوڑے سینے میں چھپ گئ ..یشب نے بے یقینی سے اسے دیکھا..اور بولا

It's my pleasure..... My love

روح تک سرشار ہوتا اس نے اس کی نازک کمر کو اپنے حصار میں لیا.

اپنے ہاتھوں پر کچھ گرم اور گیلا سا محسوس کر کے یشب نے اسلی پشت کے پیچھے سے ہی ہاتھ اپنے سامنے پھیلا کر غور سے دیکھا..

صدمے سے اس کی آنکھیں پھٹیں...خون کی بو اس کے ناک سے ٹکرائی.اس کے سر پر آسمان گرا..جو محسوس ہو رہا تھا..تہہ دل سے دعا نکلی کے سوہن کو کوئی چوٹ نہ لگی ہو

سوہن میری جان ....آواز میں صدیوں کی تڑپ تھی زرا سا ہلانے پر وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے کندھے پر سے کٹی ڈال کی طرح اس کے بازوؤں میں آگری...

وہ اسے باہنوں میں بھرتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا..

سوہن ...سوہن .....آنکھیں کھولو ...میری جان .خدا کے لئے .. مجھ پر اتنا ستم مت ڈھاؤ میں مر جاؤں گا ....اس نے پاگل ہو کر نبض چیک کی ...کچھ خاص محسوس نہیں ہوا تو وہ رو پڑا ...سوہن خدا کے لیے آنکھیں کھولو ...میں تمھیں کہیں کچھ

نہیں ہونے دوں گا... لہیں نہیں جانے دوں .. سبھی مھیں پریشان نہیں کروں گا...آنکھیں کھولو

علی ... علی ....دیکھو میری سوہن کو کیا ہوا ہے..وہ دھاڑا

وہ جو سوہن کے مل جانے پر کچھ فاصلے پر کھڑے تھے اس کے دھاڑنے پر بوکھلا کر آگے بڑھے. ... علی اس کے قریب آیا

....وہ اسے سینے میں بھینچے روئے جا رہا تھا .....یشب کیا ہوا...یشب

..یشب نے اپنے خون سے رنگے ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے

..علی نے آگے بڑھ کر اس کی نبض چیک کی ..جو کہ تقریباً تھم چکی تھی

ہاسپٹل کے سرد سے کوریڈور میں یشب دونوں ہاتھ باندھے ماتھے پر ٹکائے لال انگار آنکھیں لئے بیٹھا تھا.وہ اس سب کا زمہ دار خود کو سمجھ رہا تھا ..اپنی محبت کی تڑپ میں اس نے حرام چیز منہ کو لگائی تھی .اور اب وہی محبت اس سے دور جا رہی تھی ..اس نے ابھی ابھی ہسپتال کی چھوٹی سی مسجد میں جا کر سجدے میں گر کر اپنے گناہ کی معافی مانگی تھی اور سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے اپنی محبت کی سلامتی کی دعا مانگی تھی ..کیا تھا اس کا نصیب وہ جب بھی اپنی محبت کی جانب ایک قدم آگے بڑھتا تھا ...تو وہ دو قدم اس سے پیچھے اس سے دور ہو جاتی میں اس کی سرجری کی جا رہی تھی ..زخم کافی گہرے icu تھی..اندر ایمرجنسی میں تھے اور خون کافی بہہ چکا تھا

علی، بلال اور زین بھی تھے اور

پاس ہی بینچ پر زیان ..دلکش اور ماہ روش بیٹھیں تھیں ..وہ دونوں تو رو رو کر ہلکان ہو رہی تھیں...زیان نے سوہن کو خون دیا تھا ...وہ بھی پریشان تھا اسے سوہن سے اس بے وقوفی کی امید ہرگز نہیں تھی.

...icu سے باہر آئیں ..یشب لپک کر ان کی جانب گیا جب ہی ایک لیڈی ڈاکٹر

..ڈاکٹر ..کیسی ہے وہ

الحمداللہ وہ بلکل ٹھیک ہیں ..سرجری کر دی ہے ...ابھی کچھ دیر بعد انھیں روم ..میں شفٹ کر دیا جائے گا .اور تھوڑی دیر بعد ہی ہوش آ جائے گا

یشب نے وہی کوریڈور میں سجدہ شکر ادا کیا ..اس کی توبہ قبول ہوئی تھی ..اسے اس کی محبت لوٹا دی گئی تھی..

اسے روم میں شفٹ کیا گیا تو یشب روم میں آیا ...وہ اس کے بلکل پاس آکر چئیر پر بیٹھ گیا ..مرجھایا چہرہ، زرد رنگ ..بلکل کمزور سی.اس سے دیکھا نہ گیا تو زور سے آنکھیں بند کیں اور لب بے دردی سے کچلے

سوہن جب ہوش میں آئی تو اس کو اپنے قریب بیٹھے اور آنکھیں بند کیے دیکھ کر جلدی سے آہستگی سے پھر سے ڈر کر آنکھیں بند کر لیں..

یشب کے دل کو کچھ ہوا ..وہ تو زمانے بھر کی خوشیاں اس کے قدموں میں ڈالنا چاہتا تھا ...یہ کیا حال ہو گیا تھا اس کا ...اس کی آنکھوں میں نمی تھی ..وہ کھڑا ہوا ..اس پر جھکا اور اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں ہلکے سے پھیری ..

میری جان ...ایک مرتبہ ..بس ایک مرتبہ ٹھیک ہو کر میرے پاس آ جاؤ ...کانٹے تو دور تمھیں پھولوں سے بھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا ..سارے جہاں کی خوشیاں تمھارے قدموں میں ڈال دوں گا ..مجھے معاف کر دو میں تمھاری حفاظت نہیں کر پایا ...پر اب ایک پل کے لیے بھی تمھیں اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں کروں گا ...وعدہ رہا ..بھاری جزبات سے بوجھل نم لہجے میں بولتا ہوا وہ اس کے چہرے پر جھکا خود سے وعدہ لے رہا تھا ..شاید وہ اس کی لرزتی پلکوں سے جان گیا تھا کہ وہ سن رہی ہے

اور پھر جھک کر اس کی پیشانی پر انتہائی نرمی سے اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی.....

زیان لوگوں نے اندر اس سے ملنے آنا تھا تو وہ اٹھا اور باہر نکلتا چلا گیا ...سوہن نے ..آنکھیں کھولیں ..اور اس کی پشت کو گھورا ..وہ تو خود اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی خود سے زیادہ تو وہ اسے مریض لگا ..ہلکی بڑھی ہوئی شیو ...بکھرے بال ...زرد ...رنگ ..جیسے خون سوہن کا نہیں یشب شاہ آفندی کا ضائع ہوا ہو

زیان ...دل اور ماہ روش اندر داخل ہوئیں تو اسے کچھ سکون آیا...وہ ہلکے پھلکے انداز ..میں ان سے باتیں کر رہی تھی اور سب کا پوچھ رہی تھی

زیان نے گھر میں اس حادثے کا کسی کو بھی نہیں بتایا تھا..خواہ مخواہ سویرا حقیقت جانے بغیر طنز کرتیں کے بہن جس کے حوالے کر کے آئے ہو وہ تو ایک دن بھی حفاظت نہیں کر پایا..یشب شیشے کی کھڑکی کے پار کھڑا اس کی مسکراہٹ دیکھتا رہا..

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

...آج پانچویں دن سوہن کو ڈسچارج کیے جانا تھا

اس نے اپنی نیندیں ..چین ..سکون سب برباد کر کے اس کا جی جان سے خیال رکھا تھا ..سوہن بھی نوٹ کرتی رہی ..زیان، رحیم ملک، اور گرینی نے بہت کوشش کی..لیکن وہ راتوں کو خود اس کے پاس رکتا رہا

..آفس اور سوہن دونوں کو ٹائم دینے میں اس نے خود کی جان ہلکان کر لی تھی

وہ سب کمرے میں بیٹھے تھے .. علی ڈسچارج پیپر بنوانے گیا تھا جب نرس روم میں داخل ہوئی ...

مسٹر یشب شاہ آفندی آپ کو ڈاکٹر صاحبہ نے اپنے کیبن میں بلایا ہے....

وہ اٹھ کر نرس کے ہمراہ ڈاکٹر کے کیبن تک آیا..

آیئے مسٹر یشب شاہ ..مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی..

سب خیر تو ہے ناں .ڈاکٹر..سوہن ٹھیک تو ہے ناں ..یشب نے پہلو بدلہ

ڈاکٹر اس کی بے چینی پر مسکرا دی ... مسز یشب بلکل ٹھیک ہیں .. لیکن میں آپ سے کھل کر بات کروں گی ..آپ کی مسز کو چوٹ اتنی گہری تو نہیں لگی تھی کہ ان کی جان کو خطرہ ہو لیکن بہرحال اتنی گہری ضرور تھی کہ ان کی یوٹرس پر بھی زخم

آئے تھے ..اسی لیے ابھی کوشش کیجئے گا کے وہ کچھ عرصہ مطلب سال دو سال کنسیِو نہ کریں..

وہ بہت کمزور بھی ہیں اور ان زخموں کیوجہ سے ان کی پریگنینسی دردناک یا ان کی جان کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے..وہ مکمل صحت یاب ہو جائیں اس کے بعد آپ اپنی فیملی پلان کر سکتے ہیں..

یشب کو دل میں ہنسی آئی ..کہاں وہ اس سے ..اس رشتے سے دور بھاگ رہی تھی اور کہاں ڈاکٹر دور کی باتیں لے کر بیٹھ گئیں تھیں..لیکن وہ بولا تو صرف اتنا کہ

ڈونٹ وری ڈاکٹر ..میری مسز سے بڑھ کر دنیا میں میرے لئے کوئی چیز امپورٹنٹ نہیں ہے ..آپ جو سمجھانا چاہتی تھیں میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں ..میں اپنی مسز کا بہت خیال رکھوں گا.

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

زیان نے اسے وہیل چیئر سے اٹھا کر نرمی سے گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بٹھایا.اسے لگا زیان ڈرائیونگ کرے گا مگر وہ تو گرینڈ پا والی گاڑی میں جا بیٹھے ..دلکش اور ماہ روش اس سے مل کر واپس جا چکی تھیں ..کیونکہ ان کی فلائٹ تھی ...ان سب نے آج واپس چلے جانا تھا

..ڈرائیونگ سیٹ پر یشب کو براجمان ہوتے دیکھ کر ایک لمحے کو وہ سمٹی

ریلیلس ہو کر بیٹھو ہنی ..زخم تازہ ہے ابھی ..سوہن نے چونک کر اسے دیکھا ..لیکن ..وہ تو سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا

وہ نور منزل کی جانب چل پڑے ...اب فارم ہاوس جانے کی ضروت ہی نہیں تھی ..

وہ گھر آئے ...پورچ میں دونوں گاڑیاں رکیں ..پہلی گاڑی سے رحیم گرینی اور زیان اترے سوہن نے بھیا کی طرف دیکھا پر وہ تینوں تو گاڑی سے اتر کر سیدھا اندر چلے گئے ..اس نے پہلو بدلہ....

تبھی یشب نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا ..اور بڑی خاموشی سے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھے نرمی سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا..

........چھوڑیں مجھے ...نیچے اتاریں

یشب نے ایسے اگنور کیا جیسے سنا ہی نہیں ...وہ اندر آیا ...لاؤنج سے گزر کر سیڑھیاں چڑھا ..اور آخر کار اپنی برسوں کے خواب کو پورا کر، حقیقت میں لئے اپنے کمرے میں داخل ہوا ...لا کر اسے بیڈ پر زرا سا درمیان میں نرمی سے لٹایا...اور خود بھی اس سے زرا فاصلہ رکھ کر اس کی جانب پشت کئے بیٹھ گیا.

دل میں مچلتے سوالوں سے وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ...اور اپنے نازک ہاتھوں کی انگلیاں چٹخا رہی تھی .یشب بغیر دیکھے بھی اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

ہنی جو پوچھنا ہے .. مجھ سے پوچھ سکتی ہو ..مجھے کوئی دقت نہیں ہو گی جواب دینے میں ..وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا..

..یہ گھر کس کا ہے..آخر مچلتے سوال اور تجسس کے ہاتھوں مجبور ہر کر پوچھ ہی لیا

...تمھارا ....جواب کافی برجستہ تھا

یہ کمرہ کس کا ہے؟

..ہمارا

گرینی کدھر ہیں؟

..کیوں

مجھے ان کے کمرے میں جانا ہے.....

میری جان اگر تم چاہتی ہو ایک مرتبہ پھر میں تمھیں اپنی بانہوں میں اٹھا کر گرینی کے کمرے میں لے کر جاؤں اور وہاں سے یہاں لے کر آؤں تو its my pleasure

😂.......سوہن خجل سی ہوئی دل کیا اس کی پشت پر ایک دھموکا ہی جڑ دے

...میں نے گرینی کے کمرے میں رہنا ہے

یشب کو مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ترین لگ رہا تھا .. لیکن ابھی وہ کوئی شوخ و شرارت والی کوئی بات کر کے اسے چپ نہیں کرانا چاہتا تھا ...وہ تو چاہتا تھا وہ بولتی جائے بس ...اس سے بے تکلف ہو ..وہ سر جھکائے گہری مسکان سے گہرے سانس لیتا اس کی اپنی زندگی میں اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پر موجودگی محسوس کر رہا تھا ...

.....بری بات ہنی ... تمھاری شادی مجھ سے ہوئی ہے گرینی سے نہیں

........مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا

کیوں.................؟

آپ بہت برے ہیں ۔ ......منہ بنا کر بولی

...اچھا .....ٹھیک سے یاد کر کے بتاؤ کیا برا کیا میں نے

سوہن نے دماغ پر زور دیا ..اور واقعی اسے یاد نا تھا کہ یشب شاہ نے اس کے ساتھ کیا برا کیا تھا ..پھر آخر ایک بات یاد آ ہی گئ.

..آ ....آپ نے مجھے کڈنیپ کیا

وہ تو تمھارے بھیا اور بہن نے کیا ....یشب نے ہنسی ضبط کی

...آپ نے انھیں بلیک میل کیا ہوگا

.....تمہاری قسم .... نہیں کیا

..چلو جی یشب شاہ نے تو بات ہی سائیڈ پر لگا دی قسم کھا کر

بھیا کدھر ہیں؟

...چلا گیا ہے

کیوں؟ مجھ سے ملے بغیر چلے گئے ..روکا نہیں کسی نے.سوہن بے چین ہوئی

بری بات ہنی . نئ نئ شادی ہوئی ہے ایسے کباب میں ہڈی نہیں بنتے) ...اب ہر کوئی تمھاری طرح اپنے کباب کا کچرا تو نہیں کرتا ...(آخری جملہ بس خود کو بڑبڑایا

...آپ نے کچھ کہا

نہیں......تم نے کچھ سنا..؟

نہیں

اتنے میں ہی میگی ناک کیۓ ٹرے پکڑے سوپ کا باؤل لائی .اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چلی گئی.

..کرو ...ہنی پھر میڈیسن لینی ہے finish اب جلدی سے یہ پورا باؤل

مجھے بھوک نہیں...وہ بے زاری سے بولی

..اگر تم چاہتی ہو کہ یہ میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں پلاؤں تو مجھے کوئی پرابلم نہیں

سوہن نے چپ چاپ باؤل اٹھایا اور سوپ پینے لگی ...آدھا پی کر اس نے باؤل

سائیڈ پر رکھ دیا

..کرو اسے Finish ...ہنی

...میں کوئی پہلوان نہیں ہوں جو زیادہ کھاتی ہوں

اس کی مثال پر یشب کو ہنسی آئی ...فون رنگ ہوا ..تو وہ فون کان سے لگائے ٹیرس کی جانب مڑ گیا.

..سوہن نے اسے غور سے دیکھا

...وہ جب کال سن کر اندر آیا تو وہ ایک بازو آنکھوں پر رکھے ...کمفرٹر سینے تک لئے ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے سوتی بن گئ ..اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی ...وہ ڈریسنگ کی ....طرف بڑھا ....کپڑے اٹھا کر واش روم گیا ...نہا کر تولیے سے بال رگڑتا باہر نکلا آف وائٹ ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا ...جانے ..اسے کیوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دشمنِ جاں اس کے جائزے لے رہی ہے ہائے رے ...خوش فہمی تیرا آسرا ....وہ بڑبڑاتا صوفے پر جا کر دراز ہو گیا ...یونہی آنکھیں موندے لیٹ گیا ..جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ ریلیکس ہو کر سو چکی ہے ...تب وہ بھی گہری نیند سو گیا

...آج ان کے نکاح اور سوہن کے ساتھ ہوئے حادثے کو دس دن ہو چکے تھے

ان دنوں یشب نے اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ..بہت خیال رکھا ..دن میں سارا دن گرینی اور شزا اس کے ساتھ ہوتیں ....سوہن گرینی اور شزا سے کافی بے تکلف ہو گئی تھی..

گرینی سے اسے سویرا اور فائزہ کی خوشبو آتی تھی ...اور شزا سے اچھی خاصی فرینڈ شپ ہو گئی تھی کھلے دروازے سے اسے اکثر ایک اور پیاری سی لڑکی چلتی پھرتی نظر آتی .مگر وہ کبھی اندر اس کے پاس نہ آئی ..گرینی سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ وہ یشب کے بڑے بھائی کی بیوی زہرہ ہے ..لیکن حیرت تو اس بات کی تھی کہ وہ کبھی اندر اسے کہ پاس کیوں نہ آتی تھی.

..سوہن کو کیا معلوم کہ اسے تو اجازت ہی نہیں تھی اس کے پاس آنے کی

وہ گرینی کے اور شزا کے ساتھ ہنستی بولتی پر یشب سامنے آتا تو ایک مرتبہ پھر اپنے خول میں سمٹ جاتی....

اس نے آہستہ آہستہ چلنا پھرنا بھی شروع کر دیا تھا..آج اس کی ڈریسنگ کھلنی تھی..

...کبھی گرینی کبھی میگی اس کی ڈریسنگ پر میڈیسن لگاتی تھیں ...شام کا وقت تھا

..یشب آفس سے اپنے کمرے آیا

...وہ گرینی اور میگی کو بول آیا تھا کہ وہ آج خود اس کی ڈریسنگ کھولے گا

واش روم سے پانی گرنے کی آواز آئی ...وہ نہا کر بے بی پنک کلر کی کرتی وائٹ ٹراؤزر کے ساتھ پہن کر گیلے بالوں کے ساتھ آہستہ سے باہر آئی..

سامنے اسے دیکھ کر جلدی سے دوپٹہ اٹھایا ..وہ جو اس گداز سے وجود میں کھویا تھا فوراً نظریں ہٹائیں...

وہ بیڈ پر فرسٹ ایڈ باکس رکھے کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا ..سوہن چونکی...

ہنی ادھر آؤ ...بیڈ پر بیٹھو...

کیوں ،؟

ڈریسنگ کھولنی ہے..

..وہ اچھلی ...گگ ...گرینی کدھر ہیں

وہ تو گرینڈ پا کے ساتھ اپنا ریگولر چیک اپ کروانے گئیں ہیں ..اس سے پہلے کہ

...وہ لب کھولتی

میگی اپنے کوارٹر میں ہے اور شزا گرینی کے ساتھ گئیں ہیں

....میں ویٹ کر لوں گی ..وہ بیڈ پر بیٹھتی بولی

ہنی ...بری بات ایسے تنگ نہیں کرتے ...ڈریسنگ گیلی ہے تمھارے کپڑے

..خراب ہو رہے ہیں

.میں آپ سے ڈریسنگ ہرگز نہیں اترواؤ گی

کیوں..؟

کیونکہ ....اس سے بات نہیں بن رہی تھی یشب نے اپنی ہنسی دبائی

کیونکہ آپ لڑکے ہیں ..یشب کا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا

...اور تمھارا کیا ہوں......محرم ہوں

وہ لاجواب ہوئی

...مجھے نہیں پتہ ..وہ بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی

❤️💕💞💖💝💝💝💝

...ادھر آؤ سوہن

...نہیں

...کچھ نہیں کہوں گا

یشب اس کے پاس بیٹھا ..سوہن کی سانس رکی..وہ قریب ہوا ...سوہن نے زور سے آنکھیں بند کر لیں ..یشب نے نرمی سے اس کی شرٹ میں ہاتھ ڈال کر پانی سے نرم ہوئی ڈریسنگ اتار لی ...وہ یونہی بیٹھی ہلکے سے کپکپا رہی تھی. آنکھیں ہنوز بند تھیں.

..سوہن ...اس نے نرمی سے پکارا ...سوہن نے آنکھیں کھولیں ..وہ مسکرا رہا تھا

.......میں ڈریسنگ اتار چکا ہو ..میری .. جان

اسے یشب کی نرمی پر حیرت ہوئی .....وہ جس کے دیکھنے پہ اسے گھن آتی تھی آج

...اس کے چھونے پر ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا

.اسی حیرت سے وہ بے اختیار اسے دیکھے گئی

..جانم ...ایسے مت دیکھو .... محبت ہو جائے گی مجھ سے

..سوہن نے سٹپٹا کر آنکھیں پھیر لیں

وہ پھر انگلیاں چٹخا رہی تھی ..یشب سمجھ گیا..کہ اسے کچھ کہنا ہے

کچھ کہنا ہے...؟

وہ ...وہ ... میرا فون

کون سا فون ..یشب انجان بنا حالانکہ اس کا فون اسی کے پاس تھا ..مگر وہ نہیں چاہتا تھاکہ سوہن اسے سمجھے بغیر سویرا سے رابطہ کرے ..زیان نے بھی یہی کہا تھا.

اوہ ...وہ فون تو زیان کے پاس ہے ..زیان کو کال کرنی ہے تو میرے فون سے کر لو.

یشب نے اس کی طرف اپنا فون بڑھایا

..سوہن نے پہلو بدلہ

باہر سے گرینی اور شنزا کی آواز آئی تو اس نے یشب کو غصے سے گھورا ....وہ ڈھٹائی سے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا

جھوٹے.....

ہونہہ........جتنا مجھے پریشان کیا ...ایسا پریشان کروں گی کہ پچھتائیں گے کہ کس مصیبت کو گلے ڈال لیا ..سوہن با آواز بلند بڑبڑائی ...یہ جانے بغیر کی وہ اندر کھڑا اس کی گوہر افشانی سن کر چھت پھاڑ قہقہہ لگا چکا ہے..

بڑبڑاتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آئی ..وہ دل میں پکا ارادہ کر چکی تھی یشب شاہ آفندی کا بینڈ بجا دے گی.

وہ آہستگی سے لاؤنج میں آئی جہاں زہرہ بھی بیٹھی تھی..

وہ قریب آئی..

اسلام و علیلم .. لیسی ہیں آپ .. سوہن نے ہاتھ آگے بڑھایا

..دعا زہرہ اپنی جگہ سے بے اختیار اُٹھی

..اس سے ہاتھ ملانے کے بجائے سوہن کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

بہت پیاری اور معصوم ہو تم ...دعا نے اس کے ماتھے کو عقیدت سے چوما ..وہ

یشب شاہ آفندی کی زندگی تھی ..جب اسے چوٹ لگی تو دعا دیکھ رہی تھی کہ کیسے

،یشب شاہ آفندی بے آب مچھلی کی طرح تڑپ گیا تھا ..وہ یشب کی محبت ، عشق

.جنون دیوانگی تھی تو دعا زہرہ کو اس سے عقیدت کیوں ناں ہوتی

سوہن خجل سی ہو گئی ..دعا نے مہربان سی مسکان کے ساتھ اسے اپنے پاس ہی

..بٹھا لیا

..جانے کیوں گرینی اور شزا نظریں سی چرا رہی تھیں

کیسی ہو.؟ طبیعت کیسی ہے.؟

...میں ٹھیک ہوں بلکل ..سوہن مسکرائی

..میگی نے آکر اطلاع دی کے ڈنر لگا دیا گیا ہے

اتنے میں یشب گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا لاؤنج میں آیا ..رحیم ملک بھی آ چکے تھے ..وہ ڈائینگ ہال میں جانے لگے ..سوہن اٹھنے لگی تو یشب نے اس کے ..جانب اپنا مضبوط ہاتھ بڑھایا

سب معنی خیز سا دیکھ رہے تھے ..تو اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا .یشب نے اسے اٹھنے میں مدد دی .ڈائنگ ٹیبل پر وہ اس کے پاس بیٹھی.سوہن نے ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی .. مجبوراً اسے ایسے ..ہی ایک ہاتھ سے کھانا پڑا

..سوہن نے بل کھایا ..دل ہی دل میں اور پختہ ارادہ بنایا اسے ستانے کا

شنزا نے اور اس نے کھانا کھا لیا تو وہ باہر لاؤنج میں آ لیئں .. سوہن اس کے قریب ہوتی بڑی رازداری سے پوچھنے لگی ..

سنو شنزا ... میری فرینڈ ہو تو سچ بتانا .. وہ کونسی چیز ہے جس سے یشب سب سے زیادہ پریشان ہوتے ہیں .. اس کی معصومیت کی ہی انتہا تھی کہ وہ اسی کی بہن سے اسے پریشان کرنے کے مشورے مانگ رہی تھی ..

شنزا نے بہت سوچا .. پھر داناؤں کی طرح پرسوچ سی بولی

... سوہن آپ

سوہن اچھلی ... مطلب وہ مجھ سے پریشان ہیں کیا؟؟ . سوہن ...... روہانسی ہوئی

افففف .. شنزا کا دل کیا ماتھا پیٹ لے .. میرا مطلب ہے کہ آپ کا دور ہونا وہ چیز ہے جس سے بھائی سب سے زیادہ پریشان ہو سکتے ہیں . سوہن سٹپٹائی

شنزا نے افسوس سے اسے دیکھا حیرت ہے یہ بات شنزا کو پتہ لگ چلی تھی لیکن سوہن ابھی انجان بنی ہوئی تھی..

تو پھر ٹھیک ہے چلو ..وہ شنزا سے بولی ..اور اسے لئے کمرے میں آئی .. بڑی جلدی سوہن کے بیڈ میں کمفرٹر میں گھسی اور آنکھیں موند لیں..

شنزا ہکی بکی دیکھتی رہ گئی کہ وہ اس سے مشورے واقعی اس کے پیارے بھائی کو پریشان کرنے کے لیے مانگ رہی تھی ..اس نے کندھے اچکالئے اور خود پڑھنے بیٹھ گئی.

یشب کمرے میں آیا ..لیکن کمرہ خالی تھا ..وہ انھیں پیروں واپس گیا ..گرینی کے پاس بھی نہیں تھی.

پھر اس کا رخ شنزا کے کمرے کی طرف تھا ..وہ ہلکے سے ناک کر کے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا..

شنزا بھی یشب شاہ آفندی کی ہی بہن تھی ...کونسا کم تھی ..اس کے سونے کے بعد اپنی کتابیں اور سامان اٹھا کر سٹڈی میں جا گھسی تھی..

سامنے ہی وہ دشمنِ جاں اس کی تڑپ .بے چینیوں کی پرواہ کیے بغیر جان بوجھ کر اس سے دور ہونے کے چکر میں یہاں گہری نیند سوئی تھی ...وہ گہری مسکراہٹ سمیت آگے بڑھا اسے بہت نرمی سے اپنی باہوں میں اٹھایا..اپنے کمرے میں داخل ہو کر پیر سے دروازہ بند کرتا اسے بیڈ پر لٹایا ..

برسوں کے بھڑکتے الاؤ پر اب کہیں جا کر ٹھنڈی محبت کی پھوار پڑی تھی.کہ اس کے روم روم میں سرشاری اور سرور سا پھیلا ہوا تھا ..وہ اس ایک ایک پل کو ہزار مرتبہ جی رہا تھا.روح تک کو قرار آگیا تھا ...اب تو وہ ایک پل بھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دے سکتا تھا ..بغیر دیکھے پاگل تھا اب تو وہ اڈیکٹ ہو چلا تھا اس کا..

یشب خود بھی اس کے پہلو میں لیٹ گیا ... معصوم چہرہ .. تیکھے نقوش ..پنکھڑیوں جیسے سرخ لب...اور ان لبوں کے نیچے دربان کی طرح بٹھایا ہوا وہ قاتل تل ..جسے چھونے کی تمنا پتا نہیں کب سے اس کے دل میں مچل رہی تھی ..اور پھر آخر اس نے اپنی خواہش پوری کر ہی لی ...شہادت کی انگلی سے اسے چھوا .پھر آہستگی سے جھکا اور اپنے لب اس پر رکھے..

.وہ بے قابو ہوا ..تل کے بلکل قریب ہی تو محبت کا جام تھا جسے پینے کو وہ مچلا

نہیں ...ابھی .... نہیں ..اندر اٹھتے جزبوں کے ریلے پر لعنت بھیجی

..لب دانتوں تلے کچل کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا اور صوفے پر لیٹ گیا

💝💝💝💝💝💝💝💝💝💟💟💟💟

اگلی صبح سوہن کی آنکھ کھلی ..اپنی کامیابی پر مسکراتی ایک جان لیوا انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھی ..سامنے یشب شاہ کو بے حد شرارت اور چمکتی آنکھوں سے اپنی جانب دیکھتے دیکھا تو حیرت کے جھٹکے سے بازو ہوا میں ہی رہ گئے..

گڑبڑا کر سیدھی ہوئی ..وہ یہاں اس کمرے میں کیسے آئی ..اپنے پلان کے فیل ہونے پر کلس کر رہ گئ..

کوشش بھی مت کرنا ہنی ......اپنی ننھی سی جان کو کیوں ہلکان کرتی ہو.. مجھ سے مقابلہ نہیں کر پاؤ گی..

کھلا چیلنج ..وہ اسے خود اکسا رہا تھا ..تاکہ اس کا ڈر اور خوف دور ہو جائے. وہ چھیڑتا ٹاول لے کر ایکسرسائز روم میں چلا گیا...

اونہہ ....اب دیکھنا یشب شاہ ..سوہن یشب آفندی کو ہلکے میں لے رہے ہیں ..وہ جلدی سے اٹھی ..واش روم گئی ..اس کا آج کا ڈریس واش روم میں لٹکا ہوا تھا

وائٹ شرٹ ...اس نے سوچا ..بھاگ کر ڈریسنگ کے پاس آئی ..اپنا کام کر کے خود کو داد دی ..

ٹوتھ برش میں ڈھیر سارا نمک ڈال دیا .نیچے آئی میگی جو اس کے لئے اورنج جوس لے کر جا رہی تھی آواز دی اور پہلے اسے جوس دینے کو بولا ..

میگی نے فوراً وہ گلاس ٹیبل پر رکھا اور اس کے لئے جوس لینے چلی گئی ..اس نے جلدی سے ڈھیر ساری کالی مرچیں جوس میں ڈال دیں ..

پھر اطمینان سے لاؤنج میں بیٹھ لئی . میلی نے اسے جوس لا کر دیا.گرینی اور شنزا بھی آگئیں .اتنے میں وہ ٹاول سے پسینہ صاف کرتا ان کی طرف آیا .. میگی نے ٹیبل سے اٹھا کر جوس اسے تھمایا.

اس نے گلاس لبوں کو لگایا ..گلا بری طرح جلا ..اسے اچھو لگ گیا ..گرینی اور شنزا نے چونک کر دیکھا ..یشب نے اس کی طرف دیکھا تو وہ انجان بن کر ادھر ادھر دیکھنے لگی..

آنکھوں میں پانی آگیا لیکن وہ مسکرایا.

سوہن نے اس کی حالت انجوائے کرنے کے لیے پھر اس کی طرف دیکھا تو یشب نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی اور ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر دیا ..وہ منہ کھولے ہکا بکا رہ گئی..

واش روم میں گھسا تو ٹوتھ برش منہ میں ڈالتے ہی اسے ابکائی آئی ..یخ ....پہلے مرچیں اور اب نمک ..اس نے دانت پیسے ..بس چکن رہ گیا ہے ..اور میرا چکن تو ..تم خود ہو سوہن جان

تمھارا تو پیار کا سالن میں بناؤں گا ..یشب

جلدی سے نہا کر ڈریس پہن کر نیچے آیا ...بہت ضروری میٹنگ تھی ..پہلے ہی ..لیٹ ہو چکا تھا ..واپس آکر حساب برابر کرنے کا ارادہ کر کے پورچ تک آیا

..یشب گاڑی میں بیٹھنے لگا تو تیمور نے آواز دی .. علی بھی دیکھ چکا تھا

........سر آپ کی شرٹ

کیا ہوا ..؟

تیمور نے پیچھے سے شرٹ کی پک کھینچ کر دکھائی ..وائٹ شرٹ کی بینڈ بجی ہوئی لکھا ہوا تھا Yashab تھی ..مسکارے سے جن والا ایموجی بنا کر ..

وہ جی جان سے یہ سب کرنے والی پہ فدا ہوا ..مسکراہٹ گہری ہوئی.

او تو بھابھی میدان میں اتر آئی ہیں .. علی نے آنکھ دبائی.

تو اور کیا یار صبح سے ناک میں دم کر رکھا ہے ..وہ محبت میں ڈوبے لہجے میں بولا. علی نے اس کا ترو تازہ روشن چہرہ دیکھا اس سے پہلے وہ کبھی اتنا خوش نظر ہی نہیں آیا ..

تمھیں ہی قیامت مچی ہوئی تھی ..اب بھگتو ..بھابھی تو چھوٹی سی شرارتوں کی آفت نکلیں .. علی نے اسے چھیڑا

اے خبردار میری بیلم کو کچھ کہا .. مجھیں کیا پتہ میں یہ شرارتیں لتنی انجوائے کر رہا ہوں

.تو پھر کرتا رہ انجوائے اور اسی شرٹ کے ساتھ باہر جا کر دوسروں کو بھی کروا

ہاہاہا ہاہاہا ..یشب نے قہقہہ لگایا

.وہ کمرے میں گیا اور شرٹ چینج کر کے واپس آیا.. تیمور کو ضروری ہدایات دیں

وہ شام کو پانچ بجے جلد ہی گھر آگیا .. جب جینے کی وجہ ہی گھر میں موجود ہو تو کس کم بخت کا دل کرتا ہے باہر جانے کو .. علی اور رحیم ملک کے ایک بے حد وفادار .. مینیجر نے پورا آفس سنبھالا ہوا تھا .پورا گھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھی

.پھر لان میں نکلا تو وہ جھولے پر منہ بسورے بیٹھی تھی

سرخ فراک اور پاجامے میں دوپٹہ لاپروائی سے کندھوں پر گرائے وہ سادگی میں بھی

..غضب ڈھا رہی تھی ..پر منہ پھولا ہوا تھا

یشب نے بھی اتفاقاً سرخ شرٹ کے اوپر براؤن جیکٹ پہنی ہوئی تھی وہ قریب جا

..کر جھولے پر بیٹھا اور آہستہ آہستہ جھولا جھلانے لگا

اس نے تو نوٹس ہی نہ لیا یوں بیٹھی رہی جیسے وہاں کوئی ہو ہی ناں

....سوہن جان ......آج اداس ہے..خیر ہو

آپ یہ مجھے جان وان ...اور ہنی نہ کہا کریں ..وہ جھلاتی اس کی طرف مڑی

تو اور کیا کہا کروں ....وہ اس کے تپے تپے روپ پر فدا ہوا

سوہن .....سوہن یشب آفندی نام ہے میرا ..اس نے فخریہ بتا کر فوراً دانتوں تلے زبان دبائی اور رخ موڑ گئ ..اپنی چلتی زبان کو کوسا.

یشب کا دل کیا بھنگڑے ڈالے ...یعنی وہ مان چکی تھی کہ وہ سوہن یشب آفندی ہے...قہقہہ ضبط کیا

...آپ مجھ سے بات ہی نا کیا کریں ..اس نے خجالت چھپانے کو کہا

کیوں؟

...کیونکہ زہر لگتے ہیں آپ مجھے

....تم نے ابھی مجھے چکھا ہی کب ہے سوہن جان میں تو شہد کی طرح میٹھا ہوں وہ معنی خیز سا بولا ..سوہن کا دل کیا ڈوب مرے ..چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا .اسے چھیڑ کر خواہ مخواہ خجل ہی ہو رہی تھی

جھنجھلا کر اٹھ کر جانے لگی ....یشب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روک لیا

.اچھا بتاؤ ....مجھے ..میری جان سیڈ کیوں ہے ..اسے روک کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا

..میں اپنے شیرو کو مس کر رہی ہوں

یشب کی مسکراہٹ گہری ہوئی ...اچھا اگر میں تمھیں تمھارا شیرو لا کر دوں تو بدلے

،میں مجھے کیا ملے گا

سوہن کو حیرت کا جھٹا لگا ..اس نے یہ تو پوچھا نہیں شیرو کون ہے اور لا کر دینے

.کی بات کر رہا تھا ..یعنی وہ اسے بے وقوف بنا رہا تھا

.جو آپ کہیں ...میں وہ دوں گی .....وہ بے خوفی سے بولی

اچھاااااا ...سچ میں.مزاق سمجھ رہے ہیں لوگ میری بات کا حالانکہ جانتے ہیں میں جو کہتا ہوں کر کہ دکھاتا ہوں .واضح چیلنج تھا..

.آپ ڈرا رہے ہیں مجھے ...میں کسی سے نہیں ڈرتی ..وہ زیادہ ہی پھیل رہی تھی

...تو ...سوہن جان شیرو لانے کی شرط یہ ہے کہ تم مجھے ہگ کرو گی

وہ جی جان سے لرزی ...پر اس کی چالاکی سمجھتے ہوئے آرام سے بولی ...مجھے منظور ہے..

یشب کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو ہوا...یشب، دلکش سے مسلسل ٹچ میں تھا جب اسے سوہن کے شیرو کا پتا چلا تب دلکش نے اسے وہاں سے بھجوا دیا وہ جانتی تھی سوہن شیرو کے معاملے میں کتنی ٹچی ہے.

..یشب نے فوراً تیمور کو کال ملائی ..اس نے پک کی

...ہاں .. تیمور زرا .اپنی میم صاحبہ کا شیرو تو لا کر دو یار

..تیمور فوراً بوتل کے جن کی طرح پچھلی طرف بنے ہوئے سٹور روم سے نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں بے حد خوبصورت چھوٹا پنجرہ تھااور اس میں اس کا شیرو) طوطا(شیرو نے اسے دیکھتے ساتھ ہی

سون یشب ..سون یشب کہ رٹ لگا دی . .....اب پھر سوہن نے آنکھیں پھاڑیں ...وہ تو صرف دلکش کے سکھانے پر اسے سون سون کہتا تھا ..

سوہن کو تو جھٹکے پر جھٹکے مل رہے تھے ...پھر وہ بے حد خوش ہوتی جھولے سے اتری اور تیمور کے ہاتھ سے پنجرہ لیتی اس سے باتیں کرنے لگی ....

تیمور چلا گیا ..وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ..

شیرو میں مصروف ہوئی وہ یکسر فراموش کر چکی تھی کہ ابھی ابھی وہ کیا شرط لگا چکی تھی .

سوہن جان اپنی بیٹ پوری کرو اب ...اس کی آواز پر سوہن کے اوسان خطا ہوئے ...لیکن پھر سنبھلی اور بڑے کانفیڈینس سے بولی ..

آپ کے پاس پہلے سے ہی شیرو تھا ...آپ نے پہلے چیٹنگ کی ..اب میں کوئی بیٹ ویٹ پوری کرنے کی پابند نہیں ہوں..اطمینان قابل دید تھا.

پر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ سامنے یشب شاہ آفندی ہے جس سے الجھنے کا مطلب اس کی نازک صحت کے لیے برا ہو سکتا ہے.

گہری مسکان سے بولا ...ٹھیک ہے ہنی.مکر جاؤ ..لیکن اگر میں نے فارم ہاؤس سے اپنی بیری (بلی). منگوا لی تو وہ تمھارے شیرو کی صحت کے لیے اچھی نہیں ہوگی.

منگوا لیں ..میں اپنے شیرو کی حفاظت کر لوں گی ..اس نے ہوا میں بات اڑائی اور اندر چلی گئ...

شیرو کی پڑی ہے شوہر چاہے تڑپے مرے ....شدت پسندی تو اتنی تھی کہ اسے شیرو سے بھی جیلسی ہوئی ....یشب معنی خیز ہنسا

اندر آکر سوہن نے کوریڈور میں محفوظ سی جگہ پر پنجرہ رکھا ...اور شیرو کے ناز نخرے اٹھانے لگی...

ڈنر کرنے کے بعد سب اپنے کمروں میں گئے ... سوہن ایک نظر شیرو کو دیکھنے پنجرے کی طرف آئی لیکن پنجرا دیکھ کر تھرا اٹھی ...دروازہ کھلا تھا اور شیرو غائب ..وہ گھبرائی ..پیچھے مڑ کر بھاگنے والی تھی کے یشب کے چوڑے سینے سے ٹکرائی

......کیا ہوا ہنی

وہ .....وہ ...شیرو .. نہیں ہے ...سوہن کی آنکھیں ڈبڈبائیں

میں ڈھونڈ کر لاؤں گا تمھارا شیرو لیکن اگر تمھاری آنکھ سے ایک بھی آنسو گرا تو گارنٹی

... نہیں دوں گا

...سوہن نے کیوٹ سے انداز میں پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر دھکیلے

.. نن . نہیں ..آلئے آنسو ..اب مجھے لا کر دیں ناں ...وہ بچوں کی طرح مچلی

سوہن جان ...کچھ لوگ اپنی بیٹ کے بارے میں تو مکر ہی گئے تھے ....اس کا

.. کیا؟؟؟

وہ ......میں ..اس کے نازک لب کپکپائے ..وہ اس کے پہلو سے نکلی اور کمرے میں آکر سانس لیا...

💟💟💟💟💟💟💝💝💝💝❤️💕💖

وہ کمرے میں آئی ...بیڈ پر اوندھے منہ گری اور بے آواز آنسو بہانے لگی..آف وائٹ بیڈ شیٹ پر سرخ لباس میں وہ گلاب کا پھول لگ رہی تھی

،...یشب اس کے پیچھے آیا ...تو حلق کڑوا ہوا ماتھے کی تیوری پر بل نمودار ہوئے ..دروازہ لاک کر کے اس کے پاس آیا اور بازو سے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا

ہنی ...اب تم اس شیرو کے لئے آنسو-بہا کر مجھے اس سے جیلس کر رہی ہو ..اگر وہ مل بھی گیا تو اب اسے ان تمھارے آنسوؤں کی سزا اپنی جان پر بھگتنی پڑے گی..

وہ سنجیدہ سا بولا تو سوہن اپنے آنسو بھول گئ اور حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اس کا پاگل پن ملاحظہ فرمانے لگی .جو ایک معصوم سے جانور سے جیلس ہونے کی بات کر رہا تھا..اب سوہن کو اس سے ڈر یا خوف بلکل نہیں لگتا تھا

کیا .....تم صرف میری ہو ..تمھارا وجود .. محبت سوچ حتیٰ کہ آنسو بھی صرف میرے لیے ہونے چاہیں ... گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے بہت قریب چلا آیا.

پہلے تو چھوڑ دیتا ..اب ان آنسوؤں کا حساب مجھے چاہیے .اگر شیرو چاہیئے تو بیٹ پوری کرو..

Come on Sohan jaan......

..اچھی پھنسی تھی .کپکپاتی بولی..یہ.....یہ کسی اور سے کروائیں آپ

What........... Stupid girl..... I am your husband... You will do this.

وہ ناراض سا بولا ..اوکے میں اپنی آنکھیں بند کرتا ہوں ..یہ کہہ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں

وہ قریب ہوئی.. مخصوص مردانہ کلون کی خوشبو سے گھبرائی ..کپکپاتے ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھے..

وہ جو اس کے وجود کی مہک سے ہی پاگل ہوگیا تھا مدہوش سا ہوتا بلکل بھی صبر نہ کر سکا اور اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا..

سوہن تڑپی ..اس کی قربت میں پتہ نہیں کیوں پر سوہن کی جان پر بن جاتی تھی.حالانکہ اس نے بہت نرمی سے تھاما تھا اسے .....پر شاید اس کے لمس میں شدت اور تڑپ ہی سوہن کے لئے اتنی تھی کہ وہ سہہ نہیں پاتی تھی.

ابھی تو وہ سہی طرح اسے محسوس ہی نہ کر پایا تھا کہ دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی.

..ظالم ....وہ بڑبڑایا

..اب .. مم ... میرا شیرو دیں مجھے ...وہ بے چین سی بولی

ابھی تو میری جان آرام کرے گی ...پھر صبح کو پہلی فرصت میں شیرو تمھارے پاس ..ہو گا وہ کہتا کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا

سوہن دل میں تلملائی ...اب اس بات کا بدلہ کیسے لے ......اس نے کچھ سوچا ..اور لائٹ بند کرتی سائیڈ ٹیبل لیمپ جلاتی کمفرٹر لے کر سوتی بن گئ

وہ واش روم سے فریش ہو کر باہر آیا ..بالوں میں برش کیا اور صوفے پہ کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گیا ..تقریباً آدھے گھنٹے بعد سوہن نے آہستہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا..وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا

اتنی دیر ہو گئی ہے اب تو یقیناً ٹیڈی بئیر سو گیا ہو گا ..وہ دل میں اپنے آپ سے کہتی دبے پاؤں اٹھی اور دروازے کی جانب بڑھی ہی تھی کہ

کوشش بھی مت کرنا جان .... نہیں تو میں بیڈ پر تمھیں اپنے حصار میں لے کر ....سوؤں گا ..پھر تو کہیں نہیں جا پاؤ گی ناں؟

سوہن ٹھٹھکی ...تیزی سے بیڈ کی طرف بھاگی .فوراً لیٹ کر کمفرٹر میں منہ چھپا لیا ..

جائینٹ.....وہ بڑبڑائی

...یشب بند آنکھوں سے ہی دل سے مسکرایا

💟💟💟💟💟💟💟💟💟💝❤️💕💖

صبح سوہن کی آنکھ دروازے کی ناک سے کھلی ..اتنے میں یشب نے اٹھ کر دروازہ کھولا...

سامنے گرینی تھی ...یشب انھیں بیڈ تک لے کر آیا ...انھوں نے آکر سوہن کے ماتھے پر بوسہ دیا ..اور بیٹھ گئیں . .جب اچانک ان کی نظر صوفے پر گئی ..سوہن گڑبڑائی .اور پہلو بدلا..

خیریت گرینی ..اتنی صبح آپ آئے ..مجھے بلا لیا ہوتا ..یشب ان کے سامنے دو زانو بیٹھا ..اور ان کی گود میں بازو رکھے

.خیریت ہے بیٹا ..لیکن تمھارے گرینڈ پا کی رات کافی طبیعت خراب لگ رہی تھی میری تو سنیں گے نہیں تم ساتھ لے جانا اور چیک اپ کروا لینا ان کا .پریشان تھی تو رہا نا گیا اس لئے چلی آئی ..پر اب اپنی گڑیا کا چہرہ دیکھ کر بلکل ٹھیک ہو گئ ہوں ..وہ مہربان سی مسکرائی

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ان کے نواسے کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہے ان کی اتنی محبت سوہن کو شرمندہ کر گئ

آپ بے فکر ہو جائیں ..میں شام کی آپائنٹمنٹ لے لیتا ہوں ..خود لے کر جاؤں گا ..انھیں

یہ کہتا وہ ٹاول لئے ایکسرسائز روم میں چلا گیا ...گرینی نے پھر صوفے کی طرف دیکھا ...جہاں کمفرٹر پڑا تھا ..اس سے یونہی ہلکی پھلکی باتیں کیں ..

جلدی سے نیچے آ جاؤ بیٹا ...ناشتہ ریڈی ہے ..وہ اس کے گال پیار سے تھپتھپاتی باہر چلی گئیں.

وہ اٹھی ..الماری کھولی ..چاکلیٹ براؤن کلر کی فراک اور پاجامہ والا ڈریس نکالا اور واش روم میں آئی ..جہاں یشب کا آج کا ڈریس لٹکا ہوا تھا ..

رات کا بدلہ یاد آیا ...ڈارک بلو شرٹ تھی ..

فریش ہو کر کیلے بالوں میں ٹاول رگڑتی جلدی سے باہر آئی .شرٹ اٹھا کر لائی اور بیڈ پہ پھیلائی ..گولڈن نیل پالش سے جلدی سے جن والا ایموجی بنا کر ابھی لکھ ہی رہی تھی کہ کان کے بلکل قریب آواز آئی Yashab.

تمھیں میں جن لگتا ہوں ....وہ بوکھلا کر پیچھے مڑی اور لڑکھڑائی اس سے پہلے کے گرتی یشب اس کی کمر اپنے حصار میں لے چکا تھا..
کھینچ کر اسے سیدھا کیا تو وہ اس کے سینے سے آ لگی ...سوہن کے ہوش اڑے ...

ہنی....جان بوجھ کر پنگے لے رہی ہو ..کیا نہیں جانتی کے اگر میں بدلے لینے پر اتر آیا تو تمھاری یہ چھوٹی سی جان برداشت نہیں کر پائے گی ..وہ گھمبیر آواز میں معنی خیز سا بولا..کالی آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں

چھچ .....چھوڑیں مجھے ....پپ ...پلیز ..وہ مچلی

نہیں پہلے ڈیسائیڈ کرو کے میں جائینٹ ہوں یا ٹیڈی بئیر...یشب نے اس کے گیلے بالوں کی مہک اپنے اندر اتاری

وہ بے حد شرارت سے بولا ..سوہن کی جان نکلی ..وہ ان خطابات کو بھی جان چکا تھا جن سے وہ اسے نواز چکی تھی.افففففف

گھبراہٹ کے مارے اس کی آنکھیں نم ہو چلی تھیں جن کو دیکھ کر یشب نے نرمی سے اسے چھوڑ دیا ..لیکن جانے پھر بھی نہیں دیا..

..اس نے شرٹ اٹھائی

واہ .. تمھیں پتہ ہے میں یہ دونوں شرٹس فریم کروانے والا ہوں ..تاکہ اپنے بچوں کو دیکھا سکوں کے ان کی مما ان کی ڈیڈ کے ساتھ کیا کیا سلوک کرتی تھی..

وہ گھبرائی ..چہرہ کانوں تک لال سرخ ہو گیا

وہ ہلکے سے اسے دھکا دے کر دروازے کی طرف بھاگ گئی ..یشب کا قہقہہ بے ساختہ تھا.

💟💟💝❤️❤️💞💖💟💟💝❤️💞💖

وہ کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی ..رحیم ملک اور یشب آفس چلے گئے تھے شزا یونی اور گرینی عبادت میں مصروف تھیں..

دعا بھی اپنے کمرے میں تھی..

اس نے سائیڈ ٹیبل سے یشب کی فوٹو فریم اٹھائی ..بلیک تھری پیس سوٹ میں ہلکی دھاڑی اور تنی مونچھوں کے نیچے دلفریب سی مسکان کے ساتھ وہ بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا..

..جائینٹ ...وہ خود ہی اس خطاب پر ہنس دی ...اورچونکی بے تحاشا حیران ہوئی

.........کیا وہ اسے مس کر رہی تھی .. نہیں

وہ جلدی سے فریم رکھ کر گھبرا کر الماری میں جان بوجھ کر یوں گھس گئی جیسے فریم میں وہ اس کی سوچ پڑھ رہا ہو.جیسے ہمیشہ کچھ کرنے اور سوچنے سے پہلے وہ اس کی ہر بات جان لیتا تھا.

یونہی بے وجہ چیزیں ادھر ادھر پلٹنے لگی ..تو یشب کے کپڑوں کے نیچے ایک . ..سرخ رنگ مخملی سی ڈائری نظر آئی

.. تجسس اور بوریت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ڈائری اٹھائی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ لئی

ڈائری کھولی ....ہر پیج پر ڈیٹ کے ساتھ الگ الگ اور بہت عجیب و غریب سے مناظر تحریر تھے ..جیسے کہ ایک پیج پر لکھا تھا..

آج ہم دونوں ایک گھر میں فرش پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے ..اس نے نیچے دیکھا تو ڈر کر میرے قریب آئی ..کیونکہ ہمارے قدموں میں ستاروں بھرا آسمان نظر آ رہا تھا.. وہ گر نہ جائے اس لئے میرے بہت قریب ہو گئی.

مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو وہ ہڑبڑائی ..فورا اٹھ کر ڈائری وہیں رکھی ..اور گرینی کے کمرے میں بھاگ گئی.

..آج وہ بے چین سا ہوا دو بجے ہی گھر واپس آ گیا تھا

...سب نے لنچ کیا

...گرینی پلیز میری کافی کمرے میں بجھوا دیں ..آپائنمنٹ تو رات کی ہے گرینڈ پا کی میں تھوڑا آرام کروں گا ..یہ کہہ کر وہ سوہن کو آنکھوں میں فوکس کرتے کمرے میں ..چلا گیا

وہ وہیں بیٹھی رہی رات کے لیئے اس نے کچھ پلان کیا ہوا تھا .وہ دل میں مسکرائی ..ابھی کیوں نہیں ..پھر اس کے سونے کا انتظار کرنے لگی

وہ بیڈ پہ اوندھے منہ سو رہا تھا ....سوہن دبے قدموں کمرے میں آئی ...اس کے قریب آکر دیکھا ..ایک بازو کہنی پہ سے بیڈ سے نیچے لٹکائے ایک بازو گال کے نیچے رکھا ہوا تھا ....سوتے ہوئے اس کے چہرے پہ بے حد آرٹیفشل بھالوؤں جیسی معصومیت اور کیوٹنس تھی ..وہ بے اختیار بڑبڑائی

.......ٹیڈی بئیر

کارپٹ پر دو زانو بیٹھی اور پھر آہستہ سے ویکس سٹرپ ریپر سے رب کی اور اس کے بازو پر چپکا دی..

دوسرا بازو ...وہ سوچنے لگی وہ تو چہرے کے نیچے تھے ..اس ہاتھ کو ہلانے کا مطلب تھا سوئے شیر کو جگانا ..اس نے دوسری سٹرپ بیڈ کے نیچے اچھال دی اٹھ کر کھڑی ہوئی..

.یشب جو اس کے وجود کی مہک سے اٹھ گیا تھا ..اچانک بولا

...دوسرے بازو پر بھی لگاؤ

وہ اچھلی اور سیکنڈوں میں بھاگ جاتی اس سے پہلے وہ سیدھا ہو کر ایک جھٹکے سے اس کا نرم و نازک اور گداز وجود اپنے چوڑے سینے پر گرا چکا تھا..دونوں ہاتھوں اس کی کمر کے گرد حمائل کیے

..وہ رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر بوکھلائی

دوسرے بازو پر بھی لگاؤ

ی ..یہ ....میں نے تو نہیں کیا ...سوہن کا اس کے سینے پر گرے اوسان خطا ہوئے .اس نے معصوم بننے کی کوشش کی.

..اچھا یہ اگر تم نے نہیں کیا ..تو آج رات تمھیں یہیں ..ایسے ہی سونا پڑے گا

نہیں .. نہیں ..یہ میں نے ہی کیا ہے ...وہ مچلی ..اس سے کنفیس کروا کر گہری مسکراہٹ لبوں پر آئی

ہنی ....یہ جانے بغیر کہ بدلے میں اس کی کیا سزا ملے گی.تم نے پھر پنگا ..لیا ....اب میں اپنا بدلہ لوں گا اور تمھارے تل پر کس کروں گا

چھوڑیں مجھے ...ورنہ اچھا نہیں ہوگا ..وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی.گھنے بھورے بال یشب کے بائیں کندھے پر آبشار کی طرح گرے ہوئے تھے

...اگر نہ چھوڑا تو

تو ....تو میں دانتوں سے کاٹ لوں گی..اور سزا دوں گی

Ok now do it ...نہیں چھوڑوں گا

اور پھر اس نے واقعی جھک کر اس کی گردن کے پاس کندھے پر اپنا پورا زور لگا کر کاٹا...

یشب نے آنکھیں بند کیں ...اسے درد کب محسوس ہو رہا تھا ...اسے تو وہ گلابوں جیسی نرمیاں لئے ہوئے مہکتے دہکتے لب اپنی گردن پر محسوس ہو رہے تھے.

جنگلی بلی.....وہ بڑبڑایا

..کوئی اثر نہ دیکھ کر وہ جھنجھلائی سی پیچھے ہٹی

میری جان .. تمھیں لگتا ہے کہ یہ میرے لیے سزا تھی ...اس نے ایک ہاتھ اس کی گردن کے گرد لپیٹا.بلکہ اب تمھاری سزا ڈبل . ...لہجے کی گمبھیرتا اور آنکھوں کی چمک سے

..اب واقعی سوہن کی چھوٹی سی جان پر بنی

.اس سے پہلے کہ وہ قریب ہو کر اس کے تل پر اپنے لب رکھتا

.سوہن کو کچھ اور تو نہ سوجھا اپنے ہاتھ اس کے بازو پر رکھے اور سڑپپ کھینچ دی

وہ درد سے بلبلایا ..گرفت ڈھیلی ہوئی ..وہ انتہائی تیزی سے اٹھی ..اور ھللھلاتی باہر بھاگ گئی.

...وہ اٹھ کر بیٹھا

Ooooooo honey its hurting..

..چھوڑوں گا تو میں بھی نہیں ..وہ اٹھ کا باہر آیا

وہ جو سیڑھیوں پر کھڑی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی کہ وہ اس کے پیچھے نہیں آ رہا ..اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر پھر سے بھاگی ..اور سامنے آتی دعا سے ٹکرا گئی..اور فوراً اس کے پیچھے چھپی..

..

زہرہ بھابھی..بچائیں مجھے ...یشب کی بازو پر نشان اس کا سرخ چہرہ اور سوہن کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر دعا کو بے تحاشا ہنسی آئی ...وہ ویکس سٹرپ اسی سے تو لے کر گئ تھی ..اس نے دانت تلے لب دبا کر ہنسی روکی.

...یشب کیوں تنگ کر رہے ہو اس معصوم سی گڑیا کو

وااااہ .....دیکھو تو زرا معصومہ کو یہ دیکھو میرے بازو کا کیا حشر کیا...دعا پیچھے ہٹو میں چھوڑوں گا نہیں ..وہ بڑی چالاکی سے دعا کے پیچھے سے نیچے لاؤنج میں گرینی کے پاس بھاگ گئی..یشب تلملاتا پھر روم میں چلا گیا

..دعا کا قہقہہ بے ساختہ تھا

..رات گرینڈ پا کا چیک اپ اور ضروری ٹیسٹ وغیرہ کرواتے کافی لیٹ ہو گئے

رات گیارہ بجے وہ گھر آئے ..وہ گرینڈ پا کے ہمراہ جب ان کے کمرے میں آیا ...تو گرینی صوفے پر بیٹھی یٰسین سورت کی تلاوت کر رہی تھیں جب کے بیڈ پر سوہن .کندھوں تک کمفرٹر لئے گہری نیند سو رہی تھی

..یشب دل میں سخت جھلایا ...افففف یہ لڑکی ..جان لے گی میری کسی دن میری

..گرینی نے تلاوت مکمل کر کے قرآن پاک الماری میں رکھا

..اور رحیم ملک کے پاس آ بیٹھی ..تو کیا کہا ڈاکٹر نے کیا رپورٹس آئیں

رحیم ملک انھیں رپورٹس کے بارے میں بتاتے رہے..یشب وہیں کھڑا ہاتھ پیچھے باندھے پاؤں ہلاتا رہا .دونوں نواسے کی چڑھی ہوئی تیوریاں ملاحظہ کرتے رہے.

رحیم آرام کرنے کا کہہ کر دوسرے روم میں چلے گئے..وہ بے چینی سے پہلو بدلتا رہا..

..کیا بات ہے بچہ ..... جاؤ آرام کرو ..رات بہت ہو گئی ہے .. تھک گئے ہو گے

اب وہ انھیں کیا بتاتا کہ اس کا چین، آرام، سکون تو ادھر اس کمرے میں تھا وہ اپنے کمرے میں کیسے سو جاتا...

...وہ جھٹکے سے اٹھا ..اور اپنے روم میں چلا آیا

کمرے میں کہیں سکون نہ آیا ..اسے رہ رہ کر سوہن پر طیش آ رہا تھا وہ کیوں ہر بار اس کا ضبط آزماتی تھی ..کیوں نہیں سمجھ رہی تھی اسے یا سمجھ کر انجان بن رہی تھی .آج تو اپنا آپ بیڈ پہ بھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے کہ انگاروں اور کانٹوں پہ گھسیٹ لیا گیا ہو ..سرخ انگارہ آنکھیں لیے اٹھ بیٹھا ..آدھی رات گزر چکی مگر نیند نے نہیں آنا تھا نہ آئی ..کنپٹیاں سہلاتا کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر چکر .. لگاتا رہا ..جب دل کی بھڑکتی آگ برداشت سے باہر ہوئی تو کمرے سے باہر نکلا رخ سیدھا گرینی کے کمرے کی طرف تھا ..ہلکے سے ناب گھما کر اندر آیا ..صد شکر کے گرینی اس سے تھوڑے فاصلے پر اور دوسری جانب رخ کیے لیٹیں تھیں..گرینی جو کہ اس کی آہٹ سے اٹھ گئیں تھیں .. مسکراہٹ دباتی سوتی بنی رہیں

..اس نے سوہن کو بازوؤں میں بھرا ...اٹھا کر اپنے کمرے میں لایا ..دروازہ لاک کیا وہ جو آج جلدی سو گئی تھی نیند پوری ہونے پر ہلکا سا کسمسائی اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کے بازوؤں میں پا کر اور اس کی لال انگارہ آنکھیں دیکھ کر جان لبوں پر آئی

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

چچھ ......چھوڑیں مجھے .....نیچے اتاریں ..پپ ..پلیز ..سوہن اس کے تیور دیکھ کر جی جان سے لرزی ..نیند بھک سے اڑی خمار آلود نگاہیں پاگل کر دینے والی تھی

آج تو چھوڑنا ناممکن ہے سوہن جان ....کہا تھا ناں میں بدلا لینے پر آیا تو تمھاری چھوٹی سی جان برداشت نہیں کر پائے گی ...پر تم نے نہیں سنا....بھگتو لو گی.

اب بھگتو ...اس کا خوشبوؤں میں بسا نازک اورگداز وجود بانہوں میں لئے وہ بیڈ تک آیا.

یہ کہہ کر اس نے اسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا ...سوہن تڑپ کر اٹھنے لگی لیکن اس سے پہلے ہی وہ بیڈ پر لیٹ کر اس پر جھک چکا تھا ..

سس ... سوری ..پلیز .اب نہیں تنگ کروں گی آپ کو ..سوہن اس کے اس قدر قربت پر لرز اٹھی ..اس کے کلون کی خوشبو سے وہ گھبرائی ماتھے پر پسینے کے

قطرے ابھرے ..پھر بھر پور مزاحمت کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اور اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی.لیکن یہ شیر کے سامنے ہرنی جیسی مزاحمت تھی

یشب نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بیڈ پر لگائے. .....وہ اب بھی کسمسا رہی تھی.

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے جانِ یشب کہ تم اپنی کوششوں سے دور ہو مجھ سے ...ہرگز نہیں..

یہ کہہ کر وہ جھکا اور اس کی گردن پر لب رکھے ..سوہن نے تڑپ کر آنکھیں زور سے بند کیں...یشب نے اپنے ہونٹوں سے اس کے کان کی لو کو کاٹا..اس کے لبوں کے دہکتے لمس سے سوہن کی سانس سینے میں ا لجھی...

بلکہ ابھی میں نے تم پر کوئی حق جتانے کی کوشش ہی نہیں کی جان ......نہیں تو اپنی اسی سچویشن سے اندازہ لگا لو کے میں اپنا حق کتنے حق سے وصول کر سکتا ہوں..

سوہن نے اپنا چہرہ بائیں جانب جھکایا ہوا تھا یشب کی دہکتی قربت سے وہ لرز رہی تھی..

وہ جو آج ابھی بن پیئے ہی بہک رہا تھا بلکل بے اختیار اور بے قابو ہو کر اس کا چہرہ ہاتھ سے اپنی طرف کیا.

You make me crazy.......... Honey

کہہ کر اس کے تل پر لب رکھے پھر تڑپ کر نرم اور گلاب کی پنکھڑیوں جیسے گداز لبوں کو اپنے لبوں سے قید کر لیا...

لمحے کافی فسوں خیز تھے ... لیکن یشب کی محبت کی شدت اتنی ہی جان لیوا.

سوہن کی سانس جب اکھڑنے لگی تو آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ..یشب کو جب اس کے آنسو محسوس ہوئے تو تڑپ کر دور ہوا ..اور نرمی سے اسے چھوڑ دیا..

وہ بھی تیزی سے اٹھ کر بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیتی کرب سے رو دی..نازک گردن پر اس کے پیار کے اور بازوؤں پر اس کے ہاتھوں کی شدت کے نشان آچکے تھے

اس کے آنسو اور کرب دیکھ کر یشب کا دل کیا خود کو کچھ کر لے ..اپنی بالوں میں سختی سے ہاتھ پھیرتا وہ بیڈ سے نیچے اتر آیا..شٹ ....کیوں وہ اس کے معاملے میں اتنا شدت پسند تھا ... خود کو کیوں نہیں روک پاتا تھا .. خود کو دل میں ..کوس رہا تھا لیکن اب اپنی جان کو بھی تو سنبھالنا تھا

سوہن ......اس نے نرمی سے پکارا .خاموش ہو جاؤ اپنے آنسو صاف کرو اور ریلیکس ...ہو کر سو جاؤ ..کچھ نہیں ہوا ہے

...وہ جو بیٹھی آنسو بہا رہی تھی..اس کی بات کا کچھ خاص اثر نہ ہوا

آخر وہ اپنی ٹون میں واپس آیا..سوہن جان ...فوراً سے پہلے تمھارے آنسو نہیں رکے تو میں اسی طرح اور سزا دوں گا..یہ سنتے ہی اس نے گھبرا کر بیڈ پر ڈھلکے ..دوپٹے سے چہرہ صاف کیا..اور کمفرٹر اوڑھ کر فوراً لیٹ گئی

یشب بھی صوفے کی طرف آیا..جیسے روح تک میں سرشاری اور سرور سا اتر آیا تھا کمفرٹر اوڑھ کر اپنے لبوں کو انگوٹھے سے چھو کر جیسے پھر سے وہ دلفریب لمس ..محسوس کیا..اور مسکراتے ہوئے سکون سے گہری نیند سو گیا

صبح سات بجے یشب کی آنکھ کھلی ..وہ جو تھوڑا سا ہی مگر پرسکون گہری نیند سویا تھا ..اسی سے ہی نیند پوری ہو چکی تھی ..ضروری میٹنگ تھی اسی لئے جلدی سے ..اٹھا .تیار ہوا ..باہر نکلنے سے پہلے بیڈ کے قریب آیا

جھکا اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی.گردن اور بازوؤں پر ہنوز نشان موجود تھے ...سوری جان ....اس کے کانوں میں سرگوشی کی . .اور باہر نکلا ...ہلکا سا .ناشتہ کیا اور آفس کے لئے روانہ ہو گیا

سوہن اٹھی....بے اختیار صوفے پر نگاہ اٹھی ...رات کے مناظر یاد آئے ..سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ ...اگر وہ چاہتا اس کی کوئی مزاحمت .کوئی احتجاج کوئی آنسو کام نا آتا...

مگر ...وہ تو اس سے محبت ہی اتنی کرتا تھا .نہیں محبت نہیں عشق .. محبت کرتا تو اس کی پرواہ کیے بغیر اسے حاصل کر لیتا وہ تو عشق کرتا تھا ..جو یوں اس کی خواہشات اور مرضی کا احترام کرتا تھا ..

سوہن چونکی ..وہ دل میں اس کی اتنی زیادہ محبت کا اعتراف کر رہی تھی ...

وہ سوچنے لگی تھی اس کے بارے ..بے اختیار اور لا شعوری طور پر ہی سہی..مگر سوچتی ضرور تھی اسے

یونہی سوچ رہی تھی کے ٹیبل پر نظر گئی .. بھاگ کر اٹھی ..ٹیبل پر چھوٹے سے ڈبے کے اوپر بے حد قیمتی موبائل فون اور ایک طرف اس کا سم کارڈ رکھا ہوا تھا.

دبے دبے سے جوش کے ساتھ فون اٹھایا ..اور الٹ پلٹ کر دیکھا ... جلدی سے

..اس میں سم ڈالی .اور آن کیا

فون فوراً رنگ ہوا... حیرت ہوئی نمبر پر سوہن کی جان لکھا تھا .اس نے دھڑکتے دل

..سے فون یس کر کے کان کو لگایا

..میں چاہتا تھا نئے فون میں سب سے پہلے میری جان میری آواز سنے

گھمبیر آواز سے وہ گھبرائی لیکن برجستہ بول اٹھی

او ..ٹیڈی بیئر آپ اتنے بھی برے نہیں ہیں ..کہہ کر دانتوں تلے زبان دبائی

......یشب نے قہقہہ لگایا

اچھاااا ....تو کتنا برا ہوں ...اگر رات کا حوالہ دے رہی ہو تو اگر تم چاہو جان تو اس سے بھی برا ہو سکتا ہوں.

..سوہن نے گڑبڑا کر فون رکھا

.....اففففففف ...جائنٹ

..وہ فریش ہو کر نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آئی ......گرینی اور شزا نے تو بس جوس لیا ...اس نے اور دعا نے اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کیا

شزا یونی چلی گئی ..وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھ لیئں ..وہ دعا سے باتیں کر رہی تھی جب سوہن نے کہا.

......زہرہ بھابھی آپ کو پتہ ہے

..اوکم آن سوہن میں تم سے آٹھ دس سال بڑی ہوں ..بھابھی مت کہا کرو تمہاری بڑی بہن ہوں ناں ..تو گڑیا......................آپی بولا کرو مجھے

.اوکے زہرہ آپی.سوہن نے خوش ہو کر کہا

.آپی آپ کے ہزبینڈ کدھر ہیں .میں نے کبھی دیکھا نہیں انھیں

دعا گڑبڑائی ......پھر سنبھلی ...وہ یورپ ہوتے ہیں بزنس کے سلسلے میں ....گڑیا

تو پھر آپ ان کے ساتھ کیوں نہیں گئیں...؟

اگر ان کے ساتھ چلی جاتی تو اس باربی ڈول سے کیسے ملتی ..دعا نے اس کے گداز گال کو کھینچا اور ٹالتے ہوئے کہا..

اوکے ......سوہن خوش ہوئی

یہ چائے کے کپ مجھے دیں میں کچن میں رکھ دوں ..سوہن کپ لینے کے لیے .

اٹھی کے دوپٹہ جو کے اس نے اچھی طرح لپٹایا ہوا تھا بازوؤں میں ڈھلک گیا..

دعا نے چونک کر اس کی گردن اور بازوؤں کو دیکھا ..گرینی بھی دیکھ چکی تھی..

ارے یہ کیا گڑیا ....یہ نشان کیسے ہیں..

سوہن بوکھلائی ...پھر لب کاٹتی وہاں سے اپنے کمرے میں بھاگ آئی..دعا اور گرینی یہ سمجھیں کہ وہ اپنی تکلیف شئر نہیں کرنا چاہتی

..فون رنگ ہوا ..دلکش کا فون تھا

اس نے فوراً یس کر کے کان کو لگایا اور اتنے دنوں بعد اس کی آواز سن کر رو پڑی ..دعا جو کے اس کو تسلی دینے کے لیے اس کے کمرے کی طرف آ رہی تھی اسے روتا دیکھ کر کچھ اور ہی سمجھی اور واپس پلٹ گئ.

...ادھر فون پر بات کرتے ہوئے دلکش بھی رو پڑی تھی

دل بہت بری ہو تم ....یہ میرے ساتھ کیا کیا .....مجھے خود سے سویرا مما سے دور کر دیا ..وہ ناراض ہوں گی مجھ سے ..مجھے کڈنیپ کر کے ایک انجان شخص کے حوالے کر دیا ...یہ بہت برے ہیں ... عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں ...سوہن من بسور کر بول رہی تھی

..اور دلکش کا جی چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے

سوہن پاگل ہو گئی ہو اتنی محبت کرنے والا شخص تمھیں برا لگتا ہے ...اور پھر دلکش کوئی بھی لگی لپٹی رکھے بغیر اسے سب بتاتی گئی .. سویرا کی ضد .. عمر کی بے اعتنائی...

.....یشب کے خواب ..اس کی محبت .. جنون دیوانگی ..پاگل پن سب ...وہ سکیچ

اور تمہیں پتہ ہی یشب کو تو نکاح کے دن تک پتہ نہیں تھا وہ تو رحیم انکل اور زیان بھیا نے سب کچھ طے کیا تھا ..اور ہم نے تمھیں اس شخص کے حوالے کیا ہے

جو دنیا میں سب زیادہ تم سے محبت کرتا ہے تمھارا خیال رکھ سکتا ہے اسے تو یہ

تک فکر تھی کہ تمھارا شیرو تم تک کیسے پہنچائے ...تمھاری حوالے سے اتنی چھوٹی

چھوٹی باتوں کی پرواہ اور فکر کرتا ہے ..سوہن شرم کرو

.....دلکش نے اسے ڈپٹا

..اور پھر اسے انسان بن جانے کی ہدایت دیتی اس نے فون بند کر دیا

سوہن جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھی رہ گئ ....حیرت سی حیرت تھی .....اس نے

...بھاگ کر الماری میں سے ڈائری نکالی

تو وہ خواب لکھے ہوئے تھے ...ڈیٹ کے ساتھ ...کافی سال پرانی بھی ڈیٹس تھیں

....اس میں

وہ سکیچ ...کہاں گیا ...اس نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھا لیکن سکیچ کہیں نہیں تھا..

ڈائری کے چند صفحات دوبارہ پڑھے .اب وہ عجیب وغریب مناظر اسے سمجھ آ رہے تھے ....ہر صفحے پر ہیر ہیر کی گردان تھی ..

سوہن کو یاد آیا یشب نے شروع میں اسے ہیر کہہ کر پکارا تھا ...پھر جب اس نے یشب کی انسلٹ کی اس کے بعد سے یشب نے اسے ہیر کہہ کر نہیں پکارا تھا.. شاید یہ بھی یشب نے اس کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہی کیا ہوگا کیونکہ کہ وہ چڑ گئ تھی یشب کے سوہن کو ہیر ہیر پکارنے پر

سوہن کو اپنی قسمت پر حیرت ہوئی اور یشب کے عشق کی تڑپ پر جو اسے دوبئ سے یہاں کھینچ لائی تھی.

کیا وہ اس قدر اہم تھی ..چاہے جانے کی اہمیت کا احساس تو اسے تب ہی ہو گیا تھا جب دلہن بنی بیٹھی تھی اور بار بار فون چیک کر رہی تھی..

اسے اپنے بدلتے دل کی کیفیت پر بھی حیرت ہو رہی تھی جو یشب شاہ آفندی کی حقیقت جان کر جھکا جا رہا تھا..

اس نے ڈائری کے صفحات دوبارہ پلٹائے ..ڈائری کے اینڈ کے صفحہ پر وہ سکیچ موجود تھا ....جو اس دیوانے نے ناصرف ڈائری پر بنوایا تھا ..بلکہ دو تین کینونس پر بھی بنوایا ہوگا..

.. سلیچ کے نیچے جو ڈیٹ درج تھی وہ چار سال پرانی تھی ..اس نے غور سے دیکھا

پھر بے اختیار ہو کر دراز میں سے مارکر نکالا اور سکیچ کے ہونٹ کے نیچے تل بنا دیا

Perfect.......

...اور پھر ہیر کے آگے سوہن یشب آفندی بھی لکھ دیا

💖💕❤️💝💖💕❤️💝💟💟💟💟💟💟

..وہ آفس سے تھکا ہوا سا آیا ....تو دعا لاؤنج میں بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی

یشب نے سرسری سی نظر ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے والا ہی تھا کہ دعا نے پکارا

...یشب روکو ....مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے

..وہ ٹھٹھک کر رکا اور دعا کی طرف متوجہ ہوا

...یہاں نہیں لان میں آؤ

........دعا پلیز

.یشب ضروری بات ہے ...اگر نہ ہوتی تو کبھی تمھیں نا کہتی

..وہ مجبوراً اس کی تقلید میں لان میں چلا آیا

ہاں بولو دعا کیا بات ہے؟

یشب تم اس معصوم کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ... تم..... تم نے زبردستی کی سوہن کے ساتھ؟ ....آخر نکلے نا وہی عام سے مرد ..ویسے تو عشق عشق چلاتے ہو... لیکن کچھ دن بھی صبر نا کر سکے...

واٹ.................یشب ہکا بکا دعا کی گوہر افشانی ملاحظہ کر رہا تھا ....آخر چلایا....یہ .....کس نے کہا ... سوہن نے کہا تم سے....

..نہیں ....اس نے نہیں کہا ...پر وہ نشان ...اور وہ رو رہی تھی

یشب کے تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے ..ایسا کچھ نہیں کیا میں نے ....یار ....وہ بے زاری سے بولا ..اور فون دیا تھا میں نے اسے ..گھر بات کی ہوگی ...اور رو دی ہوگی..

...دعا نے یشب کو دیکھا جو کتنا جانتا تھا اسے

کیا..........کچھ نہیں کہا میں نے اسے .....اپنی طرف مشکوک سی نظروں سے ...دعا کو دیکھتے ہوئے وہ جھنجھلایا

اور ایک بات تم مجھے بتاؤ دعا تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہے ...وہ کئی دنوں کا ....دل میں مچلتا سوال آخر پوچھ ہی بیٹھا

کیونکہ......وہ تمھاری محبت ہے ...تمھاری دیوانگی ....اور اس حوالے سے ...بلکہ ...تمھارے حوالے سے وہ مجھے بہت عزیز ہے

یہ کہہ کر دعا رکی نہیں ....اندر کی طرف چلی گئ اور وہ اس کی پشت کی طرف دیکھتا ..ماضی میں جھانکنے لگا اور اپنے خاندان کی عجیب و غریب روایات پر لعنت بھیجنے لگا

دعا اس سے پانچ سال بڑی اس کے چچا عفان کی بیٹی..جس کا کوئی جوڑ نہیں ...تھا ....خاندان میں

دا جی نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا ...کہ وہ دعا کو اپنے نکاح میں لے لے ...مگر اس ...نے نہیں ماننا تھا نہ مانا

پھر شزا کو اس زندان سے نکالنے کا سودا کیا گیا اس سے ..بدلنے میں دعا سے نکاح ..کی صورت میں

سودا مہنگا تھا پر اس نے شزا کے لئے منظور کر لیا..اور دعا سے نکاح کر لیا...اس نے کبھی اس رشتے کو قبول نہیں کیا..بارہا دعا سے کہا کہ وہ اسے طلاق دے کر ..اس کی شادی کسی اچھی جگہ کرا دے گا..پر دعا نہیں مانی

..بس اسے تو اس گھر میں کونے میں ایک جگہ اور یشب کا نام چاہیے تھا

اس نکاح کا حویلی میں پتہ تھا سب کو مگر یہاں تو شزا تک لاعلم تھی ...رحیم ملک اور ثروت کے علاوہ کسی کو خبر نہیں تھی

...ویسے بھی اگر وہ اسے طلاق دیتا تو داجی ضد میں پھر شزا کی زندگی برباد کر دیتے

یشب خیالوں کو جھٹک کر اندر کی جانب بڑھا یہ جانے بغیر کے گرینی ان دونوں کی گفتگو سن چکی ہیں...

انھیں یہ تو اندازہ تھا کہ سوہن نے یشب کو ابھی تک قبول نہیں کیا تھا

آج کنفرم بھی ہو گیا تھا یشب کے منہ سے حقیقت سن کر ..اب انھیں سوہن کو سمجھانا تھا ..اس رشتے کی اہمیت بتانی تھی .

💖💞❤️💝💟💟💟💟💟💟💟💟💟

وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا ...اس نے گہری سانس بھری .....پھر گرینی، شنزا اور دعا کے کمرے میں دیکھا وہ دشمنِ جاں وہاں بھی نہیں تھا ..پھر لان اور لاؤنج کچن ہر جگہ دیکھا ..

اب اس کے ہوش اڑے ......کمرے میں آیا ..دوبارہ چاروں اور دیکھا ..صوفے پہ ایک چٹ نظر آئی ..

جلدی سے آگے بڑھا ...چٹ کھولی.

Catch me............ if you can

...واضح چیلنج تھا ...وہ مسکرایا ... ہمم ..پھر پنگا

سوہن جو بالکونی میں چھپ کر اس کی ساری کاروائی اور اس کا ڈھونڈنا تڑپنا دیکھ رہی تھی ..ناصرف دیکھ رہی تھی بلکہ انجوائے بھی کر رہی تھی..

آج زاویہ نظر مکمل بدلہ ہوا تھا..وہ اسے چھپ چھپ کر دیکھ رہی تھی .. براؤن تھری پیس سوٹ میں وہ بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا سوہن کے لبوں پر خواہ مخواہ ہی مسکان آئی جا رہی تھی..

اس کی معنی خیز مسکراہٹ دیکھ کہ وہ سٹپٹائی

ہنی ......بری بات .....جب تمھیں پتہ کہ میں تمھاری خوشبو اور آہٹ سے تمھاری موجودگی پہچان لیتا ہوں.تو یہ چھپنا فضول ہے .اب شرافت سے اندر آ جاؤ..

سوہن کی دل کی دھڑکن تیز تر ہوئی ..اپنے دل کی حالت بدلی ہوئی تھی ..سب سے زیادہ مشکل تو آج اس کے سامنے جانا لگ رہا تھا ...پھر بھی وہ ہچکچاتی اندر آئی..

اب تم طے کرو اس کی سزا ....یشب کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے وہ مبہوت سا اس دیکھے گیا..

اورنج فراک چوڑی دار پاجامہ ..دوپٹہ کندھوں پر گرائے ہلکا سا اورنج گلوز شربتی لبوں پر لگائے وہ اس کے دل پر قیامت ڈھانے کو تیار تھی.

وہ اس کی نظروں کی تاب نہیں لا پا رہی تھی اسی لئے اس کا دھیان بھٹکانے کو تڑخ کر بولی

...آپ تو ہیں ہی چیٹر ...میرا دوپٹہ دیکھ لیا ہو گا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب گیا ..ابھی تو میں نے چیٹنگ کی ہی نہیں سوہن جان ... لیکن تم مجھے مجبور کر رہی ہو یہ چیٹنگ کرنے پر ..وہ گھمبیر سی آواز میں بولا ..

سوہن کی روح فنا ہوئی اس سے پہلے کہ وہ اور قریب آتا سوہن کمرے سے سرپٹ بھاگی ..یشب کو بے تحاشا ہنسی آئی..دیدارِ یار ہو گیا تھا اب وہ سکون سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا...

رات ڈنر کے بعد گرینی نے سوہن کو اپنے کمرے میں بلایا ...وہ اندر آئی تو وہ تلاوت کر رہی تھیں ....اشارے سے اسے بیٹھنے کا بولا....وہ بیٹھ گئی

تلاوت مکمل کر کے انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا ..وہ صوفے پر ان کے قریب بیٹھی ....انھوں نے اس کے چہرے پر پھونک مار کر دم کیا ..

...اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور ماتھے پر بوسہ دیا

.......نظر نہ لگے میرے بچوں کو

.گرینی آپ نے کچھ کہنا ہے ..کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ...وہ فکر مندی سے بولی

..ارے نہیں میری جان ..بس مجھے تو اپنی بیٹی سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں

..جی گرینی کہیے

بیٹا سچ بتانا ... تم یشب کے ساتھ خوش ہو.کیا اس رشتے کو دل سے قبول کر لیا

ہے تم نے .. سوہن نے پہلو بدلا

دیکھو بیٹا ....جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں ...پاگل ہے میرا بیٹا .. تم سے بہت

محبت کرتا ہے ..مانتی ہوں اس نے بہت غلطیاں بھی کی ہوں گی پر اس کا ارادہ

.. کبھی غلط نہیں تھا ..وہ تو بس تم کو اپنانا چاہتا تھا

..گرینی کے لہجے میں دنیا جہان کی مٹھاس تھی .وہ پھر گویا ہوئیں

وہ شوہر ہے تمھارا ... مجازی خدا ...اللہ تعالیٰ اپنی اس بندی سے سخت ناراض ہوتے ہیں جو شوہر کا خیال نہ رکھے اس کی خوشیوں کا خیال نہ رکھے ..سوہن نے شرمندہ سی ہو کر نظریں جھکائیں...

میری بیٹی تو بہت سمجھ دار ہے ...ہے ناں

سوہن نے اثبات میں سر ہلایا..

تمھیں اب اپنے ساتھ یشب کا بھی خیال رکھنا ہے ..اس رشتے کو سمجھو یشب کو اور اس کی محبت کو سمجھو میری بچی....اس کے آرام کا خوشیوں کا اور ضرورتوں کا خیال اب تمھیں رکھنا ہے ..تب ہی اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہوں گے رکھو گی ناں...

سوہن نے فوراً اثبات میں سر ہلایا...

ملتان میں میری بہن کی پوتی کی شادی ہے ..... کل میں، تمھارے گرینڈ پا، شنزا اور دعا جا رہے ہیں.تین چار دنوں کے کے لئے . تمھیں اس لیے نہیں لے کر جا رہے کہ تم اور یشب ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارو ایک دوسرے کو سمجھ سکو...ٹھیک ہے ناں ...گرینی نے اس کی رائے لی ..اس نے پھر نظر جھکا کر اثبات میں سر ہلایا..

...انھوں نے اسے سینے میں بھینچا ..مجھے پتہ ہے میری بیٹی بہت سمجھدار ہے

...اب جاؤ آرام کرو

..جی .... گرینی ...گڈ نائٹ

..وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف آئی

..اللہ کرے ..جائنٹ سو گیا ہو .....وہ با آواز بلند بڑبڑاتی کمرے میں داخل ہوئی

کہ اچانک یشب نے اس کی کلائی تھام کر اپنی طرف کھینچا

..آج تو یہ جائنٹ اپنی فیری کے ساتھ سوئے گا

سوہن بوکھلائی ..وہ میں ....میں آپ کو تو نہیں کہہ رہی تھی میں تو شیرو کو کہہ رہی تھی ... سوہن نے بالکونی کی طرف دیکھا

اگلے دن ہی یشب ...شیرو کو وعدہ کے مطابق لے آیا تھا ...اب اس نے احتیاط کے طور پر اسے بالکونی میں رکھا ہوا تھا

اچھاااا ...میں نے سمجھا مجھے بولا ...پر یاد آیا میں تو ٹیڈی بیئر ہوں ..وہ معنی خیز سا مسکراتا اس کا دلکش سراپا دل میں اتار رہا تھا ..

..دللش اور زیان سے ہوئی تمھاری بات

..جی روز ہی ہوتی ہے تقریباً

سوہن نے مختصر جواب دیا

پلیز.....بازو ...چھوڑیں مجھے نیند آرہی ہے ...اس کی نظروں کی تپش سے گبھرا کر

..وہ بولی

....یشب نے نرمی سے اس کی کلائی چھوڑ دی

فیری نہیں چڑیل ہو ...یشب نے چھیڑا

...سوہن کی صدمے سے آنکھیں پھٹیں

..واٹ .....میں چڑیل نظر آتی ہوں آپ کو

تو اور کیا ...میرے دل کا سارا خون پی گئی ہو.

...میں گرینی کو بتاؤں گی آپ نے مجھے چڑیل کہا

بتانا تو سہی ...میں سزا دوں گا.

میں آپ سے نہیں ڈرتی ..وہ اطمینان سے بولی.

اچھاااا ...وہ قریب آیا ...سوہن بوکھلا کر ڈریسنگ روم میں بھاگ گئی ..وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا

...اگلا دن کافی ہنگامہ خیز تھا ....گرینی لوگوں کے نکلتے نکلتے دس بج گئے تھے

..یشب آفس چلا گیا تھا

وہ سب چلے گئے تو وہ بے حد بور ہوئی ....کمرے میں آکر ٹی وی دیکھا ..پر کب تک موبائل پر گیمز بھی کھیلیں ...پھر بے زار ہو گئی ..آخر اٹھی اور الماری میں سے ڈائری نکالی..

اب پتہ نہیں کیوں..پر .یہ ڈائری پڑھنے کا شغل فرمانا اس کا فیورٹ ترین مشغلہ بن چکا تھا..

...ڈائری پڑھتے پڑھتے پھر سو گئی

دروازے پر ہلکی سی ناک سے اس کی آنکھ کھلی ...شام کے چار بج رہے تھے ..وہ جلدی سے اٹھی..

اب کون ہے ....اگر یشب ہوتے توڈور ناک نہ کرتے ..وہ دل ہی دل میں بولتی دروازے تک آئی..

کون ہے ؟

..میم دروازہ کھولیں

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے تیمور نظریں جھکائے ڈھیر سارے شاپنگ بیگز ہاتھوں میں لئے کھڑا تھا..

میم یہ سر نے بھیجا ہے سامان ....وہ سامنے سے ہٹی .. تیمور نے تھوڑا اندر آکر سامان رکھا ..اور فوراً نکلتا چلا گیا

.اس نے الجھ کر اور تجسس سے بیگز دیکھے کہ فون کی میسج رنگ ہوئی

..اسے پتہ تھا کس کا میسج ہے ...اس نے فوراً میسج کھول کر دیکھا

Jaan_e_Yashab

aj jb me ghr aon. To mjhy in me sy kisi aik dress me nzr ana..

سوہن مسکرائی ...شاپنگ بیگ کھول کر دیکھے تو مختلف کلر کی فراک تھیں ....بڑی بڑی پیروں تک جاتی ...ایک بوکس میں مختلف ڈیزائن کی پائلیں .....بہت سارے باکس تھے جن میں کچھ نا کچھ تھا..

او تو یہ بات ہے ....اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی ..تو وہ پاگل دیوانہ اپنے خوابوں کو حقیقت میں جینا چاہتا تھا..

ڈائری میں بارہا وہ اس طرح کے ڈریسز کا زکر پڑھ چکی تھی..

اس نے وائٹ کلر کی میکسی ٹائپ فراک کو چوز کیا ...باقی کا سامان اپنی الماری میں رکھا..

بھوک لگی تھی لنچ بھی نہیں کیا ..کچن میں گئی ..کھانا گرم کیا اور کھایا..

پھر کمرے میں آئی ..فریش ہوئی ..وہ میلسی پہنی...بالوں کو یونہی کھلا چھوڑا ..ہللی سی پنک گلوز لبوں پر لگائی ..ڈریس پہن تو لیا تھا پر عجیب بھی لگ رہا تھا اگلا اور پیچھے کا گلا کافی ڈیپ تھا..

کافی ٹائٹ بھی تھا ..جس سے اس کے جسم کی تمام رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں..

وہ تو ابھی سے اس کی نظریں یاد کر کے سرخ ہوئی جا رہی تھی..اسی لئے دوپٹہ اپنے گرد اچھے سے لپیٹا..

انتظار ...انتظار ..طویل ہی ہوتا جا رہا تھا ..وہ چھ بجے کی تیار تھی اور اب نو بج چکے تھے...بیڈ پر بیٹھی بچوں کی طرح پاؤں جھلا رہی تھی.

اب وہ بیزار سی ہونے لگی کہ تبھی مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا ..دھڑکنیں منتشر ہوئیں..

ایک ایک پل بھاری ہو گیا..

دروازہ کھلا ...وہ اندر آیا ..پہلے تو اس پری پیکر کو دیکھ کر مبہوت سا ہوا ..پھر گہری مسکراہٹ سے آگے بڑھا ..

..وہ بھی تو آج بلیک پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا

میں نے بھی وائٹ پہنا .See ..مجھے جانے کیوں لگا کہ میری جان وائٹ پہنے گی ہے ..

..یشب نے اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے کی

..پلکوں کی جھالریں نیچے گرائے اس نے جھجھکتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا

...وہ اسے لئے باہر آیا نیچے لاؤنج سے ہو کر وہ ڈرائینگ روم میں آئے

سوہن کو حیرت ہوئی ..پورا کمرہ وائٹ اور ریڈ گلابوں اور بلونز سے سجایا گیا تھا ..ٹیبل پر ڈنر لگایا گیا تھا ...اور ساتھ میں اس کا فیورٹ آلمنڈ کیک بھی رکھا ہوا تھا.

گلابوں اور دوسرے پھولوں کے ڈھیر سارے بوکے سجائے گئے تھے .. سوہن

...کے چہرے پر دبا دبا جوش تھا

..یشب نے دیکھا وہ خوش تھی

جانِ یشب ......میں اس سے بھی زیادہ ارینج کسی ہوٹل میں یا کہیں بھی کروا سکتا

تھا پر میں نہیں چاہتا تھا اس روپ میں اس ڈریس میں جس میں صرف میں دیکھنا

....چاہتا ہوں تمھیں کوئی اور دیکھتا .. کسی کی بھی نظر مجھے ڈسٹرب کرتی

سوہن نے اس کی سلگتی نگاہیں اپنے آر پار محسوس کیں تو اس کا دھیان بٹانے کو

منہ پھلا کر بولی

....آپ اتنی لیٹ کیوں آئے..میں تو کب سے ریڈی تھی

اچھا..زہے نصیب کہ میری جان میرا ویٹ کر رہی تھی ....اس کے معنی خیز سا کہنے پر سوہن پھر خجل سی ہوئی اور نظریں جھکا گئی..

...پھر اس سے نرمی سے باتیں کرتے ہوئے ڈنر کیا ...اور پھر کیک کاٹا

یہ کس خوشی میں ...سوہن نے خوش ہوتے ہوئے کیک کھایا

ہماری پہلی آفیشل ڈیٹ کی خوشی میں..یشب کا جواب سن کر سوہن نے بلش کیا...

..میری جان کو سیلفیز لینے کا بہت شوق ہے اپنے نیو موبائل میں نہیں لی

....نہیں

کیوں؟

..پتہ نہیں

چلو اب لیتے ہیں ...یشب نے کہہ کر اس کا ہاتھ تھاما اور دونوں لان میں نکل

...آئے ....لان میں جھولے پر بیٹھ کر دونوں نے سیلفیز لیں

..اچانک سوہن کو یاد آیا .....مجھے ہارمونیکا سننا ہے

...واٹ ....یشب کو حیرت ہوئی

..میں نے کہا مجھے ہارمونیکا سنائیں

تمھیں کیسے پتہ ... سوہن ....وہ حیرت سے گنگ سا بولا

بس پتہ ہے ..آپ سنائیں ...وہ ڈائری والی بات پی گئی

یشب اندر گیا ہارمونیکا اٹھا لیا پھر جھولے پر بیٹھ کر دھن بجائی

...ملے ہو تم ہم کو ...بڑے نصیبوں سے

....چرایا ہے میں نے ..قسمت کی لکیروں سے

سوہن کو بہت اچھی لگ رہی تھی وہ آواز وہ دھن اسے بجانے والا ...پر ایک بات عجیب تھی ..وہ خاموش ہوا تو یشب کو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا

آپ نے ٹیون چینج کیوں کی ...پہلے تو کوئی اور بجاتے تھے مجھے وہ سننی ہے ...وہ اطمینان سے بولی

...یشب نے اس کی جانب غور سے دیکھا وہ فوراً نظریں جھکا گئی

یشب آنکھیں بند کر کے اپنی پہلی دھن بجانے لگا ..وہ دبے قدموں اٹھی ..اور اس سے دور بھاگ پڑی) ... خواب میں بھی تو ایسا ہی ہوتا تھا .. (یشب نے آنکھیں کھولیں ..وہ دور کھڑی کھلکھلائی ....یشب کے دل کو کچھ ہوا ..وہ اس کے پیچھے ...بھاگا ..اس نے پھر دوڑ لگا دی

.ہیر .....ہیر رک جاؤ ......میرے پاس آؤ

...نہیں ...... نہیں ......آؤں گی

وہ ابھی اپنی زندگی کے قیمتی ترین لمحات جی ہی رہے تھے کہ بجلی کڑکی .. موسم تو صبح سے ہی شدید ابر آلود تھا ..

بجلی کڑکنے سے سوہن ڈر گئی ..ابھی وہ کچھ اور سوچتے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی ..یشب نے سوہن کا ہاتھ تھاما اور اندر دوڑ لگا دی

لاؤنج تک پہنچتے پہنچتے دونوں اچھے خاصے بھیگ چکے تھے ....وہ دونوں کمرے میں آلئے...

...سوہن نے دوپٹہ اتارا ..اور اسی دوپٹے سے خود سے پانی صاف کرنے لگی

.یشب نے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے زرا سا مڑ کر دیکھا تو نظر پلٹنا بھول گئ

..اس کے ہوش اڑے تھے ......ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی

..وائٹ فراک پہلے ہی ٹائٹ تھی اب لیلی ہو کر جسم سے اور بھی چپک گئ تھی

بالوں سے گرتے پانی کے قطرے جو گلے اور گریباں میں گر رہے تھے ... جنھیں

....دیکھ کر یشب کے حلق میں کانٹے سے اگنے لگے

..وہ لاپرواہ سی تھی ..اور اس کی یہی لاپروائی یشب کی جان لبوں پر لے آئی تھی

..یشب نے فوراً اپنا رخ اس کی جانب سے پھیرا

سوہن ...آواز میں سنجیدگی تھی ..وہ چونکی

............جی

..اپنا ڈریس لو اور یہ جو دروازہ ہے اس کے پیچھے روم ہے ..جا کر چینج کرو اور سو جاؤ

..کدھر؟ سوہن کو حیرت ہوئی

اس روم میں جا کر سو جاؤ ...یشب پھر بولا

.............مگر

سوہن ......جاؤ

..............لیکن میں

...سوہن ....پلیز

سوہن نے نم آنکھوں سے اپنا ڈریس الماری سے نکالا اور غصے سے وہاں سے چلی گئ..

یشب کا سانس اٹک گیا تھا ... خود کو روکنا ننگی تلوار پر چلنے کے مترادف تھا ... خود کو روکتا نہ تو کیا کرتا ..ابھی تو اس پر اعتبار کرنا شروع ہوئی تھی کیسے توڑ دیتا اس کا .. بھروسہ ..اگر وہ یہاں چند سیکنڈ بھی اور رکتی تو قیامت آ جاتی

اسے بھیج تو دیا تھا پر اب خود بے چین تھا.کپڑے چینج کر کے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہن کر بستر پر لیٹ گیا اب پچھتا رہا تھا ..یہ بھی نہیں سنا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی ..بستر پر پھر کانٹے اگ آئے تھے ..

ادھر سوہن چینج کر کے ہلکی سی گھٹنوں تک آتی فراک اور ٹراؤزر پہن کر بستر میں بیٹھی جھلا رہی تھی ..

ٹیڈی بیئر نے یہ بھی نہیں سنا تھا کہ اسے ایسی طوفانی راتوں اور بجلی کے کڑکنے سے کس قدر خوف آتا تھا .غصے سے بار بار دروازے کو گھور رہی تھی..کس قدر تحفظ کا احساس ہوتا تھا اسے صوفے پر ہی لیٹے دیکھ کر ...

بجلی چمکی کمفرٹر میں منہ دے لیا رات کے تقریباً بارہ بج چکے تھے ...تنہائی، ڈر خوف طوفانی رات .....سوہن کی جان پر بنی ہوئی تھی ..

پھر آخر نیند کی دیوی مہربان ہو ہی گئی

..سوہن گہری نیند میں تھی جب غیر معمولی آہٹوں اور آوازوں پر اس کی آنکھ کھلی

تنہائی کا خوف..بادلوں کی کڑک ...طوفانی رات ....جان لیوا تھی ...آج پتہ نہیں

..کیوں ٹیڈی بیئر نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا

..آوازیں پھر ابھری اور شیطانیت اور خباثت سے بھرپور تھیں

جتنے بھی گھر میں مرد ہیں ....ان کو ختم کر دو ...اور جتنی بھی عورتیں ہیں ان کو اپنے قبضے میں ...آخر اتنی بڑی واردات کا کچھ تو انعام ملے ..اپنی رات رنگین بنا کر..

سوہن کی یہ مغلظات سن کر روح فنا ہوئی پوری جان سے لرز گئی ...پورا وجود پسینے میں نہا گیا..

وہ خوف و دہشت سے بیڈ سے نیچے اتری ایک ہی جست لگا کر اس درمیانی دروازے تک پہنچی ..جس کے پار اس کا ظالم محافظ اس سے غافل ہوا بیٹھا تھا اس نے بجلی کی رفتار سے دروازہ کھول کر لاک کیا

.وہ جو بیڈ پر تڑپ تڑپ کر سویا .....ابھی ابھی گہری نیند میں گیا تھا

سوہن نے اسے نازک سے ہاتھوں سے جھنجھوڑ ہی ڈالا..

یش........یشب.....اٹھیں...پلیز اٹھیں .وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی..

یشب کی آنکھ کھلی اور اسے اس طرح ہراساں دیکھ کر نیند بھک سے اڑی

سوہن......جان....میری..جان کیا ہوا وہ بھی گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا..کہ

سوہن جو اس پر جھکی ہوئی تھی سیدھی ہو کر سختی سے اس سے لپٹی اور اپنا چہرہ

اس کے سینے میں چھپا لیا..

یشب نے اس کے گرد مضبوطی سے اپنے بازو حمائل کیے

کیا ہوا...جان

وہ ......وہ ...بب ..باہر کوئی ہے ... مم ...میں نے خود ...سنا ..وہ ....سب کو مم ....مارنے کی بات .کک ..کر رہے تھے ..اور ..اور ... مم ...مجھے ...لے جائیں گے..

یشب کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آیا.ماتھے کیو تیری چڑھی ..آہٹیں تو اب اسے بھی سنائی دے رہی تھیں..اس نے فوراً فون اٹھایا اور چند ضروری میسجز کیے

کچھ نہیں ہوگا...میری جان ...یشب نے اس کے کان میں سرگوشی کی ..تمھارے ..قریب سے تو میں مخالف سمت سے آتی ہوا نہ گزرنے دوں ...یہ کون ہوتے ہیں رکو..

یشب نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا اور الماری کی طرف بڑھا ..وہاں سیکرٹ کیبن سے گن نکالی ..

سوہن نے گن دیکھی تو دہشت کے مارے پورا جسم ٹھنڈا پڑا گیا ..چہرہ پیلا زرد ہو گیا ..یشب گن لے کر دروازے کی طرف بڑھا کہ کمرے کے درمیان میں ہی سوہن نے بری طرح اس سے لپٹ کر اسے باہر جانے سے روک لیا .وہ سسک رہی تھی

..نن .....نہیں ...پلیز مت جائیں باہر ...اگر .....آپ ...کو کچھ .ہو گیا .تو وہ سسکتی اس کے سینے میں منہ دیئے اس کی شرٹ بری طرح مٹھیوں میں جکڑ کر توڑ توڑ کر لفظ ادا کر رہی تھی.

یشب نے بے یقینی سے اسے دیکھا ..اسے حیرت ہوئی.

لیلن پھر بولا .... سوہن جان ...پلیز ...بزدل نہیں ہوں میں..مجھے بزدل مت بناؤ ....دیکھنے دو مجھے باہر..

نن ...... نہیں .. نہیں ..وہ اس کے سینے میں منہ دئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی..

...پھر پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی اور بھاری بوٹوں کی آوازیں سنائی دیں

نور منزل کو چاروں اور سے گھیر لیا تھا ...وہ جو کوئی بھی تھے شاید یشب شاہ آفندی کو جانتے نہیں تھے جنھوں نے اس کے گھر میں گھس کر اس کی جان کو ہراساں کرنے کی جرات کی تھی..

اب ان کا انجام بہت بھیانک ہونے والا تھا..

پھر فائرنگ کی دل دہلا دینے والی آوازیں سنائیں دی ..سوہن کی بچی کچھی جان بھی لرز گئی ..وہ تیورا کر گر پڑتی کہ یشب نے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیتے ہوئے تسلی دی کہ وہ اس کے پاس ہے ..

..پھر یشب کا فون رنگ ہوا ...اس نے سوہن کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور فون رسیو کیا

یس سر ....چار لوگ تھے ......دو جہنم رسید کر دئے گئے ہیں ..دو حراست میں ہیں ...آپ باہر آکر تسلی کر لیں ...پورا گھر کلئیر ہے ...شاید رحیم سر کے سیاسی حریفوں کی کارستانی ہے ..

..یشب نے سوہن کی غیر ہوتی حالت دیکھی ..فون رکھا

سوہن جان سب ٹھیک ہے ......وہ جو کوئی بھی تھے پکڑے جا چکے ہیں میں باہر دیکھ کر آتا ہوں...

وہ یشب کی شرٹ چھوڑنے کو تیار نہیں تھی ..پھر یشب نے نرمی سے اسے اشارہ کرتے ہوئے شرٹ چھڑائی اور باہر چلا گیا....

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کمرے میں آیا..دروازہ لاک کیا .سوہن بیڈ پر بیٹھی بے چینی سے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخا رہی تھی..

آدھی رات سے بھی زیادہ کا وقت ہو چکا تھا ..یشب کو دیکھ کر وہ پھر اس کی طرف لپکی ..اور اس کے سینے سے لگ کر پھر رو دی...

سب ٹھیک ہے ... سوہن .....اس نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی ..وہ لوگ سلاخوں کے پیچھے ہیں ..اب کوئی نہیں ہے گھر میں.. سکیورٹی گارڈز باہر ہیں ..ڈرو مت میری جان..

یشب نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا .اور بیڈ پر بٹھایا.

چلو شاباش جلدی سے سو جاؤ ...یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سوہن نے تڑپ کر پھر اس کا بازو دبوچ لیا..

آ..آپ ...آپ ..کہاں جا رہے ہیں..

دوسرے کمرے میں ...وہ سنجیدہ سا بولا ..درمیان میں بس ایک ڈور ہی ہے..........میں جاگ رہا ہوں ..جان .. تم سو جاؤ

نہیں ...آپ ادھر ہی سو جائیں...پلیز

...کیوں

...مجھے ڈر لگ رہا ہے ...وہ پھر سسکی

...اور مجھے اپنے آپ سے ڈر لگ رہا ہے ....بے تحاشا .. سوہن ..چھوٹی بچی ہو کیا

..یار .....جو سمجھتی نہیں ..آج اگر میں یہاں رکا تو خود کو روک نہیں پاؤں گا

وہ پھر اسے بیڈ تک لے کر آیا ....اور واپس مڑا

وہ بے بسی سے لب کاٹنے لگی کہ زور کی بجلی کڑکی اور سوہن کے رہے سہے

.اوسان بھی خطا ہوئے

..ایک دلخراش چیخ ماری اور کانوں پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ کر رو دی

یشب بھاگ کر سوہن کے پاس آیا اور کھینچ کر اسے سینے سے لگایا ..تواتر سے بہتے آنسو اپنے لبوں سے چننے لگا ..

ششششششش ... خاموش بلکل ..خاموش میں یہیں ہوں تمھارے پاس تمھارے قریب ...

اس نے سوہن کو بیڈ پر لٹایا اور زرا فاصلے پر خود بھی اس کے پاس لیٹ گیا....سوہن کھسک کر پھر اس کے قریب ہوئی اور اس کے سینے میں منہ دے لیا..

....یشب نے گہری سانس بھری ...آخر کتنا روکتا خود کو ...کتنا سہتا تڑپ کر اسے بانہوں کے حصار میں جکڑا ...اس قدر قریب نرم و نازک گداز مہکتا وجود اسے مدہوش اور بے خود کر گیا..اس کے بالوں کی مسحور کن خوشبو روح میں سمائی.

رگوں میں اس کا عشق اور طلب خون بن کر دوڑا ..اس کی گردن پر جھکا اور اپنے دہکتے لب رکھے

.اس کے ہاتھ اس کی نازک کمر پر شدت سے اپنا لمس چھوڑ رہے تھے

سوہن نے آنکھیں سختی سے بند کیں ...کمر پہ اپنی کھلتی زپ اور اس کی جسارتوں سے تڑپ کر اس نے یشب کی کمر سے پکڑی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا..

یشب نے اسے سیدھا کیا اور اس کے ہاتھ تکیے سے لگائے ...اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھایا..

لمحے بے حد فسوں خیز تھے....

سوہن ......یشب نے جزبات سے بوجھل آواز سے اسے پکارا اور اپنا منہ اس کے بالوں میں چھپایا..

سوہن نے جواب نہیں دیا...

مجھے جانے دو ....یشب نے کہا.

سوہن نے پھر گردن نفی میں ہلائی..

یشب کو سکون آیا ...اس کا مطلب وہ اس کی پیش قدمی قبول کر رہی تھی ..اسے اپنا آپ سونپ رہی تھی..

کالی طوفانی رات .... کڑکتی بجلی ..ایک طوفان باہر تھا اور ایک اندر آ چکا تھا..

صبح یشب کی آنکھ کھلی تو بے حد پریشانی سے اٹھ بیٹھا ..کمرہ خالی تھا.

افففف ....یہ کیا کیا میں نے ...اس کے ڈر اور خوف کا فائدہ اٹھایا ...وہ بھی نہیں

..ہے ..اس نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا ...یقیناً کہیں چھپ کر رو رہی ہو گی

.چیخ چلا رہی ہوگی

..وہ تڑپ کر اٹھا ...لاؤنج میں آیا ..کچن سے آوازیں آ رہی تھیں

تو یہ بات ہے ... .وہ دروازے کی چوکھٹ پر ٹیک . . . .Not bad......اووو

لگائے ہاتھ باندھے کھڑا دلچسپی سے سوہن کو دیکھ رہا تھا جو اس کی لائی فروزی فراک

..میں فریش سی کھڑی میگی سے یشب کا اور اپنا ناشتہ بنوا رہی تھی

تو محترمہ بھی عشقِ آتش میں جل رہی ہیں ..اسے سوہن کی خود سپردگی کا عالم یاد آیا

..تو روح تک میں سکون پھیل گیا

ہمممم محبت ہے ...پر اظہار نہیں ہے .پر اسے اپنی جانم سے باتیں کنفیس کروانی

..آتی تھیں ..وہ دل میں سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا

سوہن مڑی ...اسے اپنی جانب مسکراتا دیکھ کر سٹپٹا لئی ... جلدی سے میلی کو دیکھا ..وہ کام میں مصروف تھی...

..پلکوں کی جھالریں گرائے وہ بولی

...آپ فریش ہو جائیں ...ناشتہ تیار ہے

..اوکے ..وہ کہتا مسکراتا کمرے میں آیا ..کپڑوں کے لیے الماری کھولی ..تو چونک گیا

..ڈائری کدھر گئی ..مڑ کر دیکھا سوہن کے تکیے کے نیچے سے نظر آئی

بیڈ کے پاس آیا ..ڈائری کھولی .. مسکراہٹ گہری ہوئی ..اوو تو یہ بات ہے ... سکیچ دیکھا .جس پر مارکر سے اس نے تل بنا دیا تھا اور ہیر کہ آگے سوہن یشب آفندی لکھ کر نام مکمل کر دیا تھا..

اس نے گہری سی سانس لے کر سکون اپنے اندر اتارا ..اور آج وہ اس نام کی طرح خود بھی مکمل ہو گئے تھے.

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️💕💝💖❤️‍🩹

رات وہ آفس سے گھر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی تلاوت کر رہی تھی ...وہ وہیں اس کے پاس صوفے پر بیٹھا ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا ..

کچھ دیر بعد اپنے اوپر ٹھنڈی سی ہوا محسوس ہوئی تو آنکھیں کھولیں ..وہ اس پر دم کر رہی تھی ..

وہ مسکرایا...

آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں...

Urdu Novels Ghar

کیا بنا ہے؟

.بریانی، مٹر قیمہ اور میں نے پاستا بنایا ہے ..آپ کے لیئے

...وہ شرارت بھرے لہجے میں بولا ..پر مجھے تو رات والی ڈش کھانی ہے

سوہن کے طوطے آڑے ..چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا ..جلدی سے اٹھی دروازے کی طرف

.بھاگتی نروٹھے پن سے بولی

..قسم سے بہت خراب ہیں آپ

.ہاہاہا ہاہاہا یشب کا قہقہہ بے ساختہ تھا...

ڈنر کے بعد وہ کمرے میں آئے .....یشب آکر بیڈ پر براجمان ہو گیا ....سوہن خواہ مخواہ الماری میں منہ دلئے کوئی نادیدہ چیز ڈھونڈنے لگی...

...سوہن ...یشب نے ھمبیر سی آواز میں پکارا

.......جی

.ادھر آؤ...میرے پاس ..یشب نے اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی

.اس نے جھجھکتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ یشب کے ہاتھ میں تھمایا

..یشب نے اسے اپنے قریب بٹھایا ..کیا ڈھونڈ رہی ہو

کچھ نہیں ....سوہن نے انگلیاں چٹخائیں

..یشب نے لائٹ آف کی اور سائیڈ لیمپ جلایا

.ادھر آؤ ..سو جاؤ .....یشب نے اسے قریب لٹا کر اپنے حصار میں لیا

..سوہن ....یشب نے بوجھل سی آواز میں پھر پکارا

ج......جی...وہ بمشکل بول پائی

میری زندگی ....I Love you so much

.یشب نے بول کر انتظار کیا..آخر اس کی سماعتوں کو وہ دلفریب آواز سنائی دی

...یش.........یشب

...جی جانِ یشب

........I.....وہ......میں

..ہمم بولو میری جان

وہ........مم . ...میں ... بھی ...یہ بول کر اس نے اپنا چہرہ مضبوطی سے اس

..کے سینے میں چھپا لیا

..وہ گہرا سا مسکرایا

This is not fair..... Honey

بھی ایسے ہی چاہیے ..میں بھی کیا...مجھے answer جیسے میں نے بولا مجھے سمجھ نہیں آئی ..اس نے معصومیت سے کہتے اس کا چہرہ اپنے سامنے کرنے کی ..کوشش کی

.لیکن سوہن ٹس سے مس نہ ہوئی

یشب کو ہنسی آئی ...وہ ہلکے سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا ..تھوڑی دیر بعد ہی سوہن کی بھاری ہوتی سانسوں کی آواز آئی تو وہ بھی .سکون سے آنکھیں موندے سو گیا

چار دن بعد گرینی لوگ بھی آ گئے ...گرینی ، دعا اور شزا تو سوہن کے الوہی اور نکھرتے روپ کو دیکھ کر کھو گئے ..یشب اور سوہن کے چہرے پر الگ ہی ...سکون ...اور خوشی تھی

گرینی نے سکھ کا سانس لیا..یعنی دونوں نے اپنے رشتے کی خوشگوار شروعات کر لی ...تھی

💟💟💟💟💟💟💟💟💕💖❤️💝

...سوہن آج کامران ہاؤس آئی ہوئی تھی

تین ماہ ہو گئے تھے .شادی کو ....یہ تین ماہ یشب اور سوہن نے ایک دوسرے کی سنگت اور قربت میں کیسے گزارے پتہ ہی نا چلا...

وہ آفس میں بیٹھا ....کسی ضروری فائل پر کام کر رہا تھا ..آج اسے زیان کے کہنے پر فائزہ بیگم کے پاس چھوڑ کر آیا تھا ...واپسی پر لینے جانا تھا..

وہ اپنے کام میں مصروف سا تھا ..جب فون رنگ ہوا ...نمبر دیکھا تو ماتھے پر بل پڑ گئے.

ایک تو ان کو چین نہیں ...وہ بڑبڑایا ..فون یس کر کے کان کو لگایا..تو دا جی کی سرسراتی آواز کانوں سے ٹکرائی.

...کیوں ....بیٹا جی ..بڑی ہواؤں میں اڑ رہے ہو ...تم کیا سمجھتے ہو ہم انجان ہیں سب خبر ہے ہمیں ..اس بغاوت اور گستاخی کا کیا مطلب سمجھوں میں؟

دا جی آپ کیا بول رہے ہیں مجھے بلکل سمجھ نہیں آ رہی ..یشب نے جان بوجھ کر ....جان چھڑانے کو کہا

...اچھا میں سمجھاتا ہوں ...دا جی نے دانت پیس کے کہا ..تمھاری جرات کیسے ہوئی ......خاندان سے باہر شادی کرنے کی

جیسے آپ کے بیٹے کو ہوئی تھی...وہ نڈر سا بولا

میرے بیٹے کی پہلی خاندانی بیوی نہیں تھی ...یشب شاہ ..میں عفان کو کیا جواب دوں..

.آفندیز رکھ لیتے ہیں جی بہلانے کا سامان .. تم اس معاملے میں بھی خود پسند ہو بازار سے خریدنے کے بجائے خاندان کی پاک صاف لڑکی لے آئے ...پر اسے اپنے گلے کا ڈھول مت بناؤ ..میں آ رہا ہوں شہر اس سے پہلے پہلے اس چھوکری سے ...جان چھڑا لینا ورنہ اچھا نہیں ہوگا

یشب کا دل کیا ان کے اتنے گھٹیا الفاظ پر کچھ کر گزرے ...پر ضبط سے بولا

تو پھر آپ بھی سنیں داجی ...وہ میری بیوی ہے ..میری زندگی میری محبت ..آپ کو یہ تو پتہ چلا کہ میں نے شادی کی ہے ..میرے پاگل پن کا نہیں پتہ چلا آپ ..کو ..میں مر جاؤں گا پر اسے خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا

تو پھر دیکھتے جاؤ یشب شاہ ..اب بھی وہ اپنی ماں کی طرف ہے ناں ......اسے
..کیسے تمھاری زندگی سے نکال کر پھینکتا ہوں

........یشب نے موبائل سامنے دیوار میں دے مارا

💝❤️💖💕💟💟💟💟💟💟💟💟💟

....سوہن فائزہ بیگم کی گود میں منہ دیئے لیٹی تھی......رات کے آٹھ بج چکے تھے
...سوہن کی طبیعت بہت عجیب ہو رہی تھی
...جب مخصوص کلون کی خوشبو آس پاس مہکی
اسلام و علیکم ..یشب کی بھاری آواز سنائی دی

...وعلیلم السلام ...بیٹا بہت جلد نہیں آ گئے ...فائزہ نے چھیڑا وہ ہلکا سا مسکرایا

...آج اس کے چہرے پر غیر معمولی سنجیدگی تھی ...سوہن نے نوٹ کیا

....بس آنٹی ...کام ختم ہوا تو آفس سے جلد اٹھ آیا

چلو ٹھیک ہے یہ تو تیار ہے ...کب سے تمھاری راہ دیکھ رہی ہے..سوہن نے

...فائزہ بیگم کی طرح خفت سے دیکھا تو وہ ہنس دیں

ان کے گلے مل کر سوہن یشب کے ہمراہی میں باہر آئی ...گاڑی کی طرف آئی ہی تھی کے نگاہوں کے سامنے دنیا گھوم گئی ...وہ لڑکھڑا کر گر پڑتی کے یشب نے بوکھلا کر اسے سنبھالا

سوہن ......کیا ہوا .. طبیعت ٹھیک ہے نا تمھاری

جی ٹھیک ہوں میں ...وہ نقاہت آمیز لہجے میں بولی ...بس تھکاوٹ سی ہے گھر جا کر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی ...سوہن نے اسے تسلی دی..

یشب نے اسے کمر سے تھام کر گاڑی میں بٹھایا ...اور خود فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا..

.آپ کچھ پریشان نظر آرہے ہیں ... سوہن نے کہا

...نہیں ... ہنی بلکل بھی نہیں

گھر پہنچے تو گرینی، شزا، اور دعا ڈنر پر ان کا ویٹ کر رہیں تھیں ...گرینڈ پا بھی آ گئے...

سب ڈنر کر رہے تھے .....سوہن بے زار سی منہ بنائے بیٹھی . تھی ..یشب نے ٹوکا..

سوہن ....پہلے تھکاوٹ ہو رہی ہے ...اب کھانا بھی سہی سے نہیں کھا رہی... سہی طرح کھانا کھاؤ ..یشب نے اس کی پلیٹ میں اور چاول ڈالے جن سے وہ پہلے ہی ہاکی کھیل رہی تھی..

......یقین کریں میرا بلکل بھی دل نہیں چاہ رہا کھانے کو ..وہ روہاںسی ہوئی

..یشب کھانا کھا چکا تو اس نے گرینڈ پا کو اشارہ کیا

finish ہنی مجھے گرینڈ پا سے بزنس کے سلسلے میں ضروری بات کرنی ہے ..یہ کر کے اٹھنا ہے تم نے یہاں سے ..یشب نے سنجیدگی سے کہا اور گرینڈ پا کے ساتھ سٹڈی میں چلا گیا..

سوہن نے برا سا منہ بنایا ...پھر کچھ سوچ کر فریزر کی طرف گئی ...جب واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں اچار کا جار تھا اور آنکھوں میں ایک چمک سی ..پھر اس نے دال چاول کافی سارے اچار کے ساتھ چٹخارے لے کر کھائے ..گرینی نے معنی خیز نگاہوں سے دعا کی طرف دیکھا.

...کچھ دن سے وہ سوہن کی گری گری طبیعت اور چڑچڑا پن سا نوٹ کر رہی تھیں ...پر خونی حویلی کی داستان کی وجہ سے بے یقینی سی بے یقینی تھی

دعا بھی سوہن کو دیکھ رہی تھی ..جو اب اچار میں سے صرف کیری کی پھانک مزے سے کھا رہی تھی ..

وہ بھی حیرت سے گنگ سی تھی ..اور حقیقت بھی یہی تھی کہ بھلا خونی حویلی کے کالے سائے اس معصوم تک کیسے پہنچ سکتے تھے ..وہ تو فرشتوں جیسی پاک اور معصوم تھی .

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو کنفیوز سی ہو گئی ...

وہ گرینی پتہ نہیں کیوں مجھے اچار بہت اچھا لگ رہا ہے ...اس نے معصومیت سے کہا

گرینی ہنسی ..کوئی بات نہیں بیٹا ...اور اٹھ کر اس کا ماتھا چوما .

جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں آرام کرو .. طبیعت ٹھیک نہیں تمھاری ..

جی ..وہ کہہ کر کمرے میں آ لئی ..کافی دیر انتظار کرنے کے بعد یشب لال انگارہ آنکھیں لئے کمرے میں داخل ہوا..

وہ پریشان سی قریب آئی

کیا بات ہے ... خیریت ہے ...آپ کو کیا ہوا...وہ گھبرائی سی قریب آئی ..یشب نے تڑپ کر اس کو خود میں بھینچا ..گرفت بہت سخت تھی..

سوہن کو تکلیف ہوئی...

یش ....یشب .... مجھے درد ہو رہا ہے .....سوہن نے گھٹی سی آواز میں کہا..

یشب نے اچانک اسے چھوڑا ...اور دانتوں تلے لب کچل کر واش روم چلا گیا...

سوہن بہت الجھ گئی ... صبح سے وہ اسے ڈسٹرب سا لگ رہا تھا....

وہ کافی دیر بعد باہر آیا ...شاید خود کو ریلیکس کرنے کے لیے کافی دیر تک شاور کے نیچے رہا ہوگا...

ہنی ...اب تک کیوں بیٹھی ہو ...چلو لیٹو

سوہن نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا ...اپنا عادی بنا کر اب وہ اسے کہہ رہا تھا

کہ اس کے بغیر سو جائے...اس کی شکایتی نظریں دیکھ کر

...وہ قریب آیا ...بیڈ پر لیٹ کر اسے حصار میں لیا

..سو جاؤ ہنی .....اس نے دھیمی سی سرگوشی کی

...آپ کو کیا

ششششش .یشب نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی ..سو جاؤ

..اور پھر وہ خاموشی سے سو گئی ..جبکہ یشب کی نیندیں داجی نے حرام کر رکھی تھی

اب بھی رحیم ملک نے انھیں سمجھانے کی بہت کوشش کی ..پر ان کی وہی رٹ

تھی .وہ کسی طور نہیں مان رہے تھے اور بار بار اسے سوہن کے حوالے سے دھمکیاں دے رہے تھے..

یشب نے نفرت سے دانت بھینچے.اور آخر سوہن کی قربت میں اس نے ہر ڈر کو سر سے جھٹکا اور سکون سے سو گیا....

اگلی صبح معمول کے مطابق وہ ناشتہ کر کے آفس چلا گیا..دل بے حد پریشان تھا کسی انہونی کے ہونے کا ڈر بار بار ستا رہا تھا..

سوہن گرینی کے کمرے میں ان کی گود میں سر دلئے لیٹی تھی ..یشب نے ناشتے میں زبردستی جو ایک دو بریڈ کے سلائس کھلائے تھے ..ان سے سخت قسم کا دل متلا رہا تھا..

آخر وہ ایک زبردست قسم کی ابکائی لے کر اٹھی ...واش روم بھاگی ..دعا جو اسے ہی دیکھنے آ رہی تھی ایک دم گبھرائی..

.....کیا ہوا گرینی

سوہن کی طبیعت زیادہ بگڑ رہی ہے ..اسے چیک اپ کے لئے لے کر جانا پڑے گا ..یہ اب تک باہر کیوں نہیں آئی ..گرینی نے پریشانی سے کہا

..دعا نے جا کر دیکھا تو اوسان خطا ہوئے

گرینی ...دیکھیں .سوہن بے ہوش ہو گئی ہے ..وہ دونوں اسے اٹھا کر بیڈ تک لائیں ...گرینی نے اپنی فیملی ڈاکٹر کو فون کیا...

...ان کی لبھرائی ہوئی سی آواز سے وہ پانچ منٹ میں ہی نور منزل چلی آئیں

..انھوں نے تفصیلی چیک اپ کیا ..اور گہرا سا مسکرا دیں

...مبارک ہو ثروت آنٹی ..آپ کے نواسے کی بیگم پریگننٹ ہیں

...گرینی اور دعا بے حد خوش ہوئیں .. خوشی سے ایک دوسرے کو گلے سے لگایا

..سوہن جو کہ ہوش میں آ چکی تھی ..اب بھی نقاہت محسوس کر رہی تھی

کمزور ہے بہت ... بہت زیادہ خیال رکھنا ہوگا آپ کو اس چھوٹی سی گڑیا کا...ابھی وقتی طور پر میں میڈیسن دے رہی ہوں ..پھر ہوسپیٹل آکر تفصیلی چیک اپ کروائیے گا..

..بس اب آرام کرے یہ

گرینی نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور انھیں رخصت کر کے سوہن کے سرہانے آکر بیٹھ گئیں ..دعا بھی پر جوش سی وہیں بیٹھی تھی..

...میلی جوس دے کر گئ تو دعا نے اسے تکیہ کے سہارے اٹھ کر بٹھایا

چندا یہ جوس پیو اور سارا فنش کرو ..دعا نے اس کے لبوں کے ساتھ جوس لگایا جو

..اس نے بمشکل آدھا پی کر بے زاری سے منہ پیچھے کر لیا

..گرینی مجھے نہیں پینا ..وہ کڑوے کڑوے منہ بنا رہی تھی ..گرینی مجھے کیا ہوا ہے

..ڈاکٹر نے کیا کہا ہے ..وہ اپنی اس حالت سے جھنجھلائی ہوئی سی تھی

...گرینی نے اس کا منہ چوما ہے ..میری بچی میرا پگلا بیٹا پاپا بننے والا ہے

..سوہن کی دونوں آنکھیں تحیر سے کھلیں اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئ

..ہیں ...گرینی کب ہوا یہ ...کیسے ...انھوں نے مجھے تو نہیں بتایا

دعا اور گرینی تو ہنس ہنس کر بے حال ہی ہو گئیں اس کی بونگیوں سے

گڑیا وہ تو تم اسے بتاؤ گی کہ تم مما بننے والی ہو ...تو پھر ہی تو اسے پتا چلے گا کہ وہ

....پاپا بننے والا ہے

اب سوہن کا تمام بات سمجھ کر چہرہ لال ٹماٹر ہوا تھا وہ دونوں ہاتھوں سے معصومیت سے اپنا چہرہ چھپا گئی جیسے یشب شاہ دیکھ رہا ہو...

اس نے اپنا منہ گرینی کی گود میں چھپایا ....میں نہیں بتاؤں گی ان کو گرینی آپ بتا دینا پلیززز ..و روہانسی ہوئی

نہیں بابا ..میں تو نہیں جس نے یہ اتنی بڑی خوشی دینی ہے اسے وہی .. بتائے..

دعا آپ بتا دینا ...پلیز

کیوں بھئی ... تم ہی بتانا ... میں تو نہیں بتا رہی بلکل بھی ..دعا نے ہری جھنڈی دکھائی...

وہ جھلا کر کمبل میں منہ دیئے لیٹ گئی

رات کو جب ڈنر کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئے تو وہ بے چینی سے بیڈ پر بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی..

...یشب کسی گہری سوچ میں تھا..اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑے ہوئے تھے داجی اسکے پاپاچچا ان کا خر دماغ بیٹا اور سارے بھائی ضد بازی میں آج ہی سب یہاں آئے ہوئے تھے اور فارم ہاؤس میں رکے تھے ... صبح داجی نے اسے اور رحیم ملک کو فارم ہاؤس بلایا تھا اور دھمکی بھی دی تھی کہ اگر وہ نا آئے تو وہ خود نور منزل آ جائیں گے...

یہ بلکل ٹھیک نہیں ہو رہا تھا ...یشب کی سوہن کے حوالے سے جان پر بنی ہوئی تھی ..وہ اپنوں کے لئے اپنوں سے ہی کیسے لڑ سکتا تھا ..بہت پریشان تھا

اور اس پریشانی میں اپنی جانم کی انگلیاں چٹخانا بھی اگنور کر چکا تھا جنہیں دیکھ کر

ہمیشہ اسے پتہ چل جاتا تھا کہ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے.

وہ غائب دماغی سے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر بیڈ تک آیا..

بیڈ پر بیٹھا...

سوہن کھسک کر قریب ہوئی...

یش ......یشب......وہ جھجھکی..

ہوں........

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے....

کہو میری جان......

یشب .....وہ ...آپ ..... میں ....وہ بری طرح دوپٹہ سے کھیلتی کنفیوز ہو رہی تھی.

یشب کا فون رنگ ہوا ...وہ فون کی طرف متوجہ ہوا ..رکیں تن لیئں آنکھیں لال سرخ ہو گیئں ..

سوہن ......میری جان .... تم سو جاؤ مجھے گرینڈ پا سے ضروری بات کرنی ہے ...

یشب نے اس کے ماتھے پر نرمی سے بوسہ لیا

مگر مجھے.......

سوہن ....سو جاؤ

لیکن........

ششششش ..بس لیٹ جاؤ اور آرام کرو...اس نے اسے لٹا کر اوپر کمفرٹر دیا

یشب ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکلتا چا گیا...

سوہن اٹھی ...اور رو دی ....کچھ یوں بھی طبیعت بوجھل تھی ..کچھ یشب کا رویہ سمجھ سے بالاتر تھا ..

یہ مجھے اگنور کیوں کر رہے ہیں .. مجھ سے ناراض تو نہیں ...اسے نئی فکریں لاحق ہوئیں ..آخر رو رو کر نیند کی وادی مہربان ہو ہی گئی ...

یشب کمرے میں آیا تو بیڈ پر لیٹا ... سوہن کو دیکھا تو چونک گیا ..مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان اب بھی چہرے پر موجود تھے ..اس نے لب بھینچے ..سوہن کے قریب آیا اسے بے حد احتیاط سے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا .اور سینے میں بھینچ لیا ..

میری جان تمھارے لیے ..تمھاری جان کی حفاظت کے لیے ہی یہ دیوانہ بن آب مچھلی کی طرح تڑپتا پھر رہا ہے ..یشب کی آنکھ سے ایک باغی سا آنسو نکلا اور سوہن کے بالوں میں جزب ہو گیا .....

صبح یشب آفس نہیں گیا ...رحیم بھی پریشان سے تھے ..گرینی نے کمرے میں جا

....کر ان کی پریشانی کا سبب پوچھا تو انھوں نے سب بتا دیا

..گرینی بھی بے حد پریشان ہوئیں

شبیر شاہ آفندی کا دماغ خراب ہو گیا ہے ...پورے خاندان کے دماغ میں گند بھرا

ہے جو اتنی معصوم سی بچی کو عیاشی کا سامان اور اس طرح کے گندے لفظوں

سے نواز رہے ہیں ..یہ جانے بغیر کہ اس کی کوکھ میں انھی کا ہی وارث پل رہا

..ہے

کیا .....رحیم نے حیرت اور سر خوشی میں کہا

ثروت ابھی جو آپ نے کہا ......کیا میں نے سہی سنا

...جی ہاں .....رحیم ہمارا یشب پاپا بننے والا ہے

اوہ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے .. شبیر شاہ آفندی کو پتا چلا تو وہ خوشی سے جانے

..کیا کر بیٹھے ..رحیم بے حد خوش ہوئے...یشب کو پتا ہے

.. نہیں میرا خیال وہ پگلی اسے بتا ہی نہیں پائی

اتنے میں یشب ہلکی سی ناک کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا ...چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا

...چلیں گرینڈ پا ...ثروت کچھ بولنے لگی تو انھوں نے اشارے سے خاموش کرا دیا

.کہ سب ٹھیک ہونے کہ بعد اسے یہ خوشخبری سنائی جائے

.ثروت خاموش ہو گئی ..وہ دونوں فارم ہاؤس کے لئے نکلے

.یشب اور رحیم ملک گھر سے نکلے تو گرینی نے دعا کو بلا کر تمام صورتحال سے آگاہ کیا

...اور اسے اس کے باپ کی شرط بتائی

دعا بے حد پریشان ہوئی ....رحیم کہہ کر گئے تھے کہ سوہن کا خیال اب انھیں رکھنا ہے .ان کی ہوائیاں تو تب اڑیں جب نور منزل میں عفان شاہ اور یشب کے بھائی دلاور شاہ کو داخل ہوتے دیکھا ...باہر ان کے ڈھیر سارے آدمی سیکیورٹی گارڈز اور تیمور پر حاوی ہو گئے تھے ..

...وہ لاؤنج میں داخل ہوئے

..ثروت نے تحمل سے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا

بیٹا بیٹھ جاؤ ..معاملات غصے سے نہیں ...بات چیت سے بھی حل کیے جا سکتے ہیں ..

اب بات چیت کرنے کو بچا کیا ہے ..آپ کے نواسے نے میری بیٹی کی زندگی برباد کر دی ..اور آپ بیٹھی تماشہ دیکھتی رہیں ...آپ کی اپنی بیٹی ہوتی تو تب دیکھتا ..

عفان نہایت بدتمیزی سے کہتے ان کے سامنے صوفے پر فرعونیت لئے ہوئے بیٹھ گئے

...بابا پلیز ...گرینی سے بد تمیزی نا کریں یہ سب میری مرضی سے ہوا ہے

تمھارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے ...تعویذ دھاگے کیے ہوں گے اس نے تم پر اور یشب پر ...جو تم دونوں کا دماغ گھوم گیا ہے ...پر میں یہ نہیں ہونے دوں گا میں ...اسے تمھارے راستے سے ہٹا کر دم لوں گا

کیا ملے گا آپ کو ایک معصوم کی جان لے کر ...بابا چلیں جائیں یہاں سے میری زندگی سے ...میں ان دونوں کو خوش دیکھ کر خوش ہوں ...دعا دھاڑی.

عفان نے حیرت سے اپنی اس بیٹی کو دیکھا جو ان کے سامنے اونچی آواز میں بولنا تو دور کی بات کبھی نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا ..اور آج...

وہ غصے سے چنگھاڑے

اس دو ٹکے کی چھوکری کے لئے اپنے باپ سے زبان چلا رہی ہے .بڑی دیکھی ہیں ایسی معصوم جو پیسے کے لئے امیر زادوں کو اپنے دام میں پھنساتی ہیں ..انھوں نے تمسخرانہ کہا..وہ راستے سے ہٹے گی ...تو تم جب اپنے شوہر کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارو گی ..دعائیں دو گی اپنے باپ کو...

میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی خوشیوں پر ...جن کی بنیاد کسی معصوم کی قبر پر کھڑی کی جائے ...بابا کان کھول کر سن لے میری لاش پر سے گزر کر آپ کو اس تک پہنچنا ہو گا..

یہ کہہ کر وہ بھاگی ..سوہن کے کمرے میں داخل ہوئی ..کھڑکیاں دروازے اچھے سے لاک کیے...

سوہن جو طبیعت خراب ہونے کے باعث بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی ..زہرہ آپ کیا ہوا؟ کی گردان کرتی رہی پر دعا نے کچھ بھی سنے بغیر

سوہن کو کمرے کے واش روم میں لاک کر دیا

وہ فارم ہاؤس داخل ہوئے تو داجی سے انھیں پتہ چلا کہ وہ بری طرح ٹریپ کیے گئے ہیں اور اس وقت گھر میں عفان اور اس کے سب سے بڑے بھائی دلاور اسلحہ سمیت موجود ہیں..

داجی نے یشب اور رحیم کی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کے سامنے طلاق کے پیپر رکھ دیے

رحیم نے پھر بولنے کی کوشش کی ..تو داجی نے بری طرح انھیں جھڑک دیا

آپ تو خاموش ہی ہو جائیں تو بہتر ہے یہ سب کچھ آپ کی شہہ پر ہوا ہے ..اب مجھے اپنے طریقے سے یہ سب ہینڈل کرنے دیں ..تو بہتر ہے.

بھاڑ میں جاؤ...رحیم ملک غصے سے تلملائے اور خاموش ہو گئے).دل میں بولے..ہونہہ .خونی حویلی کے بےوقوف سربراہ کرو اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے ہونے والے وارث کی زندگی برباد ..بھلا تم لوگوں کو کہاں کوئی خوشی راس آ سکتی ہے...)

برخوردار ...جلدی کرو فیصلہ ...ٹائم نہیں میرے پاس ...داجی نے لاپرواہی سے گھڑی دیکھتے ہوئے پوتے کا دھواں دھواں چہرہ دیکھا ...

رحیم ملک نے بے بسی سے پہلو بدلہ ...یشب نے شعلہ بار نگاہوں سے باپ اور بھائیوں کو دیکھا.جو سنجیدہ سے بے بس بیٹھے تھے ..کوئی اس کے حق میں نہیں بولا تھا..کہ پھر دا جی کی کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلتی آواز آئی

آخر ہو تو اسی خاندان کا خون ....تین مہینے تو بڑے ہیں یار عیاشی کرنے کے لئے آفندیز کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ..پر اب اس طلاق نامے پر سائن .... کر کے اس عیاشی کے سامان کو وہیں پھینک دو جہاں سے اٹھا کر لائے تھے ..

نہیں تو مجھے راستہ صاف کرنے کے اور طریقے بھی آتے ہیں .عفان کو صرف میرے اشارے کا انتظار ہے..اپنی ضد میں کیوں مجھ سے ایک چیونٹی جتنی معصوم جان ضائع کرواتے ہو...

او...رئیلی ...آپ کو فرق پڑے گا ایک معصوم جان ضائع کرنے کا..اب تک تو عادی ہو جانا چاہیے تھا آپ کو..یشب غرایا

شٹ اپ ...داجی دھاڑے ....اس معمولی سی چھوکری کے لیے اپنے دادا سے زبان لڑا رہا ہے ....جلدی فیصلہ کر طلاق یا موت

یشب کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا..

..کیا آپ جانتے ہیں ..یہ کر کے آپ اپنے پوتے کو بھی کھو دیں گے

..اپنی دل پسند چیز کھونے پر وقتی دھچکا لگتا ہے ..پھر مرد خود ہی سنبھل جاتا ہے

..داجی نے ہوا میں بات اڑائی

..یشب کا فون رنگ ہوا ...دعا کی کال تھی اس کی جان لبوں پر آئی

سپیکر پر ڈال کر بات کر ..داجی نے نیا حکم صادر کیا

یشب کے اعصاب چیخ رہے تھے ..رگیں پھٹنے والی ہوئیں ..اس کے غصے سے پورا آفندی خاندان خائف تھا پر آج اس کی کمزوری ان کے ہاتھ لگ چکی تھی

وہ بے بس تھا ..فون آن کر کے سپیکر پر ڈالا ..یشب کی روح فنا ہوئی

فون میں سے اس کی زندگی اس کی سوہن کی دل دہلا دینے والی دردناک چیخیں گونج رہی تھیں ..دعا بے تحاشا رو رہی تھی

دعا جو بے چین سی ادھر ادھر ٹہل رہی تھی ...اسے سوہن کی دبی دبی چیخوں کی آواز سنائی دی .وہ لپک کر گئی اور واش روم کا دروازہ کھولا..

..سوہن پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے دوہری ہو رہی تھی اور سسک رہی تھی

..سوہن ..گڑیا ..کیا ہوا ..دعا اسے بمشکل باہر لائی بیڈ پر لٹایا اور اس کا چہرہ تھپتھپایا

زہ ....رہ .... آپی .... درد ...... بہت .... ہوس .... ہوسپیٹل ..توڑ توڑ کر لفظ ادا

..کرتی..وہ بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑے تڑپ رہی تھی

..دعا کو سمجھ آئی تو روح فنا ہوئی ....بوکھلا کر یشب کو کال ملائی

.یشب نے کال رسیو کی ...سوہن کی چیخیں نور منزل میں گونج اٹھی

ادھر یشب کی کسی انہونی ہونے کے احساس سے زبان تالو سے چپک گئی ..آخر

.بے تحاشا روتے ہوئے دعا ہی بولی

..یشب ...کہاں ہو .. تم پلیز آ جاؤ اپنی سوہن کے پاس اسے تمھاری ضرورت ہے

..شی از پریگننٹ ... تم پاپا بننے والے ہو یشب

..اس بات پر داجی بے تحاشاچونکے

یشب یہ بہت تکلیف میں ہے اسے ہوسپیٹل لیجانا ہوگا پلیز آجاؤ ..دعا ملتجی انداز

..میں بولی

پھر یشب بولا داجی کی آنکھوں میں لال انگارہ آنکھیں ڈال کر .. نہایت سرد لہجے میں

دعا مرنے دو اسے ... غیرت مند ماں باپ کی غیرت مند اولاد ہے اس کے پیٹ

میں .پیدا ہونے کے بعد جب اسے پتا چلتا کہ اس کی ماں کو عیاشی کا سامان کہا

جاتا رہا ہے تو وہ تو تب بھی مر جائے گا ..اسی لئے اسے اس گندے خاندان کی

نسل کا حصہ بننے سے بہتر ہے مر جانے دو ....یہاں ویسے بھی سب یہی چاہتے

ہیں......... ..

..دعا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے موبائل کی جانب دیکھا

یہ سب کہتے ہوئے

....یشب کی دل کی دنیا تہہ و بالا ہوئی ..پر وہ پھتر بنا بیٹھا رہا

دا جی دھاڑے ..یشب ....دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا ..انہوں نے کانپتے

ہاتھوں سے عفان کو کال ملائی جو پہلی بیل پر رسیو کر لی گئی

یہ سب اتنی جلد اور اچانک ہوا کہ داجی کا تو بس نہیں چل رہا تھا.وہ اڑ کر نور منزل پہنچیں ..اپنی نسل کے امین کو بچانے کے لیے کیا کر بیٹھیں.

..عفان نے کال رسیو کی

ہاں عفان میری بات نہایت غور سے سنو ..بہو ماں بننے والی ہے ..اس کی طبیعت خراب ہے جتنی جلدی ہو سکے دعا کے ساتھ اسے ہسپتال لے کر پہنچو..

..ہم سب آ رہے ہیں

.خوشی ..فکر ....اپنے وارث کو کھو دینے کا ڈر کیا کچھ نہیں تھا ان کے چہرے پر

ابھی ابھی جو سوہن کے لئے اتنے ہتک آمیز جملے بول رہے تھے ان کے منہ سے اچانک بہو سن کر یشب بے حد تلخی سے تمسخرانہ سا ہنسا..

...وہ آگے پیچھے بھاگے اور گاڑیاں لے کر نکلے

رحیم نے پیچھے مڑ کر نواسے کا بگڑا ہوا پتھرایہ سا مزاج ملاحظہ کیا ..وہ ٹس سے مس نا ہوا تو وہ بھی جلدی سے وہاں سے نکلے ..

عفان نے فون میں سے جب داجی کا نیا حکم نامہ سنا تو وہ بھی بوکھلائے ..جلدی سے ثروت سے سنجیدگی سے بولے ..آپ کی بھو کی طبیعت خراب ہے وہ شاید ماں بننے والی ہے داجی نے فوراً ہسپتال لے کر جانے کا بولا ہے ..ثروت کی جان میں جان آئی یقیناً اگر داجی کو بچہ کے بارے میں پتہ چل چکا ہے تو اب کم از کم سوہن کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے

..وہ سب سوہن کے کمرے کی طرف بھاگے

..ثروت نے دعا کو آواز دی

دعا ....دروازہ کھولو .سوہن کو ہوسپیٹل لے کر جانا ہے ..یہ سنتے ہی دعا نے بے یقینی سے دروازہ کھولا سامنے باپ کو دیکھ کر پھر دروازہ بند کرنے لگی تو دلاور نے ..ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا

پاگل مت بنو دعا بیٹا ...بچی کو ہسپتال لے جانے دو..دلاور جو سالہا سال سے حویلی میں بچے کی کلکاری کی گونج سننے کو ترس رہے تھے بے حد بے چینی سے .....بولے

..گرینی سوہن کے پاس آئیں ...جو تڑپ تڑپ کر نڈھال سی ہو چکی تھی

..گگ ..گرینی ..مم ..میں مر

..گرینی نے اسے زور سے خود میں بھینچا

..دعا بڑی سی چادر اوڑھاؤ اسے جلدی

دعا بھاگ کر چادر لے کر آئی ..اور سوہن کا پورا وجود چھپا دیا ..دلاور نے اسے بچوں کی طرح گود میں اٹھایا ....اور اسے لے کر ہوسپیٹل کے لئے نکلے..

ہوسپیٹل میں icu کے باہر وہ سب بیٹھے تھے ...جب شبیر شاہ آفندی اور ذیشان شاہ ہمرا اپنے بیٹوں کے بڑے کروفر سے ہسپتال میں داخل ہوئے ...پورے ہسپتال میں جیسے کھلبلی سی مچ گئی تھی..

icu تک آئے ہسپتال کے اونر بھی ان کے ساتھ تیز تیز قدم چلتے..

شبیر شاہ آفندی بڑے رعب دار سرسراتے لہجے میں اونر سے مخاطب ہوئے.

ڈاکٹر اگر میری بہو یا اس کے بچے کو کچھ ہوا تو تمھارے پورے ہسپتال کو آگ لگا دوں گا..

(جیسے یہ ان کے یا ڈاکٹر کے ہاتھ میں تھا)

انشاءاللہ دا جی ... سب بہتر ہوگا ..اللہ تعالیٰ خیر کرے گا

...اتنے میں ڈاکٹر اندر سے باہر آئیں

..شبیر شاہ کی بے چینی دیکھنے لائق تھی

کیا ہوا ڈاکٹر ... کیسی ہے میری بہو اور اس کا بچہ

جی الحمداللہ ..دونوں بلکل ٹھیک ہیں ..بلکہ دونوں نہیں .... تینوں ... جڑواں بچے ہیں ....ان کے ......شاید پریگنینسی سے پہلے ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے جس سے یہ تکلیف ہوئی انھیں ... بہرحال اب ٹھیک ہیں ..کچھ ٹریٹ منٹ کے بعد انھیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا..

شبیر اور ذیشان کا تو چہرہ مسرت سے لال سرخ ہو گیا تھا ...خوشی تو وہ تھی کہ بیان سے باہر...

داجی نے پورے ہسپتال میں مٹھائیوں کے ٹوکرے کے ٹوکرے بانٹ دیئے تھے...

غریب مریضوں کے لئے صدقے اور خیرات کے لئے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے...ان سب کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے.. رحیم ملک طنزیہ سی مسکان کے ساتھ ان کی یہ کاروائیاں ملاحظہ فرما رہے تھے.. ایک دو مرتبہ شبیر شاہ نے دیکھا ...آخر برداشت نہ کر سکے اور رحیم ملک کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے دوستانہ سا بولے..

...کیا ..یار ....اگر وہ الو کا پٹھا، گدھا ہمیں پہلے اتنی بڑی خوشخبری سنا دیتا

..تو اتنا بکھیڑا کھڑا ہی نہیں ہوتا

..وہ اب بھی یشب کی ہی غلطی گنوا رہے تھے

...اتنے میں نرس ان کے پاس آئی .... سر ..... میم کو روم میں شفٹ کر دیا ہے

..وہ بلکل ٹھیک ہیں آپ لوگ مل سکتے ہیں ..یہ کہہ کر وہ دوبارہ روم میں چلی گئ

داجی بے چین سے ہو کر اندر جانے لگے تو رحیم نے انھیں روک لیا

شاہ صاحب ... بچی انجان ہے آپ لوگوں سے ... ابھی ڈر جائے گی ..پہلے ثروت

..بیگم کو اور مجھے ملنے دیں اس سے ... پھر آپ لوگ آ جانا

ٹھیک ہے ....وہ پہلی بار ایک دفعہ کے کہنے پہ ہی مان گئے آخر اپنے چشم و چراغ

......کی ماں کی صحت کا جو سوال تھا

رحیم ملک دعا اور گرینی اندر داخل ہوئے تو وہ کمزور سی زرد چہرے کے ساتھ نڈھال سی بیڈ پر لیٹی تھی...ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی..

اس نے ان کے تعاقب میں دروازے کی جانب دیکھا ...نظر ناکام لوٹ آئی ...وہ دشمنِ جاں کہیں نہیں تھا ...اسے تکلیف ہوئی..

وہ اس کے پاس آئے گرینی اور دعا اس کے سرہانے ہی بیٹھ گئیں

اس نے دعا کو اشارہ کیا تو دعا نے اسے تکیوں کے سہارے زرا سا نیم دراز کر دیا..

رحیم ملک آگے آئے اور سر خوشی میں اس کا سر چوما

جیتی رہو بچی....اللہ تعالیٰ تمھیں صحت دے

میں ٹھیک ہوں گرینڈ پا..آپ لوگ پریشان نہ ہوں .وہ دھیمی سی آواز میں انھیں تسلی دینے کو بولی..

.....مجھے پتہ ہے میری گڑیا بہت بہادر ہے ..گرینی نے اس کا ماتھا چوما

..وہ گرینی ...وہ ...سوہن جھجھکی

....بولو میری بچی کچھ چاہیے تمھیں

...گرینی ...وہ......کدھر ہیں

دروازہ ناک ہوا ...گرینی نے اس کا سوال نظر انداز کیا ..دعا جلدی سوہن کو چادر اوڑھاؤ.

.دعا نے قریب رکھی چادر سے سوہن کا سر اور وجود ڈھانپا

..اندر آ جائیں ..رحیم ملک نے کہا

..داجی .....ذیشان، عفان .تینوں بھائی اندر داخل ہوئے

سوہن اتنے سارے رعب دار شخصیت کے مردوں کو اندر آتا دیکھ گھبرائی ... خوف زدہ سا ہو کر گرینی میں سمٹ گئی

..داجی اور وہ سب اندر داخل ہوئے تو پہلے تو وہ جی بھر کر حیران ہوئے

انھوں نے جو اپنے زہن میں امیج بنائی ہوئی تھی .ایک تیز طرار مکار لڑکی کی جو دولت کے لئے امیرزادوں کو پھانستی ہیں ...پہلے تو اس کی نفی ہوئی ...سامنے تو جو بیٹھی تھی ..اس کے چہرے پر فرشتوں جیسی معصومیت اور سادگی تھی..چادر میں لپٹی چھوٹی سی معصوم سی گڑیا

وہ دل ہی دل میں جی بھر کر اپنی سوچوں پر شرمندہ ہوئے ...اس کا خوفزدہ ہونا بھی نوٹ کر چکے تھے

....داجی اور ذیشان آگے آئے ..سوہن نے مضبوطی سے گرینی کے ہاتھ تھامے

گڑیا ...ڈرو نہیں یہ یشب کے دادا ہیں ..اور تمھارے داجی ..یہ یشب کے ڈیڈ ہیں تو تمھارے بھی بابا ہوئے ناں ...گرینی نے بتایا تو اس نے بے حد حیرت سے گرینی کو دیکھا ..وہ آگے آئے اور شفقت سے اس گڑیا کے سر پر ہاتھ رکھا.

..یہ یشب کے چچا ہیں اور یہ بڑے بھائی ....

دلاور بھی آگے آئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا ..وہ حیرت کے سمندر میں غوطے ..کھا رہی تھی وہ تو آج تک گرینی اور گرینڈ پا کو یشب کے دادا دادی سمجھتی آئی تھی ..وہ بے حد الجھی

پر ان کے چہروں پر خوشی دمکتی دیکھ رہی تھی .. حق کے عفان بھی خوش تھے کیونکہ ان کے بھی بیٹے کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو رہی تھی ..وہ سب صوفوں پر بیٹھے خوشگوار ماحول میں باتیں کر رہے تھے .ایسے جیسے کچھ گھنٹوں پہلے کچھ ہوا ہی ..نہیں تھا

..وہ تو حویلی میں بھی جشن کی تیاریوں کا فون کر چکے تھے

...جڑواں بچوں کا سن کر تو اور بھی ہواؤں میں اڑ رہے تھے

..سوہن گرینی کی گود میں ہی دواؤں کے زیرِ اثر سو چکی تھی

..داجی نے اسے پھر دیکھا

بچی تو بہت معصوم اورپیاری ہے رحیم ....میں بھی کہوں میرا پوتا کیوں اتنا پاگل ہو رہا ہے.گدھا نالائق ..ان کے لہجے میں شہد ٹپک رہا تھا . ..داجی نے رحیم ملک کو چھیڑا ....اب تو وہ بھی کھل کر ہنس دیئے..

نام کیا ہے اتنی پیاری بیٹی کا ...دا جی کے لہجے سے مٹھاس ہی نہیں جا رہی تھی

..سوہن ....سوہن یشب آفندی نام ہے گڑیا کا

...واہ...نام بھی بہت پیارا ہے

شبیر شاہ آپ لوگ جائیں نور منزل .....آرام کریں ..ہم لوگ لے آئیں گے سوہن ....کو گھر ....کچھ دیر بعد ڈاکٹر دوبارہ چیک کر کے پھر ڈسچارج کر دیں گے

نہیں بھئی ...ہم تو بہو کو ساتھ لے کر پھر ہی جائیں گے یہاں سے ...ویسے بھی ..یہ آرام کرنے کا تھوڑی جشن منانے کا وقت ہے

داجی نے جواب دیا ...تھوڑی دیر بعد ہی سوہن کو ڈسچارج کر دیا گیا تو وہ سب اسے لئے نور منزل کی طرف روانہ ہوئے

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

یشب فارم ہاؤس میں پاگلوں کی طرح ادھر ادھر چکر لگاتا آج پھر سگریٹ پہ ....سگریٹ پھونک رہا تھا ...کبھی ڈاکٹر کے الفاظ یاد آتے تو کبھی داجی کا طیش

دو طرف سے پھنس گیا تھا ..دا جی سے گلو خلاصی ہوئی تو دوسری جانب سے فکریں لاحق ہو گئیں.

زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی بھی تو سوہن کی جانب سے پریشانی کے ساتھ یہ ..تو وہی جانتا تھا کہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ابھی وہ کم از کم ایک سال کنسیو نہ کرے ....ورنہ اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے

....اس نے بے تحاشا دکھتی کنپٹیوں کو سہلایا

تیمور فون کر کے بتا چکا تھا کہ وہ بلکل ٹھیک ہے اور گھر آ گئ ہے ...اس کے دادا کے بھی کارنامے بتائے تھے جنھوں نے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے ..وہ پھر ..تلخ ہوا

ہونہہ .. خود غرض ..اب تو نہیں ایک سیکنڈ کے لئے دعا کا خیال آیا ہو گا بچے کا سن کر ...

بار بار فون پر سوہن کا نمبر جگمگا رہا تھا ..پر وہ کان بند کئے رہا ..میں زمہ دار ہوں اس سب کا جو اس کا اچھے سے خیال بھی نہیں رکھ پایا ... کبھی اس کی نازک سی جان کو کسی مصیبت میں پھنسا دیتا ہوں کبھی کسی ..وہ خود اذیتی کی انتہا پر بار بار ... خود کو کوس رہا تھا.. خود کو اذیت اور سزا دینا چاہتا تھا ..ایک مرتبہ پھر فون بجا ....اپنی زندگی کی آواز سننے کو مچلا ..فون یس کر کے کان کو لگایا

اسے بہت آرام سے اپنے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا..پھر پیر بھی بستر سے نیچے نا ....رکھنے دیا گیا

شام ہو چلی تھی اس ظالم کا کچھ اتا پتا نہیں تھی.. سوہن نے لئی مرتبہ اسے کال

...کی بیل جا رہی تھی مگر وہ رسیو نہیں کر رہا تھا..

وہ چھپ کر کئی مرتبہ اس کی بے عتنائی پر آنسو بہا چکی تھی ..اتنی تکلیف سے

..گزری تھی پر اس بے حس کو متعلق پرواہ ہی نہیں تھی جیسے

دل و دماغ میں کئی منفی سوچیں حاوی ہو رہی تھیں ..اسے جب سب سے زیادہ

..اس کی ضرورت تھی وہ تو پتا نہیں کہاں جا چھپا تھا

اتنی تکلیف ... منفی سوچیں جھنجھلاہٹ، چڑچڑاپن نے اس کے اعصاب چٹخا دیئے

..تھے

ایک آخری مرتبہ اسے کال کی ..اب کی بار کال رسیو ہوئی تھی ...مگر دوسری جانب

..خاموشی تھی

سوہن جب بولی تو اپنے حواس میں نہیں تھی... حقیقت جانے بغیر ابلتا لاوا آخر پھٹ پڑا ... سرسراتی آواز تھی سوہن کی

یقیناً عشق کا بھوت سر سے اتر چکا ہو گا ..کیا بات ...اتنی جلدی دل بھر گیا مجھ سے ..یہ کہہ کر وہ سسک پڑی

جبکہ دوسری جانب اس کے ہر لفظ سے یشب کے دل پر قیامت اور چہرے سے زلزلہ ہو کر گزرا.

سوہن ....وہ دھاڑا ...جرات بھی نہ کرنا ..میری محبت کو گالی دینے کی..جان سے .....مار دوں گا تمھیں

تو اس بے عتنائی اور بے حسی کا کیا مطلب سمجھوں میں .....اس کا تو یہی ..مطلب ہے کہ آپ اکتا چکے ہیں مجھ سے ..وہ رندھی آواز میں بولی

یشب کا جی چاہا ..پوری دنیا تہس نہس کر دے

مطلب میں آکر سمجھاتا ہوں تمھیں ...پاگل ہو گئی ..دماغ درست کرنے آ رہا ہوں میں ...وہ سرسراتے لہجے میں بولا تو پہلی مرتبہ سوہن کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس اور اس سے خوف محسوس ہوا ..اس نے فون بند کر دیا..

..یشب نے فون دیوار پر دے مارا

..اور تن فن کرتا فارم ہاؤس سے نکلا

..یشب تن فن کرتا طوفان کی طرح نور منزل داخل ہوا ...سب لاؤنج میں بیٹھے تھے ... اسے آندھی بنے دیکھ کر سب حیران ہوئے

اس کے چہرے پر جتنا طیش تھا کسی کو بھی اس بپھرے شیر کو چھیڑنے کی ہمت نہیں ہوئی ..

وہ اوپر گیا دھاڑ سا اپنے روم کا دروازہ کھولا ...سوہن وہاں سے سینگوں کی طرح غائب تھی ..

...وہ دوبارہ نیچے آیا

.گرینی سوہن کدھر ہے ...آواز میں واضح طیش تھا..وہ سیڑھیوں سے ہی غرایا

داجی کا اس کے تیور دیکھ کر ماتھا پیٹنے کو دل کیا ..وہ اس حالت میں بھی اس پر غصہ جتا رہا تھا

بیٹا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ...ڈر بھی رہی تھی میرے کمرے میں سو لئی ہے..

جبکہ سوہن تو اس کی غراہٹ سن کر ہی گرینی کے کمفرٹر میں جان بوجھ کر منہ دیئے دہل گئی تھی .اسے پتہ تھا وہ انجانے میں ہی سہی بھڑ کے چھتے میں پتھر مار بیٹھی تھی.

یشب کا چہرہ گرینی کی بات سن کر دھواں دھواں ہوا ..کمرے میں گیا دھاڑ سے دروازہ بند کیا .فون اٹھایا اور میسج ٹائپ کیا

سوہن کے موبائل میں میسج ٹون رنگ ہوئی تو گڑبڑا گئی.اچھی مصیبت اس نے سر ڈال لی تھی ..ایک تو اتنی زیادہ بیمار بھی وہی تھی اوپر سے یشب کا طیش

اس نے ڈرتے ڈرتے کمفرٹر میں منہ دیئے میسج دیکھا.

آئی لائک یور سپیرٹ ...ڈئیر وائفی .. لیکن پہلے والا حشر یاد ہے ناں؟ ..پانچ منٹ کے اندر اندر روم میں چلی آؤ... نہیں تو مجھے سب کے سامنے اٹھا کر لانے میں کوئی پرابلم نہیں ہو گی...

سوہن کی جان لبوں پر آئی اس نے واقعی اسے چھیڑ کر غلطی کی تھی ..وہ اپنی پرانی ٹون میں واپس آ چکا تھا..

سوہن نے ہمت کر کہ میسج ٹائپ کیا...

آپ کی بے رخی کا یہی جواب ہے میرے پاس ..میں نہیں آنے والی...کیا کریں گے آپ؟

جوابی میسج پر وہ جی جان سے لرزی ....اور کانوں تک سرخ ہوئی..

Don't you dare to do that..

مجھ سے مقابلہ مت کرو ......ہار جاؤ گی...اور تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا کروں گا . خمیازہ پوری رات بھگتنا پڑے گا..

سوہن نے گھبرا کر موبائل سائیڈ پر رکھا ..اور زور سے آنکھیں بند کر لیں..

یشب پھر طیش میں کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا...

رات کے بارہ بجے کا وقت تھا..

سوہن کو دن میں کافی سونے اور یشب کی دھملی کی وجہ سے بلکل نیند نہیں آ رہی تھی..اسے پتہ تھا وہ ظالم بھی انگاروں پر لوٹ رہا ہو گا.

آخر اس نے خود ہی بپھرے شیر کی کچھار میں جانے کا فیصلہ کیا..اسے پتہ تھا..وہ ..اپنی برداشت آزما رہا ہوگا..جب برداشت حد سے گزر جائے گی تو وہ چلا آئے گا ...اسے اٹھا کر لے جانے

غصہ تو سوہن کو بھی تھا..وہ کیوں اسے اتنی محبت دے کر اگنور کر رہا تھا..وہ اتنا ..تڑپی تھی ...وہ کیوں نہیں آیا تھا اس کے درد میں اسے سنبھالنے

وہ دل میں دہلتی کمرے میں داخل ہوئی..کمرے میں ملگجا سا انھیرا تھا صرف سائیڈ ٹیبل لیمپ جل رہا تھا .مڑ کر لاک لگایا..

سامنے دیکھا تو وہ صوفے پر لال انگارہ آنکھیں لئے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا..

اس کی آہٹ پا کر صوفے سے اٹھ کر پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالتا اس کی جانب آیا.

نظریں آپس میں ٹکرائیں ... بھوری آنکھوں میں شکوہ تھا جبکہ ....کالی آنکھوں میں بے پناہ وحشت کہ سوہن اندر تک ہل گئی..

.....تمھیں پتا ... تم نے مجھے کیا کہا

...سوہن نے بے دردی سے لب کاٹے ....اور آپ نے مجھے اگنور کیا اس کا کیا

...میں انسان نہیں ہوں ...مجھے کوئی ٹینشن یا پریشانی نہیں ہو سکتی

تو پریشانی شیئر بھی تو کہ جا سلتی ہے....بے رخی سے بہتر ہے .. سوہن پھر سسک پڑی

مرد ہر چیز برداشت کر لیتا ہے پر اپنے سچے جزبوں کی توہین یا تزلیل برداشت نہیں کر سکتا .. تم نے ایسا کیوں کیا سوہن......

اور میں اتنے درد میں تھی ....آپ کو پکار رہی تھی پر آپ نہیں آئے ..آپ نے ایسا کیوں کیا...اگر مجھے کچھ ہو جاتا ..میں مر..............

..سوہن ......یشب وحشت سے دھاڑا.اور اس کے کمر کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا ...آج یہ بات کی ہے آئندہ کی تو بہت برا کروں گا

کیا کریں گے آپ .. مم ....سوہن کے الفاظ اس کے اندر ہی دم توڑ گئے جب ....یشب نے جھک کر اپنے لبوں سے اس کی بولتی بند کی

وہ مچلی ....تڑپی ...آج یشب کے لمس میں عجیب سے وحشت تھی ..جب سانس بلکل اٹک گئی تو یشب نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا ...اسے اٹھایا اور ..بیڈ پر لایا

..سوہن کی سٹی گم ہوئی

جب یشب نے بیڈ پر لیٹ کر اسے کھینچ کر اپنی مضبوط گرفت میں لیا.اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے کر بیڈ پر لگائے .اور اس کے کان میں ......سرسراتی سرگوشی کی

کیا کہا تھا عشق کا بھوت اتر گیا سر سے .... نہیں میری جان ..ابھی تو اس عشق کے بھوت کی وحشتیں اور شدتیں تم تک پہنچنے ہی کب دی میں نے .. تمھاری یہ نازک سی جان برداشت نہیں کر پاتی.

پر آج برداشت کرنی پڑیں گی.....یہ کہہ کر وہ جھکا اور اس کی بیوٹی بون پر لب رکھے

یش ....یشب ..پپ .....پلیز .... نہیں ....سوہن تڑپی ..آج یشب کا دہکتا لمس اسے پگھلا رہا تھا...

کیوں نہیں .... میری جان .وہ گلے سے اس کی گردن تک آیا...

وہ....وہ دیکھ رہے ہوں گے..سوہن نے گھٹی گھٹی سی آواز میں کہا

یشب کے بے قابو جزبات بھک سے اڑے تھے ...فوراً سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا.

کون .... کون دیکھ رہے ہوں گے...

وہ ....یہ ...سوہن نے معصومیت سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا اور ایک ہاتھ پیٹ پر رکھا..

اپنی وحشت، تکلیف، ڈر اور غصے میں وہ یہ بات تو بلکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا..

...ہسپتال کی ہر بات اسے پتہ تھی ..یہ بھی کہ بچے دو ہیں

یشب اٹھا ...اور نرمی سے اس کے پیٹ پر جھکا..اور چوما ....سوہن نے دونوں

.........ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا

ہائے جونیئرز ...میں تمھارا ڈیڈ ہوں ..یہ تمھاری مما ہے ناں میرا بہت خون جلاتی

ہے ...ان کی طرف تھوڑا حساب کتاب نکلتا ہے ..اسی لیے تم لوگ اپنی آنکھیں

....بند کر لو یار

یہ کہہ کر یشب نے دوبارہ اپنے لب رکھے جیسے واقعی ان ننھی جانوں کو چوم رہا

ہو.یہ خوشی ہی دنیا کی انوکھی ترین خوشی تھی ..وہ سب کچھ بھول گیا

وہ پھر لپیٹ کر جھکا اور سوہن کے ہاتھ ہٹائے ..چہرہ سرخ رنگ ہو رہا تھا ..ایک انوکھا ہی روپ تھا اس کے چہرے پر

..ہاں تو جان ..کہاں تھے ہم اب تو انھوں نے بھی آنکھیں بند کر لی ہیں

...یشب نے اس کے ماتھے پر مہر ثبت کی

...سوہن ...... آواز پھر بوجھل ہوئی

....جی...... جی

..تم مجھے ایسا گرا ہوا سمجھتی ہو ...آواز میں نمی تھی

پہلے دا جی کے)عیاشی کا سامان (اور پھر سوہن کے)جی بھر گیا (یشب کے کان اب تک سائیں سائیں کر رہے تھے

..سوہن نے تڑپ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا

مجھے معاف کر دیں ...یہ بے بیز نے مجھے اتنا سارا تنگ کیا اور میں نے غصہ آپ پر نکال دیا ..ویری سوری ..وہ معصومیت سے بولی..

یشب کی مسکان گہری تھی ...چلو پھر میں تمھیں پنش کرتا ہوں ...اپنی پنشمنٹ بھگتنے کے لئے ریڈی ہو جاؤ

کیا ...کیا پنشمنٹ دیں گے آپ مجھے ..سوہن ٹھٹھک گئی

...چلو جلدی سے مجھے کس کرو

..سوہن نے فوراً اس کے سینے میں منہ دیا...اور نفی میں سر ہلایا

..یشب نے بھی زبردستی اس کا چہرہ سینے سے نکال کر اپنے سامنے کیا

Hurry up.. Jaan... Do it....

..آپ بہت خراب ہیں ... قسم سے ..وہ روہانسی ہوئی

..جتنا سمجھتی ہو اس سے بھی زیادہ اب جلدی کرو ...کہا تھا ناں بھگتنا پڑے گا

سوہن نے جھجھکتے شرماتے، کپکپاتے نرم وگداز لب اس کے لبوں پر رکھے ..وہ

..پھر جزبوں سے چور ہو کر اس پر جھکا .اور محبت کا خراج وصول کر لیا

صبح سب ناشتہ کرنے اکٹھے بیٹھے تھے ...اس کے بھائی اور عفان شاہ واپس جا چکے تھے .. حویلی میں جشن کے انتظامات دیکھنے ...جبکہ داجی اور دلاور یہیں تھے..داجی نے پھر شوشا چھوڑا

میں نے ایک فیصلہ لیا ہے جو ہر قیمت ہر حال تمھیں ماننا ہوگا یشب شاہ ..وہ سنجیدہ تھے.

..یشب تو ان سے بات بھی نہیں کر رہا تھا

..چونک کر انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھا ..سب انھیں کی طرف دیکھ رہے تھے

یہی کہ بچوں کی پیدائش حویلی میں ہوگی ...تمھاری ماں دیکھ بھال کرے گی ..آخر بچوں کی دادی جو ہے .وہ تو کل سے تڑپ رہی ہے آنے کے لئے مگر میں نے کہہ دیا کہ میں خود بہو کو وہاں پر لے کر آ رہا ہوں...

ان کے ہر لفظ پر پھر یشب کے اعصاب تنے...میرا نہیں خیال کہ ایسا ممکن ہے ...میرا سارا بزنس یہیں ہے .... میں

آفس شفٹ کرنے میں کونسا وقت لگتا ہے یہاں کا سارا علی اور مینجر سنبھال لے گا ...مین آفس وہاں بنا لینا ..داجی نے اس کی بات بیچ میں ہی اچکی .ہر مسئلے کا حل موجود تھا ہر خبر تھی.

یشب نے غصے میں لب بھینچے ...وہ نہیں چاہتا تھا سوہن اس گھٹن زدہ حویلی میں جائے..

تمھیں بزنس کرنے کا بہت شوق ہے تو کرو میں تو بہو اور حویلی کے وارثوں کو وہیں لے کر جاؤں گا ...دعا بھی ساتھ جائے گی..اطمینان قابلِ دید تھا

..یشب نے دانت کچکچائے

اور پھر واقعی اس کی ایک نا چلی اور دا جی کی ضد کے آگے اسے ہتھیار ڈالنے

..پڑے

.وہ بڑی بڑی گاڑیوں میں شاندار محل نما حویلی کے طویل و عریض صحن میں آئے

..یشب نے مضبوطی سے سوہن کا ہاتھ تھاما ہوا تھا ...

پوری گاؤں کی عورتیں اور بچے داجی کے ضدی اور خودسر پوتے کی شہری بیوی دیکھنے اکھٹے ہوئے تھے...جو حویلی کو اس کا وارث دینے آئی تھی ..جشن کا سماں تھا .. خزانوں اور مختلف انواع کے کھانوں کے منہ کھول دیئے گئے تھے

یشب نے آہستگی سے اسے گاڑی سے نیچے اترنے میں مدد دی ...ساری عورتیں اس بھورے بالوں اور بھوری آنکھوں والی گڑیا نما چھوٹی سی دلہن کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی ...جو خود سے لپٹی بڑی سی چادر سنبھالنے میں ہی ہلکان ہوئی جا رہی تھی..

سوہن نے حویلی کی زمین پر پاؤں رکھا تو اچانک حویلی میں کھلبلی سی مچ گئی ...بڑی بی جان)یشب کی دادی (کو ہوش آگیا.

وہ جو عرصہ دراز سے بیماری کی وجہ سے کومے میں تھیں انھیں ہوش آگیا تھا (حیرت انگیز)

اتنے میں ہی باہر زبردست ہوائی فائرنگ کی آوازیں آئیں ..ذیشان کے بیٹے اور یشب کے بھائی جشن مناتے سالہا سال سے چلتے مقدمے کی پیشی بھگتا کر کیس جیت کر آرہے تھے...

سب حیرت زدہ تھے ...یہ ہو کیا رہا تھا ..ایک کے بعد ایک خوشی...

عورتوں میں واضح سرگوشیاں گونج رہی تھیں.

بہو خوش بخت ہے...

خوشیاں لے کر آئی ہے.

نیک ہے

معصوم ہے ..حویلی کے لئے خوش بخت ہے..

.قدم پڑتے ہی سب اچھا ہو رہا ہے

.داجی سینا چوڑا کیئے کھڑے تھے ..جیسے سوہن کو یہاں لانا ان ہی کا تو کارنامہ ہو

..سب عورتیں عقیدت سے سوہن کا روئی جیسا ہاتھ آنکھوں سے لگا رہیں تھیں

سوہن دولہن بنی یشب کے پہلو میں کھڑی سخت قسم کا سہمی ہوئی تھی.یہ سب کیا ہو رہا تھا وہ انجان تھی.جبکہ یشب بے حد بیزاری سے یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا ..آخر ..بول پڑا

..داجی ...سوہن سفر کر کے تھک گئی ہے اسے آرام کی ضرورت ہے

ہاں ..ہاں بیٹا جی لے جاؤ اندر اس کو احتیاط سے ..اور آرام کرنے کا بولو ..پہلے کچھ ...کھلا پلا دینا ..بعد میں بی جان اور سب سے مل لے گی

...داجی کے لہجے میں مٹھاس تھی

وہ اسے لئے کمرے میں آیا

حویلی میں شاندار ولیمہ کی تقریب کے بعد وہ دلہن کے روپ میں بیڈ پر نڈھال سی لیٹی ہوئی تھی ..بے حد شاندار کمرہ تھا ..نور بیگم اور پوری حویلی نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنا لیا تھا..

وہ بی جان سے بھی مل کر آئی تھی ..تمام بھائیوں کی بیویوں نے بھی خوش دلی سے اس کا استقبال کیا تھا .. لیکن یشب سے بڑے حمزہ کی بیوی عالیہ کا دل حسد اور جلاپے سے جل کر کباب ہو رہا تھا..وہ دعا کو دیکھ دیکھ کر تمسخرانہ سا ہنس رہی تھی ..دعا کو اس کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی

یشب کمرے میں آیا تو تو وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی ..کمرہ تازہ گلابوں سے

سجایا گیا تھا .وہ بیڈ کے قریب آیا تو دروازہ ناک ہوا ...

یس کم ان ....یشب نے نرمی سے کہا

..دعا دودھ کا گلاس اور سوہن کی میڈیسن لئے کمرے میں داخل ہوئی

بہت لاپرواہ ہے یہ ..دودھ کے معاملے میں تو اس کی جان جاتی ہے ... تم خود

زبردستی پلا دیا ..یہ میڈیسن ساتھ کھلا دینا ...دعا کا مصروف سا انداز تھا ....یشب

..جب بھی اسے دیکھتا . گلٹی فیل کرتا

...یشب جس نے کئی مرتبہ بلال کی نظر میں دعا کے لیے واضح جزبے دیکھے تھے

...کچھ سوچ کے رکھا ہوا تھا

وہ علی کی آنکھوں میں شزا کے لئے بھی پسندیدگی سے واقف تھا ...اسے پتہ تھا وہ

..گدھے تو کبھی کہیں گے نہیں اس لئے اس نے خود ہی بہت خاص سوچا ہوا تھا

..دعا جا چلی تھی اس نے دروازہ لاک کیا ...اور بیڈ تک آیا

..سوہن ....جان ......اس نے سوہن کی پشت کے قریب بیٹھ کر سرگوشی کی

..اور گردن پر اپنے لب رکھے

....وہ کسمسائی

ہنی اٹھو یار ...ہماری آفیشل فرسٹ ویڈنگ نائٹ تو آج ہے ..کیوں سپوئل کرتی

..ہو ..وہ بے حد شرارت سے بولا تو سوہن کی کچی نیند بھک سے اڑی

میں بہت تھک گئی ہوں پلیز یشب تنگ مت کریں ...وہ منہ بسور کر بولی تو یشب

کو ہنسی

تو کس کو تنگ کروں جان...میرے پاس تو صرف تمھیں تنگ کرنے کا ایگریمنٹ ہے....

کسی کو بھی کریں ..پر مجھے نہیں ..اس نے پیچھے مڑ کر اس کے مضبوط سینے میں منہ چھپایا..بلڈ ریڈ کلر کے لہنگے میں دلہن کے روپ میں وہ یشب کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی

تو پھر منہ دکھائی کا گفٹ بھی اسے ہی دے دیتا ہو جسے تنگ کرنا ہے ..یشب نے چھیڑا

وہ آپ مجھے دے دیں ..اس نے سر اٹھا کر معصومیت سے کہا..یشب اس کی چالاکی پر ہنسا

...اگر منہ دکھائی تمھیں دوں گا تو تنگ بھی تمھیں ہی کروں گا

پھر اس نے اسے سیدھا بٹھایا پہلے تو زبردستی دودھ کے ساتھ میڈیسن دی ..پھر اپنے کوٹ کی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی ..ڈبی میں سے وائٹ گولڈ کی نازک سی بریسلیٹ نکالی اور اس کے ہاتھ میں پہنا دی ..

ہم پہلے ہزبینڈ وائف ہوں گے ..جو پہلے کرنے والا کام بعد میں اور بعد میں کرنے والا کام پہلے کر چکے ہیں ..وہ بے حد شرارت سے بولا تو سوہن سرخ ہو گئی.

یشب پلیز.....

اچھا یہ بھاری ڈریس اور جیولری وغیرہ تو اتار دو ..یا لیٹی رہو میں ہی یہ کارِ خیر انجام دے لیتا ہوں..

آج تو اس کی شوخیاں جان ہی نکالے دے رہیں تھیں .. مسکراہٹ بہت گہری تھی یشب کے چہرے پر ....سوہن کو چھیڑ کر بہت مزا آ رہا تھا ...یہ کہہ کر اس نے سوہن کی جیولری اتاری ..

.......یش ....یشب

...جی جان ....حکم

آپ بہت برے ہیں ..وہ لال ٹماٹر چہرہ لیے روہانسی ہوئی

..اور تم بہت ظالم ہو ...بلکہ ظالم چڑیل ہو ..وہ بدکی

...اور آپ جائنٹ ہیں

..مجھے پتہ ہے اور آج یہ جائنٹ اپنی چڑیل کو کھانے والا ہے

آپ کھائیں گے تو میں بھی کھاؤں گی ...اس نے اچانک بول کر دانت تلے لب

دبایا.

..ہاہاہا ہاہاہا ...یشب کا قہقہہ گونجا

...توکھاؤ جان روکا کس کمبخت نے ہے

یشب ......وہ روہانسی ہوکر اس سے بچنے کے لیے اسی کے سینے میں منہ چھپا گئی

یشب دروازہ ناک کر کے داجی اور بی جان کے روم میں آیا ...داجی بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے...نظر اٹھا کر پوتے کا غیر معمولی چہرہ دیکھا اور اس کے ہاتھوں میں کاغذات دیکھے..

آؤ ... برخوردار ...اگر خود چل کر میرے پاس آئے ہو تو یقیناً بہت خاص بات ہو گی...

جی داجی بلکل بہت خاص باتیں ہیں جو کرنی ہیں آپ سے .وہ کہتا ان کے قریب صوفے پر بیٹھ گیا ..بی جان بھی تکیوں کے سہارے بیٹھی اسے محبت سے دیکھ رہی تھی.

..اس نے دا جی کے سامنے ایک فائل بڑھائی

...یہ کیا ہے

..یہ شزا کی طرف سے اس پراپرٹی میں سے اپنے حصے کی دستبرداری کے پیپر ہیں

شزا نے سائن کیۓ ہیں اب اس کا آپ کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں سے

..کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں

.داجی نے غور سے پوتے کی شکل دیکھی .لیکن پیپر نہیں پکڑے

..کس سے شادی کرنی ہے شزا کی ....نام خاندان حسب نسب بتاؤ

یشب نے بے تحاشا چونک کر دا جی کو دیکھا تو وہ مسکرا رہے تھے

.آپ جانتے ہیں .بہت اچھے خاندان کا ہے ..میرا دوست علی

.اس نے بھی بغیر لگی لپٹی ان کے سامنے رکھی

تمھارے بڑے مر گئے ہیں کیا جو خود رشتے کرواتے پھر رہے ہو ..اس کے بڑوں کو کہو حویلی میں باقاعدہ رشتہ لے کر آئیں

..یشب نے حیرت سے انھیں دیکھا اور دیکھتا ہی رہا

داجی نے اس کے مسلسل گھورنے پر جھنجھلا کر کہا

کیا ....حویلی میں ایک دن ایک فرشتہ صفت بچی داخل ہوئی ...اور اس کی وجہ سے یہ پتھر ....دل ایمان اور انصاف کی جانب جھک گیا ..اب تو تہجدوں میں صرف اپنے گناہوں کی توبہ مانگتا ہوں.

ان کی آواز میں نمی تھی..یشب کے اندر تک سکون اترا ...اپنی زندگی اپنے انتخاب پر فخر ہوا

....داجی ایک اور بات تھی ...اب کی بار یشب جھجکا

...کیا بات ہے

وہ یہ..دعا سے .ط ....طلاق کے پیپر ہیں ...داجی نے یشب کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا ..

اگر وہ مانتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ..اب کی بار واقعی داجی نے اسے حیران کیا تھا..

وہ مان چکی ہے داجی میں نے اسے سمجھا لیا ہے اور عدت پوری ہونے کے بعد...........

یشب .پھر خاموش ہو گیا.....

اس کی شادی کہیں اور کرو گے ......کون ہے وہ ..داجی تو آج ایک سے بڑھ کر ایک اسے جھٹکے دیئے جا رہے تھے..

یہ بھی سہی ہے نیک اور اچھے کام جتنی جلدی پایہ تکمیل دے دئے جائیں اتنا اچھا ہے میں عفان کو سمجھا لوں گا .. تمھیں جو ٹھیک لگے وہ کرو...

داجی ....وہ خوشی سے پاگل ہوتا زندگی میں پہلی مرتبہ ان کے گلے سے لپٹ گیا...

جی دا جی ..سوہن کی ڈلیوری تک دعا کی عدت پوری ہو جائے گی ..بلال کی فیملی سے مل لینا وہ بہت اچھے ہیں....

ارے ہٹو پرے ...مجھے سوہن بیٹی سمجھ رہے ہو کیا ...انھوں نے اسے چھیڑا تو وہ خجل سا ہو کر پیچھے ہٹا

سوچا نہیں تھا تقدیر یوں بھی مہربان ہو جاتی ہے ..اس نے وہیں پر دعا کو بلا کر داجی کے سامنے طلاق کے پیپر پر سائن کیے ..دعا بے جان سی لگ رہی تھی ..پر

اسے پتہ تھا بلال اسے اتنی محبت دے گا کہ وہ بہت جلد اس ٹروما سے باہر نکل آئے گی..

داجی اور بی جان نے فخر سے اسے دیکھا ..اس کی نیت صاف تھی ....بے حد خوشی میں وہ بھول گیا کہ ابھی ایک اور امتحان باقی ہے..

اتنی محبتوں میں وقت گزرنے کا احساس ہی نا ہوا...نور منزل سے گرینی اور گرینڈ پا اور کامران ہاؤس سے سب وقتاً فوقتاً سب اس سے ملنے آتے رہے

وہ دن تھے کہ کسی بھی وقت اس کی طبیعت بگڑ سکتی تھی..

...یشب نے قدم قدم پر اس کا خیال رکھا تھا ..باقاعدگی سے چیک اپ کروائے

وہ بے حد تکلیف میں تھی ....یہ دن تو چیونٹی کی رفتار سے گزر رہے تھے وہ اپنی

..تکلیف اور حالت سے فل بیزار تھی

..شام کا وقت تھا

.طبیعت بوجھل سی تھی ..سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے

داجی یشب سمیت سب مرد حضرات مردان خانے میں پنچائیت کے کسی اہم

.معاملہ کا فیصلہ کر رہے تھے

..سوہن طبیعت اور تنہائی سے گھبرا کر آہستہ آہستہ باہر آئی

.سامنے ہی عالیہ تھی

....بھابھی آپ نے زہرہ آپی کو کہیں دیکھا ہے

ہاں وہ تو اپنے کمرے میں ہے...جبکہ دعا تو کچن میں اس کے لئے سوپ بنا رہی تھی ..عالیہ کو پتہ تھا کہ دعا کے کمرے میں یشب اور دعا کی شادی کی تصویر ہنوز سامنے ٹنگی ہے .... طلاق کا بھی سب کو پتہ تھا پر ہوتے ہیں کچھ لوگ عالیہ جیسے فسادی جنھیں دوسروں کی خوشیاں ہضم نہیں ہوتیں..

اس نے یہ بھی نا سوچا کہ اس نازک حالت میں اسے یہ صدمہ کتنا نقصان پہنچا سکتا ہے .وہ تمسخر سے اسے دعا کے کمرے میں جاتا دیکھتی رہی.

وہ کبھ دعا کے کمرے میں نہیں گئی دعا ہی ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتی تھی.

کمرے میں گئی ادھر ادھر دیکھا آواز دی ...سامنے نظر اٹھی تو جیسے حویلی کی چھت اس کے سر پر آگری...

مردہ قدموں سے خود کو غاصب غاصب کہتی جیسے تیسے اپنے کمرے تک آئی.....

ادھر دعا نے اسے اپنے کمرے میں خون نچڑے چہرے کے ساتھ نکلتے دیکھا تو اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوئی.

سوہن کو دعا کا معصوم چہرہ اکیلا پن یاد آیا ..اسے حیرت ہوتی تھی .. حویلی میں سب کو جان چکی تھی ...پر دنیا کا ایسا کون سا کونا تھا جہاں دعا کا شوہر جا چھپا تھا ..وہ اکثر اس سے کہتی کہ میری بھی بات کرواؤ تو دعا ٹال دیتی.

....اسے اب سمجھ آ رہا تھا .سب سمجھ آ رہا تھا

یشب ....یشب ...کیوں کیا آپ نے یہ دعا کے ساتھ میرے ساتھ ...وہ کتنے مزے سے یشب کی شرارتیں اور تنگ کرنا دعا کو بتایا کرتی اس کے دل پر کیا گزرتی

ہو گی ..یشب نے اسے دعا کا ...اس کی خوشیوں .کا اس کے شوہر کا غاصب بنا دیا تھا.دعا کا مجرم بنا دیا

..بیڈ شیٹ کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑ کر ضبط کی آخری منزلوں کو چھو رہی تھی

..درد کی ناقابل برداشت لہریں جسم و جاں میں گردش کر رہی تھیں

....پھر جب برداشت جواب دے گئی ..تو اس کی دلخراش چیخ پوری حویلی میں گونجی

دعا جو کہ دروازے پر ہی کھڑی تھی ...چلا کر نور بیگم کو آواز دی ... حویلی میں بھگدڑ سی مچی تھی ...

..مردان خانے میں تیمور بھاگ کر آیا تھا

...یشب چونکا

....وہ سر میم کی طبیعت

یشب سمجھ کر اندر کی جانب لپکا ...مردوں میں بیک وقت خوشی اور پریشانی کی لہر دوڑی تھی..

.پنچائیت فوراً برخاست کی گئی تھی ..وہ اندر لاؤنج میں آئے

..یشب اپنے کمرے کے دروازے تک آیا ..بھابھی نے اسے اشارہ کر کے روک دیا

...پوری حویلی سوہن کی دلخراش چیخوں سے لرز رہی تھی

اندر تیاری کی گئی ..نور بیگم نے یشب کو اشارہ کیا ...وہ اندر داخل ہوا ..وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ کر نڈھال سی ہو رہی تھی..

.یشب نے اسے اٹھایا ..گاڑی میں لٹایا ....اور ہوسپیٹل لے آئے

پانچ گھنٹے ہو چکے تھے اسے اندر گئے سب بے چینی سے ہسپتال کے کوریڈور میں ٹہل رہے تھے اندر وہ اور باہر یشب تڑپ رہا تھا .کہ دعا نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا..

اور ساری بات بتا دی...

یشب کے سن کر ہاتھوں کے طوطے اڑے ..وہ بے چین ہوا..

پھر ایک اور گھنٹے کے اعصاب شکن انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آئیں ..داجی اور یشب ڈاکٹر کی طرف لپکے...

بیٹے ہوئے ہیں ... جڑواں مبارک ہو...لیکن..

لیکن ....کیا ڈاکٹر ..یشب نے بے چین ہو کر کہا..

آپ کی مسز کی حالت ٹھیک نہیں ..انھوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہوئی ہے بی پی اسٹیبل نہیں ہو رہا ان کا ...اگر یہی حالت رہی تو ان کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے..

ڈاکٹر میں ایک مرتبہ اس سے بات کرنا چاہتا ہوں..

اوکے اگر آپ کے بات کرنے سے ان کی طبیعت اسٹیبل ہو گئ تو یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا

وہ اندر آیا تو وہ نڈھال سی زرد رنگت لئے آنکھیں موندے لیٹی تھی.آنکھوں سے آنسو رواں تھے..

سوہن ...یشب نے پکارا اس نے نیم وا سی پر شکوہ آنکھوں اسے دیکھا...اور کہا.

ی ..یشب ....دعا ... مم..میں ... مم .. مجرم.

....جبکہ یشب تڑپ کر اس کے پاس جھکتا اسے ہر بات بتاتا چلا گیا

.وہ سب سن رہی تھی ....پھر بے ہوش ہو گئی

.پانچ سال بعد

میکال ....نوال ...ادھر آؤ ..کہ پاگل کر کے پھر مانو گے

..سوہن کی آواز حویلی میں گونجی ..میں نے نائفہ کو بھی دیکھنا ہے ..الو کے پٹھو

..گالی اس نے دل میں نکالی ...وہ بے زار سی تھی

.کہ وہ دونوں ڈیڈ..ڈیڈ ...پکارتے اندر آتے یشب سے لپٹے

وہ پیر پٹختی منظر سے غائب ہو لئی اور ہمیشہ کی طرح اس کو ستانے کے لیے بی جان کے کمرے میں گھس گئی.

میسج آیا..

ڈئیر وائفی .. خود ہی مجھے بے شرم کہتی ہو..جتنا تڑپا ہوں کہیں آکر بی جان کے سامنے ہی ناں شروع ہو جاؤں ..اسی لئے جلدی سے کمرے میں چلی آؤ..تاکہ میں اپنی آنکھوں اور ہونٹوں کی پیاس بجھا سکوں..

میں ناراض ہوں ..ایک ہفتے کا کہہ کر گئے تھے .پندرہ دن بعد آئے .. کیوں..

سوہن نے ریپلائی کیا

بزنس کے بکھیڑے میری جان .... لیکن اگر مجھے پتہ ہوتا کی میری جانم مجھ سے بھی زیادہ میرے لئے تڑپ رہی ہے تو کب کا تمھاری باہوں میں آ جاتا.

سوہن کانوں تک سرخ ہوئی..

افففف ...جائنٹ ...وہ بڑبڑاتی جھلاتی کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اچانک

...دروازہ لاک کر کے اسے بیڈ پر گرایا گیا تھا

یش ......وہ بول نا پائی ...اور شدت سے اس کی جسارتیں خود پر اور اپنے ہونٹوں پر

...سہنے لگی

..پورے پندرہ دن کی جدائی کی شدت تھی ..اتنی جلدی وہ کہاں سیر ہونے والا تھا

..وہ اسے پیچھے دھکیلتی .سانس درست کرنے لگی

...یشب وہ آ جائینگے ..وہ جھنجھلائی

...انھیں تو میں دادی کے پاس چھوڑ آیا ہوں اور نائفہ عالیہ بھابھی کے پاس ہے

یعنی تم ریڈی ہو صرف ان کے ڈر سے دور ہو رہی ہو ..اس نے بے حد شرارت

..سے پھر اسے اپنی گرفت میں لیتے بیڈ پر گرایا

...یشب پلیز

کیا ...پندرہ دن بعد یہ دھڑلنیں جگاتا لمس ملا ہے میں کوئی پلیز ولیز نہیں سنوں گا.

...ابھی کچھ دیر میں شنزا اور علی بھائی، دعا اور بلال بھائی .. پہنچنے والے ہیں

...ایک تو ان کو اپنے گھروں میں چین نہیں ..وہ شرارت سے بولا

یشب .....اٹھیں ناں ...تیار ہو جائیں ..پھر میں نے بھی ہونا ہے ..زیان بھائی آپ کا انتظار کر رہے ہیں ..دلکش اور ماہ روش بھی پہنچ گئے ہیں..

میں تو تیار ہوں جانم .... تم ہی دیر لگا رہی ہو ..اس کا مطلب سمجھ کر وہ پھر سرخ ہوئی..

..یشب پلیز ...وہ روہانسی ہوئی

..وہ ہنستا ہوا کپڑے لے کر واش روم چلا گیا

حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ..آج ان کے جڑواں بیٹوں مینال اور میکال کا برتھ ڈے تھا ..سب آ گیے تھے شزا علی کے ساتھ بہت خوش تھی اور اس کا ایک بیٹا تھا دعا بلال کے ساتھ بہت خوش تھی اس کی گود میں ایک بیٹی تھی.

جبکہ مینال اور میکال کے تین سال بعد سوہن نے اپنے جیسی گڑیا نائفہ کو جنم دیا تھا.

سب بے حد خوش تھے

سب کے چہرے روشن تھے .....فنکشن پورے آب وتاب کے ساتھ اہتمام پزیر ہوا..

مینال میکال دادی کے پاس جبکہ نائفہ عالیہ کے ساتھ تھی وہ اپنی حرکت پر ... شرمندہ ہوئی تھی ..اور ان ننھے فرشتوں کو دیکھ کر ہی سدھر گیی تھی.

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے ...یشب نے بلیک تھری پیس جبکہ سوہن نے

...بلیک ساڑھی پہنی ہوئی تھی

تو ڈارلنگ کہاں تھے ہم...وہ پھر شرارت پر آمادہ ہوا

...یشب پلیز

کوئی بہانہ نہیں ادھر آؤ ..اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی مضبوط گرفت میں

.لے لیا ..سوہن اس کی باہوں میں پگھلنے لگی

جدائی کا کوئی خوف نہیں تھا ..اب انھوں نے ایک دوسرے کی سنگت اور قربت

.میں ساری زندگی گزارنی تھی

ختم شد

خوابِ عشقم سیزن 2

از واحبہ فاطمہ

مکمل ناول

وہ بڑے کروفر سے سکول میں داخل ہوا...ایسے جیسے یہ سکول بھی اس کے باپ سردار یوسف خان کی جاگیر ہی ہو...

ہوتا بھی کیوں نہیں..... ایک تو اس کے پاپا اس سکول کی ترقی کے نام پر اچھی خاصی بھاری رقم ہر سال ادا کرتے تھے...

دوسرا وہ اپنے بابا کا ضدی، بگڑا، خود سر اور لاڈلا بیٹا تھا..دو ہی تو بیٹے تھے سردار یوسف خان کے.. شمس یوسف خان اور اس سے دس سال چھوٹا یشار یوسف خان..

اس کے جاگیردار بے تحاشا دولت مند بابا نے اس کی ہر جائز و ناجائز ضد پوری کر کے اس کو اتنی سی عمر میں بے حد خود سر بنا دیا تھا.. ابھی وہ ففتھ اسٹینڈرڈ میں تھا

وہ مغرور سی چال چلتا شانِ بے نیازی سے آگے بڑھا...اور کلاس میں داخل ہوا... ہر کلاس فیلو چاہے بوائز ہوں یا گرلز اس سے فرینڈ شپ کرنے کےلئے مرے جاتے مگر وہ کسی کو خاطر میں لاتا تو تب ناں.... اب بھی ردا اس کے پاس والی سیٹ پر بیٹھ کر دوستانہ سی مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی.

Hy Yashar...... How are you?

ہمممم گڈ...... وہ جواب دے کر یوں چپ ہوا جیسے بول رہا ہو.

Not interested...

.بابا مجھے نئے سکول میں ماہی کی کلاس میں بیٹھنا ہے

..وہ عابد حسین کے سامنے روتی بصورتی پھر ضد کرنے لگی

زری... میری پری... وہ تو تم سے ایک کلاس سینئر ہے ناں.. تم اپنی کلاس میں بیٹھنا...

اور میری گڑیا تو اتنی اچھی بچی ہے بابا کی بات مانتی ہے اور مما کا بھی..... نازیہ بیگم نے اسے پچکارا..

اوکے مما میں تو اچھی بچی ہوں.. میں اپنی کلاس میں جاؤں گی..وہ تھری جبکی ماہی فورتھ میں تھی..

عابد حسین ان دونوں کو سکول میں چھوڑنے گئے.. پرنسپل سر کو ایڈمیشن فارم سبمنٹ کروا کر وہ واپس آگئے..

آیا ان کو کلاسز میں لے کر گئی.. ماہی زرا پر اعتماد سی تھی جبکہ وہ ہمیشہ کی طرح ہونق بنی خوفزدہ آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی..

جیسے تیسے کلاسز میں گئیں.کلاس میں وقت بھی خیر سے ہی گزرا.. بریک ہوئی تو وہ خوفزدہ نظروں سے چاروں اور ماہی کو ڈھونڈتی رہی جب وہ نا ملی تو وہ پلے گراؤنڈ کے ایک بینچ پر بیٹھ کر رونے لگی..

یشار کلاس سے نکلا تو چاروں اور نظر دوڑائی اور ایک جگہ آکر ٹھہر گئی.

پلے گراؤنڈ کے بینچ پر بیٹھی ایک گرے آنکھوں والی باربی ڈول نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا.. ناصرف متوجہ کیا بلکہ اٹریکٹ بھی کیا.. اور وہ بے اختیاری ہی اس کی جانب بڑھا....

Hy... Little barbie doll...

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا.

آگے سے ڈول نے سہم کر اس کی جانب دیکھا... لیکن اس کی سوئیٹ سی سمائل دیکھ کر زرا ریلیکس ہوئی

Hy....

وہ مریل سی آواز میں بولی..اور چھوٹا سا ہاتھ آگے بڑھایا.....

مجھ سے فرینڈ شپ کرو گی.. میں بہت اچھا بچہ ہوں.. اور اچھے بچوں کو پسند کرتا ہوں..

آس پاس کھیلتے بچوں نے حیرت سے یشار خان کو دیکھا. جو اس چھوٹی سی بچی کی جانب خود دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا تھا

اب کے بار وہ مسکرائی.. میں بھی اچھی بچی ہوں.. بٹ اگر میں فرینڈ شپ کروں گی تو

...تم کیا ماہی کو ڈھونڈ دو گے

ماہی کون ہے؟

..میری سسٹر ہے

میں نے تم سے فرینڈ شپ کی ہے تو اب تم میرے ساتھ رہنا.. ہم دونوں مل کر گیمز کھیلیں گے جو تم لائک کرتی ہو... پھر ماہی کی تو نیڈ ہی نہیں ہو گی.. یشار نے اسے سمجھایا..

My name is Yashar Khan... And yours

My name is Zartasha

ہے.. اس لئے میں تمھیں تاشی بولوں difficult بہت پیارا نیم ہے تمھارا بٹ بہت گا اوکے..

ہے... تاشی نے منہ بنایا difficult اوکے... تمھارا نام بھی

تم مجھے یش کہنا... اوکے

.....ی.....یش

Yes...... Yash..

اور پھر پورے سکول نے ان کی فرینڈ شپ دیکھی.. نا یشار نے کوئی اور فرینڈ بنایا.. نا اس کو بنانے دیا.نا ان کو ضرورت محسوس ہوئی . اس کی چھوٹی سی فنگر پکڑ کر وہ پورے سکول میں گھومتا..

...ڈیڈ آپ اچھا نہیں کر رہے حرا پھپھو جان کے ساتھ.. شمس تلملایا سا بولا

اپنے کام سے کام رکھو... شمس ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے کے بڑوں کے معاملے میں ٹانگ اڑاؤ...یوسف خان کی آواز میں غرور تھا...

آپ ان کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے..

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں..

خدا نا بنیں..

سربراہ تو ہوں...

وہ پیر پٹختا جھلایا ہوا سا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا...

بیس سالہ شمس اپنے باپ سردار یوسف خان کے ظلم و ستم جبر اور غریبوں سے نفرت سے خوب واقف تھا اور سخت خائف بھی

کلاس کا یشار خان کلاس روم سے نکلا تو دیکھا اسکے دوست اور کچھ دوسری بچیاں تاشی 6 کو گھیرے کھڑی ہیں..اور اسے زچ کر رہی ہیں...... وہ 4 کلاس کی بچی زمین پر پیر پٹخ پٹخ کر رو رہی ہے..

دیکھو... دیکھو اس کی گردن پر مکھی بیٹھی ہے.. اس نے تاشی کی گردن پر بنے دل کو دیکھ کر چھیڑا.. ٹھہرو میں ہاتھ لگا کر اڑا دیتا ہوں..

کلاس کے زین نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا 6.

یشار کا دیکھ کر خون کھول گیا..

Don't touch her...

پیچھے سے وہ دھاڑا..

کیوں تمھیں کیا تکلیف ہے.. زین بھنا کر یشار کی طرف گھوما.. تاشی کی اپنے فرینڈ یش کو دیکھ کر آنکھیں چمکی..

یہ میری فرینڈ ہے.. اسے پریشان مت کرو.. یشار کے لہجے میں حکم تھا..

میں پریشان تو نہیں کر رہا تھا میں تو اس کی گردن پر سے مکھی اڑا رہا ہوں دیکھو.. یہ کہہ کر اس نے اس کے تل پر انگلی رکھی..

یشار جو کہ کراٹے کلاس بھی لے رہا تھا زین کا وہی ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا.. زین بری طرح چلانے لگا. تاشی خوفزدہ ہو کر یش کی جانب لپکی.. جبکہ وہ اطمینان سے زین کو چنگھاڑتے دیکھ رہا تھا..

پھر تاشی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پلے گراؤنڈ میں لے آیا.. اور سنجیدہ سا اسے پوچھنے لگا.....

تاشی تم نے اپنے کلاس کے دانیال سے فرینڈ شپ کی.

اس نے پھولے پھولے گالوں سمیت معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا.. جبکہ یہ بات سن کر یشار نے ناگواری سے اپنی چھوٹی سی فرینڈ کو دیکھا..

تاشی میں نے کہا تھا تم صرف میری فرینڈ ہو.. صرف میری.. تو تم نے کسی اور کو فرینڈ کیوں بنایا..

یش..... تم نے بھی تو اتنے سارے فرینڈز بنائے ہیں.. اس نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا..

پر سب سے اسپیشل تو تم ہی ہو ناں... وہ تو میں ویسے ہی بات کر لیتا ہوں میرے فرینڈ نہیں ہیں وہ..

پر میں تو فرینڈ بناؤں گی.. دانیال بہت اچھا ہے وہ مجھے سے اپنی کلر پینسلز بھی شئر کرتا ہے.. وہ ضد سے بولی.

میں تمھیں کلر پینسلز کے ڈھیر لا دوں گا... مگر تاشی اگر تم نے کوئی اور فرینڈ بنایا تو میں تمھاری پٹائی کروں گا..

تاشی نے بے حد حیرت سے اسے دیکھا وہ جو قدم قدم پر اس کی حفاظت کرتا تھا اسے خود پیٹنے کی بات کر رہا تھا.

تم مجھے مارو گے..

ہاں.. اگر تم نے کسی اور کو فرینڈ بنایا تو..

یش.... تمھیں پرنسپل سر آفس میں بلا رہے ہیں... پیچھے سے اس کی کلاس فیلو ردا بولی تو وہ بھنا کر اس کی جانب مڑا....

Ay.......... Don't call me Yash....

کیوں یہ تاشی بھی تو تمھیں یش کہتی ہے.. ردا بھی جھنجھنائی..

یہ میرے لئے اسپیشل ہے... صرف یہ مجھے یش بلا سکتی ہے... میں نے تمھیں کہا کہ تم میرے لئے اسپیشل ہو..

ردا پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی....

ی.....ی.....یش.... زین مجھے مارے گا... وہ خوفزدہ سی بولی

اس کی اتنی جرات نہیں ہے... ہاتھ توڑ دیا میں نے اس کا.

اطمینان قابلِ دید تھا.. غور سے اسے دیکھا.. اس کے پھڑپھڑاتے چھوٹے چھوٹے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلتا اپنا نام سننا اسے دنیا کا سب سے اچھا منظر لگا کرتا تھا.

ی..... یش.. سب مجھے ایسے کہہ کر چڑاتے ہیں کہ میری گردن پر مکھی بیٹھی ہے.ایسا ...ہی ہے کیا. وہ منہ بسور کر شکایت لگا رہی تھی

وہ تو پاگل ہیں... یہ تو اینجل ہے جو تمھاری گردن پر بیٹھا ہے تاکہ تمھیں پروٹیکٹ کر سکے.. یشار نے اس کے تل کے اوپر انگلی رکھی.. تو وہ بے تحاشا خوش ہوئی تھی جان کر .....کے اس کی گردن پر اینجل ہے

مما مجھے پیسے دے دیں... میں نے پریکٹیکل بک لینی ہے..نوال نے مصروف سے انداز میں کہا.

پر ابھی تو تم لے کر گئی تھیں.. نازیہ بیگم نے کہا

...کب... اس نے تحیر سے آنکھیں پھیلائیں

....پہلے منال آئی... اس کے بعد تم

مما... پلیز.. اس نے روہانسی ہو کر زمین پر پاؤں پٹخے.. منال پھر دو مرتبہ لے گئی ہے

..پیسے آپ سے.. اور آپ کو پتہ نا چلا

وہ دانت پیستی منال کے روم کی طرف بھاگی... نازیہ بیگم مسکرانے لگی پتہ تھا اب جنگ چھڑنے والی ہے.. جڑواں تھیں دونوں بس کچھ ہی فرق تھا دونوں میں جو نہایت ..غور کرنے پر پتہ چلتا.. اور منال آفت کی پڑیا اکثر اس بات کا فائدہ اٹھا جاتی تھی

اور پھر وہ دیر تک ان کی لڑائی سنتی رہیں پھر آخر ان کو روم میں جا کر انھیں ٹوکنا پڑا

نوال، منال بری بات.. زرتاشہ سکول سے آنے والی ہے بابا بھی.. اور تم دونوں کچن ...میں میری مدد کروانے کی بجائے یوں بچوں کی طرح جھگڑ رہی ہو

...وہ شرمندہ ہوئیں اور فوراً جھگڑا ختم کیا

عابد حسین اور نازیہ بیگم کی تین بیٹیاں تھیں.. منال اور نوال جڑواں ان کے پانچ سال چھوٹی زرتاشہ جسے سب گھر میں زری کہہ کر بلاتے تھے.. جبکہ مہ رخ عابد حسین کے دوست کی بیٹی تھی.. ایک حادثے میں ان کے دوست اور ان کی بیوی گزر گئی... آگے پیچھے کوئی نہ تھا تو وہ پیاری سی بچی بھری پڑی دنیا میں تن تنہا رہ گئی. پھر عابد حسین نے اس کے سر پہ دستِ شفقت رکھا... وہ زرتاشہ سے دو سال بڑی تھی.......

عابد حسین گورنمنٹ سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے.. دنیا میں بس بیوی بچوں کے علاوہ دو ہی رشتے تھے ان کے پاس.. ایک ان کی بہن رضیہ بیگم اور دوسرے ان کے سگے چچا کے بیٹے قیصر حسن......

عابد اور نازیہ اپنی چاروں بیٹیوں کے ساتھ بے حد اور بے تحاشا محبت کرتے تھے.. ان کی بہترین پرورش کر رہے تھے.. وہ آئیڈیل گھرانہ تھا... اپنی رحمتیں اتنی عزیز تھیں کہ کبھی بیٹے کی کمی محسوس ہی نا ہوئی

تاشی اپنے گھر کے سامنے بنے چھوٹے سے پارک کے بینچ پر بیٹھی پاؤں جھلاتی یش کا ویٹ کر رہی تھی..بے حد ذہین، بے تحاشا خوبصورت... وہ اور یش اپنی اپنی کلاس میں ٹاپ اور یش th کرتے آرہے تھے.. یش سٹڈی میں بھی اس کی ہیلپ کرتا تھا.. اب وہ 6 میں تھا 8th..

یش کا بہت بڑا بنگلہ یہاں سے کچھ دور تھا.. وہ اکثر یہیں کھیلتے تھے... سکول میں یش بہت اچھا ہاکی پلئیر بھی تھا

یش کے ڈیڈ کو پتا نہیں تاشی سے کیا پرابلم تھی.. ایک دو مرتبہ انھوں نے یش سے کہا کہ وہ اس غریب سی گندی لڑکی سے اپنی فرینڈ شپ توڑ لے... یش نے تو وہ ہنگامہ مچایا کہ پورا سردار مینشن ہلا کر رکھ دیا.اپنے ڈیڈ کے سامنے چیزیں ایسی پھینک پھینک کر ماریں کہ بس..

..پھر دوبارہ انھوں نے اسے کچھ کہنے کی غلطی نہیں کی تھی

وہ ویٹ کرتی کرتی اب بیزار ہو چکی تھی کہ تین ٹین ایج آوارہ اور لوفر سے لڑکے اس کی جانب آئے...

ارے دیکھو.. بے بی تو بہت کیوٹ سی ڈول ہے... ان میں سے ایک انتہائی خباثت سے بولا.

جتنی وہ خوبصورت تھی. بلکل گڑیا جیسی. سونے پر سہاگہ گرے (اپنی جانب کھینچتی آنکھیں) اتنی سی عمر میں بھی اسے نظریں سمجھ آنے لگی تھیں.جو ہر وقت اس کی جانب لپکتی تھیں .. یش کے علاوہ اسے اپنی اور اٹھتیں ہر لڑکے کی نظریں گندی لگتی تھیں..

اب بھی ان لڑکوں کی نظروں سے گھن سی آئی...

..زرا دیکھوں تو ہاتھ لگا کر یہ بے بی ہے یا سچ مچ ڈول ہے

پہلے تو وہ گھبرائی .. لیکن ان کے پیچھے یش کو ہاتھ میں ہاکی لئے اپنی جانب آتا دیکھ کر اطمینان سے بینچ سے ٹیک لگائی.. ببل گم چباتی، پاؤں جھلاتی.. آرام سے ان سے کہا

..چلے جاؤ یہاں سے... پریشان مت کرو مجھے... ورنہ بہت برا ہو گا

پہلے تو لڑکے اس بالشت بھر کی نازک سی بچی کے کانفیڈینس پر جی بھر کر حیران ہوئے پھر قہقہے لگا کر ہنس پڑے.. پھر ان میں سے ایک اس کی جانب بڑھا. اور اس کے گال کو چھونے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا.

کہ اچانک وہ اپنی کلائی سے لٹکا بازو دیکھ کر کٹے بکرے کی طرح چنگھاڑنے لگا....یش نے ہاکی سے اس کے ہاتھ کا نشانہ لیا تھا..

باقی دو لڑکے اپنے سے چھوٹے لڑکے کو اس طرح دیکھ کر غصے سے پاگل ہوتے اس کی جانب لپکے اور زندگی کی شاید سب سے بڑی غلطی کر بیٹھے..

یش اب تک کراٹوں میں بلیک بیلٹ ہو چکا تھا.. وہ مہارت سے خود کا بچاؤ کرتا ہاکی سے ان کی اچھی خاصی مرمت کر رہا تھا

تاشی جانا پہچانا منظر دیکھتی اطمینان سے بیٹھی رہی..

جب وہ لڑکوں کا بھرکس نکال چکا تو وہ اپنی جان بچاتے دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے..

Dogs.......

بزدل.......... یش بڑبڑایا..

تاشی میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ یہ سامنے گھر ہے تمھارا جب میں آؤں تو تب ہی تم گھر سے نکلا کرو.. وہ غصے سے جھنجھلایا...

✿پھر کسی گستاخ نے تمہارا نام لیا،

پھر کسی کے گال پر طمانچہ ہوا رسید

پتہ نہیں یش کا اس کے لئے یہ پاگل پن.. حساسیت. پوزیسیو ہونا اسے کن حدوں تک لے جانے والا تھا..

میں بور ہو رہی تھی اس لئے یہاں آکر ویٹ کر رہی تھی...

وہ روہانسی ہوئی.

اوکے... چلو میرے ساتھ..

مگر کہاں یش.....

چلو تو سہی.... پھر بتاتا ہوں..

پر پہلے تو کبھی تم مجھے اپنے ساتھ یہاں سے کہیں نہیں لے کر گئے...

پہلے نہیں لے کر گیا.. مگر آج لے جا رہا ہوں چلو تو سہی تاشی.. وہ اسے زچ کر رہی تھی..

اچھا... اوکے چلو..

وہ اس کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چل پڑی.....

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

نوال اور مینال کالج کے لئے ریڈی ہو رہی تھیں..

شروع دن سے ایک ہی سکول میں ایک ہی کلاس کے ایک بینچ پر بیٹھنے کی عادت تھی

پر میٹرک میں سب الٹ ہو گیا تھا. نوال نے سائنس لی تھی جبکہ منال نے آرٹس...

اور اب تو کچھ عرصے سے برانچز بھی الگ کر دی تھیں ظالموں نے..

وہ گلی کے ایک موڑ پر آکر اپنی اپنی منزل کی جانب چل پڑیں. جب نوال کو پھر اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی.

نظر اٹھا کر دیکھا تو سر جھکا کر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ دانت سے لب تلے دبائی..

وہ تقریباً چوبیس سال کا لڑکا کئی عرصے سے اس کی راہوں میں آ رہا تھا.. کچھ نا کہتا مگر نظروں بہت کچھ بولتی محسوس ہوتیں..

کوئی امیر زادہ تھا.. یہ بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومتا.. آئے دن گاڑی بدلی ہوتی تھی.. لیکن شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا....

اب تو کافی دن سے وہ بھی اس کے بارے میں لاشعوری طور پر سوچنے لگی تھی.

سنئیے.. وہ اپنے دھیان میں چل رہی تھی جب ایک مہربان سی آواز سنائی دی..

اس نے پیچھے مڑ کر سوالیہ نگاہوں سے دیکھا..

دیکھیں میں گھما پھرا کر بات کرنے والوں میں سے نہیں.. نا اس طرح کی حرکتیں پسند

بات کروں گا.. میں آپ to the point کرتا ہوں پر جتنی آپ سے محبت کرتا ہوں

سے ایک جائز اور پاکیزہ رشتہ جوڑنے کا خواہش مند ہوں

Will you marry me

وہ بے طرح گھبرائی تھی.. وہ سڑک پر کھڑا ہو کر اس سے اس کے رشتے کی بات کر رہا

تھا...

..اس کی گھبراہٹ سے وہ محظوظ ہوتا بولا

او سوری پہلے مجھے اپنا تعارف کروانا چاہیے تھا.. میرا نام شمس یوسف خان ہے...

.نوال........ اور میں تمھارے بغیر نہیں جی سکتا

..نوال نے حیرت سے جھٹکا کھاتے اسے دیکھا.. وہ اس کا نام جانتا تھا

وہ گھبرا کر بغیر کوئی جواب دیئے تیزی سے چلتی کالج میں گھس گئی.. لیکن شمس خان اس کے چہرے سے اس کے دل کی گہرائیوں تک رسائی حاصل کرتا گہری مسکان لبوں پر سجائے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھگا لے گیا ..

تبریز ہونق چہرہ لیے دستک دئے فوراً سردار مینشن کے ڈرائینگ روم میں داخل ہوا سردار یوسف خان نے انتہائی ناگواری سے اسے دیکھا مگر غصہ ضبط کر گئے.. کیونکہ وہ جانتے تھے اگر تبریز بغیر اجازت لیئے اندر آیا ہے تو یقیناً کوئی غیر معمولی بات ہے...

انھوں نے جلدی سے اپنے مہمانوں کو فارغ کیا..

وہ چلے گئے تو وہ تبریز کی جانب متوجہ ہوئے

بولو تبریز کیا مسئلہ ہے.. وہ غصے میں پھنکارے

..وہ بڑے صاحب...... تبریز ہچکچایا

...کیا بات ہے اب بھونکو... کیوں وقت برباد کر رہے ہو

وہ بڑے صاحب یشار بابا نے اس ماسٹر کی بیٹی سے دوستی نہیں ختم کی...بلکہ

اور اگلی بات جو تبریز نے بتائی.. اسے سن کر سردار مینشن کی دیواریں اور چھتیں جیسے
.یوسف خان کے سر پر آگریں

پھر وہ جو فیصلہ ایک عرصے سے کرنے میں ہچکچا رہے تھے وہ انھوں نے چند سیکنڈ میں
..کر لیا تھا

تبریز ابھی کے ابھی یشار جہاں کہیں بھی ہے اسے یہاں میرے پاس لے کر آؤ فوراً۔

..نہیں تو تمھارے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دوں گا وہ دھاڑے

تبریز وہاں سے فوراً نو دو گیارہ ہو گیا۔ یسف خان نے پروین کو بلا کر یشار کی پیکنگ کرنے کو بولا.. وہ جی بڑے صاحب بولتی اندر چلی گئ

...یوسف خان نے اپنے مینجر کو فون کیا

.....جی سر حکم

ہاں.. یشار کے لندن جا کر پڑھائی کرنے کی تیاریاں تو مکمل ہو ہی گئیں ہیں.. یوں کرو آج ابھی اور اسی وقت اس کی ٹکٹ بک کر دو.. آگے یہاں سے اسے بھیجنا میرا کام ہے.. سمجھ آئی کہ نہیں....

.....جی جی سر بلکل.... جیسا آپ کا حکم

..فون بند کیا اور شمس کو کال ملائی

شمس ابھی کہ ابھی گھر آؤ..

شمس بھی کچھ پل کے لیے گھبرایا تھا.

کیا ہوا ہے ڈیڈ.....

کچھ نہیں... یشار لندن جا رہا ہے پڑھائی کے لیے.. آ کے اسے سمجھاؤ.. اور مل لو

سر سراتا لہجہ تھا ان کا... شمس چونک گیا.. اور فوراً گھر کے لئے روانہ ہوا...

اتنے میں تبریز یشار کے ساتھ اندر داخل ہوا..

وہ آنکھوں میں نمی، سرخ چہرہ، لال انگارہ آنکھیں لئے ایئرپورٹ کی چیئر پر بیٹھا شکایتی نظروں سے شمس کو گھور رہا تھا.. اور شمس مسلسل اس سے نظریں چرا رہا تھا...ینگ سی غیر شادی شدہ حرا پھپھو بھی اس کے جانے کا سن کر بے چینی سے انگلیاں چٹخا

رہی تھی. ان کی ماں کے بیماری میں گزر جانے کے بعد حرا نے ہی تو ان کی دیکھ بھال کی تھی..

شمس لالہ آپ لوگ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں...

یشار سمجھو ڈیڈ ابھی تمھاری وجہ سے بہت غصے میں ہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں. اس لیئے چپ چاپ بات مان لو

مجھے تاشی سے ملنا ہے..

ناممکن..... فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے..

اگر وہ کہیں کھو گئی تو؟ لالہ..... اس کی آنکھوں میں خوف ڈر اور وحشت دیکھ کر شمس نرم پڑا

میں نہیں کھونے دوں گا.. میرا وعدہ ہے جب لوٹ کر آؤ گے میں تمھاری تاشی تمھارے پاس لے کر آؤں گا.

..یشار جب گھر آئا تو یوسف نے پورا سردار مینشن سر پہ اٹھا رکھا تھا

پھر وہ لاکھ جھٹپٹایا، تلملایا اور بغاوت کی.. مگر تھا تو ایک بچہ ہی اس کی ایک نا چلی.. اور اب وہ کچھ دیر میں تاشی سے دور اجنبی فضاؤں میں اپنے لالہ کے وعدہ کے سہارے جانے والا تھا.. یوسف خان نے تو اسے اتنا بھی موقع نہیں دیا تھاکہ وہ جا کر اپنی تاشی سے ملے اسےکہے کہ وہ جا رہا ہے صرف تاشی کےلئے لوٹ کر آنے کےلئے.. وہ اس کا ..انتظا کرے

وہ لوٹے گا اور

..ضرور لوٹے گا

..یوسف خان نے یشار کو بھیج کر پھر مینجر کو فون ملایا

....جی سر حکم

..ہاں وہ جو کام بولا تھا ہوا

.جی سر وہ ایجوکیشن منسٹر سے بات کروا دوں گا آپ کی

نہیں میرا بات کرنا ضروری نہیں تم صرف انھیں کہنا کہ میں نے کہا ہے کہ اس ماسٹر کا تبادلہ یہاں لاہور سے دور پنجاب کے کسی دوسرے کونے میں کر دے.. سردار مینشن

..پر اس ماسٹر کا سایہ بھی نہ پڑے

...وہ حقارت سے بولے

..جی جو حکم سر.. ہو جائے گا

..اپنی فتح پر یوسف خان فرعون بنے مسکرائے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اگلے ایک دو دن میں تاشی کو بے چینی سے یش کا انتظار کر کر کے آخر پتا چلا کہ وہ سکول ..کیا بلکہ ملک چھوڑ کر................ اپنی بیسٹ فرینڈ تاشی کو چھوڑ کر چلا گیا ہے

وہ سہمی سہمی سی رہنے لگی تھی.خوف و دہشت کے سائے ہر وقت اس کے تعاقب میں رہتے...... اب اس کا کوئی سائے کی طرح حفاظت کرنے والا نہیں تھا.. دوسروں کی

گندی نظروں سے اپنی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپانے والا کوئی نہیں تھا.. اس کی موجودگی میں شیرنی بنی جو گھومتی تھی اب بے تحاشا سہمی ہرنی بنی کونوں کھدروں میں چھپتی پھرتی

جس سے بھی فرینڈ شپ کرنے کی کوشش کی اس نے بری طرح جھڑکتے ہوئے دھتکار دیا.

وہ سکول کے کونوں میں چھپ کر روتی تھی.. وہ بری طرح ہرٹ ہوئی تھی...

ہر دن خود سے یہی دہراتی تھی.

I hate u Yash.... I really very hate you

پھر قدرت نے اس کی یہ مشکل بھی حل کر دی تھی.. اس نے یہاں سے.. سکول میں اس کا تمسخر اڑاتے بچوں سے دور چلے جانا تھا.. بہت دور.

عابد حسین جھکے سے کندھے اور ہاتھ میں ایک لفافہ لیے اپنے گھر داخل ہوئے.. انھیں ایسا دیکھ کر سب پریشان ہوئے.

نازیہ بیگم نے بے چینی سے پوچھا

..کیا بات ہے عابد...آپ اتنے پریشان کیوں ہیں

نازیہ بیگم یہ میرا اتنی اچانک ٹرانسفر لیٹر آیا ہے سرگودھا ڈویژن میں کوئی جوہر آباد چھوٹا سا شہر ہے وہاں.. مجھے سمجھ نہیں آرہا اتنی اچانک اور اتنی جلدی یہ سب کیسے ہوگا..

نازیہ بیگم بھی پریشان ہوئیں..اور یہ سن کر نوال بے تحاشا چونکی

نازیہ نے بہرحال اپنے شوہر کو تسلی دی.

..پریشان مت ہوں عابد.. اللہ تعالیٰ سب ٹھیک کردے گا

..اتنے میں ان کی فون کی بیل بجی

انھوں نے فون سنا تو چہرے پر رونق بحال ہوئی.. فون رکھ کر نازیہ کو دبے دبے جوش سے بتایا..

بورڈ سے فون تھا.. اللہ تعالیٰ نے واقعی مشکل حل کر دی.. وہاں ہمیں رہنے کے لیے گھر بھی دیا جائے گا.. مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے ہوا.. بس اللہ مہربان ہے

اور پھر چند دنوں میں ہی ان کی تیاری مکمل ہوئی.. بچیوں کے سکولوں سے سرٹیفکیٹ وغیرہ لئے اور یہاں سے دور بہت دور چلے گئے.

..آخر وہ گئی کہاں زمین کھا گئی کے آسمان نگل گیا... شمس دھاڑا تو اعظم کی جان پر بن گئ

سر میم نے کالج چھوڑ دیا میں نے گھر والوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کی.. لیکن ......کالج میں کوئی ریکارڈ ہی موجود نہیں..پتا نہیں کیں

کیا مطلب پتہ نہیں.. میں حرا پھپھو کی وجہ سے پریشان ہوں.. ڈیڈ زبردستی ان کی شادی خاندان کے بڈھے سے کرنے پرتلے ہوئے ہیں اتنی مشکل سے روکا ہوا ....ہے...اتنی مشکل سے پھپھو کو بچایا

اونہہ.... یہ خاندانی راوایات کی سو کالڈ بخ... سمجھ نہیں آتی مجھے تو...خاندان میں ہی بڈھے سے بیاہ دو پر خاندان کے باہر کوئی ڈھنگ کا رشتہ نا کرو..... ربش.. اس نے مکہ بنا کر سامنے ٹیبل پر مارا

اوپر سے تم مجھے یہ خبر سنا رہے ہوں... وہ پھر غرایا

...ڈھونڈو اسے ورنہ. آگ لگا دوں گا پورے شہر کو

جی سر........ اعظم منمناتا وہاں سے رفوچکر ہو گیا

افففففف.. نوال کہاں ڈھونڈو تمھیں.. یار... کہاں چلی گئ ہو.. اسے اپنی فاش غلطی پر جی بھر کر غصہ آرہا تھا.. کہ اس کا کوئی اتہ پتہ ہی لے لیتا اسے اپنا فون نمبر ہی دے دیتا..یشار کے جانے کے بعد حرا میں ایسا الجھا کہ اپنی محبت کو ہی گم کر بیٹھا تھا

..اس نے چٹختے اعصاب کو انگلیوں سے سہلایا

وہ چوبیس سال کا ہی میچورٹی کی کئ منزلیں طے کر گیا تھا.. حرا خاندان سے آنے والے رشتے کے انتظار میں تیس سال کی ہو چکی تھی.. اور اب اس کی شادی ہونے والی تھی بھی تو پچپن سالہ بڈھے سے. حالانکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ حرا اپنی یونی فیلو قیصر حسن کو ..پسند کرتی ہے

وہ اپنی ماں کی جگہ ان کا خیال رکھنے والی حرا کے لئے اپنے باپ سے بھڑ گیا.. اور نکاح سے پچھلے دن راتوں رات اس نے حرا کو سردار مینشن سے غائب کروا دیا..

یوسف خان نے بہت واویلا مچایا..وہ جانتے تھے کی اتنی جرات صرف اور صرف شمس خان کی ہو سکتی ہے. بہت دھاڑے...... پر وہ ٹس سے مس نہ ہوا.. اس نے نہیں بتانا تھا نہ بتایا.. اس کا باپ حرا تک نہ پہنچ سکا

اب اسے اپنے باپ کے کتوں کے شانت ہونے کا انتظار تھا. تاکہ وہ شانت ہوں اور وہ حرا کا نکاح قیصر سے کر دے... اس پر بھی نظر رکھی جا رہی تھی.. اسے معلوم تھا..

حرا کی طرف سے شانت ہوا تو نوال کی یاد آئی پر اتنی دیر میں محبت اس کے ہاتھ سے سوکھی ریت کی طرح پھسل گئی تھی..

نازیہ بیگم اور ان کی بیٹیوں نے بڑی خوبصورتی سے اس چھوٹے سے گھر کو چند دنوں میں ہی سجا لیا تھا..منال اور نوال نے اپنی ماں کا پورا ساتھ دیا تھا.. زری اور ماہی بھی چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کام کرتی پھر رہی تھیں.

نوال کے دل میں ایک کسک اور بے چینی سی تھی..

نئ جگہ..نئے سکول...انھیں ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگا.. مگر ہو ہی گئے.. دو ماہ ہوگئے تھے ان کو آئے..

عابد اور نازیہ نے نوٹ کیا تھا کہ زری ان دنوں بے حد ڈری سہمی رہتی تھی.. اس لئے ..انھوں نے یہاں زری اور ماہی کا ایڈمیشن گرلز سکول میں کروایا تھا

وہ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے... زری اور ماہی اپنا ہوورک کر رہیں تھیں کہ دروازہ ..ناک ہوا

...عابد نے اٹھ کر دیکھا تو سر خوشی سے آنے والے سے لپٹ گئے. باہر قیصر حسن تھے ..

اندر آئے تو وہ چاروں چاچو کا نعرہ لگاتیں ان سے لپٹ گئیں.. آخر ان کی بھی لاڈلی تھیں .سب

....قیصر نے زری اور ماہی کے گال چومے

اور ہمیشہ کی طرح ان کے لئے ڈھیر و ڈھیر گفٹس اور چاکلیٹس لائے.اکثر عابد ٹوکتے تو وہ ان کو یہ کہہ کر چپ کرا دیتے کہ یہ ان کا اور ان کی بیٹیوں کا معاملہ ہے وہ بیچ میں مت بولیں..

کیا تھا اور اب خود کا بزنس سٹارٹ کرچکے تھے.. محنتی تھے اور ترقی MBA انھوں نے کرنے کے چانس بہت تھے.

اور سناؤ قیصر کیسی گزر رہی ہے.. محلے والے کیسے ہیں.. ہم تو بہت یاد کرتے ہیں سب کو..نازیہ بیگم کے لہجے میں حسرت تھی.

سب ٹھیک ہیں بھابھی.... اور سب یاد کرتے ہیں آپ کو... لیکن میں نے وہاں سے اپنا مکان بیچ دیا ہے...اور ایک نئی ہاؤسنگ سوسائٹی میں گھر لیا ہے

آپ کا بھی بکنے ہی والا ہے.. پھر میں آپ کا بھی اپنے گھر کے بلکل قریب ایک ہی گلی میں مکان لوں گا.. تاکہ جب بھی بھائی صاحب کا دوبارہ ادھر ٹرانسفر ہو تو آپ لوگ ہمارے قریب رہ سکیں..

ہمارے.......قیصر کیا مطلب..

بھائی میں شادی کر رہا ہوں.. اس لئے آپ سب کو لینے آیا ہوں.. لڑکی کا نام حرا ہے.. دنیا میں کوئی نہیں سوائے دو بھتیجوں کے.. (قیصر نے لڑکی کے بھائی کی بات گول کر دی) main بات ابھی گھر کی سیٹنگ کرنی ہے.. بس سادگی سے نکاح ہو گا... لیکن نکاح کے بعد بھابھی اور میری بھتیجیاں اپنی چاچی کے ساتھ مل کر یہ کام بھی سر انجام دے لیں گی..

انھوں نے چم چم کرتے ان کے گھر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

کیا سچ چاچو... کیسی ہے چاچی.. ہمیں پک تو دکھائیں.. منال نے بے چینی سے کہا..

تو انھوں نے موبائل نکال کر ان کے حوالے کر دیا.. جس میں حرا کی تصویریں تھیں...

وہ موبائل لے کر اندر بھاگ گئیں.

...تو عابد صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے

دیکھو... قیصر یار برا مت منانا.. پر ابھی تو ہماری سیٹنگ ہوئی ہے نئی نئی .. اور ہم آلئے بھی ان دنوں ہیں جب اینول پیپر ہونے والے ہیں.. ہمارے سکول کے بچوں کے بھی اور بچیوں کے بھی... اور تمھاری بھابھی کی طبیعت کا تو تمھیں پتہ ہی بی پی منٹوں میں بگڑ جاتا ہے... اس لئے بہت بہت معزرت... ہم پیپروں کے بعد آکر بچی کے سر پر ہاتھ رکھ دیں گے...

..انھوں نے تفصیل بتائی تو قیصر نے بری طرح منہ لٹکا لیا

....ارے منہ مت لٹکاؤ یار..... اچھا تم ایسا کرو نوال کو لے جاؤ اپنے ساتھ

...کیا سچ بھائی........ وہ دبے دبے جوش سے بولے.. لیکن نوال کے پیپر

اس کی تیاری مکمل ہے کچھ وقت نکال کر وہاں اپنی چاشچی سے کر لے گی.... میں کالج

سے لے لوں گا چھٹیاں... ویسے تو منال بھی چلتی تمھارے ساتھ... مگر اس نے سائنس

رکھی ہوئی ہے. تیاری مکمکل نہیں اس کی.

او بھائی میں بہت بہت خوش ہوں... چلو میری زندگی کے اتنے اہم خوشی کے موقع پر

کوئی تو میرا اپنا میرے پاس ہوگا...میری بیٹی نوال ہی کیوں نہ ہو

اور پھر نازیہ بیگم نے نوال کو تیار اور پیکنگ کرنے کا بولا تو خوشی خوشی تیار ہونے چلی

گئی..

...جانا تو بھی چاہتی تھی.. اس دشمنِ جاں کو ایک بار دیکھنا چاہتی تھی

دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے بغیر کتنا تڑپا کتنا بے چین ہوا.... بڑی پر جوش ہو کر اس نے پیکنگ کی یہ جانے بغیر کے شاید یہ سفر اس کی زندگی کا ہی آخری سفر ہونے والا 😧😭تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یشار اپنا سارا غم و غصہ یہاں نکال رہا تھا... دو ماہ ہوئے یہاں آئے ہوئے.. ہر کوئی اس براؤن آنکھوں والے مغرور سے شہزادے سے دوستی کرنا چاہتا تھا... چاہے لڑکی ہو ..یا لڑکا مگر اس نے دوستی تو دور کی بات ابھی ڈھنگ سے کسی سے بات تک نا کی تھی

ابھی بھی دندناتا لندن کے سب سے بڑے سکول سے باہر نکلنے کو تھا پلے گرؤند کی ایک طرف لگے ڈھیر سارے درختوں کے پیچھے سے اسے دبی دبی سسکیاں سنائی دیں.....

...ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس طرف چلا گیا جہاں سے آوازیں آ رہی تھیں

آگے بڑھا تو دیکھا کے اس کا ہم عمر کلاس فیلو اپنے رونے کی شدت اور سسکیاں دبانے میں بے حال ہو رہا ہے..

وہ ماتھے پر بل ڈالے اس کے قریب کیا.یشار کو پتہ تھا وہ پاکستانی ہے

..مرد ایسے گرلز کی طرح نہیں روتے ہیں.... یشار نے ناگواری سے کہا

...سامنے والے نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

جب...... آپ کے اپنے... بہت پیارے آپ کی آنکھوں کے سامنے آپ سے دور ہو جائیں تو مرد کیا دوسری دنیا سے یہاں آئے ہیں جنھیں تکلیف اور درد نہیں ہوتا.

ہمممم.. سامنے والا بھی بھرا بیٹھا تھا.. یشار پر الٹ پڑا.. . میری ماں کے بعد میرے بابا کی بھی ڈیتھ ہو گئی ہے... اس دنیا میں اکیلا رہ گیا ہوں... وہ کرب سے بولا

..یشار ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اس کے پاس بینچ پر بیٹھ گیا

...ایم سوری..... پر میں نے بھی اپنے جینے کی وجہ کو ہی کھو دیا ہے... میں تو نہیں رویا یشار نے بے دردی سے لب کچل کر کہا. اور بینچ پر ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں

رو لو تو اچھا... نہیں تو گھٹ کر مر جاؤ گے... یہ درد جو آنکھوں سے نہیں بہتا سینے کا ...ناسور بن کر اندر ہر چیز تہس نہس کر دیتا ہے

کرنے دو......بننے دو ناسور......تاکہ جب میں واپس جاؤں تو اگر وہ مجھے نا ملی تو اپنے ساتھ ساتھ ہر چیز تہس نہس کر دوں.. وہ سیدھا ہو کر دانت پیس کر بولا.. آنکھیں کھولیں تو ان سے شعلہ لپک کر باہر آ رہے تھے.

...سامنے والے نے اپنا رونا دھونا بھول کر ایک جھر جھری لی

یشار پھر بولا.. میری لائف میں چند گنے چنے لوگ ہیں جنھیں میں اپنے قریب آنے دیتا ہوں... ان میں تم بھی شامل ہو سکتے ہو.. کیا مجھ سے فرینڈ شپ کرو گے...میں یشار خان یوسف ہوں...اس نے ہاتھ آگے بڑھایا

اتنی دیر میں سامنے والا پہلی بار بھیگی آنکھوں سمیت مسکرایا... اس نے اس مغرور سے شہزادے کو دیکھا جس سے فرینڈ شپ کرنے کو یہاں ہر کوئی مرا جا رہا تھا اور وہ یہ آفر اسے کررہا تھا.

..اس نے جلدی سے ہاتھ تھاما

...میں رزم علی ہوں... سب مجھے رزم کہتے ہیں

..تو میں تمھیں علی کہوں گا کیونکہ میں وہ نہیں کرتا جو سب کرتے ہیں

اوکے ٹھیک ہے.... وہ مسکرا کر کھڑا ہوا اور اس کے ہم قدم ہو کر سکول سے نکلتا چلا
..گیا

پھپھو..... قیصر کدھر ہیں... میں تیاریاں مکمل کروا چکا ہوں... لیکن وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہے. شمس نے گھر میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا..گھر کیا تھا دو پورشن پر بنی انتہائی خوبصورت کوٹھی تھی سامنے بڑا سا لان تھا... سب قیصر کی محنت کا پھل تھا.. کچھ اپنے پیروں پر کھڑا ہونے بزنس کرنے اور کچھ حرا کے انتظار کے چکروں میں بتیس سال کہ ہوچکے تھے.. اب کہیں جا کر امید بر آئی تھی

شمس نے شروع دن سے حرا کو یہیں رکھا تھا.. جبکہ ابھی قیصر اپنے پرانے گھر میں ہی رہ رہے تھے.اس لیے اس کے باپ کے آدمی حرا کو ڈھونڈ نہیں پائے.. شمس کے اپنے بھی فارم ہاؤس تھے... پر اس نے یہ غلطی نہیں کی تھی.

وہ اپنے بھائی کی فیملی کو لینے گئے ہیں.. فنکشن میں شرکت کرنے کے لیے. وہ نظریں جھکائے شرمیلی سی مسکان سمیت بولی

.کونسے بھائی... شمس حیران ہوا... پہلے تو کبھی انھوں نے زکر نہیں کیا

...ہاں ان کے تایا کے بیٹے ہیں... وہ انھیں بھائی ہی سمجھتے ہیں... پہنچنے والے ہیں

......ٹھیک ہے آپ اندر جا کر آرام کریں...، میں دیکھ لوں گا سب

...وہ گلاس وال کے قریب کھڑا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا کہ جب فون رنگ ہوا

ہاں بولو اعظم... ملی وہ؟

نہیں سر.....پتہ نہیں کس کا کیا دھرا ہے.. کہ کہیں کوئی ریکارڈ موجود نہیں.. میں خفیہ طور پر بھی کالج کھنگال چکا ہو پر....

اعظم تم سے ایک کام کہا تھا وہ بھی تم ڈھنگ سے نہیں کر پائے.. کہا تھا اس پر نظر رکھنا... جتنے دن میں مصروف ہوں اس کی حفاظت کرنا... کہ اسے کوئی تکلیف نہ ہو.. اسے کوئی تکلیف نا پہنچائے.. اور اب تم مجھے یہ سب بتا رہے ہو...پتہ نہیں اس کے ..اور اس کی فیملی کے ساتھ کیا ہوا... شمس پھر غصے سے بے قابو ہو کر دھاڑا

..اور اعظم کی ناکامی کا سن کر موبائل دیوار میں دے مارا

اگر اعظم ناکام ہوا تھا تو یہ یقیناً تشویشناک بات تھی... کیونکہ اعظم اس کا وفادار وہ بندہ تھا جسے پھولوں کے ڈھیر میں سے سوئی ڈھونڈنے کا بولا جاتا تو وہ ڈھونڈ لاتا...اور یقینی طور پر اس نے پورا شہر چھان لیا ہوگا...

وہ قیصر کے گھر کے اوپربنے پورشن پہ گلاس وال کے سامنے کھڑا تھا... ہر طرف پھولوں کے بڑے چھوٹے گملے رکھے تھے... اوپر چار آمنے سامنے کمرے تھے.. قیصر کو لگتا تھا پودوں سے بہت انسیت تھی..

وہ غصے میں جھنجھنا رہا تھا کہ گیٹ کھلا اور قیصر کی گاڑی اندر داخل ہوئی.. وہ مہربان سی مسکراہٹ لئے گاڑی سے باہر آئے.. دوسری جانب سے حجاب اوڑھے ایک لڑکی گاڑی سے باہر آئی..

شمس کو حیرت ہوئی.. نوال اس کے اعصاب پر اس قدر سوار تھی کے اسے قیصر کے ساتھ ہینڈ بیگ اٹھائے بلیک ڈریس میں چاندی کی طرح چمکتی اس لڑکی میں بھی نوال نظر آرہی تھی... وہ بے چین سا ہوکر نیچے آیا.

قیصر اسے لئے لاؤنج میں داخل ہوئے کہ سامنے سے شمس سیڑھیوں سے تیزی سے اترتا دکھائی دیا..

وہ دیکھ کر مسکرائے.. جبکہ نوال اسے دیکھ کر اپنی جگہ ٹھٹھک گئی اور اس کی نظروں سے بری طرح نروس ہوئی..

..شمس کی گنگ ہوتی زبان سے کوئی لفظ ادا نہیں ہو رہا تھا قیصر کچھ اور سمجھے
..ناراض مت ہو یار.... بغیر بتائے چلا گیا تھا.. لیکن حرا نے بتا دیا ہوگا کیوں گیا تھا

اس سے ملو یہ میری بھتیجی ہے نوال.. کچھ دن پہلے یہ یہیں رہتے تھے پھر بھائی صاحب کا تبادلہ یہاں سے کہیں اور ہو گیا تو انھیں جانا پڑا.

اور نوال یہ حرا کا بھتیجا ہے شمس خان.

تڑپ اور محبت یوں حقیقی روپ دھار کر سامنے آجائے گی شمس نے سوچا بھی نہیں تھا... وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا تو نوال نے ہی مریل سی آواز میں سلام کیا.

وہ چونک کر سیدھا ہوا اور سلام کا جواب دیا..

نوال وہ سامنے حرا کا کمرہ ہے.. جاؤ اس سے مل لو... میں نے بتا دیا تھا اسے تمھارے بارے میں.. اور آرام کرو مجھے شمس سے ضروری باتیں ڈسکس کرنی ہیں.. پھر کچھ دیر بعد سب کھانا کھائیں گے..اور پھر کل نکاح کی تیاری شروع کر دینا

جی چاچو...... یہ کہہ کر وہ اس کی نظروں کی تپش کی تاب نہ لاتے ہوئے کمرے میں بھاگ گئ..

شمس پرسکون ہو کر گہرا سا مسکرایا.. یہ بھی اچھا ہو گیا تھا.. اس سے قریبی رشتہ نکل آیا تھا.. اب اسے حاصل کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا...

وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھ گئے.. قیصر شمس کا نوال کو دیکھ کر چوکنا... اس کی محویت اور اس کی نظر کا نوال کا تعاقب کرنا نوٹ کر چکے تھے. وہ انھیں بے حد عزیز تھا.. نیک سلجھا ہوا... اور سب سے بڑھ کر اپنے رشتوں کے معاملے میں بے حد حساس.. اس نے ہی تو ان کی حرا انھیں لا کر دی تھی اس لئے ڈائریکٹ پوچھ بھی لیا..

شمس خیریت.. تم نوال کو دیکھ کر چونک کیوں گئے.. خیریت تو ہے ناں..

پھر ان کے سامنے سے پوچھنے پر شمس نظریں جھکائے انھیں سب بتاتا چلا گیا کہ اس کے کھونے پر وہ کس طرح اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا..

قیصر مسکرائے .. تو یہ بات ہے برخوردار... پھر سنجیدہ ہوئے شمس تمھارا باپ اس رشتے کےلئے کبھی نہیں مانے گا.. تم تو جانتے ہو ناں سب.. جتنے طاقتور ہیں اگر انھیں پتہ چلا تو نوال کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں... آگے اب بڑی مشکل سے تم نے انھیں ڈاج دیا ہے.. ان کے حساب سے تو تم اس وقت لندن میں یشار کے ساتھ ہو.. جبکہ تم ایئرپورٹ میں جاکر دوسری طرف سے نکل کر یہاں چلے آئے.

شمس نے تڑپ کر ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے... بس اسی لئے........ اسی لئے قیصر میں چاہتا ہوں.. کہ آپ کل ہی آپ کے اور پھپھو کے نکاح کے ساتھ میرا نکاح نوال سے کرا دیں... کسی کو بھی بتائے بغیر. میں اسے کسی بھی قیمت پر نہیں کھونا چاہتا. نکاح کے بعد وہ اپنے گھر چلی جائے گی.. میں پیچھے سے بابا کو بتا دوں گا.. تو وہ کچھ نہیں کر پائیں گے.. نا نوال کو ڈھونڈ پائیں گے .. وہ کچھ عرصے جھٹپٹائیں گے.. پھر جب ان کا غصہ شانت ہو جائے گا.. تو میں نوال کو پورے حق سے اپنا لوں گا.. اس

فنکشن کے بعد میں خود اسے اس کے گھر چھوڑ کر آؤں گا... اور اس کے پیرنٹس کو سب بتا دوں گا.. آئی پرامس میں اس کا بہت خیال رکھوں گا.

قیصر کو اس کی بے چینی پر ہنسی آئی... اوکے ڈن.. دلہے میاں.. پھر تو تم بھی جلدی سے تیاری کر لو...

شمس خوشی سے پاگل ہوتا ان سے لپٹ گیا.. تو وہ کھل کر ہنس پڑے..

پھر کھانا لگا.. وہ سب آمنے سامنے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے . شمس بے شرموں کی طرح بار بار دہکتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا.. وہ پہلو بدلتی رہی.. اور قیصر اور حرا نیچے منہ کیے ہنسی دباتے رہے.. قیصر نے حرا کو بھی بتا دیا تھا..

قیصر نے گلا کھنکار کر شمس کو وارننگ دی کے ان کی بھتیجی کو پریشان کرنا بند کرو.. وہ شرارتی سی ہنسی ہنس دیا.

وہ سہی طرح کھانا کھائے بغیر جلدی سے اندر بھاگ گئی تو حرا نے اسے ایک دھموکا جڑا.

پھر حرا اور قیصر نے نوال کو سب بتایا.. شمس کے بابا کے بارے میں اس کو اچھی طرح سمجھایا تو وہ راضی ہو گئی کیونکہ یہ سب کرنے کو اس کے عزیز از جان چاچو نے اسے کہا تھا.

اگلا دن بہت روشن اور ان کے لئے بے شمار خوشیاں لئے طلوع ہوا تھا.. سب لاؤنج میں تھے..

حرا مکمل دلہن کے روپ میں اور نوال پارٹی ڈریس کے اوپر کامدار دوپٹہ اوڑھے تیار ہوئی ایک صوفے پر شرمائی ہوئی بیٹھی تھیں...

وہ دونوں بھی سامنے گھری مسکراہٹ لبوں پر سجائے بیٹھے تھے... قیصر کے کچھ دوست اور شمس کے دوست اور مولوی صاحب موجود تھے.

ایجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا تو ہر طرف مبارک باد کی صدائیں گونج اٹھیں...

سب خوش تھے بے حد خوش...

شمس تو ہواؤں میں اڑ رہا تھا.. اپنی زندگی میں آنے والے طوفانوں سے بے خبر جو اس کا سب کچھ تباہ و برباد کر کے اپنے ساتھ لے جانے والی تھیں..

اس کی زندگی کے خوبصورت ترین یہ چند دن کیسے پر لگا کر اڑ گئے اسے پتہ ہی نا چلا..چاہے جانے اور پھر اس چاہت کو پالینے کی خوشی دل میں ہر وقت کرنوں کی طرح پھوٹ رہی تھی

..اگلے چار پانچ دنوں میں اس نے حرا چچی کے ساتھ مل کر گھر کی سیٹنگ کروائی

شمس بھی ان کی مدد کرتا.. مدد کم کرتا اس کے اوسان زیادہ خطا کرتا... آتے جاتے کانوں میں ذو معنی جملے.. اس کی وارفتگی... نظروں کی تپش نوال کی ننھی سی جان پر بنائے ..رکھتی

قیصر نے اسے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا.. کیونکہ وہ خود جا کر عابد کو تمام حقیقت .بتانے والے تھے

مگر منال کسی نہیں تھی... وہ تو اس کے وجود کا حصہ تھی.. اور اس نے منال کو سب بتا دیا..اسے پتہ تھا منال کسی کو نہیں بتائے گی. پہلے تو وہ بھڑکی اتنا زور سے چلائی کہ پاس بیٹھی زری بھی سہم گئی تھی.. پھر منال نے زری کو پیار سے پچکار کے دوسرے کمرے میں بھیج دیا اور پھر چلانے لگی مگر پھر اس کے پوری بات بتا دینے پر شانت ہو گئی. مگر جب اس نے بتایا کے شمس کے بابا کی وجہ سے اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے وہ پھر بے چین ہو گئی.

...نوال نے اسے نکاح کی پک بھی سینڈ کی تھی

رات کا ایک بجے بھی اسے نیند نہیں آ رہی تھی گھبراہٹ سی ہو رہی تھی..وہ اوپر والے پورشن میں گلاس وال کے قریب کھڑی تھی..

اور شمس کی باتیں یاد کر کے مسکرا رہی تھی جب کسی نے اس کے کان میں سرگوشی کی..

مجھے یاد کر رہی ہو... وہ خوف سے زرد پڑتی بوکھلا کر پیچھے مڑی.. گرنے والی تھی کہ کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے گملے پر گرنے سے بچا لیا....

نوال نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو خود کو شمس کی مضبوط بانہوں میں پایا وہ بے تحاشا گھبرائی..

..آپ.........آپ یہاں....کک... کیوں آئے

اپنی... زندگی... اپنی جان کی یہاں موجودگی محسوس کرنے.. اس کے جواب پر وہ سر نا اٹھا سکی...

مجھے چھوڑ کر کیوں گیئں نوال تم.... شمس نے شکوہ کناں لہجے میں اس کو کہتے ہوئے اپنی جانب کھینچا تو وہ نازک گڑیا کی طرح اس کے سینے سے آلگی....اس اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور کمرے میں لا کر نیچے اتارا.. پر اس کی کمر شمس کے چٹانی حصار میں ہی تھی..

اس کی جسارتوں اور اتنی قربت سے نوال کے اوسان خطا ہو رہے تھے..

تم نے بتایا بھی نہیں مجھے کہ جا رہی ہو... ایسے کرتے ہیں؟

مم.... میں... کک... کیسے بتاتی آ.... آپ... آئے ہی نن.... نہیں

اس کی یہ بات سن کر شمس کی مسکراہٹ گہری ہوئی.

یعنی تم میرا انتظار کرتی رہی ہو.. ہے ناں.

وہ اس کے چہرہ کے اور قریب ہوا.. کہ اس کی سانسیں نوال کو اپنے لبوں پر محسوس ہو رہی تھیں.. پھر وہ بے خود سا ہو کر اس کی گردن پر جھکا اور اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی.

...پپ... پلیز...... چھوڑیں مجھے... کوئی آ جائے گا...نوال کی جان پر بنی

آنے دو میں نہیں ڈرتا کسی سے.. ویسے بھی اپنی بیوی سے رومانس کر رہا ہوں... شمس نے ہوا میں بات اڑائی

گہری رات، تنہائی... باہوں میں من چاہا ساتھی جس پر تمام حق حاصل ہوں.. شمس ....بہک چلا تھا.. اس کی گردن پر جھکا اور خود کو سیراب کرنے لگا

..نوال کی جان لبوں پر آ گئی

..... شمس.... پلیز.... چھوڑیں مجھے

...نہیں.... بلکل نہیں... نوال

تم تو چلی گئیں..پتہ ہے میں کتنا تڑپا اس تڑپ کا حساب دو..یہ کہہ کر شمس نے اسے ..بیڈ پر لٹایا... اس سے پہلے وہ اٹھتی خود اس پر جھک گیا

نوال........ مجھے اتنے قریب آنے دو کہ پھر تمھارے دور جانے کا ڈر نہ ہو.. جزبات سے بوجھل لہجے میں کہا تو نوال کی روح کانپ گئی... اس سے پہلے وہ کچھ کہتی.. شمس نے اپنے لبوں سے اس کے نازک لب قید کرلئے...نوال تڑپی... مچلی.. پر شمس کی گرفت ..مضبوط تھی

اس کی کوئی مزاحمت کام نہیں آرہی تھی.... کافی دیر بعد جب شمس نے اسے آزاد کیا ...تو وہ آنکھوں میں آنسولئے بول پڑی

...پلیز شمس نہیں کریں.. یہ غلط ہے

شمس کو اس کے آنسو دیکھ کر دکھ ہوا... لیکن یونہی اس کو ریلیکس کرنے کو بولا.. خیر غلط تو کچھ بھی نہیں تھا....پر میں اپنی جان کے ایک بھی آنسو کا سبب نہیں بننا

چاہتا... پھر شمس نے اسے سیدھا کیا اور کمفرٹر اوڑھایا... خود بھی کمفرٹر میں لیٹ کر اسے سینے سے لگایا...

وہ پھر مچلی...

تو شمس سے ناگواری سے کہا.

اونھوں........کچھ نہیں کروں گا... سو جاؤ آرام سے.... قیصر نے کہا ہے تمھیں چھوڑ کر آنا ہے صبح.. چلی جاؤگی مجھے تڑپا کر.. آج ساری رات ایسے ہی میری بانھوں میں سونا پڑے گا...

.........مم.....مگر

..چپ بلکل چپ.......نہیں تو پہلے کی طرح خاموش کرواؤں گا

اس کے یہ کہنے پر نوال نے اپنی عافیت اسی میں جانی کہ چپ چاپ اس کے سینے میں منہ دیئے لیٹ گئی...

تبریز کی خبر سن کر سردار یوسف خان اپنے ڈرائینگ روم میں غصے کی انتہا میں پھنکارتے

...ایسے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھے

...جیسے کسی نے ان کی دم پر پاؤں رکھ دیا ہو

تبریز انھیں آگ بگولہ بنے دیکھ رہا تھا کہ اگلا حکم کیا جاری ہو گا جن سے وہ دوسروں کی

..خوشیاں بھسم کر دیا کرتے تھے

یوسف خان اپنے دل میں شمس سے مخاطب ہوئے... شمس خان اپنے باپ کی انا کچل کر

اور کھلِ عام یہ بغاوت کر کے تم نے اچھا نہیں کیا... کیا یاد کرو گے حرا کو معاف کیا پر

تمھیں نہیں کروں گا.. ہرگز نہیں

..تبریز...لڑکی کو ختم کردو..... .. تبریز نے حیرت کا جھٹکا کھا کر ان کی جانب دیکھا

......لیکن بڑے صاحب... شمس بابا

اسے میں سنبھال لوں گا... تم سے جو کہا ہے وہی کرو.... وہ دھاڑے. جب بھی لڑکی واپسی کے لئے نکلے... ایکسیڈنٹ کروا دو..جی ٹی روڈز پر تو یوں بھی آئے دن ایکسیڈنٹ ہوتے رہتے ہیں. ... بچنی نہیں چاہئے... نہیں تو تم نہیں بچو گے........ سرسراتا سرد لہجہ.... تبریز نے جھر جھری لی..

لیکن بڑے صاحب

.بھونکنا بند کرو... تبریز.. اور دفعہ ہو جاؤ.. جو کہا ہے وہ کرو

تبریز چلچلاتا وہاں سے نکلا... ہونہہ..... پاگل بڑھا..اپنی ضد انا اور ہٹ دھرمی میں یہ بھی نا سنا کہ اگر وہ جس گاڑی میں نکلی اس میں اپنا خود کا بھی بیٹا ہوا تو پھر کیا کرنا

چاہیے..مجھے کیا... میں تو بول دوں گا.. جیسا حکم ملا کر دیا... بعد میں لکیر پیٹے گا... پاگل جاگیر دار

تبریز........ یوسف خان کو دل میں کوستا وہاں سے نکلا.. پر کیا کرتا حکم ماننے کا پابند اور مجبور تھا..

...سامان گاڑی میں رکھو فض بابا ہم لیٹ ہو رہے ہیں

نوال تیار ہو کر باہر آئی.. سفید فراک کے نیچے پاجامہ اوپر حجاب باندھے وہ کوئی پر نور سی مخلوق لگ رہی تھی.. شمس مبہوت سا ہوا...وہ تو خود بلیک شلوار قمیض میں مردانہ چادر کندھوں پر لیئے شہزادہ لگ رہا تھا

وہ حرا اور قیصر سے مل کر گاڑی کی طرف بڑھی.. شمس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا..

.اسے بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا.. اور گاڑی زن سے بگھا لی

..وہ بار بار پر حدت نگاہوں سے اپنے پہلو میں شرمائی گھبرائی بیٹھی نوال کو دیکھ رہا تھا

..وہ بری طرح کنفیوز ہو کر انگلیاں چٹخا رہی تھی

یار ایسے تو نا شرماؤ... نیت اور خراب ہوتی ہے.. میں نے یہاں سے گاڑی کسی ہوٹل کی طرف موڑ لینی ہے..

..نوال نے ہق دق ہو کر شمس کی جانب دیکھا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

نوال نے مکا بنا کر اس کے بازو پر مارا... توبہ بہت خراب ہیں آپ.. جائیے میں نہیں بولتی آپ کے ساتھ...

یار ایسا........... وہ بول ہی رہا تھا کہ فون کی بیل بجی وہ فون کی طرف متوجہ ہوا..

.اعظم کا نمبر دیکھ کر فون اٹینڈ کرنا ضروری سمجھا

.....یس... اعظم... کوئی ضروری بات

.....سر آج اگر آپ میم کو کہیں بھیجنے لگے ہیں تو مت بھیجیں

..کیوں اعظم... شمس بے تحاشا چونکا

سر. میری اطلاع کے مطابق قیصر سر کی گاڑی کے بریک فیل کروائے گئے ہیں.. میم کو... وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا.. میم کو مارنے کے لئے

..واٹ... وہ دھاڑا.نوال سہم گئی. اور یہ سب کرنے کی جرات کس نے کی

..کون کر سکتا ہے سر آپ اچھے سے جانتے ہیں

اعظم وہ اس وقت گاڑی میں ہے اور ڈرائیونگ میں کر رہا ہوں... ڈیڈ کو مبارک دے دو فون کر کے ان کا پلان کامیاب رہا.... شمس نے موبائل پچھلی سیٹ پر پھینکا اور گاڑی کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگا اسے اس وقت خود سے زیادہ نوال کی فکر تھی.. وہ ہراساں سی یہ سب کاروائی دیکھ رہی تھی کسی انھونی کے ڈر سے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا... سمجھ تو وہ بھی گئی تھی.

باقاعدہ پلاننگ جو کی گئی تھی اسی لئے اچانک سامنے ایک ٹرک آیا تھا شمس نے گاڑی ٹرن کرنے کی کوشش کی تو نوال والی سائیڈ ایک دھماکے سے ٹرک میں بجی تھی..

خون سے لت پت شمس کی غنودگی میں آنکھ کھلی تھی... وہ سڑک پر گرا ہوا تھا... جبکہ نوال کچھ ہی فاصلے پر خون میں نہائی بے جان پتلیوں سمیت پڑی تھی.. سفید فراک سرخ ہو چکی تھی...

شمس نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی.. ہونٹ پھڑپھڑائے.. نوال کو صدا دینے کی کوشش کی کہ مت جاؤ... خدارا مت جاؤ...اپنے شمس کے پاس رہو...

پر وہ تو اس کی سنے بغیر کب کی دنیا سے جا چکی تھی..

کفن میں لپٹے نوال کے پر نور چہرے پر جھکی منال کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ خود کفن اوڑھ کر لیٹ گئی ہے جیسے نوال کا نہیں اس کا اپنا وجود ایکسیڈنٹ سے ادھڑ گیا ہے.

عابد غم سے نڈھال تھے.. نازیہ پر بار بار غشی کے دورے پڑ رہے تھے. جب نوال کی میت اٹھائی گئی. منال کی دھاڑوں اور چیخوں نے قیصر منزل کو ہلا ڈالا تھا...

پر جتنا مرضی چیخو چلاؤ جہاں نوال گئی تھی وہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آتا تھا.

زری اور ماہی کو تو حرا نے نوال کا چہرہ دیکھنے ہی نہیں دیا تھا.. کیونکہ وہ پہلے ہی بہت سہمی ہوئی تھیں..

نوال جا چکی تھی پر منال کی سسکیاں ہر وقت پورے گھر میں گونجتی تھیں..

خدا کی وقت کے حوالے سے یہ عجیب قدرت ہے کہ جیسے جیسے گزرتا جاتا ہے پہاڑ جتنے غم پر بھی صبر آتا جاتا ہے. اگلے چند دنوں میں سب سنبھلے..منال قیصر چاچو کی جانب ..سوالیہ نظروں سے دیکھتی رہی پر انھوں نے اپنے ہونٹوں کے چپ کے قفل نہ توڑے وہ گلٹی تھے.. ان کے ایک قدم نے نوال کی زندگی نگل لی تھی. وہ اس کا خیال نہ رکھ پائے

نوال کے ساتھ ہی اس کے نکاح کا راز جیسے دفن ہو چکا تھا... جب قیصر نے اس کے ماں باپ کو کچھ نا بتایا تو منال نے بھی نوال کی عزت کا احترام کرتے ہوئے یہ راز اپنے ..سینے میں دفن کر لیا

مگر ایک کسک ایک پھانس سی تھی جو دل میں کہیں چبھ گئی تھی.. اسے اس شخص سے نفرت اور شدید نفرت محسوس ہوئی جس نے اتنی محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اس کی بہن کی حفاظت بھی نا کر سکا.. اس کے دو دن کی محبت نوال کی زندگی نگل گئی

تھی... نوال نے اسے بتایا تھا کہ اس کی جان کو خطرہ ہے تو کیا وہ شخص اندھا تھا جس نے اس کی بہن کو موت کے منہ میں جھونک دیا..

اب اس کے دل میں نفرت ہی نفرت تھی..

یہی نفرت سینے میں لئے وہ اپنی فیملی کے ساتھ واپس گھر آ گئی..

بخت کے تخت سے یکلخت اتارا ہوا شخص...

تو نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص...

ہم تو مقتل میں بھی آتے ہیں بصد شوق و نیاز...

جیسے آتا ہے محبت سے پکارا ہوا شخص...

کب کسی قرب کی جنت کا تمنائی ہے...

...یہ ترے ہجر کے دوزخ سے گزارا ہوا شخص

...بعد مدت کے وہی خواب ہے پھر آنکھوں میں

...لوٹ آیا ہے کہیں دور سِدھارا ہوا شخص

...اب اندھیرے ہیں کہ لیتے ہیں بلائیں اُس کی

...روشنی بانٹ گیا دیپ پہ وارا ہوا شخص

...موت کے جبر میں ڈھونڈی ہیں پناہیں اس نے

...زندگی یہ ہے ترے لطف کا مارا ہوا شخص

...جب بھی حالات کی چھلنی سے گزارا خود کو

...ہاتھ آیا ہے مرے مجھ سے نتھارا ہوا شخص

پورے ایک ماہ بعد ہسپتال کے سرد سے کمرے میں پٹیوں سے لپٹا وہ اپنوں سے ہارا ہوا شخص کومے سے باہر آتا نیم غنودگی کی حالت میں رو رہا تھا...

آنسو قطار در قطار گرتے ہوئے تکیے میں جزب ہو رہے تھے..

پاس ہی اعظم بیٹھا تھا...

حالانکہ جانتا تھا کہ اپنی زندگی اپنی محبت کو اپنی آنکھوں کے سامنے مردہ دیکھ چکا تھا.. پر پھر بھی ایک موہوم سی امید میں لب پھڑپھڑائے...

اعظم قریب آیا..

کرب کی انتہاؤں پر پہنچ کر پکارا..... نن... نوال....

اعظم نے سنتے ہی نظریں چرا لیں.

وہ موہوم امید بھی دم توڑ گئی کیونکہ اعظم کبھی نظریں نہیں چراتا تھا..

وہ پھوٹ پھوٹ کر تڑپ تڑپ کر رویا تھا

نوال کی قبر کے پاس دو زانو بیٹھا وہ بے تحاشا رو رہا تھا..

نوال.... میری نوال.... پلیز واپس آ جاؤ... دیکو تمہارا شمس تمہارے بغیر کیسے تڑپ رہا ہے پلیز

..وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا

.اعظم اس کے ساتھ تھا

اسی نے ایکسیڈنٹ کی جگہ پر فوری پہنچ کر شمس کی تو جان بچالی تھی.. پر اپنی میم کو مردہ پایا تھا..

یوسف خان کو جب پتا چلا کہ اس لڑکی کے ساتھ ساتھ ان کے بیٹے کا بھی ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تو پھر اپنی بے وقوفی پر اپنا سینا پیٹا اور اسپتال بھاگے.. جہاں وہ زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا تھا..

..پھر جب وہ خطرے سے باہر ہوا تو کومے میں چلا گیا

ہوش آیا تو باپ کی شکل تک دیکھنے سے انکار کر دیا. وہ لاکھ جھٹپٹائے لیکن شمس ان سے نہیں ملا.. پھر مکمل صحت یاب ہو کر وہ اپنے اس بنگلے میں گیا جو اس نے اپنے اور نوال کے لئے خریدا تھا..

قسم کھائی تھی کبھی باپ کی شکل دیکھے گا نا ان کو اپنی دکھائے گا.

یشار کو بھی اپنے باپ کی فرعونیت بتائی.. غصے سے جھنجھناتے اس نے بھی وہاں سکول بھی چھوڑ دیا اور ہوسٹل بھی... رزم کے ساتھ اس کی خالہ کے گھر چلا گیا جو اکیلی ہی تھیں وہاں... سکول بھی بدل لیا.

اب یوسف خان اپنے دونوں بیٹوں کو کھو چکے تھے... اور لکیر پیٹنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے..

شمس کے پاس اپنی اتنی تو پراپرٹی تھی کہ اس نے آرام سے اپنا بزنس سٹارٹ کر دیا تھا...

شمس کی واپس دوبارہ قیصر کے سامنے جانے کی ہمت نا ہوئی.. کیا منہ لے کر جاتا... پرامس کیا تھا کہ نوال کا خیال رکھے گا وہ تو پہلے قدم پہ لڑکھڑاتے ہوئے اس کو موت کے منہ میں جھونک چکا تھا..

نا اس نے نوال کے گھر والوں کا پوچھا..... قیصر کا سامنا نہیں کر پا رہا تھا تو نوال کے گھر والوں کا کیسے کرتا...

بس دن کے دو گھنٹے ہر روز نوال کی قبر پر جا کر اسے پکارتا تھا..

آٹھ سال بعد......

لاہور ائیر پورٹ سے براؤن آنکھیں بلو کلر کے تھری پیس سوٹ پہنے.... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے.. ڈائمنڈ نگینوں کے ڈائل والی گھڑی پہنے.. بلیک سن گلاسز لگائے.. کسرتی چوڑا چٹانوں جتنا مضبوط جسم لیے وہ شہزادوں جیسی آن بان لئے سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا..

وہ یہاں سے گیا اکیلا تھا.. پر لوٹ کر ہرگز اکیلا نہیں آیا تھا... رزم علی اس کے ساتھ آیا تھا...

کم تو رزم بھی نہیں لگ رہا تھا.. بلیک سوٹ پہنے وہ بھی انتہائی ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا..

دونوں اسپیشل فورسز کے انٹیلیجنس آفیسرز بن کر لوٹے تھے.. یہاں بھی آکر فورا ڈیوٹی جوائن کرنی تھی اور ایک مشن پہ فوراً کام شروع کرنا تھا..

باہر نکلے تو اعظم ہاتھوں میں یشار بابا کا بورڈ لئے کھڑا تھا.. وہ مبہم سا مسکرایا.. اور پاس جا کر کہا..

میں مجھے بھول گئے.. میں تو کچھ نہیں بھولا ایک ایک eight years کیا اعظم صرف بات یاد ہے..

کچھ تو تھا اس کے لہجے میں. رزم چونکا

اعظم مسکرانے لگا... پھر زرا سنجیدہ ہو کر کہا.. وہ یشار بابا.. بڑے صاحب بول ر................

..ہرگز نہیں...... این مینشن چلو... اس کے ماتھے پر بل آئے

...پھر وہ شہزادوں کی طرح شاندار گاڑی میں بیٹھے

..یشار نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا

رزم علی... اپنا پرامس یاد ہے ناں....اپنے ہر مشن سے پہلے ہمیں کونسا مشن سرانجام دینا ہے..

ہاں یاد ہے.... تمھاری الٹی کھوپڑی ہے.. جس میں ایک بات سما جائے تو اسے نکالنا ناممکن ہے.. پھر شروع ہو گیا تاشی نامہ.. آخری لائن وہ دل میں بڑبڑایا.جبکہ رزم جانتا تھا....یشار کے کان بہت تیز تھے.. وہ ہر سرگوشی سن لیا کرتا تھا

یشار نے لیپ ٹاپ بند کر کے لاہور کی سڑکوں پر ایک بے چین نگاہ دوڑائی

..تاشی......... دل میں مخاطب ہوا

دیکھو تمھارا ایش تمھارے لئے لوٹ آیا ہے.... اب دنیا کی کوئی طاقت تمھیں مجھ سے دور نہیں کر پائے گی...

بہت انتظار کیا ہوگا میرا.. جیسے پل پل اپنی ہر سانس کے ساتھ میں نے کیا... ہر سانس کے ساتھ تمھارا نام پکارا...

جلد بہت جلد تم میرے سامنے میرے بہت قریب ہو گی.. سکون سے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی بیک سے سر ٹکایا.

پر کیا یہ سب اتنا آسان تھا،؟

زری..... پلیز میری بات سنو... ماہ رخ نے اسے آواز دی.. وہ دونوں اس وقت کالج کے پلے گراؤنڈ میں موجود تھیں.. ایک طرف درختوں کا جھنڈ سا تھا جن کے سائے میں بڑا سا پتھر کا بینچ بنایا گیا تھا جہاں وہ دونوں اکثر اپنی شرارتوں کے منصوبے بناتی تھی..

کیا ہے؟ زرتاشہ اچانک سفید یونیفارم میں ذہانت سے بھرپور بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں لیے مڑی..

پلیز زرتاشہ حصہ لے لو ناں.... میں نے بھی تو لیا ہے.. میم بھی تو تمھیں آفر کر رہی ہیں.. سب مری جا رہی ہیں کرنے کےلئے اور تم نخرے کر رہی ہو...... پلیز تاشی

Mah rukh.... Don't call me like that...

وہ اس منحوس نام کو یاد بھی نہیں کرنا چاہتی تھی. عجیب وحشت اور خوف سا آتا تھا اسے اس نام سے.نفرت تھی اسے اس نام سے.وہ چاہتی تھی دنیا میں کوئی اسے اس نام سے نا پکارے.... اس نے یاد کر کے جھر جھری لی.. اور سر جھٹکا.

اچھا ٹاپک کیا ہے.. ڈرامے کا.. وہ میڈیکل کے سیکنڈ ائیر میں تھیں.. کالج میں کسی بڑی سیاسی ہستی نے آنا تھا جس کی وجہ سے تیاریاں چل رہی تھیں

مجھے نہیں پتہ.. ماہ رخ روہانسی ہوئی

مگر مجھے تو یہ کرنا ہے.. اپنا فیورٹ سونگ ایسے.

وہ بینچ پر چڑھی. ٹہنی ہاتھ میں لی اور گانے لگی

کنواری اے توں... سوہنڑیے تے میں وی آ کنوارا

چڑھ دی جوانی.... ہنڑ لٹ لے نظارہ

جے ناں مینوں کردی... نئیں پچھنا دوبارہ

میری روٹیاں پکائیں... نالے میرے نال گائیں

..ماہ رخ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

قسم سے زری .... مراثن لگ رہی ہو..حالانکہ وہ بہت کیوٹ اور بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی

زرتاشہ.. نے صدمے سے آنکھیں پھاڑیں. اور خود جو پکی بھانڈ ہو وہ..یہ کہہ کر وہ بھاگ گئی.پتہ تھا ماہی ایسا کہنے سے کتنا چڑتی تھی

..ماہ رخ اس کے پیچھے بھاگی

تھکی ہاری اپنے گرلز کالج سے گھر پہنچی...

مما.... مما... زری نے آتے ہی آواز دی جب نازیہ بیگم کچھ نا بولیں تو

مسز عابد.......... نازیہ مسکرائیں.. یہی تو وہ سننا چاہتی تھیں.

کیا ہے آفت........ انھوں نے اپنی نٹ کھٹ سی خوبصورت بیٹی کی آنکھوں ہی آنکھوں

میں نظر اتاری.

مسز عابد... یار بہت بھوک لگی ہے کھانا دے دو نا یار.. پھر کچن سے اُٹھتی اشتہا انگیز

خوشبوؤں سے سمجھ گئی..

کہ آج کچھ اسپیشل ہے.

مما... آج کیا اسپیشل ہے..

آج اس چڑیل کا برتھ ڈے ہے.. ماہ رخ یونیفارم چینج کر کے آکر اس کے گلے میں

جھول گئی...

کس کا...؟

....منال آپی کی بیٹی کا

او... ایک دلفریب سی مسکراہٹ لئے وہ منال اور اس کی بیٹی نوال کے روم کی طرف گئی..

..گاڑی این مینشن کے بڑے سے گیٹ سے اندر داخل ہوئی

.بڑے سے لان کے بیچ بنی طویل سڑک سے گاڑی اندر پورچ تک گئی

این مینشن بہت بڑی خوبصورت سفید کلر کی پر شکوہ مگر سوگوار سی عمارت دیکھنے والا مبہوت ہی رہ جائے.. وہ بڑی شان سے داخلی بڑا گلاس کا ڈور دھکیل کر اندر وسیع و

عریض لاؤنج میں داخل ہوئے... سامنے ہی شمس اپنے آگے اخبار پھیلائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے کسی بادشاہ کی طرح بیٹھے تھے.

شمس لالہ....... یشار نے پکارا ..

یشار....... وہ اخبار رکھ کر اس کی جانب لپکے...

دونوں بھائی برسوں سے ایک دوسرے سے دور اب بغلگیر ہوئے آپس میں محبت سے ایک دوسرے کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے..

اب پرے ہٹو میری باری بھی آنے دو یشار...... رزم نے سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا.

پتھروں جیسے چٹانی اعصاب کے مالک یشار جسے کبھی رزم نے روتے ہوئے نا دیکھا..

اسکی نم آنکھیں دیکھ کر رزم کو حیرت ہوئی وہ پیچھے ہوا تو رزم ان کے گلے لگا..

یہ بھی اچھا ہو گیا۔ رزم میرے اتنے اصرار پر تم یہاں چلے آئے.. بھیجا تھا ایک بھائی کو..
واپس دو آئے ہیں.. میں تو بڑا خوش ہوں بھئی

یشار نے دیکھا.. نارمل سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں بھی شمس ہلکی بئیرڈ اور تنی مونچھوں
..کے ساتھ سوگوار سا آج بھی اتنا ہی ہینڈسم لگ رہا تھا.. جتنا کے پہلے لگا کرتا تھا

..کیا......... ایسے کیا دیکھ رہے ہو یار.. سینگ نہیں نکل آئے ہیں میرے
.. شمس نے اچانک کہا تو یشار جھینپ گیا

...بڑے سے جہازی سائز ڈائیننگ ٹیبل پر انھوں نے اکٹھے بیٹھ کر لنچ کیا
شمس لالہ... پلیز یار اب تو شادی کر لیں... یشار کو اس کی اجڑی زندگی بہت تکلیف
..دے رہی تھی
.کس سے... شمس نے ہوا میں بات اڑائی.. رزم کو ہنسی آئی

.. مجھ سے.. وہ جھلا کر بولا تو رزم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

.. شمس بھی مبہم سا مسکرائے. پھر سنجیدگی سے کہا

جب مجھے کوئی ایسی لڑکی نظر آئی جو مجھے لگے کہ نوال کی جگہ لے سکتی ہے تو سوچوں گا.. مجھے نہیں لگتا مجھے ایسی کوئی ملے گی... اسی لئے تم اپنے .you know what پر بارے میں سوچو... جلد از جلد .... مجھے تمھارے ڈھیر سارے بچے چاہئیں. جو مجھے .. بڑے پاپا. بڑے پاپا کہہ کر تنگ کیے رکھیں

.. یشار نے لب دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ ضبط کی.. جبکہ رزم کو تو اچھو ہی لگ گیا

.. لالہ آپ بھی ناں بات کو گھمانا اچھے سے جانتے ہیں

کیا کروں انٹیلیجنس آفیسرز کا بھائی جو ہوں... شمس نے چھیڑا... ڈیوٹی کب جوائن کر رہے ہو...

یشار کھل کر مسکرایا... لالہ ہم چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہی ہوتے ہیں..

اوکے ٹھیک ہے.. میرا ہوگیا.. ضروری ای میلزز سینڈ کرنی ہیں.. تم لوگ دیکھ لو آرام کر لو کچھ دیر..

اوکے.....

بزنس کی دنیا میں شمس کا نام آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا... کچھ ہی عرصے میں اس نے اپنا اچھا خاصا نام اور مقام بنا لیا تھا..

اسی لئے اس کے لئے اور یشار کے لئے خود سامنے سے ہزاروں رشتے اس کے ہاتھ میں ..
تھے.. لیکن اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی..شادی خود وہ کرنا نہیں چاہتا تھا اور یشار کا پتہ
تھا اسی کا بھائی ہے... سر پھرا...وہ ضرور اسے ڈھونڈے گا جسے یہاں کھو کر گیا تھا.
...ان سات سالوں میں اس نے کبھی قیصر کا سامنا کیا ہی نہیں
ان کے جڑواں بچوں کی پیدائش پر بھی وہ بس ہوسپیٹل جا کر حرا سے مل آتا تھا.
قیصر نے بارہا اس سے ملنے کی اور بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ خود کو ان کا اور نوال
کا مجرم سمجھتا تھا.

Search on Google (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

وہ سب ایک کمرے میں بیٹھے دو سالہ نوال کا برتھ ڈے سلیبریٹ کر رہے تھے..

زری، ماہی اور نوال نے ادھم مچایا ہوا تھا جبکہ باقی تینوں نفوس ان کی شرارتوں پر دل کھول کر ہنس رہے تھے..

کہ دروازہ نوک ہوا.....

زری نے پوچھ کر دروازہ کھولا تو سامنے رضیہ بیگم تھیں.. وہ پھپھو چلا کر ان سے لپٹ گئی تو وہ بھی مسکرا دیں..

سب سے مل کر بیٹھیں تو زری بھاگ کر ان کے لئے کولڈ ڈرنک لے آئی

اوو.. ہو.. تو ہونے والی ساس کی خدمتیں ہور رہی ہیں.. ماہی اس کے کان میں گھسی تو. زری نے. آہستہ سے. شٹ اپ بول کر اسے گھورا...

وہ بڑوں سے باتوں میں مصروف ہو گئیں تو. زری، ماہی نروں روں کرتی نوال کو لے کر اپنے کمرے میں آگئیں.

رضیہ بیگم، عابد حسین کے سامنے اپنے دکھڑے لے کر بیٹھ گئیں تو منال نے خفگی سے اپنی ناشکری اور کسی حد تک خود غرض پھپھو کو دیکھا.. کچھ بولنے لگی تو عابد حسین نے آنکھوں کے اشارے سے منع کر دیا.. آخر کو بہن کے ساتھ ساتھ سب سے لاڈلی بیٹی کی ہونے والی ساس جو تھیں.

ان کا اشارہ پاتے ہی نازیہ اور منال کچن کی جانب کھانے کی تیاری کرنے چل پڑیں...

افففف.. بھائی میری تو سفر کر کر کے جان نکل گئی.. ٹرانسفر کروا لیں اپنا دوبارہ لاہور میں ہی.. کب تک یہاں اپنوں سے اتنی دور اس چھوٹے سے علاقے میں رہیں گے.... آپ ...کو تو پتہ ہی ہے ہمارے کیا حالات ہیں... بارات لانا بھی مشکل ہو جائے گا اتنی دور

عابد مسکرائے... ہاں قیصر کوشش تو کر رہا ہے.. انشاءاللہ جلد ہی خوشی کی خبر سنائے گا..

....انشاءاللہ

Urdu Novels Ghar

وہ چھوٹے سے پارک کے سامنےبنے گھر کے دروازے کو یوں گھور کر دیکھ رہا تھا کہ جیسے مطلوبہ چیز ابھی وہاں سے برآمد کر لے گا...لندن سے آکر اس نے نا خود آرام کیا تھا اور نا بیچارے رزم کو کرنے دیا تھا.

گھورنا بند کرو یشار... سب مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں تمھیں. رزم نے چھیڑا

...مجھے پرواہ نہیں.وہ لاپروائی سے بولا.. آگے بڑھا اور دھڑکتے دل سے دروازہ ناک کیا ایک کرخت سے چہرے والی عورت باہر آئی.. وہ شائستگی سے بولا.

..اسلام و علیکم.....آنٹی یہ عابد حسین کا گھر ہے

نہیں گھر میرا ہے....میرے نام پہ ہے کیوں؟ اس عورت نے فخریہ بتا کر مشکوک نظروں سے یشار کو دیکھا.

میرا خیال ہے آپ نے عابد حسین سے خریدا ہوگا؟ یشار کو شدید جھٹکا لگا تھا پہلی ہی بار میں

نہیں ہم نے تو واجد صاحب سے خریدا تھا..

تو واجد صاحب نے عابد حسین سے خریدا ہوگا....وہ اب اس عورت کو زچ کر رہا تھا عورت کی شکل کے بگڑتے زاویوں سے ہی پتہ چل گیا تھا.

دیکھو بھئی کس نے کس سے خریدا مجھے نہیں پتہ... مجھے تو بس یہ پتہ ہے کہ اب یہ میرے نام ہے.. عابد حسین کون ہے مجھے نہیں پتہ.. یہ کہہ کر وہ اندر گھسی اور ٹھک سے دروازہ بند کر دیا

یشار کی رگیں تن گئیں

..تنتناتا سامنے پارک میں گیا.. اسی جگہ اسی بینچ پر بیٹھ کر فون نکالا

.رزم بھی اس کے پیچھے آیا... اور اس کے لٹکے جھٹکے ملاحظہ کئے

.یشار نے اپنے خاص آدمی کا نمبر ڈائل کر کے فون کان کو لگایا

ہاں... فرید... ایک ایڈرس سینڈ کر رہا ہوں... پچھلے آٹھ سال کی اس پراپرٹی کی

..اونرشپ کی ڈیٹیل مجھے پانچ منٹ میں اپنے فون میں چاہئیں

یہ کہہ کر فون بند کردیا.. شدید ٹینشن میں وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے پاؤں جھلا رہا تھا... جب وہ ٹینشن میں ہوتا تھا تو اس کا یہ مخصوص سٹائل تھا.. جس سے رزم بخوبی واقف تھا کہ .وہ اشتعال کا ایک طوفان اپنے اندر دبانے کی کوشش کر رہا ہے

..یہ کیا ہوا تھا... پہلا قدم ہی توقع کے برخلاف نکل آیا تھا

تقریباً پانچ منٹ کے بعد ہی میسج ٹون رنگ ہوئی

اتنا ہی طاقت ور تھا اس کے اور رزم کے خاص آدمیوں کا نیٹ ورک....... ان کا) ہوم ورک بے پناہ مظبوط اور مکمل ہوتا تھا... اسی لئے تو ہر میشن میں کامیاب ہوتے تھے(

میسج کی ڈیٹیل نے اس کا دماغ الٹ دیا.

عابد حسین نے تقریباً سات سال پہلے یہ گھر بیچا تھا اس کے بعد دو تین بار یہ مکان بک چکا تھا... اور اب پروین بیگم کے نام تھا...

کیا ہوا...... رزم نے پوچھا تو اس نے موبائل آگے کیا.. رزم بھی میسج پڑھ کر پریشان ہوا.

پھر اب..... رزم نے اس کے تیور دیکھ کر پوچھا

میں اپنے سکول گیا تھا... میرے جانے کے فوراً بعد کچھ دنوں میں تاشی نے سکول چھوڑ دیا تھا... اس کے بابا سکول میں ٹیچر تھے... بس یہ پتہ چلا کہ ان کا ٹرانسفر ہوا تھا... کہاں گئے... ساری انفارمیشن اور ریکارڈ غائب ہے... یہ یقیناً ڈیڈ کے کرتوت ہیں.

اس نے نفرت سے دانت بھینچ کر رزم کو بتایا.

رزم کو حیرت ہوئی وہ اتنی سی دیر میں کتنی انفارمیشن نکلوا چکا تھا... لیکن یہ بھی جانتا تھا کہ معاملہ اس کی تاشی کا ہے..

پھر اب.......

پھر اب......... تمھیں لگتا ہے کہ میں پیچھے ہٹوں گا... یشار نے رزم کو دیکھا..

نہیں... لیکن اب چلو... یہاں کوئی کام نہیں ہمارا..

.وہ اٹھے... یشار نے ایک حسرت بھری نگاہ پارک میں ڈالی

یشار خان یوسف تمھیں تکلیف کیا ہے آخر؟رزم علی نے بھنا کر یشار سے کہا. اور کمرے میں داخل ہوا

کچھ نہیں کیا ہوا.. وہ انجان بنا.اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا پتا نہیں کس نادیدہ چیز کو گھور رہا تھا..

تم آج پھر یہاں..اپنے بچپن میں گھسے بیٹھے ہو... اور زونی نے فون کر کر میرے دماغ کی دہی جما رکھی ہے..

ایک تو اس لڑکی کو چین نہیں...وہ بڑبڑایا

..تمھیں کونسا ہے...... علی بھی جھنجھلایا ہوا تھا

مجھے تو تب ہی آئے گا.... جب اس کی ایک جھلک دیکھ لوں گا.. وہ گہری ٹھنڈی سانس بھرتا کھڑکی میں سے علی کی طرف مڑا..

علی کو اس کی سرخ بھوری آنکھوں سے خوف آیا.. برسوں کی وحشت، انتظار، بے چینی،بے سکونی، بے خوابی، تڑپ،کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں..

(سب سے بڑا دکھ تو علی کو اس کی طرف سے یہ تھا کہ وہ بے خوابی کا مریض بن چکا تھا... ساری ساری رات نہیں سوتا تھا اسے نیند آتی ہی نہیں تھی...... . حیرت انگیز

یار جانے دو..... پورا شہر بلکہ آس پاس کے سارے شہر تمھاری وجہ سے چھلنی کی طرح چھان چکا ہوں... مگر وہ تمھاری سو کالڈ تاشی صاحبہ نہیں ملی.. اب تو انتظار کرنا بند کرو.. علی نے اس نام پہ بے حد برا منہ بنایا.. اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ..... یہ نام یشار خان یوسف کی زندگی سے کھرچ کر پھینک دیتا.

وہ کھڑکی میں سے پھر باہر گلی میں متوجہ ہوگیا جہاں چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں کھیل رہیں تھیں.. وہ پھر اپنے بچپن میں کہیں کھو گیا........

ی.......یش.... وہ زمین پر بیٹھی بے تحاشا رو رہی تھی .. پھولے پھولے گالوں پر آنسوؤں کی قطاریں تھیں..

دیکھو مجھے چوٹ لگی ہے... مجھے بہت درد ہو رہا ہے.. آٹھ سالہ تاشی نے بڑی بڑی آنسوؤں سے بھری آنکھیں جھپک کر یش کی طرف دیکھا.

گیارہ سالہ یشار نے اس کی سکرٹ اٹھا کر اس کی ٹانگ دیکھی گھٹنے سے تھوڑی نیچے گرنے کی وجہ سے خون کی ننھی بوندیں نکلی ہوئی تھیں..

اپنی برانڈڈ نیو شرٹ اتار کر اس کی چوٹ پر رکھی.

تاشی میں نے کہا تھا.. تمھیں میرا ہینڈ پکڑ لو تو نہیں گرو گی پر... تم میری بات نہیں سنتیں.. یشار کا میٹر اس کی چوٹ دیکھ کر شارٹ ہوا.

تم مجھ پر شاؤٹ کر رہے ہو.. وہ اور زور کے روئی..

اچھا.. سوری... پلیز تاشی.. رونا بند کرو.. اب نہیں شاؤٹ کروں گا تم پر یہ دیکھو میں تمھارے لئے کتنی ساری چاکلیٹس لایا ہوں..لیکن تم جانتی ہو تم انجر ہوتی ہو تو مجھے بھی پین ہوتا ہے..

وہ روتی بسورتی زرا سا خاموش ہوئی.. اسے بازو سے اٹھا کر بینچ پر بٹھایا اور چاکلیٹ کھول کر دی..

چاکلیٹ کھاتے ہوئے اس نے پھر گرے آنکھیں پٹپٹا کر یش کو بولا.

یش آئی پرامس اب میں تمھارا ہینڈ کبھی نہیں چھوڑوں گی..

علی نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی... یار واپس آ جاؤ..

وہ گھرے خیال سے اذیت سے تڑپتا باہر آیا...

دو ماہ ہوگئے تھے.. اسے نگر نگر کی خاک چھانتے مگر

..ناکامی.... ناکامی اور صرف ناکامی ہی ہاتھ آ رہی تھی

...وہ انگاروں پر گھسیٹ لیا گیا تھا

اس خباثت اور شیطانیت سے بھرپور چہرہ لئے سانڈ جیسے آدمی نے تھر تھر کانپتے اپنے آدمی کی کنپٹی پر گن رکھی اور ایک سیکنڈ میں اس کا بھیجا اڑا دیا..

..جو باقی آدمی اس بھیانک کمرے میں موجود تھے وہ دہشت سے تھر تھر کانپنے لگے

میرے وفادار کتو........ کیسا لگا یہ سین..ناکامی کی خبر لے کر آیا تھا.. اگر انجوائے کیا ہے تو دوبارہ پیش کروں.. اس کے لہجے میں درندگی تھی..

مم...... معاف کر دیں سر.. معاف کر دیں... ان میں سے ایک شخص نے گھگھیا کر جرم کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ایس اے کے سامنے ہاتھ جوڑے... ہم جج...... جلد ....اسے ڈھونڈ لیں گے

اب تک تو اس کا سایہ بھی نا ہاتھ لگا تمھارے... بے غیر تو.... کون ہے....... کہاں سے آتا ہے... کہاں جاتا ہے کچھ پتہ نہیں..... طوفان ہے کیا... جو دکھائی نہیں دیتا...... تم اتنے کتے اسلحہ سمیت اسے قابو نہیں کر سکتے اور اس کے پاس صرف ایک ہاکی ہوتی ہے.جس سے ایسے شکلیں بگاڑتا ہے کہ بندہ پہچانا نہ جائے . ڈوب مرو حرامخورو.......ایس اے نے غصے سے بل کھاتے منہ سے جھاگ اڑائی

......وہ سر........ ہم...پپ.....پتہ لگا لیں گے جلد ہی

پتہ لگاؤ جلدی.تین اڈے تباہ کر چکا ہے... لڑکیاں بھی لے گیا اور ان تک ہم نا پہنچیں اس لئے ان کو غائب بھی کر دیا اب اگر ایک بھی اڈہ اس کے ہاتھ لگا.. تو..... اس سے پہلے میں تمہاری شکلیں بگاڑ دوں گا.. ایس اے کی دم پر پہلی مرتبہ کسی نے پاؤں رکھا تھا.. اسی لئے وہ غصے سے پھنکار رہا. تھا......

..وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ فون کی بیل بجی.. ماہی نے فون لا کر بابا کو دیا

.لاہور سے قیصر کی کال تھی.. وہ فون سننے صحن میں چلے گئے

..قیصر تم خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو..عابد نے سنجیدگی سے کہا

کچھ خواہ مخواہ نہیں ہے بھائی صاحب... آپ کے ہی مکان کے پیسے تھے جنہیں میں نے انویسٹ کیا تھا اسی کے پرافٹ میں سے لیا ہے میں نے مکان.

لیکن پھر بھی قیصر تمھاری ہاؤسنگ سوسائٹی میں تو بہت مہنگے ہوں گے گھر..

نہیں کچھ مہنگا نہیں لیا میں نے دو منزلہ ہے... لیکن بہت پیارا مکان ہے.. مجھے پتہ ہے آپ کی خودداری کو میرے مکان میں اپنے پیسے خرچ کرنے سے ٹھیس پہنچتی اسی لئے فکر مت کریں.. آپ کے ہی پیسے تھے سارے..

ٹرانسفر میں کروا چکا ہوں آپ کا.. اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گا.. حرا کی بھی طبیعت بہت خراب رہتی ہے..اس مرتبہ بچے کی پیدائش تک ڈاکٹر نے مکمل بیڈ ریسٹ بتایا

ہے.. ہمارے اپنے ہمارے قریب ہوں گے تو مجھے تسلی ہو گی... میں کچھ عرصے کے لئے ...باہر جا رہا ہوں.. اسی لئے بس تیاری پکڑیں سامان پیک کریں.. میں خود لینے آؤں گا

ٹھیک ہے بھئی... جس طرح میرا بھائی مناسب سمجھے.. عابد کی بات سن کر قیصر نے سکھ کا سانس لیا.

زری بکس اپنے سامنے پھیلائے کسی تھیوری میں سر کھپا رہی تھی کہ ماہی بھانپ اڑاتی کافی کے دو مگ لئے کمرے میں آئی..

او میری پیاری بہن... شکریہ تمھیں پتہ ہے اس وقت مجھے کافی کی کتنی طلب ہو رہی تھی..

...مائی.. پلیز.. میری ڈول

زری نے مگن سے انداز میں سر اٹھایا تو ماہی کسی گہری سوچ میں تھی.

کیا ہوا ماہی... بارہ کیوں بج رہے ہیں منہ پر.

تم سنو گی تو تمہارے تو تیرہ ہی بج جائے گے ڈئیر سسٹر

کیا مطلب،؟

تمھیں پتہ ہے زری بابا کا دوبارہ ٹرانسفر ہو گیا ہے لاہور... ہم پھر شفٹ کر رہے ہیں.. قیصر چاچو نے کروایا ہے.. انھوں نے ہی اپنی گلی کے پاس والی گلی میں مکان لیا ہے ہمارا..

Ohh... No.... Not again

زری کے منہ پر ہوائیاں اڑی....پتہ نہیں کیوں... لیکن لاہور کا نام ہی اس کے لئے کسی نائٹ مئیر سے کم نہیں تھا.. دو ہی یادیں تھیں لاہور سے جڑی.. ایک اس کا تلخ بچپن دوسرا نوال... دونوں ہی بے حد تلخ یادیں تھیں کے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا.

ماہی نے اس کا فق ہوا چہرہ ملاحظہ کیا تو چونک گئی

تمھیں کیا ہوا ہے زری.... کیا بات ہے اتنی پریشان کیوں ہو گئی ہو..

کچھ نہیں ماہی.. پھر سے وہی... نئ جگہ نئے لوگ اور تمھیں پتہ ہے مجھے بھیڑ بھاڑ اور خود کی طرف اٹھتی لوگوں کی عجیب عجیب نظروں سے کس قدر خوف آتا ہے.....

سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ.. گھر میں شیرنی اور باہر یوں خوفزدہ جیسے بھیڑ میں کوئی بچہ کھو گیا ہو..

ایک تو یہ چھوٹا سا علاقہ تھا.. دوسرا ان کا گرلز کالج جو کہ بے حد قریب تھا.. اس لئے یہاں کبھی کوئی مسئلہ ہوا ہی نہیں

.اور اب پھر اس کے گلے پر تلوار لٹک گئ تھی

ریلیکس زری... ہاؤسنگ سوسائٹیز میں اتنی بھیڑ بھاڑ نہیں ہوتی اور یوں بھی وہاں ہم حجاب لیا کریں گے..

اور یہ جو گرے آنکھیں ہیں.. جو چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ آؤ ہمیں دیکھو.. ان کا کیا کروں گی.. وہ اتنی بے زار تھی کہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی.

لینز یوز کر لیا کرنا یار.. جن سے آنکھیں بلیک لگیں.. ماہی کے پاس اس کی ہر پرابلم کا سلوشن تھا.

ہاں یہ ٹھیک ہے.. وہ مطمئن سی ہوئی.. ماہی کی آنکھیں پھیل گئیں وہ تو مزاق میں اسے چھیڑ رہی تھی لیکن وہ تو خود سے اپنے نوخیز حسن سے.اپنی بے حد حسین گرے آنکھوں سے. .لوگوں کی گندی نظروں سے اس قدر خائف تھی کہ ایسا کر گزرنے کو تیار ہو گئی تھی.

پھر اگلے دو دن میں ان کی پیکنگ کمپلیٹ ہو گئی تو قیصر چلے آئے انھیں لینے.

یشار اپنے خفیہ فلیٹ میں لیپ ٹاپ پر بیٹھا.. اہم اور خفیہ فائلز پر کام کر رہا تھا.. کہ رزم جلدی سے اندر داخل ہوا..

کیا خبر ہے....

کام کی خبر ہاتھ لگی ہے... مشن ایس اے کے ایک بہت ہی اہم اڈے اور بندے کالی کا پتہ لگا ہے... ہمیں فوراً نکلنا ہوگا.

کہاں؟

سرگودھا ڈویژن کے پاس ہی چھوٹا سا شہر ہے وہاں..

چلو پھر..... وہ وہاں سے اپنے مخصوص کمرے میں آئے اور اپنا مکمل حلیہ اور چہرہ چینج کر لیا.. اب وہ سادہ سے آوارہ اور لوفر ٹائپ لڑکوں کے حلیہ میں تھے.. چہرے بھی مکمل چینج تھے.. یشار اور رزم لینز لگا کر آنکھوں کا بھی کلر چینج کر لیتے تھے

وہ بس سے اترے تو رزم نے ایک جانب اشارہ کیا.. آن ڈیوٹی وہ صرف مہارت سے اپنی آنکھوں سے بات کیا کرتے تھے. جینز کی بلو پینٹس اور بلیک ہڈی شرٹس میں دونوں ہاتھ شرٹ کی پاکٹوں میں ڈالے بڑا پر سکون سا سٹائل تھا

کچے پکے جھاڑیوں والے خاردار راستوں سے ہو کر آگے بڑھے

سامنے کچے میدان میں قطار در قطار کچے مکان تھے.. ان مکانوں کو بائیں طرف سے کراس کر کے ان کی بیک سائیڈ پر ایک بند مکان تھا.. اینٹوں سے بنا کچا مکان. نہ پلستر تھا نا پینٹ.. لکڑی کے دروازے کے پاس ایک دیو قامت آدمی بیٹھا تھا..

اس کے پاس گئے..

کیا بات ہے بابو..... کیوں آئے ہو یہاں.. وہ غرایا.

مال.... مال لینے آئے ہیں.. سنا ہے بلکل نیا اور ان چُھ مال ملتا ہے یہاں.. یشار بولا

تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بابو.. جاؤ کہیں اور جاؤ. اپنا کام کرو..

ہمیں مائیکل نے بھیجا ہے.(یشار نے ایس اے کے ایک خاص آدمی کا نام لیا جسے وہ جہنم رسید کر چکا تھا) .یشار پھر بولا.... منہ مانگے دام دیں گے.. استعمال کر کے مال کسی دریا میں پھینک دیں گے.. پولیس کے ہاتھ نہیں لگے گا.

.اب اس نے کچھ سوچا.. اور انھیں اندر آنے کا اشارہ کیا

وہ اندر گئے

سامنے کچا صحن تھا... چھوٹا سا صحن پار کر کے جب وہ ہال میں داخل ہوئے تو وہاں تو

.کوئی اور ہی دنیا آباد تھی. محل نما وہ کمرہ جس میں دنیا کی ہر آسائش موجود تھی

پانچ چھ سانڈ نما آدمی تھے... جو گاؤ تکیوں کے سہارے نیم دراز تھے ان میں سے ایک کالا

سیاہ سانڈ کی طرح تھا جس کے منہ پر چیچک کے داغ اسے اور بھیانک اور درندہ بناتے

تھے.. وہ یقیناً کالی ہوگا

لڑکیاں نیم برہنہ کپڑوں میں نیل و نیل جسم کے ساتھ انھیں سرو کر رہی تھیں..

..انھیں اندر آتا دیکھ کر سب ٹھٹھک گئے

ابے کتے یہ کن کو منہ اٹھائے اندر لے آ رہا ہے. تجھے اجازت کس نے دی کسی کو بھی اندر لانے کی . کالی چلایا

..........کسٹمر ہیں صاحب..مائیکل نے بھیجا.. منہ ملنگے دا

....ابے حرامخور.... مر گیا ہے مائیکل

اب ہلچل سی مچی تھی وہاں... کون ہو تم لوگ.. کالی نے ان پر گن تانی.. جبکہ ان کا اطمینان دیکھ کر سامنے والے عش عش کر اٹھے تھے.

کالی نے رزم پر گولی چلائی.. اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر گولی سے اپنا بچاؤ کیا اور ایک پاؤں کی جان لیوا ضرب کالی کی ایڑھی پر لگائی.. وہ اپنا سانڈ جتنا موٹا جسم لیے ...اوندھے منہ گرا اور ناک تڑوا بیٹھا

اسی دوران یشار اپنی ہڈی کے پیچھے ہاتھ ڈال کر اپنی ہاکی نکال چکا تھا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کرتے ہی ہاکی کے سرے سے آدھے حصے تک لوہے کی نوکیلے بلکل چھوٹے چھوٹے کیل نکل آئے تھے.

اس ہاکی کی دہشت سن سن کر تو دشمن کا خون رگوں میں جما ہوا تھا.. اب بھی اسے ہاکی نکالتے دیکھ سب کی ہوائیاں اڑی تھیں.یعنی یہ وہی طوفان تھا جو اپنے اس مخصوص گیجڑ سے دشمن کو صرف عبرتناک موت دیتا تھا. اپنی دردناک موت بلکل سامنے کھڑی نظر آئی تو تھر تھر کانپنے لگے.. پانچ منٹ لگے تھے یشار کو ان بزدلوں کو جہنم واصل کرنے میں.. رزم نے کالی کو دھکا ہوا تھا.

رزم سٹاپ... مجھے یہ زندہ چاہیے.

وہ پانچ لڑکیاں تھیں جو کہ ایک جانب سہمی کھڑی تھیں..اس جہنم سے اپنی خلاصی ہوتی نظر آئی تو تشکر کے احساس سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں

..یشار اور رزم نے ایک بار بھی ان کی جانب نہیں دیکھا تھا

.فوراً پردہ کرو...یشار نے نرمی سے کہا

..اس نے سگنل دے دیا تھا ان کے آدمی پہنچنے ہی والی تھے جگہ کلئیر کرنے

وہ پانچوں بوکھلا کر ایک کمرے کی جانب بھاگیں.. جب وہ نکلیں تو پورے لباس اور بڑی

...بڑی چادروں میں تھیں.. ان کی عزتیں محفوظ تھی ابھی

ان کے آدمی پہنچ چکے تھے... وہ ایس اے کا ایک اور اڈہ تباہ کر کے اسی اطمینان سے

.اپنی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے وہاں سے نکلتے چلے گئے

...راستے میں چلتے ہوئے رزم نے کہا

یہاں کچھ دور ایک درگاہ... وہاں چلو گے... سنا ہے بڑی کرامت والی جگہ ہے جو جاتا

.ہے دل میں سکون لے کر لوٹتا ہے

چلو..... یشار نے فوراً کہا.

♥♥♥

قیصر نے انھیں گاڑیوں میں بٹھایا.. ایک وہ خود ڈرائیو کر رہے تھے اور دوسری ان کا ڈرائیور...

قیصر کے ساتھ منال، اس کی گود میں نوال، زری اور ماہی تھیں... جبکہ ڈرائیور کے ساتھ عابد اور نازیہ بیگم تھے.

گاڑیاں درگاہ کی طرف رواں دواں تھیں.

..جانے سے پہلے وہ سلام کر کے جانا چاہتے تھے

گاڑیاں درگاہ کے چاروں طرف بنے قبرستان کے باہر کھلے میدان میں کھڑی کر کے وہ آگے بڑھے...

سب خواتین عورتوں والی سائیڈ کی جانب بڑھیں..جبکہ قیصر مردوں والی سائیڈ پر چلے گئے.. ابھی وہ فاتحہ پڑھ رہے تھے کہ کسی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

انھوں نے چونک کر پیچھے دیکھا تو ایک عجیب سے حلیے میں انجان مگر خوبصورت سا لڑکا سر پر رومال باندھے انھیں مسکراہٹ لئے دیکھ رہا تھا.

آپ قیصر حسن ہیں ناں...

قیصر حیران ہوئے.

ہاں مگر تمھیں کیسے پتہ...

میں یشار ہوں انکل..... یشار خان یوسف

قیصر کو خوشگوار حیرت ہوئی.. وہ اس کے بارے میں حرا سے جانتے تھے تو اندازہ ہو گیا کہ

اس نے یہ حلیہ جان بوجھ کر بنایا ہو گا.

وہ دونوں گرم جوشی سے گلے لگے.. رزم نے بھی آگے بڑھ کر مصافحہ کیا.. یشار حیران ہوا

وہ یہاں اتنی دور اس درگاہ پر کیا کر رہے تھے.

آپ یہاں کیسے؟

میں اپنے بھائی کی فیملی کو یہاں سے لینے آیا تھا... وہ یہاں سے لاہور شفٹ کر رہے ہیں.

(کاش یشار پوچھ لیتا کہ کونسے بھائی)

لیکن اسے تو ایک عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی.. جیسے اس کی زندگی یہیں

کہیں آس پاس ہو.. اسے عجیب سی وحشت ہوئی.

اگر کام مکمل ہو گیا ہے تو ہمارے ساتھ آ جاؤ..

نہیں اس کی ضرورت نہیں.. بہت شکریہ. یشار باؤلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

جب رزم نے ہی جواب دیا.

اوکے تو میں چلتا ہوں.. بھائی انتظار کر رہے ہوں گے.. وہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے پہلے ہی وہاں سے جا چکے تھے.

..لمبا سفر کرنا ہے ہمیں نکلنا چاہیے

وہ وہاں سے نکلے تو خواتین کی طرف سے چار خواتین ان کے ہم قدم ہوئیں. جن کی یشار دور تک جاتے ہوئے دیکھتا رہا...

..یہاں سکون کی تلاش میں آیا تھا.مگر جانے کیوں مگر ماہی بے آب کی طرح تڑپ گیا تھا

چلیں.......... رزم نے اسے ہلتے ناں دیکھتے ہوئے کہا

نہیں... میں کچھ دیر رکنا چاہتا ہوں.. اوکے میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں.. یہ کہہ کو وہ بھی وہاں سے نکلتا چلا گیا..

یشار لال انگارہ آنکھیں موندے درگاہ کے برآمدے کی دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا تھا.. ایک ٹانگ نیچے بچھائے ایک ٹانگ فولڈ کیا اوپر بازو رکھا ہوا تھا سر دیوار سے ٹکائے کچھ سکون محسوس کر رہا تھا.

دس سالوں میں اس نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ واپس لوٹنے کے بعد اسے تاشی وہاں نہیں ملے گی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا..

دیوانہ بنا ڈھونڈتا پھرا شہرِ لاہور میں اسے. گلیوں گلیوں. مگر اس کا پتہ نہیں معلوم تھا..

خود پر کسی کی پر جلال نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے اس نے نم ہوئی آنکھیں کھولیں تو سامنے برآمدے کے پار بنے حدِ نظر قبرستان کے بیچوں بیچ برگد کے درخت کے نیچے وہ درویش بیٹھا اس کی جانب دیکھ رہا تھا.

بابا نے اشارہ کر کے اسے اپنے پاس بلایا..

وہ بے اختیار اٹھ کر ان کی جانب بڑھا...

ان کے قریب گیا تو انھوں نے جلالی انداز میں اس بیٹھنے کو بولا... یشار مرعوب سا ہوا

...کچھ تو تھا ان کے چہرے پر پر جلال لیکن پر نور سا

..وہ دو زانو عقیدت سے سر جھکا کر ان کے سامنے بیٹھ گیا

.کیا ڈھونڈ رہے ہو.... بابا کا سر سراتا لہجہ.. یشار نے حیرت سے انھیں دیکھا

....وہ مبہم سا مسکرائے

..حیران مت ہو بچے.. اللہ والے ہیں.. ماتھا دیکھ کر دلوں کے حال جان لیتے ہیں

...بابا... بابا.. پھر بتائیں جو ڈھونڈ رہا ہوں وہ کب ملے گا مجھے

..وہ پھر سے مسکرائے.لیکن آنکھیں میں جلال تھا

یہ تو ڈھونڈنے والے کی تڑپ اور طلب پر منحصر ہے کہ وہ کتنی شدت سے اپنی منزل

.ڈھونڈ رہا ہے

..لیکن فکر مت کرو. تمھاری تڑپ... منزل کو وہیں کھینچ لائے گی .. جہاں اسے کھویا تھا

..بیشار بے تحاشا چونکا..اور ان کی بات سمجھ کر اندر روح تک سکون آیا..پتہ نہیں کیوں

بابا پھر بولے

تمھیں پتہ ہے بچے..... ع کے بعد غ کیوں آتا ہے... کیونکہ عشق کے بعد غم تو پہلے سے

..ہی طے ہے... آگ کا دریا ہے... جسے پار کرنے میں جان پر بن جائے گی

..تیرے ماتھے پر لکھا ہے

کڑا امتحان دو گے... عشق میں .آگ کے دریا سے گزرو گے..انگاروں کی بھٹی میں جلو

گے... قدم نہیں لڑکھڑانے چاہیں.. ننگی تلوار پر چلنے جیسا ہوگا یہ امتحان

.دے لو گے؟بابا کے لہجے میں جیسے چیلنج تھا

وہ گہرا سا مسکرایا

دنیا کا کوئی درد کوئی تکلیف مجھے میرے عشق کے امتحان دینے سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا

..بابا

دیکھ لو...... پاس ہوئے تو منزل ملے گی... فیل ہوئے تو منزل دور ہوگی تجھ سے.... فنا

...ہو جائے گی.. مر جائے گی

..یشار کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچا

...نہیں... نہیں.. بابا میں پاس ہو کر دکھاؤں گا... کبھی فیل نہیں ہوں گا

...ٹھیک ہے.. ٹھیک ہے... جاؤ.. اب ہماری عبادت کا وقت ہے

وہ جو ماہی بے آب کی طرح تڑپتا یہاں آیا تھا.. کچھ سکون ملا تھا اسے.. وہ پھر سے آ کر

..اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھ گیا

ہر سانس تاشی تاشی پکار رہی تھی ...روح میں اس کی خوشبو معلق تھی.. اس کا عشق

رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا تھا .. اسے خوف

تاشی ناراض ہوگی مجھ سے.. میں اسے چھوڑ کر گیا تھا.. بتایا بھی نہیں.. پر منا لوں گا اسے.. وہ مان جائے گی... اسے ماننا ہی ہوگا... وہ ٹھیک تو ہوگی ناں... بلکل ٹھیک ہوگی

...میرے لئے .

...صرف اور صرف میری تاشی

ابھی ابھی اسے لگا تھا وہ اس کے آس پاس ہے.. وہ اس کی موجودگی محسوس کر سکتا تھا.. بچپن میں بھی جب وہ پارک میں اس سے پہلے آکر چھپ جاتی تھی تو محسوس کر لیتا تھا کہ تاشی آ چکی ہے مگر اس سے چھپی ہوئی ہے.

..لو جی جناب پہنچ گئے گھر... حرا کے پاس چلتے ہیں.. ویٹ کر رہی ہوگی

پلیز قیصر چاچو مجھے وہاں نہیں جانا مجھے اپنے گھر جانا ہے.. منال نے پہلو بدلتے ہوئے کہا.

ٹھیک ہے منال... انھوں نے اس کی حالت سمجھتے ہوئے کہا اور انھیں اگلی گلی میں ان کے گھر لے گئے.

جہاں پہلے سے سامان صحن میں رکھا تھا.. گاڑی اندر پورچ میں داخل ہوئی..

زری اور ماہی تیزی سے نکل کر باہر آئیں.

راستے بھر کی جو کوفت پریشانی اور گھبراہٹ تھی اپنا دس مرلے پر بنا اتنا خوبصورت گھر دیکھ کر سیکنڈوں میں ہوا ہوئی تھی.. اب چہروں پر دبا دبا جوش اور خوشی تھی.

چھوٹا سا لان تھا.. وہ گھوم پھر کر سارا جائزہ لینے لگیں.

پھر اندر گئیں.. چھوٹا سا لاؤنج اور پھر ان کے پیچھے بنے چار کمرے.. اور ایک طرف کچن تھا..

...عابد اور نازیہ اپنے بچوں کے چہرے پر خوشی دیکھ کر نہال ہوئے

لاؤنج کے ایک جانب اوپر جاتی سیڑھیاں دیکھیں تو زری اور ماہی اوپر بھاگ گئیں اوپر بھی تین کمرے تھے..

ماہی میں تو ٹیرس والا کمرہ لینے والی ہوں.. افففف اتنا پیارا گھر ہے ہمارا.. زری نے بچوں کی طرح خوش ہو کر کمروں کا جائزہ لیا.....

.ہاں بہت پیارا گھر ہے.... ماہی بھی اکسائیٹڈ تھی

وہ دوبارہ نیچے آئیں.. اتنے میں حرا اور اس کے پانچ سالہ بیٹا محسن اور بیٹی نائفہ بھی ساتھ ہی تھیں. وہ کھانا لے کر آئی تھی.. سب سے مل کر وہ زری کی جانب آئیں تو مبہوت رہ گئیں..

باجھی کیا یہ وہی ڈول ہے جس کا نام زرتاشہ ہے.. حرا نے اس کا گال چھوا.. کم حسین تو ماہی بھی نہیں تھی.. مگر زری کی گرے آئیز اسے سب سے منفرد بناتی تھیں

حرا کی بات پر نازیہ مسکرا دیں.. محسن اور نائفہ بھی اس کے پاس آئے اور نائفہ نے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا.. وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تو نائفہ نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے گال چھوئے..

مما یہ تو بلکل میری باربی ڈول جیسی ہیں بلکل... دودھیا رنگت.. براؤن بال اور گرے آنکھیں.. خوبصورت تیکھے نین نقش.. نائفہ نے حیرت سے اپنی ماں کو کہا تو سب ہنس دیئے..

اور کم پیاری تو یہ ڈول بھی نہیں ہے.. زری نے پیار سے اس کے گال پہ بوسہ دیا.. تو انھوں نے ہاتھ آگے کیے

...فرینڈز

یس.... فرینڈز... زری نے ان کے چھوٹے پیارے سے ہاتھ محبت سے تھامے..تو دو سالہ نوال اپنی آنی کو کسی اور کے ساتھ فری ہوتے دیکھ اب زیادہ برداشت نہ کر پائی... اور آ کر پورے حق سے اس کی گود میں سوار ہو گئی.. پھولے گالوں والی وہ پیاری سی خوبصورت بچی بھی محسن اور نائفہ کو بہت پسند آئی..

بہت خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا.

بچے آپس میں گھل مل گئے اب نوال نائفہ اور محسن کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی..

حرا تمھاری بچوں کو پڑھانے والی ٹینشن تو دور ہو گئی ہے... میں نے آتے وقت گاڑی میں ان کے لئے ایک ٹیچر ہائر کر لی ہے... جو کہ بے حد ذہین ہے.. قیصر نے بہت پیار سے زری کی جانب دیکھا تو مسکرا دی.

بھئی میں تو سکھ کا سانس لوں گی.. اگر ان آفتوں کو کوئی کنٹرول کر لے تو.. حرا جو اسپیکٹ کر رہی تھی.. طبیعت خراب رہتی تھی. اب یہ سن کر سکون کا سانس لیا تھا.
وہ پہلے ہی گاڑی میں میں اس سے بات کر چکے تو وہ خوشی مان گئ

پھر اگلا ایک ہفتہ بے حد تھکا دینے والا تھا.. عابد حسین نے اپنی ڈیوٹی جوائن کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے میڈیکل کالج میں ایڈمیشن کے لئے کوششیں کی ہوئیں تھیں.
گھر کی سیٹنگ میں سب کی جان ہلکان ہو گئی.. حرا کی طبیعت کچھ اور بگڑی تو ماہی اور زری اکثر اس کے پاس قیصر منزل چلی جایا کرتیں تھیں.

زری نے بے حد شرارتی محسن اور نائفہ کو بھی قابو کر لیا تھا.. اور انھیں روز دو گھنٹے پڑھا رہی تھی.

یشار اور رزم ایک مخصوص علاقے میں ایک گھر میں داخل ہوئے.... ایک نیم تاریک راہداری سے ہو کر وہ ایک ہال میں داخل ہوئے... رزم نے زمین سے کارپٹ ہٹایا اور ..ایک دروازہ کھولا.. بیسمنٹ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے

یہ ان کا ٹاچر سیل تھا جہاں بڑے بڑے سورما یشار کے سامنے طوطے کی طرح فر فر بول .پڑتے تھے

سامنے ہی کالی ایک کرسی سے جکڑ کر بندھا ہوا تھا.آج بے بس تھا... مگر ان لوگوں نے سنا تھا کہ اس کا طریقہ واردات انتہائی بھیانک تھا..... جانے کتنی ہی تتلیوں کو پہلے

کسٹمر کو دیتے تھے.. پھر وہاں سے لا کر سب خود درندگی کا نشان بنا کر دریا میں پھینک دیتے تھے..

..ایک طرف فرید ہاتھ باندھے کھڑا تھا .

یشار کے اشارہ کرنے پر فرید نے اس کے منہ پر سے ٹیپ کھینچ کر اتاری.. وہ بلبلا گیا..اور غرایا

کون ہو تم.. جانتے ہو میں کس کا آدمی ہوں.. ایس اے... ایس اے کا میں ایس اے کا باپ ہوں... تم سے نمٹ کر پھر اسی کی باری ہے.وومن ٹریفکلینگ میں اس کا نیٹ ورک کافی سٹرونگ ہے.. . اب صرف دو منٹ ہیں تمھارے پاس ایس اے کے بارے میں جتنا جانتے ہو منہ کھول دو تو سکون میں رہو گے ورنہ میں دوسری

مرتبہ ہر گز آفر نہیں دیتا..یشار مخصوص سٹائل میں اپنی ہاکی اپنی انگلیوں میں گول گول گھما رہا تھا..

سرسراتا سرد لہجہ، بلیک ہڈی میں رومال سے باندھا گیا منہ.. صرف شعلہ برساتی دو براؤن آنکھیں نظر آ رہی تھی.. دوسرا جو اس کے پیچھے اطمینان سے پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا.. تقریباً سیم حلیہ تھا پر اس کی آنکھیں سبز تھیں.. کالی کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف سے سنسناہٹ ہوئی..

...جو کرنا ہے کر لو میں کچھ نہیں بتانے والا

او رئیلی.. یشار نے فرید کو اشارہ کیا.. اس نے دوبارہ اس کے منہ پر ٹیپ لگا دی.. اور اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار کٹر تھمایا..

یشار نے کرسی پر باندھے گئے ہاتھ کو پکڑ کر پہلے اس کی ایک انگلی کاٹی... وہ تڑپا.. پھر دوسری... درد کی شدت سے چہرہ سیاہ سے سیاہ ترین ہوا. اور پھر تیسری.. اب کی بار تو اس کی گلے کی رگیں یوں تنی جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی.. اسے اس پاگل آدمی سے اپنی خلاصی اسی میں نظر آئی کے زور زور کے اثبات میں سر ہلانے لگا.کہ وہ بتائے گا.........

یشار تمسخرانہ مسکرایا.. فرید نے آکر ٹیپ اتاری تو پہلے تو وہ جی بھر کر چلایا یشار نے کٹر پھر اس کے ہاتھ کی جانب بڑھایا تو وہ پوپٹ کی طرح بول پڑا.

ہم نے کبھی ایس اے کو براہ راست نہیں دیکھا.. کبھی کوئی آدمی ہوتا ہے کبھی کوئی.. جو خود کو ایس اے کہتا ہے.. مگر ایک بزنس مین ہے سعید نامی جو ہاؤسنگ سوسائٹی میں رہتا ہے.. ہم اس کے بارے میں جانتے ہیں... اسی سے رابطہ ہوتا ہے ہمارا.. اس نے ضرور اصلی ایس اے کو دیکھا ہوگا...اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا..

ہمم...گڈ... اگر اس کے علاوہ تم کچھ نہیں جانتے تو میرے کسی کام کے نہیں

..کیا مطلب وہ چونکا

..فرید نے اس کے منہ پر ٹیپ لگائی

یشار اور رزم وہاں سے نکلتے چلے گئے.. باقی کا کام فرید کا تھا جو اب تک اس درندے کو جہنم واصل کر چکا تھا.

یشار اور رزم آکر گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی زن سے بھگائی

..سعید....یعنی ایس... اس کا مطلب یہ بھی ایس اے ہو سکتا ہے... یشار نے کہا

..ہمم. ہوم ورک کرنا پڑے گا.. اس کے بارے میں.. پھر ہی ہاتھ ڈالیں گے اس پر

یشار چونکا... مجھے یاد آیا وہ جس ہاؤسنگ سوسائٹی کا نام لے رہا تھا وہاں تو حرا پھپھو بھی رہتی ہیں.

چلو یہ بھی اچھا ہو گیا اب وہاں رہ کر ہم یہ کام کر سکتے ہیں.. رزم نے لیپ ٹاپ آن کیا

یہ تو ہے...

یشار زونی تم میں انٹرسٹڈ ہے یار..انھوں نے اپنی ساتھی انٹیلیجنس آفیسر زونیہ ملک کا نام لیا.. جو ان کی مشترکہ فرینڈ بھی تھی..

مجھے پتہ ہے مگر میں نہیں ہوں.. یشار نے سنجیدگی سے کہا..

اس نے شمس لالہ سے بھی بات کر لی ہے.. تم سے شادی کے بارے میں..رزم نے بتایا تو یشار چونکا پھر دانت پیسے..

دماغ خراب ہو گیا ہے.. اس لڑکی کا..

.....اور تمھارا ٹھیک ہے جو کہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہو

وہ سراب نہیں میری زندگی ہے... رزم مائینڈ اٹ

..رئیلی...کدھر ہے

.یہاں.. یشار نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا تو رزم کا دل کیا ماتھا پیٹ لے

.وہ کرب سے مسکرا دیا

حرا پھپھو...... میں آپ کا دور کا رشتہ دار یوسف ہوں اور یہ علی..اور ہم یہاں بیرونی

...ملک سے گھومنے آئے ہیں . آپ سمجھ رہی ہیں ناں میری بات

ہاں ہاں سمجھ رہی ہوں... کل کے پیدا ہوئے لڑکے... مجھے سمجھا رہے ہو.. جانتی ہوں تم لوگوں نے اپنی پہچان چھپانی ہے.اور یہ عجیب عجیب شکلیں بھی اسی لئے بنائے گھوم رہے ہو.. بلکل یشار اور رزم نہیں لگ رہے... حرا نے یشار کا کان مروڑا مگر اس پہ خاطر خواہ اثر نہیں ہوا.

وہ کچھ دیر پہلے ہی قیصر منزل پہنچے تھے.اپنے اپنے چھوٹے سفری بیگ لے کر جیسے باہر سے آئے ہوں . اور اب وہ حرا کو تمام تفصیل بتا کر اسے سمجھا رہا تھا.

اس کے آنے پر حرا نے اسے چٹا چٹ چوم ڈالا تھا.

تم لوگ اوپر والے کمرے میں چلے جاؤ.. جب سے نوال گئی وہ کمرہ یونہی ویران پڑا ہے.. وہ کوئی آتا جاتا نہیں ہے..ان کے لہجے میں حسرتیں تھیں

نوال کے نام پر یشار چونکا..

...یو مین پھپھو.. نوال بھابھی

ہاں وہی بد قسمت... جو تمھارے باپ اور میرے بھائی کی انا کی بھینٹ چڑھ گئی.. اور اب سب کچھ کھو کر بھی جن کی اکڑ ہنوز برقرار ہے.. حرا نے نفرت سے کہا

.یشار نے لب بھینچے...کوئی بات نہیں پھپھو.. جو جھکتا نہیں وہ ٹوٹ جاتا ہے

....وہ اوپر آلئے.. اور کمرے میں سامان رکھا

.یشار فریش ہونے چلا گیا جبکہ رزم نے آنکھیں موند کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی

.کانوں میں ایک نسوانی آواز اور کھلاہٹ سنائی دی

....رازی... میں تو تمھیں ایسے تنگ کروں گی... کھلکھلاہٹ

..کیا کروں گے..مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے تم آئے بڑے سورما

.جاؤ میں نہیں بولتی.. منہ پھولا ہوا

..پھر یہی کھلاہٹیں دردناک چیخوں میں بدل گئیں

.راضی. میری پرواہ مت کرنا... ان درندوں کو ان کے انجام تک پہنچانا

..سسکیاں.. آہیں... بین... راضی میں بہت تکلیف میں ہوں

دلدوز چیخیں..مجھے موت دے دو

..رزم گھبرا کر اٹھ بیٹھا..... ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے

یشار جو کے نہا کر نکلا تھا پھر اسے اذیت کی حدیں چھوتا دیکھ پاس آیا اور کندھے پر ہاتھ رکھا..

یقین کیوں نہیں کر لیتے کہ وہ سب تقدیر کا فیصلہ تھا... اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں تھی....

وہ لال انگارہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے تلخی سے مسکرایا.

اٹس اوکے.... میں ٹھیک ہوں.. رزم نے تسلی دی.. یشار بھی وحشت زدہ سا ہو کر باہر نکلا...

باہر چھوٹا سا صحن تھا.... خوبصورت گملے اور پودے رکھے ہوئے تھے.

وہ یونہی جائزہ سا لیتا باہر آیا.. سامنے گلاس وال کے پاس گملے رکھے ہوئے تھے.. وہ گلاس وال کے قریب گیا.. اوپر کھڑے ہو کر ارد گرد ہر چیز کا جائزہ لیا...

پھر نظر سامنے گیٹ پر پڑی... اور جیسے پلٹنا بھول ہی گئی.. گرے اور ریڈ کمبینیشن میں کرتی اور پٹیالہ شلوار پہنے. ریڈ اور گرے سکارف سے حجاب باندھے دودھیا رنگت اور بلیک آنکھوں والی وہ لڑکی گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی..

کچھ تو تھا.

کوئی خاص بات

کچھ عجیب سی کشش کہ وہ نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا.. خود کو سرزنش کر کے دوسری جانب دیکھنے کی کوشش کی مگر نظر بھٹک بھٹک کر پھر نیچے کی طرف طواف کر رہی تھی.

کیا میں صرف اس کے حسن سے متاثر ہو رہا ہوں.. تف ہے میری سوچ پر..

مگر ایسا ہرگز نہیں تھا.... ایک سے ایک حسین ترین لڑکی دیکھی تھی اس نے لندن میں مگر یوں کبھی بے اختیار نہیں ہوا تھا

ویسے میری تاشی میرے خیال کے مطابق بلکل ایسی ہوتی.. آنکھیں بس گرے ہوں تو...اب وہ لڑکی لان میں بیٹھی نائفہ اور محسن کو پڑھا رہی تھی.

اففف لعنت ہے میری سوچ پر...اب وہ دل ہی دل میں سخت کوفت میں مبتلا ہو چکا تھا خود سے بھی اور اس لڑکی سے بھی.. پھر ایک جھٹکا سے وہاں سے ہٹتا چلا گیا.

اندر آکر بیڈ پر ڈھے گیا.

اپنی سوچوں پر لعنت بھیجی... کیا مجھے میری تاشی کے علاوہ بھی کسی لڑکی میں اتنی کشش محسوس ہو سکتی ہے...

Shhitttttttttttt......دماغ خراب ہو گیا ہے میرا.

تنگ آکر تکیے میں منہ دیا.. رزم اس کی حرکتیں دیکھ کر حیران ہوا.

..زری بچوں کو پڑھا رہی تھی جب اپنے وجود کو کسی کی نظر کے حصار میں محسوس کیا

اس نے ادھر ادھر دیکھا... مگر وہاں تو کوئی نہیں تھا

...وہ سر جھٹک کر پھر پڑھانے میں مگن ہو گئی

..یشار کو بلکل بھی سکون نہ آیا ایک عجیب سی بے چینی اور بے سکونی سی تھی

دل ہمک ہمک کر چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھے اور گلاس وال کے قریب جا کر کھڑا ہو

...جالئے.. بھنا کر اٹھا

..تن فن کرتا لاؤنج سے نیچے اترا..... اور لان میں نکل آیا

......اب لان میں حرا بھی موجود تھی

آؤ یوسف.... بیٹھو ادھر آکر.... حرا نے کہا.. تو وہ یونہی پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ دیئے..

...تھوڑا آگے ہوا

.سوالیہ نگاہوں سے حرا کی آنکھوں میں دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو یہ نمونہ کون ہے

زری نے بچوں سے نظریں ہٹا کر دیکھا تو ایک اول جلول سے حلیے میں لڑکا اسی کی

جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتا دکھائی دیا.. زری کو اس کے حلیے پر ہنسی آئی

.مگر اس کی سرد بے تاثر سبز آنکھوں میں کچھ تو تھا جو وہ چونک گئی

زری ان سے ملو... یہ میری خالہ کے دیور کا بیٹا یوسف ہے... باہر سے یہاں گھومنے آیا

...ہے اور یوسف اس سے ملو یہ زری ہے قیصر کے بھائی کی بیٹی

حرا نے تعارف کروایا تو

.ہائے... زری نے رسماً بول دیا

مگر وہ منہ کے زاویے بگاڑتا مڑا..... اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گیٹ سے نکلتا چلا گیا

افف کیا ہو کیا رہا ہے مجھے... میں تاشی کے علاوہ کیوں کسی کو اپنے دل و دماغ پر اتنا سوار کر رہا ہوں.

..وہ یونہی آگ کو گولہ بنا سڑکیں ناپتا پھرتا رہا..تاشی حرا پھپھو کے گھر کیسے ہو سکتی ...وہ قیصر کے بھائی کی بیٹی کیسے ہو سکتی......... ناممکن

......اففففف آج تو پاگل ہو جائے گا یشار خان یوسف

صبح یشار کی آنکھ کھلی تو طبیعت بوجھل ہی تھی.. رات گئے تک وہ خود سے خفا پھرتا رہا کل جو اس پر بیت گئی تھی وہ کبھی نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ اسی لئے بے چین سا تھا.اپنے کام پر بھی کانسنٹریٹ نہیں کر پا رہا تھا.

رزم بھی نوٹ کررہا تھا... پر خاموش تھا.. اسے پتہ تھا اسے وقفے وقفے سے تاشی نامی دورے پڑتے رہتے تھے.

حرا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی.دن کے تین بج رہے تھے وہ لنچ بھی نہیں بنا پائی تھی. قیصر تو دو دن پہلے ہی چلے گئے تھے دبئی بزنس کے سلسلے میں.

اس نے فون اٹھایا اور زری کا نمبر ملایا...یہ سوچ کر کے وہ کالج سے آکر فری ہوگی..

ویسے بھی وہ کچھ دیر تک بچوں کو پڑھانے آنے والی تھی.

..جی میری ینگ سی چچی کیا حکم ہے.. سلام دعا کے بعد زری چہکی

زری بیٹا۔ میری طبیعت خراب ہے یار.. پلیز آ جاؤ.. مہمان بھی آئے ہیں میں تو لنچ بھی نہیں بنا سکی.. ماہ رخ کو بھی لے آنا.. حرا کے بوجھل لہجے میں لجاجت تھی

... ہم ابھی آئے... آپ فکر ناں کریں چچی جان

..یہ کہہ کر زری نے فون رکھا

ماہی چچی کی طبیعت ٹھیک نہیں کھانا بھی بنانا ہے.. منال آپی تو جائیں گی نہیں.. ہم جا کر ہیلپ کروا دیتے ہیں پھر بچوں کو پڑھا کر واپس آ جائیں گے. زری نے بال سمیٹتے پونی

ٹیل بنائی.. حلیہ دیکھا تو ٹھیک ہی تھا.. ہاف وائٹ فراک کے نیچے پاجامہ.. اوپر جلدی سے وائٹ اور شاکنگ حجاب اوڑھا..ماہی بھی تقریباً سیم حلیے میں تھی پر اس کے ڈریس کا کلر فیروزی تھا.زری لینز جو لگاتی تھی تو بچوں کو پڑھا کر آ کر ہی اتارتی تھی.

تم تیار ہو جاؤ میں مما کو بول دوں.. یہ کہہ کر وہ اوپر اپنے کمرے میں سے نکلی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے نازیہ بیگم کہ پاس آئی..

ٹھیک ہے جاؤ... اپنا اور حرا کا خیال رکھنا.. نازیہ نے ان دونوں کا ماتھا چوما..

وہ باہر نکلنے لگیں تو نوال جو کہ ان کے پیچھے تھی بازو اوپر پھیلائے دھاڑیں مار مار کر رونے لگی. زری نے چونک کر پیچھے دیکھا..

او میری گڑیا رانی... آنی کے ساتھ جانا ہے.. چلو.. ہم نہیں چھوڑ کر جائیں گے تمھیں...

اس نے نوال کے آنسو صاف کیے.. تیار تو وہ بھی تھی.. بے بی پنک فراک کے نیچے

گھٹنوں تک سکرٹ پہنے وہ بلکل گڑیا لگ رہی تھی.

منال آپی... ہم نوال بے بی کو ساتھ لے جا رہے ہیں.. یہ رو رہی ہے ساتھ جانے کے

لیے.

ٹھیک ہے زری لے جاؤ.. منال نے کچن سے جھانک کر کہا.

وہ باہر نکلیں... بہت تیز ہوا چل رہی تھی.... مٹی..تنکے زرات ہوا کے ساتھ اڑ رہے

تھے..

وہ قیصر منزل پہنچیں.... تو سیدھا لاؤنج میں آگئیں. حرا بھی وہیں صوفے پر نڈھال سی بیٹھی تھی.. .. زری کی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں.. لینز والی آنکھوں میں شاید مٹی یا کوئی تنکا چلا گیا تھا روانی سے پانی بہہ رہا تھا

...زری یہ کیا ہوا ہے

..شاید تنکا چلا گیا ہے

فوراً لینز ریموو کرو... اور پانی کے چھینٹے مارو جا کر.. میں تو اس وقت کو ہی کوس رہی ہوں جب تمھیں یہ نایاب مشورہ دیا تھا میں نے.. ماہی پریشان ہوئی.حرا بھی فکر مند ہوئی...

ہم کچن میں جا رہے ہیں.. فریش ہو کر کچھ دیر اندر کمرے میں بیٹھو.. جب آنکھیں .اسٹیبل ہوں جائیں تو آ جانا کچن میں... چلو شاباش.. حرا نے اسے واش روم روانہ کیا

.اور خود کچن میں چلی گئیں

آج پھر یشار کی بے چینی حد سے سوا تھی.. ہر ممکن کوشش کر رہا تھا تاشی کو ڈھونڈنے کی.پنجاب کے باقی شہروں میں بھی ڈھونڈ رہا تھا پر جب سے بابا جی سے ملاقات ہوئی تھی صرف لاہور میں ہی دوبارہ کوشش شروع کر دی تھی..

..رزم ان گلیوں کا راؤنڈ لگانے گیا تھا تاکہ سعید کا پتہ چل سکے

اس کا لاشعور کسی کا بے چینی سے منتظر تھا...جب دم سا گھٹنے لگا تو لیپ ٹاپ لئے لاؤنج سے نیچے آیا.. کچن سے کھٹر پٹر کی آوازیں آئیں تو لاؤنج سے ملحقہ دو کمروں میں سے ایک

میں چلا گیا.. ملگجہ سا اندھیرا تھا.. جبکہ ساتھ والا روم میں دو تین انرجی سیورز کے آن ہونے سے بہت تیز روشنی تھی. صوفے پر بیٹھا.. سامنے کھڑکی میں سے گیٹ کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا.اور بائیں جانب سے دوسرا کمرہ تھا جس کے گلاس ڈور سے کمرے کا پورا منظر دکھ رہا تھا...

.ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھا...ابھی کام شروع کرنے والا تھا کہ فون رنگ ہو

فرید کی کال تھی.. جس کا مطلب کال اہم تھی. اس نے فون یس کر کے کان کو لگایا

یس.. فرید... بولو

..سر ایک گڈ نیوز ہے آپ کے لیے... فرید کے لہجے میں جوش تھا

یشار چونکا..... کیا؟

سر ابھی کچھ دن پہلے یہاں ایک گورنمنٹ سکول میں عابد حسین صاحب نے اپنی ڈیوٹی جوائن کی ہے.. اور زرتاشہ عابد میم کا میڈکل کالج میں ایڈمیشن ہوا ہے.. ریکارڈز بتا رہے ہیں..

..یشار کی روح تک میں سکون اترا.. آنکھیں موند کر صوفے سے ٹیک لگائی

.تھینک یو سو مچ... فرید مجھے اتنی اچھی نیوز سنانے کے لئے

..آگے کیا حکم ہے سر

دونوں ریکارڈز میں سے ایڈریس دیکھو.. اگر میچ کرتے ہیں تو فوراً مجھے سینڈ کرو تمھارے پاس پانچ منٹ ہیں اور اس سے زیادہ میں پیشنس نہیں رکھ سکتا..

اوکے سر.. سمجھیں ہو گیا... فرید نے فون رکھا.. اب یہ پانچ منٹ بھی اس کے لئے پل صراط پہ سے گزرنے کے مترادف تھے...

اٹھا اور بالوں میں انگلیاں پھیرتا... ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا... اچانک مڑا تو سامنے کمرے میں وہ منظر دکھائی دیا کہ دونوں جہان اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے.

زری نے لینز ریموو کیے اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے آنکھوں میں مار مار کر بے حال ہو گئی ...پر جلن تھی کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

افففف. میرے بابا کی توبہ جو پھر کبھی یہ خرافات پالی میں نے تو.وہ سخت جھنجھلائی ہوئی تھی .آخر کافی کھپنے کہ بعد جلن کم ہوئی اور آنکھوں کی سرخی بھی کم ہوئی... تو زرا سکون ملا.. وہ دوپٹے سے چہرہ تھپتھپاتی باہر نکلی حجاب اور دوپٹہ صوفے پر رکھا اور گلاس ..ڈور کے قریب بائیں جانب نصب خوبصورت آئینے کی طرف بڑھی

یشار اندھیرے کمرے میں بے تحاشا حیرت سے سامنے گلاس ڈور کے اس طرف قیامت خیز منظر دیکھ رہا تھا.. دوپٹے سے چہرہ تھپتھپاتی وہ باہر نکل تھی.. پھر جب نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو

وقت

لمحے

یہاں تک کے صدیاں ٹھہر گئی تھی.. وہ ان گہرے آنکھوں کو غور سے دیکھ رہا تھا... پھر وہ گلاس ڈور کے قریب آئی.. تو وہ بھی اندھیرے میں چند قدم آگے گیا.. وہ اس کے بلکل سامنے ایسے کھڑی تھی کہ اس کی بائیں سائیڈ یشار کے سامنے تھی

چہرے کے ساتھ بال بھی گیلے ہوگئے تھے..کہ جب اس نے اپنے بے حد لمبے گھنے براؤن بال بائیں جانب سے سمیٹ کر دائیں طرف گرائے..اور ان میں انگلیوں سے برش کرنے لگی

یشار کی نظر اس کی گردن پر پڑی تھی تب اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنساہٹ سی محسوس ہوئی.

اس کی آنکھوں کے بلکل سامنے وہ تل پوری آب و تاب سے اس کی صراحی دار گردن پر جگمگا رہا تھا جسے بچپن میں سینکڑوں بار اس نے اپنی انگلی سے چھو کر دیکھا تھا.

.تاشی.... یشار کے لب کپکپائے... وہ اب بالوں کی پونی ٹیل کر رہی تھی

..وہ دوپٹے کے بغیر اپنی تمام تر نزاکتوں اور رعنائیوں سمیت کھڑی تھی

مگر یشار کی نظر نے کوئی گستاخی نہیں کی تھی.. اس کی نظر تو بس اپنی تاشی کی گرے آنکھوں اور اس قاتل تل میں الجھی ہوئی تھیں...

...زری گھبرائی... جیسے خود کو کسی کی سلگتی پر حدت نگاہوں کے حصار میں محسوس کیا

...مگر خود کے ڈرپوک طبیعت کو دل میں کوسا... وہاں تو کوئی نہیں تھا

...یشار نے اسے گھبراتے دیکھا تو ہونٹوں پر دلفریب سی مسکان سجی

.اسے دیکھتے رہنے کی خواہش رگوں میں خون بن کر دوڑی

...سویا تھا رگ رگ میں اب یہ جگ گیا

.........لہو منہ لگ گیا

..میری جان... مجھے اپنے آس پاس محسوس کرو

یشار کو اپنے دل پر بھی ٹوٹ کر پیار آیا.. وہ تو کل کا ہی ہمک ہمک کر بول رہا تھا اسے

..دیکھو پہچانو

وہ یہ کیسے بھول گیا کہ وہ کشش اور اٹریکشن جو اس نے کل محسوس کی وہ دنیا میں تاشی

..کے وجود کے علاوہ اسے کسی میں بھی محسوس نہیں ہو سکتی

.اس کی روح نے اسے محسوس کر لیا تھا.. مگر اتنا ٹینس تھا کہ دل کی سنی ہی نہیں

.اتنا ٹینس کہ کل لان میں کھڑا ہو کر حرا سے ہی ڈیٹیل پوچھ لیتا

..زری........ میری زرتاشہ.... میری تاشی

..وہ حجاب اور دوپٹہ اٹھا کر جا چکی تھی

کچن میں آئی تو ماہی نے چکن پلاؤ دم پر لگائی ہوئی تھی.. اب سلاد بنا رہی تھی. حرا ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی تھیں اور نوال پاس ہی کھیل رہی تھی

.لاؤ میں رائتہ بنا لوں.. زری آگے بڑھی

.....اب ٹھیک ہو

....ہاں میں ٹھیک ہوں

زری نے رائتہ بنایا.....تو انھوں نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا

آپ اور آپ کے مہمان کھانا کھائیں.. ہم بچوں کو دیکھ لیں.. انھوں نے لنچ باکس میں سے کھا لیا ہوگا.

..ارے تم لوگ تو کھاؤ. حرا نے اصرار کیا

ہم نے تو کالج سے آکر کھا لیا تھا چچی... آپ لوگ کھائیں.. وہ دونوں نوال کو لئے لان میں آ گئیں...

.یشار کچن میں آیا... نظریں پیاسی اور متلاشی سی تھیں

..ٹیبل پر بیٹھا اور کھانا پلیٹ میں نکالا

پھپھو جو بچوں کو لڑکی پڑھا رہی ہے.. وہ کون ہے..ڈیٹیلز بتائیں مصروف سا انداز تھا

کل بتا تو رہی تھی تم نے سنا ہی نہیں... حرا نے شکوہ کیا. اور پلیز ہر کسی پہ شک کرنا بند کرو.. وہ قیصر کے بھائی کی بیٹی ہے

.مجھے ضروری میسج آگیا تھا... اب بتا دیں.. فادر کا نام کیا ہے

..عابد حسین. نام ہے بھائی صاحب کا... وہ محبت سے بولیں

اور لڑکی کا نام؟

زری ہے بتایا تو تھا... ارے میں بھی کتنی پاگل ہوں نک نیم بتا رہی ہوں.. زرتاشہ عابد نام ہے.. اس کے بابا گورنمنٹ سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے.. پھر ان کا ٹرانسفر یہاں سے کافی دور ہوگیا تھا.. اب پھر قیصر نے کوششیں کر کے ان کا ٹرانسفر یہاں کروایا ہے.جو اس کے ساتھ ہے وہ اس کی بہن ہے.. حرا نے تفصیل بتائی.اور نوال کی بات گول کر دی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اداس ہو.

.وہ بظاہر خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا

..مگر اس کے دل میں کیسے کیسے طوفان اٹھ رہے تھے... یہ وہی جانتا تھا

..رزم کدھر ہے؟ حرا نے پوچھا

..پہنچنے والا ہے... ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ رزم چلا آیا

...لو آگیا

رزم نے جوائن کیا.. اور کھانا کھانے لگا. اس نے حیرت سے یشار کو دیکھا جس کے چہرے
.پر پرسکون سی مسکراہٹ تھی

.....یہ راوی اتنا چین کیوں لکھ رہا تھا

وہ بے چین سی پڑھاتے ہوئے پہلو بدل رہی تھی اور ماتھا مسل رہی تھی.. مسلسل یوں لگ رہا تھا کہ کسی کی نظر کے حصار میں ہے... مگر جب چاروں طرف دیکھتی، کوئی
...نہیں ہوتا تو خود کو کوس رہی تھی

پھر جیسے تیسے ان کی پڑھائی ختم ہوئی تو اس نے سکھ کا سانس لیا... نظر اوپر اٹھی تو گلاس وال کے پاس کوئی ہیولا سا نظر آیا مگر اگلی نظر میں وہاں کچھ نہیں تھا.

اس نے کنپٹیاں سہلائیں...

حرا بھی ان کے پاس کھلی ہوا میں چلی آئی تھی.

چلیں.. زری نے مڑ کر... ماہ رخ کو کہا.

نوال... آپ کی سینڈل کدھر ہیں....

اندل....... اندل... وہ توتلی زبان میں بولتی اندر کی جانب بھاگی...

ارے آہستہ ڈول گر جاؤ گی....... ماہ رخ اس کے پیچھے لپکی..

وہ لاؤنج میں بھاگ کر اپنی سینڈل ڈھونڈ رہی تھی. جب ماہی لاؤنج کے دروازے میں داخل ہوئی.اتنے میں ہی نوال دوڑتی ہوئی کسی کے چٹانی سے پاؤں سے ٹکرا کر گری..

رزم جو کچن میں فون بھول گیا تھا.. اٹھانے آ ہی رہا تھا جب اس کے پاؤں کے سامنے اچانک بچی آئی اور الجھ کر گر پڑی.

ماہی غصے سے جھنجھناتی تڑپ کر آگے بڑھی...

اے مسٹر... اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا.. کونسی ہواؤں میں ہو جو بچی نظر نہیں آئی

حالانکہ اس میں رزم کی کوئی غلطی نہیں تھی... نوال خود بھاگ کر اس کے سامنے آئی تھی.. مگر ماہی طیش میں اس پر الٹ پڑی.یہ دیکھے بغیر کہ نوال کو چوٹ نہیں لگی وہ تو سینڈل اٹھا کر کب کی اپنی آنی کے پاس بھاگ چکی ہے.

اس میں میری کوئی مسٹیک نہیں.. بے بی اچانک بھاگ کر میرے سامنے.....

ارے واہ... ماہی نے اسی کی بات بیچ میں ہی اچک لی.. بہت خوب......اتنے بڑے اپنی غلطی چھپانے کے لئے اتنی سی بچی کا نام لے رہے ہیں.. آپ کی ہی غلطی ہے... آپ کا ہی سارا قصور ہے.

رزم کی رگیں تنی تھیں..وہ بول رہی تھی اور رزم کے کانوں میں کئی آوازیں گڈ مڈ کر رہی تھی.کوئی چلایا.

سب تمہاری غلطی تھی.

.....تمہارا قصور

تم ہی زمہ دار ہو اس سب کے..

...رزم کا دماغ گھوما تھا اور دل کیا اس بولتی لڑکی کو کسی بھی طرح چپ کروا دے

اور پھر اس نے اپنے چٹانی سنگلاخ ہاتھ سے اس کی نازک گردن دبوچی تھی اور ایک جھٹکے سے دیوار سے لگایا تھا ..

ماہ رخ کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

شاید وہ غلط بندے سے الجھ بیٹھی تھی.. گردن پر دباؤ بڑھا تو اس کی نازک سی جان پر بن گئی.. ہڈیاں چٹخنے ہی والی تھیں.وہ پوری جان لگا کر مزاحمت کر رہی تھی اس کا ہاتھ ہٹانے میں.. پر وہ ایسے پر سکون کھڑا تھا جیسے وہ خود اپنی گردن اس کے ہاتھ میں دیئے کھڑی ہو.

چھ....چھوڑو..... مجھے...... پپ.. پاگل آدمی... میں... مم.... مر جاؤں گی.ہمت.. ....کک.. کیسے ہوئی مم.... مجھے چھونے کی........ گھٹی گھٹی آواز میں وہ چلائی

..وہ سرخ چہرہ لئے اس کے قریب ہوا

اب میرے سامنے آنے کی مسٹیک مت کرنا.اگین مجھے نظر آئی تو اس نازک گردن کی ..ہڈیاں چٹخانے میں مجھے بہت مزا آئے گا.. سمجھیں

سر سراتے لہجے میں کہتا اس نے ہاتھ جھٹکے سے ہٹایا تو وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی... اور زور زور سے کھانستی سانس بحال کرنے لگی.

جو اس نے چند سیکنڈوں میں ہی بند کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی. فون اٹھا کر وہ ظالم جانے لگا لاؤنج کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ

.....ماہی کا خوف وہراس کم ہوا تو.....وہ پھر جھنجھنائی

زلیل... کمینہ... کم ظرف..وہ بڑبڑائی

وہ ایک جھٹکا کھا کر سرخ چہرہ لئے پھر پیچھے مڑا.. تو وہ اپنی جان بچاتی اٹھ کر باہر کی طرف بھاگی..

.ماہی بھاگتے ہوئے اندر سے باہر آئی. تو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں

....کیا ہوا ماہی اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو

..کک... کچھ نہیں... وہ کچن میں کاکروچ تھا.. اس نے بہانا بنایا

ماہی... تم بھی ناں.. مجھے اتنے لیکچر دیتی ہو بریو بننے کے اور خود دیکو کیسے رنگ اڑا ہوا ہے.. زری ہنستی چلی گئ یہ جانے بغیر کہ آج اس کی ایک ایک ادا کوئی اپنے دل میں اتار رہا ہے..

اچھا سنو زری.... کچھ شاپنگ کرنی ہے... بچوں کے لئے کپڑے اور گروسری کا سامان لینا ہے.. کل تم دونوں سوسائٹی کے ہی مال میں چلی جاؤ گی شاپنگ کرنے ڈرائیور کے ساتھ.

زری کی آنکھیں پھیل گئیں.

............چچی ہم کیس

زری پلیز....... جیسی بھی کرنا تم یقین کرو مجھے پسند آلئے گی...اور گروسری کی میں لسٹ بنا دوں گی. سامان ڈرائیور کیری کر لے گا.. تم دونوں نے قیصر سے وعدہ کیا تھا کہ ہر حال میں میرا خیال رکھو گی.

زری اور ماہی کو ملتے ہی بنی...

وہ چپ چاپ وہاں سے چلی آئیں..

ماہی تو اپنے خیالوں میں ہی گم صم تھی. ۔زری بے حد گھبرا رہی تھی..

ماہی پیچھے مڑ کر دیکھو... زرا... پلیز کوئی ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہا.. وہ پھر کسی کی دہکتی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی.

ماہی نے پیچھے دیکھا.. کوئی نہیں تھا... زری پلیز.. مجھے بھی ڈرا رہی ہو... سیدھی ہو کر چلو..نوال بھی پریشان ہو رہی ہے...

زری نے حیرت سے اسے دیکھا.. آج سورج کہاں سے طلوع ہوا تھا.. جو ماہی ڈرنے کی بات کر رہی تھی..

گھر پہنچ کر ہی انھوں نے سکون کا سانس لیا تھا..

یشار جو کہ آج اپنی زندگی کا پیچھا کرتے اس کے گھر تک آیا تھا اس کی گھبراہٹ اور خوف بہت انجوائے کر رہا تھا. وہ گھر داخل ہوئی تو اس نے گہری سانس لی..

ایک سرور سا تھا جو رگ و پہ میں دوڑتا محسوس ہو رہا تھا.. سکون.. بے حد سکون

پر اب پھر وہ نظروں سے اوجھل ہوئی تھی تو کسی چھوٹے بچے کی طرح مچل گیا تھا...

ابھی روح کہاں سیراب ہوئی تھی دیدار سے...

آدھی رات کا وقت تھا...

یشار بے چینی سے کمرے میں ادھر ادھر بالوں میں ہاتھ پھیرتا گھوم رہا تھا سوتا تو وہ پہلے بھی نہیں تھا..

پر اب جیسے انگاروں پر گھسیٹ لیا گیا تھا

دیدار اور وصل کی چاہ کی سوئیوں نے جیسے اس کے دل چھلنی چھلنی کر رکھا تھا.

دل ہے کہ مانتا نہیں.. اس دل پہ کس کا زور ہے

تیری اور کھچا جا رہا ہے جانے یہ کیسی ڈور ہے

اور پھر ایک ان دیکھی ڈور اور طاقت نے اسے کھینچا اور وہ چلتا چلا گیا.

زری اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی.. لیمپ کی ملگجی سی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی..

کہ ایک ہیولہ کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا.. وہ دھیمے سے چلتا بیڈ کے قریب آیا تھا.. زرا روشنی میں آیا تو بلیک پینٹ کے اوپر بلیک ہی ہڈی... منہ پر رومال باندھے.. ہاتھ پینٹ کی پاکٹوں میں ڈالے بیشار کھڑا بڑی محویت سے اس دشمن جاں کے دیدار میں مصروف تھا..

بلیک رنگ کی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ اور براؤن ٹراؤزر میں وہ بلکل سیدھی ایک ہاتھ تکیے پر اور ایک اپنے پیٹ پر رکھے گہری نیند میں تھی.. کمفرٹر آدھا بیڈ پر اس کی ٹانگوں پر تھا اور آدھا نیچے کارپٹ پر جھول رہا تھا..

وہ بے خود سا ہو کر اور قریب گیا اور عقیدت سے زمین پر پڑا کمفرٹر اٹھایا.. اسے نرمی سے چھوا.. جیسے کمفرٹر میں اس کا لمس محسوس کر رہا ہو.. کمفرٹر اس کے اوپر اوڑھایا..

آہستگی سے بیڈ پر بیٹھا. اس کے چہرے پر گلاب کی پنکھڑیوں جیسے شربتی نرم لبوں کو بالوں کی ایک آوارہ سی لٹ چھو رہی تھی.. وہ اس کا دیدار کرنے زرا سا اس پر جھکا ہوا تھا..ایک ہاتھ اس کے تکیے پر رکھے خود کا سہارا دیا ہوا تھا

اپنے اور اس کے بیچ اسے یہ لٹ بھی بلکل اچھی نا لگی تو دھیمے سے پھونک مار کر لٹ کو پیچھے کیا..

اس کا مہکتا وجود... دلفریب سی خوشبو اعصاب کو اپنے بس میں کر رہی تھی....

وہ کان کے قریب گیا اور سرگوشی کی.

...تاشی...... میری..... تاشی.. دیکھو تمھارا یش لوٹ آیا ہے تمھارے لئے

وہ کسمسائی اور نیند میں بھی چہرے پر یوں خوف کے آثار نظر آئے.. جیسے اس نے اس کی بات سنی ہو........ نا صرف سنی ہو بلکہ خوفزدہ بھی ہوئی ہو.... جیسے وہ محسوس کر رہی تھی کہ کوئی اس کے پاس تھا.. اس کے روم میں.اس کی خوشبو محسوس کر رہی ہو..

شششششش.. ڈرو نہیں.. میں تمھارے ساتھ ہوں تمھارے پاس.. بہت پاس.... اس نے پھر سرگوشی کی اب اس نے سچ مچ پر سکون سا ہو کر دائیں طرف کروٹ بدلی..

..سر تھوڑا ڈھلکا...... تو گردن اونچی ہوئی

..یش کی رگوں میں شعلے سے بھڑکے... حلق میں کانٹے سے اگ آئے

...تاشی.. میں مر جاؤں گا... ایسا مت کرو میرے ساتھ... اس نے پھر سرگوشی کی اور پھر خود کو بتھیرا روکا... بے لگام جزبوں پر قابو پانے کی بہت کوشش کی.. مگر پھر بھی ناکام ہوا.یہ سوچ کر کہ وہ صرف اور صرف یش کی ہے.. بڑے حق سے

جھک کر اس کے تل پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے.وہ پھر کسمسائی.. اور بے چین سی ..ہوئی.. جیسے اس کے دہکتے لمس سے اس کا نرم و نازک جسم جلا ہو. .. وہ فوراً پیچھے ہٹا

اسے خود سے بے تحاشا خوف محسوس ہوا.. وہ پھر رکا نہیں اور کھڑکی میں غائب ہوتا چلا .گیا

دو اور نفوس تھے... جو آج سونے کی کوشش میں کروٹیں بدل بدل کر بے حال ہو رہے تھے.

ایک ماہ رخ.

بہت ڈری ہوئی تھی...

بچپن سے جھانسی کی رانی بنی رہتی... زری تو تھی ہی ڈرپوک اور بزدل.. وہی تھی جو اپنے ساتھ ساتھ اس کی بھی حفاظت کیا کرتی تھی.

لیکن آج اس ظالم نے اس کا یہ کانفیڈینس بری طرح بریک کیا تھا..

جھر جھری لے کر اٹھ بیٹھی.. بار بار وہ دو شعلہ برساتی سرد اور بے تاثر گرین آنکھیں تصور میں آکر اسے ڈرا رہی تھیں.

میرے پیارے اللہ جی پلیز اب کبھی میرا اس سے سامنا نہ ہو... پلیز پلیز پلیز..

دعائیں مانگتے مانگتے آخر نیند کی دیوی مہربان ہو ہی گئی.

دوسری جانب رزم تھا جس کی آنکھوں سے آج نیند کوسوں دور تھی.

وہ ایسا تو نہیں تھا.. جو کسی بے حد کمزور لڑکی کو یوں ڈراتا... اسے چھوتا اسے تکلیف دیتا..

..وہ تو عام لوگوں کے لیے بے حد نرم طبیعت کا مالک تھا

وہ خود بہت تکلیف میں تھا اور اس لڑکی نے شاید اس کے زخم ادھیڑے تھے... اسی لئے وہ یوں آپے سے باہر ہو گیا تھا.

...خود کو کوس رہا تھا

...ٹھیک ہے میں معافی مانگ لوں گا.. یہ ٹھیک ہے

اب مطمئن ہو کر آخر کروٹ لی.. اور سو گیا

شازیہ بیگم خیر تو ہے... اپنی ڈیوٹی سہی طرح سر انجام نہیں دے پا رہی ہیں کالج.... کہیں یہ ہرجانہ تمھاری خود کی بیٹیوں کو نا ادا کرنے پڑ جائے

سر سراتا خباثت سے بھرپور لہجہ فون میں ابھرا تھا..

نہیں میں جلد ہی کچھ نا کچھ بندوبست کر دوں گی... ویسے بھی کالج میں انتہائی خوبصورت مال آیا ہے... بس چند دن دے دو.. اگلا کنسائمنٹ جلد آپ کے پاس ہوگا.. اور ایسا ہوگا ..کہ آپ انعام دینے کے بارے میں سوچیں گے

جلدی وقت نہیں میرے پاس... اگر جلدی کچھ نہیں کیا پھر میرے جو ہاتھ لگا اڑا لوں گا سمجھ رہی ہیں ناں میری بات.....

جی جی بلکل.. آپ بے فکر ہو جائیں.

یہ کہہ کر شازیہ نے اپنی جان چھڑائی.. اورنئے سرے سے پریشان ہو گئیں.

اگلے دن رزم کی آنکھ کھلی تو سست سا اٹھ بیٹھا... مگر اگلا منظر دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھیل گئیں..

حیرت انگیز...... کیونکہ اس کے پاس ہی دا گریٹ یشار خان یوسف آڑھا ترچھا ہوا سکون سے اوندھے منہ سویا پڑا تھا.

سٹرینج... وہ بڑبڑایا.. جانے کتنے عرصے بعد رزم نے یہ سین ملاحظہ فرمایا تھا...یشار کو سوتے ہوئے دیکھا تھا

وہ اٹھا اور کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا.. یہاں تین گلیاں چھوڑ کر ایک مشکوک سا گھر تھا جن کے لوگوں کی سرگرمیاں نارمل نہیں تھیں.. باہر نیم پلیٹ تو کچھ اور تھی مگر رزم کو یقین تھا وہ سعید کا گھر ہے..

ابھی کنفرم کرنا باقی تھا..

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ اٹھا بیٹھا تھا اور خود بخود مسکرائے جا رہا تھا..

کیا بات ہے... میرا بے بی سو رہا تھا سٹرینج... رزم نے اسے چھیڑا.

ہمم. بس رات ڈوز ہی ایسی ملی..... ایسا سکون ملا کے.. کہ بیڈ پر لیٹا اور کب نیند آئی پتہ ہی نہیں چلا.

وہ مسکرائے گیا اور جانے کیوں پر اپنے انگھوٹے سے اپنے لبوں کو. نرمی سے چھوا... جیسے ان کو چھو کر کچھ اور محسوس کرنا چاہتا ہو.

کیا مطلب کونسی ڈوز کی بات کر رہے.... ڈاکٹر نے تمھیں منع کیا تھا ناں کوئی بھی ڈوز لینے سے..

اب وہ کھل کر مسکرایا...

وہ کوئی بھی ڈوز نہیں ہے رزم... میری تاشی ہے... اور کل میں نے اسے دیکھا تھا اس کی بات کر رہا ہوں..اس نے رات والی بات گول کرنی چاہی پر جانتا تھا سامنے رزم علی ہے

رزم نے جھٹکا کھا کر اسے دیکھا....

کیا........... سچ کہہ رہا ہوں یار... وہ جو یہاں نائفہ اور محسن کو پڑھانے آتی ہے وہ ہے میری تاشی... اس نے محبت سے کہا

وہ تو قیصر کے بھائی کی بیٹی ہے ناں..

ممممم۔

..اور رات تم یقیناً اسی کے درشن کرنے گئے تھے

ہاں.....

. پھولوں کے ہار پہنائے ہوں گے اس نے یقیناً تمھیں

نہیں میں نے اسے ابھی بتایا ہی نہیں... نا اسے جگایا وہ سو رہی تھی... اس نے آنکھیں بند کیں جیسے رات کے مناظر۔پھر دوہرا رہا ہو اپنے دماغ میں.

تو اب....؟

.اب کیا... بہت جلد ہی شمس لالہ کو ان کے گھر بھیجوں گا....اس نے اگلا پلین بتایا

..بکواس آئیڈیا... تمھیں پہلے خود اس سے بات کرنی چاہیے

واقعی.... مگر میں ڈرتا ہوں وہ کیسا ری ایکٹ کرے گی...ناراض ہو گی مجھ سے

بہت خوب... تو دا گریٹ یشار خان یوسف جس کی صرف ہاکی کی دہشت سے بڑے بڑے سورما تھر تھر کانپتے ہیں اسے بھی کسی چیز سے ڈر لگتا ہے سٹرینج........رزم نے مزاق اڑایا..

.یار مزاق اڑانے کی بجائے کوئی ڈھنگ کا مشورہ دے دو

وہ یش سے ناراض ہے... یوسف سے نہیں.. اسے یوسف پرپوز کرے گا... گدھے.. پھر جب وہ پرپوزل ایکسیپٹ کر لے گی تو تم اسے بتا دیناکہ تم اس کے یش ہو

رزم نے اسے بلکل سامنے کی بات بتاتے ہوئے اس کی عقل پہ ماتم کیا.. وہ دشمنوں کو زیر کرنے کےلیے ایسے ایسے آئیڈیاز بتاتا تھاکہ بعض دفعہ تو رزم بھی حیران ہو جاتا.. مگر تاشی کے معاملے میں اس کی عقل گھاس چرنے نکل گئی تھی.

ارے یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں.. پر ابھی نہیں... ابھی اس ایس اے سے نمٹ لوں.... اور جانتے ہو سب سے مزیدار چیز میں کل اسے چھپ کر دیکھ رہا تھا تو وہ بے حد گھبرائی گھبرائی سی تھی.. یشار نے اپنا کارنامہ اپنے منہ سے بتایا... رزم نے اس کے عجیب پاگل پن پر افسوس سے سر ہلایا ..

مجھے اس کی وہ گھبراہٹ ابھی انجوائے کرنی ہے.. آج وہ مال جا رہی ہیں پھپھو کی شاپنگ کرنے....وہ گہرا مسکراتا اپنے کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا.

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

منال...... سر جھکائے بھیگی آنکھوں کے ساتھ نوال کی قبر کے پاس اپنی سسکیاں دبانے میں بے حال ہو رہی تھی..

گلے میں ایک پھندہ سا اٹکا ہوا تھا.

پھر بے دردی سے اپنا چہرہ رگڑ کر پاس کھڑی گبھرائی سی چھوٹی نوال کو دیکھا جو ہو بہو اپنی ماں اور خالہ کی کاربن کاپی تھی.

Say hy... دیکھو نوال... یہ نوال آنی ہے

منال کے کہنے پر نوال نے معصومیت سے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں تو کوئی نہیں تھا جسے ...بولتی.. منال نے کرب سے اپنے لب کاٹے hy وہ

شمس گاڑی سے اتر کر نوال کی قبر کی طرف بڑھا... جب اسے نوال کی قبر پر بیٹھی ایک ..لڑکی اور چھوٹی سی بچی کی پیٹھ نظر آئی

وہ حیرن ہوا.... اس کی نوال کی قبر پر کون آیا تھا.. وہ دھیرے سے چلتا قبر کے قریب .آیا

بلیک شلوار قمیض میں وہ بڑی سے چادر اوڑھے بیٹھی فاتحہ پڑھ رہی تھی... بچی نے .بھی چھوٹے چھوٹے ہاتھ دعا کےلیے باندھے ہوئے تھے

.آہٹ پا کر بچی نے مڑکر دیکھا

شمس بے تحاشا چونکا... جانی پہچانی شباہت تھی.. اس کے نین نقش میں... اسے بچی پر ٹوٹ کر پیار آیا... جو بلیک فراک اور نیکر اور گرے آنکھوں سے شمس کو تجسس سے دیکھ رہی تھی.

..مما........ بچی نے اپنی ماں کا کندھا ہلایا تھا

منال نے...... نوال کو دیکھا اور اس کی نظر کے تعاقب میں پیچھے مڑی

شمس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے.... وہ پوری آنکھیں کھولے سامنے جو وجود نظر آ رہا تھا ..اس کے واقعی موجود ہونے کا یقین کرنا چاہتا تھا

نوال... اس کے لب کپکپائے

جبکہ منال کی آنکھوں میں پہلے شناسائی ابھری پھر حیرت، پھر صدمہ اور پھر بے تحاشا غصہ.اس نے چادر سے جلدی سے نقاب کیا

یہ شخص زندہ تھا... اس کی بہن تو مر گئی تھی.. محبت میں قربان ہو گئی.... پھر یہ شخص کیوں زندہ تھا.. کس لئے ..

..اس نے نفرت سے رخ پھیرا... مگر شمس بے اختیار ہو کر اس کی جانب لپکا بازو سے کھینچ کر اسے اپنے سامنے کیا.. برسوں کی بے قرار نگاہیں اس چہرے کا طواف کرنے لگیں...

....نوال......کہاں چلی گئیں تھیں مجھے چھوڑ کر

منال نے صدمے کی انتہا سے اس پاگل آدمی کو دیکھا... اور اس سے اپنا بازو چھڑانے کی پورے زور سے کوشش کرنے لگی..اس کے بے قرار لمس سے اسے گھن آئی

چھوڑ مجھے پاگل انسان...وہ چلائی

شمس کی پکڑ اور مضبوط ہوئی نم لال انگارہ آنکھوں سے زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگا..

نہیں ہرگز نہیں... پہلے جانے دیا تمھیں.. اب.. اب اتنے برسوں بعد ملی ہو.. اب نہیں جانے دوں گا.. کبھی نہیں نوال... میری نوال..

میں نوال نہیں ہوں... زلیل انسان....نوال یہ ہے.... اس نے قبر کی جانب اشارہ کیا.. وہ بھی صرف اور صرف تمھاری وجہ سے... تمھاری دو کوڑی کی محبت نے زندگی نگل لی اس کی... وہ پھنکاری...

اب قبرستان آئے لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے.. کچھ آدمی بھاگ کر ان کے پاس آئے

نوال بھی اپنی ماما کو شاؤٹ کرتے دیکھ زور زور سے رونے لگی.

او صاحب.. کیا کر رہے ہو.. امیر ہو گے اپنے گھر... چھوڑو بچی کا بازو... ان میں سے ایک بزرگ سے بندے نے سختی سے کہا تو شمس کو نا چاہتے ہوئے بھی اس کا بازو چھوڑنا پڑا

..منال نے نوال کو اٹھایا اور تیزی سے نکلتی چلی گئی

شمس بے بس تھا.. مزید کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا.. لوگوں کے سامنے اس کے پیچھے نہیں جا سکتا تھا..

..بس بے تحاشا غصے اور بے بسی سے لب کاٹتا اسے جاتا دیکھتا رہا

قبر پر بیٹھ کر مغفرت کی دعا مانگنے لگا جب لوگ ہٹ گئے تو پاگلوں کی طرح قبرستان کے باہر کی جانب بھاگا.

..سڑک پر آکر ادھر ادھر دیکھا مگر کہیں کچھ دکھائی نہیں دیا

کیا ہوا ہے صاحب..کسے ڈھونڈ رہے ہیں.. ڈرائیور نے حیرت سے پوچھا کبھی اپنے صاحب کو اس حالت میں دیکھا جو نہیں تھا.

ایک لڑکی بلیک چادر میں نکلی تھی قبرستان سے گود میں چھوٹی بچی تھی.. تم نے دیکھا.

جی صاحب دیکھا تھا.

.کک... کہاں... کہاں گئی وہ

..وہ تو صاحب رکشے میں بیٹھ کر اس طرف گئی.. ڈرائیور نے دائیں طرف اشارہ کیا

.... شمس نے اپنی کنپٹیاں سہلائیں.. اور گاڑی میں بیٹھ کر ڈرائیور کو آفس چلنے کو کہا

صبح زری کی آنکھ کھلی تو کچھ بہت عجیب لگا... کمرے میں ایک عجیب سی اجنبی خوشبو تھی جو اسے گھبراہٹ سے دوچار کر رہی تھی. وہ دونوں کالج کے لئے تیار ہوئیں

.قیصر کا ہی ڈرائیور انھیں کالج سے پک اینڈ ڈراپ کیا کرتا تھا

وہ گاڑی میں نکلیں.. زری پھر بے چین سی تھی.. کیوں اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی..

..اسنے سڑک پر ادھر ادھر دیکھا.. کافی ٹریفک تھی

مگر ایسے محسوس ہوا کہ ایک ہیوی بائیک پر لڑکا جس کی وہ شکل نہیں دیکھ سکتی تھی ہڈی اور منہ پر بندھے رومال کی وجہ سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا. جب اس نے دیکھا تو ..وہ اپنے دھیان میں اپنا سفر طے کر رہا تھا.. وہ جھنجھلائی

.اور سر جھٹک کر پھر ماہی کی طرف متوجہ ہو گئ

وہ کالج سے آ کر کھانا کھا چکی تھیں.. جب نازیہ بیگم نے انھیں ڈرائیور کے آنے کا بتایا.. ان کی طبیعت خراب تھی اور منال باہر جاتی ہی نہیں تھی اسی لیے ناچار حرا کی شاپنگ ...کرنے انھیں ہی جانا پڑا

پرپل اور لائٹ پرپل کمبینیشن کی فراک اور حجاب لئے نیچے جینز کی ٹائٹس پہنے وہ آج ایک جیسے ڈریس میں تھیں..

مال پہنچیں... ڈرائیور لسٹ لے آیا تھا... پہلے گروسری لی.. اور ڈرائیور کو تھمائی.. وہ گاڑی کی طرف چلا گیا.. پھر بچوں کی شاپنگ کی..

زری پہلو بدل رہی تھی.. یوں جیسے کوئی سائے کی طرح اس کے پیچھے تھا.. اس کا سایہ بنا ہوا تھا.. بار بار ماتھے پر آیا پسینہ ٹشو سے صاف کر رہی تھی.

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا وجود جل رہا ہے...زری نے جھر جھری لی.

ہر بار چونک کر ادھر ادھر دیکھتی وہ عجیب سے حلیے ہڈی اور منہ پر رومال والا لڑکا دکھائی دیتا مگر اس کی جانب ہر گز نہیں دیکھ رہا ہوتا تھا

بار بار دل میں خیال آ رہا تھا کہ یہ کہیں ان کا پیچھا تو نہیں کر رہا.. مگر وہ تو ان کی جانب دیکھ ہی نہیں رہا ہوتا تھا تو پھر یہ کیا تھا..

انھوں نے بہت سلیکٹیو چیزیں لیں تھیں بچوں کے لئے...

بچوں کی کچھ سکول کی چیزیں بھی لینی تھیں جب وہ چار لڑکے ہنسی ٹھٹھول کرتے مال میں داخل ہوئے لیکن ان کو دیکھ کر ٹھٹھک سے گئے..

پھر وہ بار بار ہوٹنگ کر رہے تھے..

ماہی تو بھڑ پڑتی.. مگر زری بے حد گھبرا رہی تھی...

پھر انھوں نے باقی کی شاپنگ پھر کسی دن کے لئے اٹھا رکھنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے نکلتی چلیں گئیں...

..یشار جو تاشی کو تنگ کرنے کے لیے صبح سے اس کا پیچھا کر رہا تھا

مال میں بھی ان کے ساتھ ساتھ ہی تھا وہ تاشی کو پر حدت نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور

.وہ بار بار ماتھے سے پسینہ صاف کر رہی تھی.. وہ مخصوص حلیے میں گھرا سا مسکرا رہا تھا

.جب وہ چار لڑکے اسے تاشی کی طرف گندی نظروں سے دیکھتے دکھائی دیئے

اس کا جی چاہا ان کی آنکھیں نکال دے.مگر وہ پبلک پلیس پر ان کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

اشتعال سے وہ پاگل ہو جاتا جب وہ تنگ آ کر مال سے نکلی تھیں.. وہ تن فن کرتا ان .

کے پیچھے ہی نکلا تھا

وہ پارکنگ میں داخل ہی ہوئیں تھیں.. جب ایک سپورٹ کار ان کے پیروں میں آ کر

رکی تھی..اور زور سے پہیے چرچرائے تھے

وہ اچھلیں اور دہشت زدہ سی ہو کر پیچھے ہٹیں.. زری کا تو چہرہ پیلا زرد ہو چکا تھا خوف سے ایسے جیسے سارا خون نچوڑ لیا گیا ہو.

اتنے میں کار کے دروازے کھول کر وہ چار بگڑے رئیس زادے باہر تشریف لائے تھے.. اور ان کی جانب بڑھے.

دیکھو تو زرا پاشا.. کتنی پیاری ڈول ہے.. بلکل میرے معیار کے مطابق.... وہ خباثت سے بولا.

ہاں.... یہ نیچرل بیوٹی پہلے کیوں نہیں نظر سے گزری ہمارے...... حیرت ہے...

اچھا ٹچ تو کر کے دیکھو.. سچ مچ کی ہے کہ کوئی ڈمی ہے.

اے خبردار میری بہن کو پریشان کیا... منہ نوچ لوں گی. ماہی غرائی

تو تم کو کر لیتے ہیں پریشان... کم تو تم بھی نہیں ہو بیوٹی فل.... اس نے مکروہ انداز میں آنکھ دبائی..

زری پوری ماہی کے پیچھے چھپی تھر تھر کانپ رہی تھی جب وہ لڑکا آگے بڑھا.

اے ہٹو سامنے سے... مجھے اس سے فرینڈ شپ کرنی ہے.. بے بی کو گھمانے لے جانا ہو..

ایک لڑکا ماہی کے سامنے آیا اور دوسرا گھوم کر اس کے پیچھے گیا..

ابھی وہ ہاتھ بڑھا کر زری کی کمر کو ہاتھ لگاتا کہ ایک پل بھی نہ لگا تھا.. اس کا ہاتھ ٹوٹ کر کلائی سے لٹک گیا تھا.

اور پھر اس کے سینے پہ دھماکے سے ایک چٹانی پاؤں بجا تھا جس سے وہ سوکھی لکڑی کی طرح ہوا میں اچھلا اور اپنے اس ساتھی کے اوپر جا کر گرا جو ماہی کے سامنے کھڑا تھا.

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ وہ آنکھیں پھاڑے ہکا بکا کھڑے تھے... جبکہ زری اور ماہی نے پیچھے مڑ کر اپنے مسیحا کو دیکھا..

مگر صرف گرین آنکھیں دیکھ پائیں

گرے جینز اور بلو ہڈی میں منہ پر رومال باندھے وہ خونخوار نظروں سے ماہی اور زری کے سامنے آیا تھا اور ان لڑکوں کو بھسم کر دینے والی نظر سے گھور رہا تھا. اب اس کی چوڑی پیٹھ کے پیچھے وہ دونوں چھپ سی گئی تھیں.

زری کے رگ و پے میں ایسے سکون اور اطمینان دوڑا جیسے آج سے کئی سال پہلے اس کا اطمینان قابلِ دید ہوا کرتا تھا.

..ٹوٹا ہاتھ لئے وہ امیر زادہ بکرے کی طرح چنگھاڑ رہا تھا

اے کون ہو تم.. تمھاری جرات کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی.. ہمیں جانتے نہیں ہو تم.....چلے جاؤ یہاں سے.. اس کا چمچہ چنگھاڑا

بات کچھ یوں ہے کہ میں اسے اس کے کیے کی سزا دے چکا ہوں.. اگر تم لوگوں نے اپنی ہڈیوں کا سرما نہیں بنوانا تو دفع ہو جاؤ یہاں سے... غراہٹ ہڈیوں میں خون منجمد کرنے والی تھی.وہ ہاتھ میں ہاکی اپنے مخصوص طریقے سے گھما رہا تھا..

...نہیں جائیں گے. تیری تو

وہ تینوں اس کی جانب چاقو لئے لپکے.. نہیں جانتے تھے وہ سامنے والے کے لئے چیونٹیوں کے مترادف تھے.

کچھ ہی دیر میں وہ ان کا حشر بگاڑ چکا تھا.. بجلی کی تیزی سے ہاکی ان کی ہڈیاں سینک رہی تھی. انھیں اس پاگل کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اپنی جان چھڑانی پڑی.

دم دبا کر بھاگے تھے.

اب وہ اطمینان سے ان کی جانب پشت کیے کھڑا ہاتھ کی انگلیاں میں ہاکی گھما رہا تھا جسے دیکھ کر زری بے تحاشا چونکی تھی.اس کی روح فنا ہوئی تھی.. یہ منظر تو کچھ جانا پہچانا سا تھا..

مگر بے یقینی تھی کیونکہ اس کی آنکھیں تو بلو تھیں.. وہ غور سے اس کی پیٹھ کو گھور رہی تھی کہ پھر یشار کی غراہٹ سنائی دی.

کیا جائزے لے رہی ہیں.. جائیے گھر.....واپس بلاؤں لڑکوں کو.. اگر تھوڑا اور انٹرٹین ہونا ہے..

وہ دونوں اچھلیں..جی بھر کر شرمندہ ہوئیں

بدتمیز... ماہی دل میں جھلائی

..جبکہ زری ہونٹوں میں بڑبڑائی

.....کمبخت

کم بختی......یشار نے اطمینان سے کہا جسے سن کر

..وہ اس افلاطون سے گھبرا کر سرپٹ بھاگی تھیں

جب وہ نظروں سے اجھل ہوئیں تو یشار نے کھل کر قہقہہ لگایا..اور پھر اپنی ہیوی سپورٹس بائیک کی جانب بڑھا.

انھوں نے گاڑی تک ہی آکر سانس بحال کیا تھا.. سامان ڈرائیور کو پکڑایا اور فوراً گاڑی میں بیٹھیں..

زری بے حد الجھی ہوئی تھی.. یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ.... عجیب بہت عجیب.

قیصر منزل پہنچیں تو سامان اندر لاؤنج میں رکھوایا..

زری تم یہ کپڑے اور بچوں کا سامان ان کے کمرے میں سیٹ کر دو جا کر میں
..گروسری کچن میں لگا دیتی ہوں

.ہر چیز سہی جگہ رکھنی ہوگی.. ورنہ چچی پریشان ہوں گی..زری کو حرا کی فکر تھی

...لگا دوں گی تم فکر نا کرو

زری بچوں کا سامان اٹھاتی اندر کی جانب بڑھی... جبکہ وہ گروسری کا سامان لئے کچن میں گھس گئی.. حجاب اتار کر صوفے پر رکھا اور دوپٹہ کندھے سے لا کر کمر پر باندھا اور سب
..چیزیں اپنے ٹھکانے پر رکھنے لگی

رزم کو کام کے دوران شدید کافی کی طلب ہوئی تھی تو اوپر سے سیڑھیاں اترتا لاؤنج میں
..آیا... کچن میں سے کھٹر پٹر کی آوازیں آ رہیں تھیں

شکر ادا کیا کہ کوئی ہے... جس سے کافی بنوا لے گا.. کچن کے اندر داخل ہوا.. تو حیران ہوا.

حرا پھپھو کی بجائے وہ پرپل فراک میں دوپٹہ باندھے گھنے سیاہ بالوں کی اونچی پونی ٹیل کیے.. کیبن کھولے سارا سامان بکھیرے کھڑی تھی.

اور پھر اس نے کیبن کے پاس لکڑی کا سٹول رکھا اور اس کے اوپر چھڑھ کر اوپر والے مصالحوں کے کیبن کھولنا چاہے.

بے وقوف لڑکی... وہ بڑبڑایا. اتنی دور سے اسے دکھائی دے گیا تھا کے سٹول کا ایک پاؤں ٹوٹنے والا ہے.. کیا اسے نہیں دکھا..

وہ اس پر چڑھ کر ابھی کیبن کھولنے ہی والی تھی کہ سٹول کا ایک پاؤں ٹوٹا.. اس کا توازن بگڑا.

آہہہہہہہہہہہ۔ نازک لبوں سے چیخ نکلی اور اس سے پہلے وہ فرش پر گر کر اپنی کوئی ہڈی تڑوا بیھٹتی.. رزم بے اختیار تیزی سے آگے بڑھا تھا.

وہ ٹوٹی ڈال کی طرح اس کے بازوؤں میں گری تھی.. خوف سے زور سے آنکھیں بند کیے خوشبوؤں میں بسا نازک وجود رزم کے آہنی بازوؤں میں تھا.

...نہیں گری ہو آنکھیں کھول سکتی ہو... رزم نے سنجیدگی سے کہا

اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں مگر اگلا منظر گرنے سے بھی زیادہ دل دہلا دینے وال تھا..وہ اس اجنبی کے بازوؤں میں تھی. خوف سے آنکھیں پوری کھولے اسنے بے اختیار دونوں نازک ہاتھوں سے پہلے اپنی گردن پکڑ کر رزم سے چھپائی. پھر زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی.

دل میں آلتو جلالتو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد کرتی وہ سخت خوفزدہ ہوئی.اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مزاحمت کرنے لگی کہ اسے نیچے اتارا جائے

بولنے کی غلطی اس نے آج نہیں کی تھی

رزم اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا... اس کے چہرے پر خوف کے سائے دیکھے

.تو پھر چہرہ دھواں دھواں ہوا رزم کا

اس نے نیچے اتارا اسے....... وہ بھاگنے کو پر تول رہی تھی جب پھر رزم کے زخم

ادھڑے

رازی مجھے تم سے ڈر لگتا ہے)

.دور رہو مجھ سے.. کسی کی غراہٹ کانوں میں گونجی)

ماہ رخ اس کے دائیں سائیڈ سے نکل کر بھاگنے لگی جب پھر اس کا نازک بازو دبوچ کر

.اسے دیوار سے لگایا تھا رزم نے

..وہ پھر دہل گئی

دد.... دیکھیں.. مم.. میں.... یہ... سامان....رکھنے آئی تھی یہاں... مجھے.. جانے....... دیں... اب....... نہیں....... آؤں.... گی... وہ کانپتی کہتی خوف سے بلکل سفید پڑ چکی تھی..

رزم کی پھر آنکھوں سے شعلہ نکلے.. ایک تو کل بھی وہ اس کی وجہ سے ڈھنگ سے نہیں سو پایا تھا آج پھر وہ چلی آئی تھی اس کی نیند اس کا چین برباد کرنے.

کیوں ڈر رہی ہو مجھ سے... میں نے تم سے کچھ کہا...رزم نے دانت پیسے

آ.... آپ..... نے..... کہا ... تھا.... میں... سامنے.... نا..... آؤں.... آپ... مم... میری... گردن...

بازو پر گڑھے اس کے آہنی ہاتھ سے جب تکلیف ناقابلِ برداشت ہوئی تو اس کی آنکھیں چھلکیں..

ان بڑی بڑی کٹورا آنکھوں میں پانی دیکھ کر اسے اور تکلیف ہوئی.. بازو چھوڑا

..کچھ نہیں کہتا. تمھیں ....اب جاؤ

.وہ راہِ نجات دیکھ کر فوراً بھاگی تھی وہاں سے

.رزم نے بے دردی سے آنکھیں بند کرتے ہوئے لب کچلے تھے

افففففف. یہ پاگل لڑکی ضائع ہوگی کسی دن میرے ہاتھوں..... اس نے دانت کچکچائے.

یشار کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا... ایک ہفتہ ہو چکا تھا اسے تاشی کا سایہ بنے.. راتوں کو اس کے کمرے میں آتے...اس کے ساتھ ساتھ وہ دونوں دشمن پر بھی گھیرا بہت تنگ کر چکے تھے.

یشار کو پتہ تھا وہ ڈرنے لگ گئ ہے بہت زیادہ. سہمی سہمی رہتی ہے... اس کے اسے دیکھنے اور ارتکاز سے وہ نیند میں بھی ڈسٹرب ہوتی تھی.

...مگر وہ کیا کرتا وہ بے اختیار تھا.. بہت بے بس

اب بھی اس کے پاس بیٹھے وہ اسے تکے جا رہا تھا.. پہلے دن کے علاوہ اس نے دوبارہ اسے چھونے کی گستاخی نہیں کی تھی.

اب بھی تاشی خواب میں ڈر رہی تھی شاید...... جو ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں نمودار ہوئیں تھیں.

یشار کا دل کیا اسے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ کر ہر خوف سے آزاد کر دے.. مگر ایسا کر نہیں سکتا تھا..اسی لئے سختی سے اپنے لب دانتوں سے کچل رہا تھا

....اب وہ سیدھی لیٹی کسمسائی تھی اور بیڈ شیٹ اور کمفرٹر کو مٹھیوں میں بھینچ رہی تھی

..یشار کی جان لبوں پر آ چکی تھی

..اسے سینے سے لگانے کی خواہش بلکل منہ زور ہو چکی تھی

اسے پتہ تھا وہ اٹھنے والی ہے اس لئے بمشکل خود کو گھسیٹ کر اٹھایا تھا.. اور پھر کمرے ..سے نکلتا چلا گیا

..تاشی خوفناک خواب کی تاب نا لاتی بے حد گھبرا کر چیخ مارتی اٹھی تھی

ادھر ادھر دیکھا اور خوف سے زور سے چہرہ چھپایا... پھر وہ اجنبی خوشبو اس کے آس پاس تھی..وہ گھبرا کر اٹھی.. ٹیبل تک گئی جگ میں سے گلاس میں پانی ڈالے ایک ہی ..بار میں سارا پانی پی گئی

...ایک ہفتہ ہو گیا تھا... جیسے اس کی نازک جان کو سولی پر ٹنگے

...یوں محسوس ہوتا تھا کوئی سایہ اس کے تعاقب میں ہے دن رات

راتیں گزارنا سب سے بھیانک ہوتا.. جب اسے خواب آتا کہ کوئی اس کے پاس ہے.. اس کے کمرے میں. وہ اب اس خوشبو سے بے حد ڈرنے لگی تھی جو اکثر اسے اپنے آس پاس محسوس ہوتی تھی.

..اس نے پھر جھر جھری لی

وہ تو آیت الکرسی کا ورد بھی کرتی رہتی تھی پر ایک انجانا....... ان دیکھا سایہ سا تھا جو اس کی جان کو چمٹ گیا تھا.

وہ اکتا گئی تھی.. خود سے اپنے خوف سے تنگ پڑ گئی تھی.. تیزی سے اٹھی اور برے برے منہ بناتی بیڈ پر اوندھے منہ گری.. اور تکیے میں سر دے لیا.

وہ بے زار سی شکل بنائے بینچ پر بیٹھی تھی.. پڑھائی میں زرا برابر بھی دل نہیں لگ رہا تھا.

ماہ رخ کمینی نے طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے چھٹی مار لی تھی.کہ مس شازیہ اسے اپنی جانب آتی دکھائی دیں.....

اس کا حلق پھر کڑوا ہوا..

پتہ نہیں کیوں پر زری ان سے خار کھاتی تھی.. عجیب نظریں ہوتی تھیں ان کی مردوں سے بھی زیادہ کراہیت میں مبتلا کرنے والی..

عجیب دکھاوے والا پیار تھا ان کا سٹوڈنٹس کےلیے مگر آنکھوں کا تاثر بے حد سرد اور عجیب ہوتا.

کیا بات ہے بیٹا... اداس کیوں ہو....

..نہیں میم... بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

اور وہ تمھاری بہن بھی تمھارے ساتھ نہیں... انکی آنکھوں میں عجیب سی حیوانی چمک آئی

.نہیں میم اس کی طبیعت خراب تھی.. اس نے چھٹی کی ہے

..تمھاری بھی ٹھیک نہیں لگ رہی آؤ میں تمھیں اپنے گھر لے جاؤں

نہیں میم بہت شکریہ میں ٹھیک ہوں. اس نے سہولت سے انکار کیا

.ارے ایسے کیسے.. میرا گھر قریب ہی ہے... تم چلو تو سہی

نہیں میم شکریہ میں اپنے بابا کی پرمیشن کے بغیر کہیں کسی کے ساتھ نہیں جاتی.. زری نے بہانے بنانے کی بجائے ٹھوک بجا کر جواب دیا.

مس شازیہ نے بے حد برا سا منہ بنایا. اور چلی گئیں.

پھر چھٹی ہوئی تھی.. جب کافی بھیڑ ہونے کی وجہ سے سے گاڑی تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی وہ گاڑی کی طرف بڑھی......... جب ایک وین اس کے بلکل قریب آکر رکی تھی ....

اس سے پہلے کہ اس میں سے نکلنے والا سانڈ نما آدمی نکل کر اسے بازو سے کھینچ کر وین میں گھسیٹتا... چار پانچ آدمی اچانک کہیں سے نکل کر ان کی گاڑی میں گھسے اور ان پر آفت کی طرح ٹوٹ پڑے تھے.. وہ دنگ ہوئی یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی یہ سب اتنی اچانک اور خاموشی سے ہوا تھا کہ اتنے رش اور بھیڑ میں کسی کو پتہ ہی نا چلا.. صرف زری کی جان نے جھیلا تھا یہ منظر اپنی آنکھوں پر کہ اچانک اس کی نظر بائیں جانب درخت کے پیچھے گئی..

وہ جلدی سے اس طرف لپکی

تو دیکھا وہ براؤن پینٹ کے اوپر براؤن ہڈی منہ پر رومال باندھے. نیلی آنکھوں سے پینٹ میں ہاتھ گھسائے بڑے اطمینان سے وہاں بے نیاز سا کھڑا تھا.

..اس کے کلون کی خوشبو سے زری بے تحاشاچونکی

وہ بے خوف ہوکر اس کے سامنے آئی تھی. وہ کیوں اس کی راہوں میں ہر وقت ہر سمت ہر جگہ اسے نظر آتا تھا...

کک...کون ہیں آپ

کیوں؟ آپ نے جان کر کیا کرنا ہے؟ لاپرواہ سا انداز تھا. (جبکہ یشارچونکا تھا کیا تاشی نے اسے پہچان لیا)

زری جی جان سے جلی

.آپ میرا پیچھا کرتے ہیں؟ اب وہ ڈائریکٹ مدعے پر آئی تھی

کیوں محترمہ. آپ میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہیں جو میں آپ کا پیچھا کروں گا... یا پھر آپ خود کو کسی کے لئے اتنا اسپیشل سمجھتی ہیں کہ وہ آپ کا پیچھا کرے.اس کا پھولا منہ یشار کو مزا دے گیا تھا

..خیر جائیے آپ کا ڈرائیور آپ کا انتظار کر رہا ہے

یہ کہہ کر وہ بھیڑ میں غائب ہو چکا تھا.. جبکہ اس کی کسی کے لئے اسپیشل ہونے والی .بات پر وہ بے طرح چونکی تھی

وہ گاڑی میں بیٹھی جھنجھنا رہی تھی.. اسے کیسے پتہ چلا کہ میں اپنے آپ کو کسی کے لئے اسپیشل سمجھتی ہوں

میں تو شروع سے

...............ی...یش کے لیے خود

لا حولہ ولا قوۃ.........

.اسے لگا اس کا دماغ پھٹ جائے گا.. سر جھٹک کر بیک سیٹ سے ٹیک لگا لی

کچھ بولے.؟ ..... یا بتاؤ پھر میری ہاکی خود ہی بلوا لے گی.. یشار جو کہ تاشی کا تعاقب کرتے ہوئے اس کو بحفاظت گھر تک چھوڑ کر آیا تھا اب اپنے سیکرٹ فلیٹ میں ان وین والے غنڈوں سے نمٹ رہے تھے

نہیں کچے اور چکنے گھڑے ہی تھے.. فرید کی درگت سے ہی فرفر بولنے لگے

کیا بتایا؟

کچھ خاص نہیں... بس انھیں فون پر یہ بولا گیا تھا.. کہ گرے آنکھوں والی اس لڑکی کو کڈنیپ کرنا ہے.. اور بھاری رقم ایک بندے کہ ہاتھ بھجوائی گئی تھی.بس یہ بولا گیا تھا کے بے ہوش کر کے گاڑی کسی ویران جگہ پر چھوڑ کر بھاگ جائیں . رزم بولا

کیوں... مگر تاشی کیوں؟ یشارکہ انگ انگ سے بے چینی چھلک رہی تھی.کہیں میرے بارے میں تو بھنک نہیں لگ گئ..

.ہرگز نہیں....میرا نہیں خیال... کچھ اور چکر ہے.... ایک اور بات پتہ چلی ہے

کیا؟

..کہ ہم جس سعید کو ڈھونڈ رہے ہیں.. وہ سعید نہیں بلکہ سعیدہ ہے

مطلب؟

مطلب یہ کہ وہ آدمی نہیں عورت ہے... اور اس کا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے..

ایس اے کے لئے کام کرتی ہے.. خود کی بھی دو بیٹیاں ہیں مگر دنیا سے اوجھل کر کے رکھیں ہوئی ہیں..

اور کہیں نا کہیں اس کا تعلق کالج سے ہے..وہ یقیناً کالج میں بجیس بدل کر کسی مقدس پیشے سے وابستہ ہو کر یہ شیطانی کھیل کھیل رہی ہے. بس اسی لئے تاشی ان کے لئے ایک نئے شکار..... مطلب خود ہی سمجھ جاؤ

اسے اپنے یار کی زندگی کے لئے ایسے الفاظ ادا کرنا خود ہی عجیب لگا... اس لئے لب دانت تلے دبایا..

مجھے وہ چاہئیے رزم وہ جو کوئی بھی ہے اس نے تاشی پر حملہ کیا.. جس کا مطلب وہ ڈائریکٹ مجھ سے الجھی ہے..مجھے وہ ہر قیمت پر چاہیے.. یشار کی آنکھوں میں خون اترا...اور اپنے لیپ ٹاپ پر بزی ہو گیا..

.اوکے.. ڈن... سمجھو ہو گیا... رزم نے اطمینان سے کہا

..شمس ایک ہفتے سے کانٹوں پر لوٹ رہا تھا

.الجھن سی الجھن تھی

کون تھی وہ.؟ .. کہاں سے آئی تھی؟ .. کہاں گئی؟

...اس کا نوال سے کیا تعلق تھا.. وہ اس کی قبر پر کیا کر رہی تھی

..کتنے دنوں سے دماغ سنسنا رہا تھا

..پھر آخر فون ملا ہی لیا

ہاں... اعظم..... جلدی سے میرے کمرے میں آؤ

....جی سر ابھی آیا

.وہ دو منٹ میں بوتل کے جن کی طرح دستک دے کر اس کے کمرے میں کھڑا تھا

.......جی سر

اعظم مجھے نوال کی موت کے متعلق تمام تفصیلات بتاؤ.. سر سراتا لہجہ ہے ھا

اعظم بے تحاشا چونکا.. شمس نے کبھی ان آٹھ سالوں میں اس کربناک واقع کا زکر کرنا تو

دور سننا پسند نہ کیا تھا لیکن آج وہ خود وحشت زدہ چہرے کے ساتھ اپنے زخم ادھیڑنے

..میں لگا ہوا تھا

..اعظم بولو.. میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو

...جج... جی سر... میں جب ایکسیڈنٹ والی جگہ پر پہنچا تو میم دنیا سے جا چکی تھیں

.شمس نے بے دردی سے لب کاٹے

پھر ان کی خراب حالت کے پیشِ نظر ان کے گھر والوں کے آنے کے فورا بعد ان کی

...تدفین کر دی گئی تھی

کچھ اور..... اور کوئی خاص بات

جی سر... جب ہم میت اٹھانے اندر گئے تو میں کافی حیران ہوا تھا.. مجھے لگا میم خود ہی اپنی میت پر بین ڈال رہی ہیں...

مطلب..... شمس چونکا..

مطلب یہ کہ بلکل ہو بہو ان کے جیسی لڑکی تھیں وہ.. سوال کیوں کہ میم کے متعلق تھا اس لئے میں نے بعد میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ وہ میم کی جڑواں بہن منال تھیں.. بلکل ان کی کاربن کاپی... عابد حسین صاحب کی چار بیٹیاں تھیں.. پہلے جڑواں نوال میم اور منال.. ان کے بعد دو اور بیٹیاں ہیں..

اعظم خاموش ہوا.....

..تم نے مجھے پہلے کبھی نہیں بتایا.... شمس بے چین ہوا

.سر آپ اس ٹاپک پر بات ہی نہیں کرنا چاہتے تھے

آج میں نے اسے مطلب منال کو دیکھا تھا نوال کی قبر پر اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی تھی.. جو اسے مما بول رہی تھی..

اعظم مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کے متعلق تمام معلومات چاہیے..شادی کب اور کس سے ہوئی..

.اعظم حیران ہوا.. سر کو منال اور اس کے شوہر سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی

شمس نے لال انگارہ آنکھوں سے اعظم کو دیکھا.. تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.

اعظم پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو.. صرف تمھیں یہ مقام حاصل ہے کہ مجھ سے سوال کر سکتے ہو.

.سر آپ ان کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہیں.؟

کیونکہ مجھے وہ چاہیئے اعظم... شمس نے اعظم کے سر پر بم پھوڑا.. میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں.. وہ ہنوز سنجیدگی سے بولا.. مجھے اس میں وہی کشش محسوس ہوئی جو میں نوال کے لئے محسوس کرتا تھا..

..اسی لئے کہہ رہا ہوں.... انفارمیشن نکال کے دو... شمس کا اطمینان قابلِ دید تھا

..اعظم چپ چاپ وہاں سے نکلتا چلا گیا

کیوں میڈم پھر ناکام ہو گئیں... پھر منہ کی کھانی پڑی.. تم تو مجھے کالج کی سب سے خوبصورت لڑکی گفٹ دینے والی تھیں... کیا ہوا

.ایس اے کی سرسراتی آواز فون میں سے ابھری

مجھے نہیں پتا کیسے مگر میں دو تین دفعہ کوشش کر چکی ہوں.. مگر کچھ تو ہے کوئی انجانی طاقت کے وہ اور اس کی بہن بچ جاتی ہیں ہر بار... پر اب نہیں.. اب تو شازیہ کی ضد

بن چکی ہیں یہ دونوں بہنیں.. اب تو ان کو عیاشی کا سامان بنا کر ہی رہوں گی...اس کے لہجے میں ایک عورت ہونے کے باوجود عجیب فرعونیت تھی

اپنے آدمیوں کے غائب ہونے کی بات وہ گول کر گئی.. جانتی تھی ایس اے کو بتایا تو وہ تو پہلی فرصت میں اسے گولی مار دیتا.

ٹھیک ہے ٹھیک ہے... جلد از جلد مجھے چاہیں یہ.. اگر تم تعریف کر رہی ہو تو یقیناً کوئی تو خاص بات ہوگی ان میں.....

میں پوری کوشش کروں گی کہ ایک دو دن میں ہی وہ میرے پاس ہوں

...زری مصروف سے انداز میں قیصر منزل داخل ہوئی تھی

..اندر آکر حرا سے ملی

...اور بچوں کو لان میں لا کر پڑھانے لگی

..وہ جو دونوں گلاس وال سے اسے دیکھ رہے تھے

کیا خیال ہے پھر مجنون صاحب....؟

خیال تو بہت نیک ہیں.. کیونکہ اب میں بلکل پیشنس نہیں رکھ پا رہا..... جلد از جلد اپنی تاشی کو اپنے پاس لانا چاہتا ہوں..

آ... ہاں.. تمھیں پتہ ہے تمھاری تاشی... نوال بھابھی کی بہن ہیں... رزم نے کہا تو یشار

...بے تحاشا چونکا

...واقعی

وہ بے یقینی سے بولا.. پر شمس لالہ نے تو کبھی مجھے نہیں بتایا کہ نوال بھابھی. عابد

.. حسین کی بیٹی تھیں

....وہ خود اس بات کو یاد نہیں کرنا چاہتے تھے... تمھیں کیسے بتاتے

...یہ تو ہے

..چلو وہ فری ہو گئی... جاؤ اور جا کر بات کرو.. نرمی سے بات کرنا.. ڈرپوک سی ہی ہیں

میری تاشی میری موجودگی میں ہی شیرنی بنتی ہے... وہ گہرا سا مسکرایا.. پر اس وقت تو

...میں خود نروس ہو رہا ہوں.. اس لئے تم بھی ساتھ چل رہے ہو

واٹ... دماغ خراب ہے تمھارا....... رزم اچھلا

نہیں بلکل ٹھیک ہے... وہ اسے گھسیٹتے باہر لایا تھا

زری لان میں بچوں کو پڑھا کر ابھی ریلیکس ہوئی تھی کہ وہ دونوں اس کے قریب آئے..اس وقت یشار اور رزم....... حلیے سے یوسف اور علی تھے.

زری نے چونک کر انھیں دیکھا.. بچوں کے ساتھ اٹھ کر جانے لگی جب علی نے اسے مخاطب کیا

..پلیز میم... رکیں اسے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

جی.. وہ بغیر ڈرے متوجہ ہوئی. (کیونکہ یہ اس کے چچا کا گھر تھا)

دیکھئے میں بغیر لگی لپٹی ڈائریکٹ کام کی بات کرتا ہوں.. مجھے بلکل پہلی نظر میں آپ سے شدید قسم کی محبت ہو گئی تھی.

زری بری طرح نروس ہوئی

مجھے شارٹ کٹس پسند نہیں ہیں.نا ملاقاتیں نا منگنی.....آپ کی اجازت سے اپنے بڑوں ..

..کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی..؟وہ رکا

نہیں......ایک لفظی جواب آیا.

کیوں؟

یہ میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی... یہ میرا پرسنل میٹر ہے.. زری نے برا منایا.

میں آپ سے محبت کرتا ہوں.. یہ جاننا میرا حق ہے کہ آپ مجھ سے کیوں شادی نہیں

کرنا چاہتیں...؟

دیکھئے مجھے آپ سے ہمدردی ہے.... مگر... جو قسمت کو منظور.... زری نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا کہ اس کا دل نہ ٹوٹے..

آپ تمہید مت باندھئے. سیدھی طرح بتا دیں کہ آپ مجھ سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتیں..

کیونکہ میرا نکاح ہو چکا ہے..... زری نے اطمینان سے کہا

کس سے..... سامنے والا پتہ نہیں کیا سننا چاہتا تھا..

میری پھپھو کے بیٹے سے.... وہی اطمینان

جبکہ یشار کے سر پر آسمان گرا تھا.. پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی.. ایک سیکنڈ لگا تھا دھواں دھواں ہوتے سرخ چہرے پر آنکھیں لال انگارہ ہوتے.. اور رگوں میں شعلہ بھڑکتے.

رزم نے مضبوطی سے اس کا بازو تھام لیا تھا.. رزم کو سامنے کھڑی لڑکی سے نفرت سی محسوس ہوئی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا.. سرسراتا لہجہ تھا یشار کا زری کی آنکھیں تحیر سے پھیلیں

تو پھر یہ سننے کے باوجود کے میرا نکاح ہو چکا ہے. شاید آپ جیسے امیر زادے مجھے دل بہلانے کےلئے رکھنا چاہتے ہیں اپنے آس پاس. وہ تلخی سے بولی.

اگر اسے زرا بھی اندازہ ہوتا کہ وہ یہ بکواس کسی یوسف سے نہیں اپنے یش سے کر رہی ہے تو اپنی زبان کو تالا لگا لیتی)

..شٹ اپ وہ غرایا.. میری محبت کی توہین مت کرو.. اچھا نہیں ہوگا

آپ جیسے امیر زادوں کےلئے مجھ جیسی معمولی لڑکی کی یہی اوقات ہوتی ہے بس..... وہ کہتی یشار خان یوسف پر قیامت ڈھا رہی تھی جب اسے ایک سیکنڈ نا لگا اس کی نازک گردن دبوچنے میں....

بہت اچانک ہوا تھا یہ..چند سیکنڈز ہی میں زری کو اپنی سانسیں تھمتی محسوس ہوئیں تھیں.

..آنسو تیزی سے اس ظالم کے ہاتھ پر گرے تھے

خان... بی ہیو یور سیلف... رزم چلایا تھا.. اور اس کی گردن چھڑوا کر اسے دبوچے اندر کی جانب بڑھا تھا..

.زری خوف و دہشت سے وہاں سے تیزی سے بھاگی تھی

وہ جو صوفے پر بیٹھا... سرخ چہرہ اور لال انگارہ آنکھیں لئے... رگیں یوں تنی ہوئی تھیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی.

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے تیزی سے پاؤں جھلا رہا تھا. ایک غصے اور اشتعال کا طوفان اپنے اندر دبا رہا تھا..

رزم کو بے حد خوف محسوس ہوا اس سے.

یشار...... پلیز یار کول ڈاؤن...

میں اس پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا.. وہ دھاڑا.. اور تیزی سے ڈریسنگ کے شیشے کی جانب بڑھا. ایک وار کے مکے سے شیشہ چکنا چور اور اس کا ہاتھ لہو لہان ہو چکا تھا.

یشار کیا پاگل پن ہے... کنٹرول یور سیلف.. رزم نے دھاڑتے اسے قابو کرنے کی کوشش کی.

آٹھ سال اس کا انتظار کیا... آج کا دن دیکھنے کے لیے.. یہ سب سننے کے لئے.. وہ دھاڑتا ٹیبل پر پڑے واس کا حشر بگاڑ چکا تھا...

پھر بھسم کرنے والے انداز میں الماری کی جانب بڑھا...اور اپنی ہڈی والی شرٹ کی سیکرٹ پاکٹ میں سے ایک انجیکشن نکالا..

(اس انجیکشن سے وہ اپنے ٹارگٹ کو چار پانچ گھنٹے کے لئے بے ہوش کیا کرتے تھے.)

یشار واٹ اس دس.. پاگل مت بنو.. چھوڑو اسے.. مجھے دو..رزم چلاتا اس کی جانب لپکا

مجھے روکنے کی کوشش بھی مت کرنا... ورنہ ...Don't you dare... نہیں رزم ...میں کچھ کر بیٹھوں گا.. مجھے سکون چاہیے

،....کیا،؟ کرنا کیا چاہتے ہو تم

تاشی کو بچانا چاہتا ہوں خود سے..... سرسراتا رگوں میں خون منجمد کرتا لہجہ تھا اس کا..
رزم نے جھرجھری لی.

رزم اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو جان سے مار دوں گا میں اسے..اپنے ہاتھوں سے سانسیں چھین لوں گا اس کی.. یہ کہہ کر مٹھی میں دبوچی سرنج ایک جھٹکے سے اس نے اپنے بازو میں کھبو ڈالی اور پورا انجیکشن خود میں انجیکٹ کر دیا..

رزم اس کی دگرگوں حالت دیکھ کر روح سے کانپا...

کچھ ہی دیر میں وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو کر تاشی تاشی پکارتا بیڈ پر گر چکا تھا..

زری گھبرائی سی اپنے کمرے میں داخل ہو کر اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی..

کم ظرف..... اگر انکار کیا تو جان لینے پر ہی آگیا بے ہودہ انسان.. زلیل.. وہ اسے کوس رہی تھی..

ڈھیر سارا رونا آ رہا تھا...

مگر کمرے میں کسی بھی وقت ماہی آ جاتی اسی لئے سسکیوں کو گلے میں ہی اٹکائے رکھا..

چار سال پہلے جب منال کی شادی ہوئی تھی تو اس کی شادی کے موقع پر پھپھو نے بڑی محبت سے سمیر کے لئے عابد سے اس کا ہاتھ مانگا..
خوبصورت جو اتنی تھی.. اور ہر ماں کو اپنے بیٹے کے لئے چاند سی بہو چاہیے ہوتی ہے

سو عابد کے ماننے پر منگنی کے جھنجھٹ میں پڑنے کی بجائے انھوں نے ڈائریکٹ نکاح پر اصرار کیا تھا.

..اور پھر منال کے نکاح کے دن اس کا بھی نکاح سمیر سے ہو گیا تھا

.کیا مصیبت ہے.... وہ جھنجھلائی

اور پھر کھانے کی ٹیبل پر بھی عابد نے نوٹ کیا کہ ان کی آفت اتنی خاموش کیوں ہے تو

.اس نے سہولت سے ٹال دیا تھا یہ کہہ کر کہ اس کی طبیعت خراب ہے

رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے.. وہ کروٹیں بدل بدل کر بے حال ہو گئی تھی... پھر

...ہر فضول خیال کو جھٹک کر آخر کمفرٹر میں منہ دیئے گہری نیند سو ہی گئی

...یشار جب ہوش میں آیا تو رات کا ایک بج چکا تھا

....ہوش میں آتے ہی سب یاد آتے ہی وہ پھر انگاروں پر گھسیٹ لیا گیا

اٹھا کر بیٹھا... رزم نہیں تھا وہاں جس کا مطلب تھا کہ وہ کچھ ضروری معلومات حاصل کرنے نکلا ہے.

...کمرے میں اس کا دم گھٹنے لگا تو باہر گلاس وال کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا

وحشت... غم...... غصہ...... رگوں میں بھڑکتے شعلے...... تڑپ

.....اس وقت اس کا جی چاہ رہا تھا کہ کاش وہ کبھی ہوش میں آتا ہی نہیں

بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا... جب یہ سب برداشت سے باہر ہوا تو بجلی کی سی تیزی سے اندر آیا.. نیلی پینٹ کے اوپر نیلی ہڈی میں منہ پر رومال باندھا.

.اور دنیا بھسم کرنے والے انداز میں باہر نکلتا چلا گیا

چھ گھنٹے پہلے جس تاشی کو خود سے بچانے کے لئے......اپنی جان سولی پر لٹکا چکا تھا وہ

.....انجیکشن لے کر. اب اسی دہشت ناک حالت میں تاشی کو دیکھنے کے لئے نکلا تھا

..رزم جب اپنا کام نمٹا کر گھر آیا تو وہ وہاں سے غائب تھا..... اس نے ماتھا پیٹا

...اب یہ لڑکا کیا طوفان لانے والا تھا

وہ کھڑکی پھلانگ کر آگ کا شعلہ بنا اندر داخل ہوا تو سامنے کے منظر نے اس کا کلیجہ

.نکال لیا تھا سینے سے

اس کا چین سکون نیند برباد اور حرام کرنے والی بہت مزے سے اپنے بستر میں گھسی....

..گہری نیند میں تھی

...وہ بے تحاشا اشتعال انگیز ہو کر آگے بڑھا

بیڈ پر بیٹھ کر پہلے پاؤں تیزی سے جھلا کر اشتعال اور غم و غصے کے طوفان کو اندر

....دبانے کی کوشش کی

.پھر اس پر جھکا تھا

.دونوں بازو اس کے دائیں بائیں تکیے پر تھے

بچپن میں تمھیں میں نے کسی سے ....That's not fair.........تاشی

دوستی نا کرنے دی... تو تمھیں کیا لگتا ہے کسی اور سے شادی کرنے دوں گا..؟

.سرگوشی کانوں میں سیسہ پگھلانے کے مترادف دہکتی تھی.. وہ بے چین ہو کر کسمسائی

....میں تمھیں کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

..ہرگز نہیں

.... کبھی نہیں

اسی لئے..........اسی لئے......... بس اسی لئے

.. تمھیں مرنا ہوگا

..دیوانگی... جنون...کی وہ کون سی انتہا تھی جس سے یشار گزر رہا تھا

یہ کہہ کر اس نے تاشی کا دوپٹہ اپنے ہاتھ پہ لپیٹا.. اور پھر اپنے آہنی ہاتھ سے اس کی

...گردن دبوچی تھی..اور دباؤ بڑھاتا چلا گیا.. ہڈیاں چٹخنے والی تھیں

.وہ گہری نیند میں تڑپی..بے حد تڑپی

...اس کا سانس اکھڑنے لگا............ گھٹنے لگا...بند ہونے لگا

...تاشی کی جب سانس بلکل اکھڑنے لگی تو یکدم اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا

...اور بجلی کی سی تیزی سے کھڑکی پھلانگ کر بالکونی میں چھپا تھا

یہ وہ کیا کرنے جا رہا تھا.. اپنے ہاتھ سے خود اپنی زندگی ختم کرنے چلا تھا.اس کی سانس چلنا ہی تو ویش کے سانس چلنے کی گارنٹی تھی..

وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا... تاشی تو اس کا عشق تھی اس کی رگوں میں خون بن کر دوڑتی تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو کیا وہ زندہ رہتا.

...کبھی نہیں

.Shittttttttttt......اور کیا اپنے بھائی کی حالت سے اسے کوئی سبق نہیں ملا تھا

Shitttttttttttt

اندر وہ ایک دردناک سسکی لے کر اٹھ بیٹھی تھی... اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنی دھڑکن بحال کر رہی تھی.

اٹھ کر گلاس بھر کر پانی کا پیا

...ماتھے سے پسینہ صاف کیا

...کتنی دیر لمبے لمبے سانس لیتی رہی

ہوا. شکر ہے آنکھ کھل گئی . ابھی مر ہی sleep paralyze افففف... آج پھر مجھے

....جاتی... وہ بڑبڑائی

سانس کی تکلیف میں وہ یہ بھی بھول گئی کہ وہ پھر کسی کی نظروں کے حصار میں ہے

...اور پھر وہی خوشبو اس کے آس پاس ہے

.احساس ہونے پر جلدی سے کمفرٹر میں منہ تک گھس گئی

..وہ جو دیکھ رہا تھا اسے.. اس کی بڑبڑاہٹ سنی تو کچھ سکون آیا.. وہ ٹھیک تھی

.یشار کو اب خود سے اسے دور رکھنا تھا.. اپنی وحشت جنون اور دیوانگی سے

....اسی لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا

..اپنے کمرے میں داخل ہوا تو رزم کو اپنے انتظار میں پایا

کہاں سے آ رہے ہو....،؟

..جب جانتے ہو تو کیوں پوچھ رہے ہو.... لال انگارہ آنکھوں سے وہ سنجیدگی سے بولا

......یشار اسے کچھ کہا تو نہیں تم نے

سانسیں چھیننے لگا تھا اس کی... لیکن جیسے جیسے اس کی سانس اکھڑی مجھے میرے سینے میں سانس الجھتی محسوس ہوئی.. اسی لئے کچھ نہیں کہہ سکا اسے.. وہ کرب سے بولا

...یشار وہ بے قصور ہے

تو پھر میں سارا قصور اپنے سر لیتا ہوں اس سے عشق کرنے کے لیے.. بولو کیا سزا دوں خود کو.. یشار خود اذیتی کی انتہا پر تھا..

یشار یہ غلط ہے.. سوچو اگر آدھی رات کو کبھی کسی نے تمھیں اس کے کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تو کیا ہوگا...

مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں... اس نے بات ہوا میں اڑائی

..لوگ اسے تمھاری.... رزم لمحہ بھر کو چپ ہوا... تمھاری رکھیل کہیں گے

رزم...... وہ دھاڑا... تمھیں کیا لگتا ہے میں نے اب تک اسے کتنی مرتبہ چھوا ہوگا... ..
.صرف دیکھنے جاتا ہوں اسے.. یشار غصے سے پاگل ہوتا غرایا

یہ تو تم جانتے ہو یا میں جانتا ہوں.. کہ وہ کتنی پاکیزہ ہے.. لیکن لوگ صرف آنکھوں دیکھی پر یقین کرتے ہیں...

...میں آنکھیں نکال لوں گا..گدی سے زبانیں کھینچ لوں گا

..کس کس سے لڑو گے یشار.. جب یہ ہے ہی غلط

رزم خدا کےلیے.. اب مجھ سے یہ حق مت چھیننا کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا.. میں مر جاؤں گا.

........لیکن یشار

رزم پلیز...... اس معاملے میں میری محبت بے اختیار ہے...... بلکل بے لگام.... میں. ایسا کچھ بھی ہرگز نہیں کروں گا... آڈکٹ ہو چکا ہوں اسے دیکھنے کا... اسی لئے میں نہیں جانتا سہی غلط کا......فی الحال مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو

صبح زری کی آنکھ کھلی... کپڑے لے کر واش روم تک آئی

..فریش ہو کر باہر آئی

فریش ہوتے ہوئے گردن پر جب پانی لگا تو بہت جلن سی ہوئی

..باہر آئی آئینے میں خود کو دیکھا تو حیرت و صدمے سے گنگ ہو گئی

یہ کیا...؟

...پوری گردن لال سرخ تھی

...اور مجھے لگا کہ کہ مجھے رات سلیپ پیرالائز ہوا تھا رات جیسے اکثر ہو جایا کرتا تھا

...تو پھر یہ نشان کہاں سے آیا تھا

...کل یوسف نے بھی تو

...نہیں... اس وقت تو یہ نشان نہیں تھا... اسے بے تحاشا خوف محسوس ہوا

میں کیا کروں... کیا میرے روم میں کوئی تھا... یہ منحوس روم ہی آسیب زدہ ہے...

..میں رات کو ماہی کے کمرے میں سوؤں گی... یہ ٹھیک ہے

... ..رات کے ایک بج چکے تھے

ہوم ورک مکمل ہے... کنفرم وہی گھر ہے..... گھر کا نقشہ بھی پاس ہے.. کوئی

.زبردست مزاحمت نہیں ہوگی

....اس وقت صرف چار آدمی ہوں گے پہرے کے لئے

.رزم نے تفصیل بتائی.. وہ اپنے مخصوص حلیے میں گھر کی بیک سائیڈ سے نکلے تھے

...بلیک پینٹس اور بلیک ہڈی کے ساتھ... منہ پر رومال باندھے

آج اس سعیدہ کا بھی کھیل ختم ہونے والا تھا... ان کا اندازہ درست نکلا تھا ... جس نے ان غنڈوں کو پیسے دیئے اس کے فون کی لوکیشن اسی ایریا کی تھی..اور وہ آدمی بھی پکڑا گیا تھا.. اسی نے ہی یہاں کی تفصیلات اگلی تھیں..

رات کے گہرے اندھیرے میں وہ مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر گئے.. بڑا پر سکون انداز تھا جیسے واک پہ نکلے ہوں..

اندر لان میں کوئی نہیں تھا... سٹرینج...کوئی پہرہ نہیں تھا..اسی لئے انھیں کسی خطرے کا احساس ہوا..یشار کی چھٹی حس نے بہت تیزی سے کام کیا

یشار نے رزم کی جانب اشارہ کیا

Plan b.............

اب وہ جیسے ڈائریکٹ پیچھے کے دروازے سے اندر جانے والے تھے... پہلے بہت ہی زیادہ خاموشی سے چھت پر گئے.. چھت سے لاؤنج کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے..

لاؤنج کے اندھیرے میں واقعی نظر آیا کہ کچھ ہیولے چار پانچ اندرونی اور چار بیرونی دروازے پر گن تانے کھڑے تھے... شکر ہے اتنا تو ان بزدلوں اور گدھوں کا اندازہ تھا کہ ان کا آدمی پکڑا جا چکا ہے جس کا مطلب ان پر بھی حملہ ہونے والا ہے..

رزم بیرونی طرف اور یشار اندرونی دروازے کی جانب چپکے سے بڑھا...

اور پھر ان کی گنز بھی ان کے کچھ کام نہیں آئی تھیں جنھیں چلانے کا انھیں موقع ہی نا ملا تھا...

ایک کو چھوڑ کر باقی سب جہنم رسید ہو چکے تھے.. یشار کی ہاکی خون میں نہا چکی تھی. رزم

...نے اسے رسیوں سے جکڑ کا باندھ دیا

...وہ بلند آواز میں مکروہ قہقہے لگانے لگا

.....ویلکم ......ویلکم

تمھیں کیا لگا کہ تم میڈم تک پہنچ گئے..ناممکن.. اتنا آسان نہیں ہے.. لیکن ہاں میڈم

نے ایک سرپرائز ضرور رکھا ہے تمھارے لیے بیسمنٹ میں..اس نے ایک جانب اشارہ کیا

..رزم نے اسے ٹھوکر پر رکھ کر آدھ مرا کر دیا وہ بے ہوش ہو گیا

اور بیسمنٹ کی جانب محتاط سا بڑھے.. بیسمنٹ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اندھیرا تھا..

چاروں جانب سے کلئیر تھا... رزم نے لائٹ آن کی تو سامنے روح فرسا منظر تھا.. انھوں

..نے فوراً آنکھیں بند کر کے رخ پھیرا تھا

......رزم کپڑا دو ان پر

سامنے ہی تین لڑکیوں کی نیم برہنہ ادھڑی ہوئی لاشیں تھیں... جنھیں دیکھ کر ان کی روح فنا ہوئی تھی... رزم نے بیڈ پر پڑی شیٹ کھینچ کر ان پر دی تھی..

وہ اس ایک نظر میں ہی دیکھ چکے تھے کہ ان کے جسموں پر کچھ لکھ کر ان کےلئے پیغام چھوڑے گئے تھے.

یشار قریب گیا.... پاؤں کے سہارے نیچے بیٹھا..لڑکی کے ماتھے پر کسی تیز دھار آلے سے لکھا تھا...

....ہاکی ماسٹر

.....بازو پر لکھا تھا.... بڑا شوق ہے تمھیں مسیحا بننے کا

..دوسرے بازو پر

...اپنی ہاکی سے کہو ان لڑکیوں کو زندہ کر دے

غرض اسی طرح ان کے پورے جسموں کو ادھیڑا گیا تھا.. رزم اور یشار کی آنکھوں میں خون اترا تھا..وہ بے حد ٹینس ہوئے تھے

فکر مت کرو... تمھارا حشر اس سے بھی زیادہ بگاڑوں گا کہ خود اپنے منہ سے اپنے لئے موت کی دعائیں مانگو گی..

..وہ وہاں سے نکلے فرید پہنچ گیا تھا اپنے آدمیوں کو لے کر

وہ وہاں سے نکلے اور پھر پورے ایریے کا چکر لگایا

...گھر اپنے روم میں آئے

....رزم مجھے اس میڈم کی بیٹیاں چاہیں

...کسی بھی بل سے نکالو... کہیں سے بھی ڈھونڈو

...لیکن انھیں نقصان نا پہنچے... اس میڈم ک دم پر تو میں پاؤں رکھوں گا

.....کھلے عام اسے چیلنج کیا گیا تھا.... یشار کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا

اس میڈم کو کسی بھی طرح بل سے نکالو...زونی سے کہو کالج جوائن کرے فوراً..... اور مجھے دو دن میں رپورٹ کرے.....

ہو جائے گا... پیشنس رکھو یار. تمھارے کہنے سے پہلے زونی کالج جوائن کر چکی ہے.. میں نے خاص طور پر اسے کہا ہے کہ تاشی اور اس کی سسٹر کا خیال رکھے.. .. رزم سنبھل چکا تھا.. اس لئے اسے ریلیکس کرنے لگا.

کوئی عورت ماں ہونے کے باوجود اتنی ظالم بھی ہو سکتی ہے سٹرینج.... رزم ابھی تک حیران تھا...

وہ عورت نہیں عورت کے نام پر دھبا ہے...جسے سبق سکھانا ضروری ہے...

یشار کو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ رزم پھر جھنجھلایا

اب تم کہاں چل دیئے؟

اپنی زندگی کے پاس........

تم ٹھیک نہیں کر رہے یش وہ کسی اور کی امان.............

رزم....... وہ پھر دھاڑا....... وہ سب سے پہلے یشار خان یوسف کی ہے.. کیا تم حقیقت نہیں جانتے...؟

پیشنس رکھو یار..... رزم نے اسے کسی طور سمجھانے کی کوشش کی

....نہیں رکھ سکتا......تاشی کے معاملے میں بلکل نہیں رکھ سکتا

...یہ کہہ کر وہ نکلتا چلا گیا

...رزم نے افسوس سے سر ہلایا

..وہ کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا تو دماغ بھنا اٹھا

....ایک سیکنڈ میں اس کا میٹر شارٹ ہوا تھا

..تاشی میڈم بستر سے غائب تھی.. خالی بیڈ منہ چڑھا رہا تھا

....اسے جی بھر کر زرتاشہ پہ طیش آیا

وہ اب اس کا ضبط آزما رہی تھی...اس کا دل کیا ابھی جہاں وہ ہے اسے اٹھا کر لائے

.اور اسی بیڈ پر لا کر پٹخ دے

.کاش اسے یہ حق حاصل ہوتا

...بیڈ پر بیٹھا.... بالوں میں ہاتھ پھیرا خود کو پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کی

پھر بیڈ پر نرمی سے ہاتھ پھیرا... اس دشمنِ جاں کی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی اور بیڈ پر

.سے ایسے جیسے اس کا لمس محسوس ہوا

..کچھ سکون ملا.. تو چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا

Not bad.........

..پھر کچھ سوچ کر بیڈ پر لیٹا اور اس کے کمفرٹر کو بانہوں میں لپیٹا

...پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں

.تو تین گھنٹے کی پر سکون اور بھر پور نیند لے کر وہ فجر کے وقت وہاں سے نکل آیا تھا

اگلے دن وہ پیریڈ لے کر گراؤنڈ میں بینچ پر بیٹھی تھی.. کتابیں اور نوٹ بکس گود میں رکھے

کوئی پوائنٹ ڈسکس کر رہی تھیں

....جب ایک لڑکی ان کی طرف آئی

ہائے... میرا نام زونی ہے.... کیا آپ لوگ مجھ سے فرینڈ شپ کریں گی.. میں نیو ہوں آپ کی کلاس میں .. مائیگریٹ ہو کر یہاں آئی ہوں... اس نے ہاتھ آگے بڑھایا جو کہ انھوں نے خوشدلی سے باری باری تھاما..

وہ کافی باتونی لگتی تھی. جلد ان سے بے تکلف ہو گئی. زری کو غور سے دیکھ رہی تھی..

......افففففففف.. اتنا معصوم حسن....... میں مری جا رہی ہوں.. یشار خان تو پھر ایویں ای نی پاگل اس کے لئے..اسے زرا اس نازک گڑیا جیسی لڑکی سے جیلسی محسوس نہیں ہوئی

...زری نے نروس ہو کر اس کے سامنے چٹکی بجائی

کیا بات ہے زونی... کیا دیکھ رہی ہیں؟

کچھ نہیں..... چلو کلاس میں چلتے ہیں.. کوئی بھی کسی قسم کی بھی پرابلم ہو مجھے بتانا ہے.. اوکے

وہ پتا نہیں انھیں کیا باور کروانا چاہ رہی تھی... وہ کلاس کی جانب بڑھی تو دو شعلہ بار خبیث نگاہوں نے ان کا دور تک پیچھا کیا..

چلو یہ بھی سہی ہے دو سے بھلی تین... مکروہ سی ہنسی ہنس دی گئی..

اعظم ناک کر کے آفس میں داخل ہوا....

شمس نے اسے دیکھ کر تمام مصروفیت سائیڈ پر کی..اور اس کی جانب متوجہ ہوا

اعظم... پلیز یار... اتنے برسوں بعد کچھ اچھی خبر سنانا..ویسے بھی مجھے جانے کیوں لگتا ہے کہ اس پر صرف میرا حق ہونا چاہیے..

سر اچھی خبر ہی ہے..عابد حسین کا ٹرانسفر یہاں سے سرگودھا ہوا تھا.. آٹھ سال وہیں گزارے... مطلب.... میم کی شادی چار سال پہلے وہیں پر ہوئی تھی... سسرال والے بڑے بے غیرت اور ظالم تھے.عابد صاحب بہت پریشان ہوئے.باپ پریشان نہ ہوں اس لئے میم ہر ظلم و ستم برداشت کرتی رہیں.. لیکن خدا کو ان پر رحم آ گیا..

دو سال پہلے بچی کی پیدائش کے دو تین ماہ بعد شوہر اچانک ہوئے ہارٹ اٹیک سے جہنم رسید ہو گیا.. تو انھوں نے میم کو منحوس کہہ کر بیٹی سمیت دھکے مار مار کر گھر سے نکال دیا...

تب سے وہ اپنے بابا کے پاس ہی ہیں.

ہممم.........گڈ... اس نے پر سکون سا ہو کر چیئر سے سر ٹکا کر آنکھیں موندیں.. اور کچھ خاص...

..جی ایک اور خبر ہے

کیا....؟

...یشار بابا کسی لڑکی کا پیچھا کرتے نظر آئے ہیں مجھے

شمس جانے کتنے عرصے بعد ریلیکس ہو کر کھل کر ہنسا تھا

واہ اعظم............ ماننا پڑے گا وہ انٹیلیجنس آفیسر جس کا دشمن سایہ بھی نہیں دیکھ پائے... تمھیں اس کی خبر ہوتی ہے... یشار کو تمھاری کارکردگیوں کے بارے میں پتا چلے ....یقیناً فرید کی جگہ تمھیں ہائر کر لے. شمس نے ہنستے ہوئے اعظم کو چھیڑا

اب یقیناً تمھیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ وہ لڑکی کون ہے...یقیناً اس کی بچپن کی وہ دوست ہوگی. جسے اس نے ڈھونڈ لیا ہوگا...

نہیں سر... یہ میں نے جرآت نہیں کی ابھی... یشار بابا کا پتہ ہے مجھے... اپنی جان سے نا ہاتھ دھونے پڑیں

وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولا...

ہاہاہا ہاہاہا... یہ تو ہے وہ شروع سے اپنی چیزوں کو لے کر بہت ٹچی اور پوزیسو ہوتا ہے...

تو جلد اتا پتا نکلواؤ پھر اس کا بھی... تاکہ جلد ہی رشتہ لے کر جاؤں ان کے گھر.... میں اپنے بھائی کے قدموں میں پورے جہان کی خوشیاں ڈال دوں گا... چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے......... کچھ بھی....

...جی سر...... کیوں نہیں.... ایک اور بات ہے سر

کیا

......وہ بڑے صاحب بیمار ہیں کافی

ہونے دو....... مجھے زرا برابر بھی پرواہ نہیں... اور پلیز یار خوشی کے موقع پر موڈ آف

.مت کرو... قیصر آتے ہیں تو مجھے اطلاع دینا... مجھے ملنا ہے ان سے

...جی سر جو حکم

وہ جھنجھلائی ہوئی..... سی گرین فراک کے نیچے پاجامہ پہنے سی گرین دوپٹے کو حجاب

...سٹائل میں لئے قیصر منزل میں داخل ہوئی

...اسے رات کا سین یاد آیا

..پلیز ماہی مجھے اپنے روم میں سونے دو مجھے ڈر لگ رہا ہے

افففف... زری کتنی ڈرپوک ہو... جاؤ اپنے کمرے میں اب مجھے اکیلے سونے کی عادت ہو چکی ہے.. تم میرے ساتھ سؤو گی تو مجھے نیند نہیں آئے گی...

..ہر گز نہیں... وہ اس کے کمفرٹر میں گھسی... میں تو یہیں سوؤں گی

زری آج یہ فرسٹ اور لاسٹ بار ہے آئندہ میں یہ فیور ہر گز نہیں دینے والی... اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی..

...اوکے میری دادی.. آج تو سونے دو

اور اب پھر اس زری کی بچی نے اس کی جان سولی پر لٹکا دی تھی... طبیعت خراب کہہ کر اسے بچوں کو پڑھانے بھیجا...

اب رات زری کو بریو بننے کے لیکچر دے دے کر خود کس منہ سے بولتی کہ قیصر منزل تو خود اس کے لئے کسی نائٹ میئر سے کم نہیں

پتہ نہیں کیوں پر وہ اس شخص سے.. اس کی غصیلی سرد نظروں سے خائف تھی.. جن میں بیک وقت نرمی بھی ہوتی اور وحشت اور غصہ بھی..

وہ بچوں کو پڑھا چکی تھی... جب فرزانہ نے آکر اسے حرا کے بلانے کا بولا.. جو کہ صفائی اور کپڑے برتن دھونے کے لئے ہائر کی گئی تھی.

وہ اندر گئی جب سامنے حرا کے ساتھ ہی وہ سنجیدگی سے اپنا لیپ ٹاپ کھولے کسی کام میں مگن نظر آیا.

اونہہ.... سڑیل.... دل میں بڑبڑائی

....جی چچی....آپ نے بلایا مجھے

...ہاں. وہ زری تو ٹھیک ہے ناں.. آئی کیوں نہیں

رات ڈر گئی تھی خواب میں... آپ کو پتہ ہے سٹارٹ سے پہت ڈرپوک ہے.. سر میں درد کروا لیا.. بزدل.

...ہاں اسے بلکل تمھارے جیسا ہونا چاہیے تھا... بریو

وہ حرا کی بات پر بمشکل مسکرائی.اور پہلو بدلا. جانے کیوں اس بندے کی آنکھوں میں مزاق اڑاتا تاثر نظر آیا.

جبکہ پاس بیٹھے رزم نے دانتوں تلے لب دبا کر بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا.. کیونکہ وہ .. اس کے بریوری کے مظاہرے خوب اچھے سے دیکھ جو چکا تھا...

اچھا سنو ماہ رخ.... بریانی بنانی ہے.. میں نے قورمہ، چاول اور ہر چیز تیار کر دی ہے... تم بس تہہ لگا کر دم لگا دو پلیز..... تمھارے ہاتھ سے بہت کھلی کھلی بنتی ہے بریانی..

جی کیوں نہیں چچی.... وہ یہ کہہ کر جلدی سے کچن میں چلی گئ..

بریانی دم لگائی... بس جلد از جلد وہ گھر پہنچنا چاہتی تھی.. یہ بھی نا دیکھا کہ کچن کے فرش پر جا بجا پانی گرا ہوا ہے... یہ یقیناً ان شیطانوں کا کام ہوگا... فریزر میں سے پانی نکال کر پیا ہوگا اور نیچے گرا دیا ہوگا.

وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی تھی جب پانی پر سے پھسل کر بہت بری طرح پاؤں مڑا تھا..

...آہہہہہہہہ.....ایک دلخراش چیخ گونجی تھی قیصر منزل میں

حرا بری طرح چونک کر اٹھنے لگی اس کی حالت کے پیشِ نظر رزم نے انھیں فوراً بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور خود کچن کی جانب بڑھا.

...سامنے ہی وہ نیچے بیٹھی.. پاؤں گود میں رکھ کر دہری ہو رہی تھی

..وہ آگے بڑھا... اس پر جھکا

ڈونٹ ٹچ می....... وہ غصے سے پھنکاری... آخر یہ سب اس سڑیل کی وجہ سے تو ہوا تھا..

رزم کی تیوری پر فوراً بل نمودار ہوئے... اسے پتہ تھا کہ اس بے وقوف لڑکی کو کیسے ہینڈل کرنا ہے...

اسی لئے

..اب اگر ایک بھی لفظ منہ سے نکلا تو گلا دبا دوں گا پہلے کی طرح. وہ غرایا

تو وہ سسک پڑی.آنسو تواتر سے بہنے لگے. جو کہ سامنے والے کو جانے کیوں بے حد تکلیف سے دو چار کر رہے تھے. درد ناقابلِ برداشت تھا.. اور وہ ظالم چیخنے بھی نہیں دے رہا تھا.. ماہی کا چہرہ لال سرخ ہوا.

وہ پھر اسے اٹھانے اس کے قریب آیا.....

وہ بولے بغیر زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی...

رزم نے غصیلی نظروں سے اسے گھورا...

وہ تڑپ رہی تھی... رزم نے اس نازک سی جان کو باہوں میں بھرا..نرم و نازک گداز وجود.. رزم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.. دل کی بے حد عجیب کیفیت ہوئی . ا لاکر نرمی سے اسے صوفے پر بٹھایا

..وہ رو رہی تھی.. درد سے دہری ہو رہی تھی

..میرا خیال ہے موچ آئی ہے... رزم نے حرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

...رزم پلیز کچھ کرو.. ماہی بہت تکلیف میں ہے.. حرا بھی پریشان ہوئی

..وہ اس کے سامنے دو زانو کارپٹ پر بیٹھا.. پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھائے

نہیں... نہیں......اس نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے

دیکھنے دو مجھے... رزم نے غصیلی نظروں سے دیکھا

..نہیں.. مجھے درد ہو رہا ہے

..رزم نے حرا کی جانب دیکھا حرا نے اشارہ کیا

اس نے زبردستی پاؤں پکڑ کر اپنے گھٹنے پر رکھا.. ماہی نے سسکی بھری اور زور سے اس

..کا ہاتھ پکڑ لیا

...رزم نے اس کا ہاتھ ہٹایا اور ایک جھٹکے سے پاؤں سیدھا کر دیا

آہہہہہہہہہہہہ... دلخراش چیخ تھی.. رزم کا چہرہ وحشت سے سرخ ہوا... نفرت تھی اسے ان چیخوں سے..

حرا اندر فرسٹ ایڈ باکس لینے گئی تھی.

چپ....... ایک دم چپ... خاموش ہو جاؤ.. اب مجھے تمھاری ایک بھی چیخ سنائی دی تو بہت برا ہوگا.. وہ غرایا

...ماہی نے زور سے ہاتھ منہ پر رکھ کر اپنی سسکیاں دبائیں

حرا باکس لے آئی تو رزم نے موو کریم اس کے پاؤں پر لگائی.

...پاؤں ہلاؤ

.....نہیں

...اگر میں نے ہلایا تو زیادہ تکلیف ہو گی

اس سڑیل کے خوف سے اس نے پھر پاؤں ہلایا.. اسے حیرت ہوئی... وہ پاؤں ہلا پا رہی تھی.. درد بھی بس اتنا نہیں تھا..

بے تحاشا روتے ہوئے وہ ہنسی.. دیکھیں چچی میں ٹھیک ہو گئی.. میرا پاؤں ٹھیک ہو گیا.. دیکھیں میں پاؤں ہلا پا رہی ہوں..

ٹھہریں چل کر دیکھاتی ہوں.. وہ بچوں کی طرح بھیگے سرخ چہرے سے ہنستی ادھر ادھر چکر لگانے لگی..

یہ جانے بغیر کہ ایک کورے، پتھر نما چٹانی دل پر بے تحاشا ضربیں لگا رہی ہے.

رزم اٹھا اور ایک غصیلی نظر اسے دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا.

زری اپنے بیڈ پر بیٹھی بے چینی سے انگلیاں چٹخا رہی تھی..

کیا کروں.

اپنا ڈر کیسے بھگاؤں....

پھر ایک کوندا سا لپکا دماغ میں... چھت پر ہی بنے ایک سٹور نما کمرے میں گئی...

واپس آئی....

اور پھر لائٹ آف کر کے سائیڈ لیمپ جلایا... اور مطمئن ہو کر سو گئی.

ایک بجے کا وقت تھا جب یشار اس کی کھڑکی تک پہنچا تھا.. لیکن پر جھنجھنا اٹھا... کھڑکی بند تھی..

اپنے سیکرٹ طریقے سے کھڑکی کھولی... لیکن ابھی آہستگی سے کھڑکی کے پٹ کھولے ہی تھے.. جیسے زلزلہ آیا تھا...

😂.خاموش سی فضا میں سٹیل کے برتنوں کی دھمک دور تک گونجی تھی

..یشار بھی گڑبڑایا تھا

...اور فوراً وہاں سے ہٹا

..ادھر زری بوکھلا کر اٹھی تھی

تو اس کا شک بے فضول نہیں تھا.. کھڑکی میں اور پورے کمرے میں جابجا سٹیل کے برتن رکھ دیئے تھے.. تاکہ اگر کوئی کمرے میں آئے تو شور سے اس کی آنکھ کھل جائے..

اور واقعی یہی ہوا تھا اب تو اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے یہ سوچ کر کے روز اس کے کمرے میں کوئی آتا تھا...

روح کانپ گئی تھی.

کس کو بتائے... نہیں کسی کو نہیں بتا سکتی تھی.. اسے خود ہی اس سائے سے نمٹنا تھا..

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

رزم آج کی یشار پر بیتنے والی کاروائی پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا..

ہنسی تو اس کو بھی بے تحاشا آ رہی تھی.اس اپنی تاشی کی اس چالاکی پر ٹوٹ کر پیار اور ہنسی آ رہی تھی.تو اسے فائینلی اپنے یش کی موجودگی کا احساس ہو ہی گیا تھا. مگر اپنی خفت مٹانے کو غصے سے اس کو گھور رہا تھا..

...واہ واہ....تاشی جی... انٹیلیجنس آفیسر کا سایہ پڑ ہی گیا

Tashi rocked Yashar shoked

...ہاہاہا ہاہاہا.... رزم اسے چھیڑنے سے باز نہیں آ رہا تھا

...اس نے تکیہ اٹھا کر رزم کی درگت بنا دی

....شمس نے آٹھ سال بعد قیصر منزل میں قدم رکھا تھا

..وہ لاؤنج میں داخل ہوا حرا سامنے لاؤنج میں بیٹھی تھی

اسے دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی.

وہ قریب آیا تو اسے سینے میں بھینچ لیا...

میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں.. شمس اتنے سالوں بعد آئے ہو... میں بہت خوش ہوں...

شمس مسکرایا.. حرا کو دیکھ کر پھر حیرت ہوئی کیونکہ نوال کے جانے کے بعد تو وہ مسکرانا بھول ہی گیا تھا.

آپ سنائیں کیسی طبیعت ہے آپ کی.

میں بلکل ٹھیک ہوں...

..بچے نظر نہیں آ رہے

...وہ نوال کے ساتھ کھیلنے گئے ہیں

شمس چونکا.....کون نوال....؟

....شمس تمھیں پتہ ہے نوال کی جڑواں بہن ہے منال... ہو بہو اسی کے جیسی

...شمس خاموش رہا

......اسی کی بیٹی ہے.. نوال... اس نے اپنی بہن کا نام دیا اپنی بیٹی کو

.آپ نے پہلے کبھی نہیں بتایا.... شمس کے لہجے میں کچھ تھا کہ حرا چونک گئی

تمھیں پتہ ہے اس کے بارے میں...؟

ہاں میں نے اسے نوال کی قبر پر دیکھا تھا.... وہ افسردہ ہوا

تو حرا نے موضوع چینج کرنے کےلئے بات بدلی.. شمس تمھاری اجڑی زندگی دیکھ کر مجھے بے حد تکلیف ہوتی ہے. دوسروں کے گھر بسانے والا خود کتنا تنہا ہے... پلیز شمس شادی کر لو....

کروا دیں.....

حرا کو خوشگوار حیرت ہوئی... واقعی شمس... چہرہ پر دبا دبا جوش تھا....

کروا دیں شادی... مگر صرف اور صرف منال سے....... شمس نے حرا کے سر پر بم پھوڑا.

واٹ........ شمس ہوش میں تو ہو... تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو صرف اس وجہ سے کہ وہ بلکل نوال جیسی ہے..

حرا کو صدمہ لگا.

نہیں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اس میں برسوں بعد وہی کشش محسوس ہوئی جو نوال کو دیکھنے پر محسوس ہوئی تھی.

شمس نوال اس سے کچھ نہیں چھپاتی تھی... اسے سب پتا تھا... اس نے قیصر سے بھی تمھارے متعلق بات کی تھی.. اور سب سے بڑی بات شمس وہ تم سے نفرت کرتی ہے.. جو بھی ہوا اس کا زمہ دار تمھیں سمجھتی ہے

مجھے معلوم ہے.. اس دن میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے تحاشا نفرت دیکھی تھی... تو کوئی بات نہیں... ایک مرتبہ شادی ہو جائے میں اسے منا لوں گا...اس کی نفرت کو محبت میں بدل دوں گا... شمس نے ہوا میں بات اڑائی

......شمس وہ کبھی نہیں مانے گی

.....مجھے یقین ہے قیصر منا لیں گے اس کو

..حرا حیران ہوئی.. وہ تو ساری پلاننگ کر کے بیٹھا تھا

...شمس وہ پہلے بہت تکلیفوں سے گزر چکی ہے.. بدنصیب

...میں جانتا ہوں... میں اس کے ہر دکھ درد تکلیف کا مداوا کرنا چاہتا ہوں

جیتے رہو....... اگر یہ رشتہ ہو گیا تو سب سے زیادہ خوش مجھے ہی دیکھو گے. حرا نے اس

.کا ماتھا چوما

رزم وہ دو دنوں سے بچوں کو پڑھانے بھی نہیں آئی.... کالج بھی نہیں جا رہی.رات بھی وہ سب کچھ ہو گیا.. مجھے اسے دیکھنا ہے... وہ بچوں کی طرح مچلا

پلیز میرے بھائی کچھ کرو.... میرے سینے میں میرا سانس الجھ رہا ہے... وہ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے اذیت میں تھا.

...اوکے.... سمجھو ہو گیا.... اب یہ رونی شکلیں بنانا بند کرو

..اس نے کال ملائی جو کہ اگلی ہی بیل پر رسیو کر لی گئی

...جی سر.... حکم

ہاں... کامی........ یہ جو ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں... آج اس گلی کے تمام گھروں میں ڈینگی کے مچھروں کا سپرے کرواؤ

لیکن جس گھر کا ایڈریس میں بھیج رہا ہوں وہاں ہمارے علاوہ کسی اور نے پاؤں رکھا تو .ٹانگیں سلامت نہیں چھوڑوں گا

...جی سر جو حکم دو گھنٹوں میں پوری گلی میں ہو جائے گا... سر حلیہ اپنے والا ہی ہو کیا

..ہاں بلیک پینٹس.... وائٹ ہڈی پر بلیک رومال سمجھ گئے ناں میری بات

جی سر

...رزم نے اطمینان سے فون رکھا

...تو یشار کا دل کیا اس کے صدقے چلا جائے

یہ یقیناً تم نے اپنی ہونے والی محبوبہ کے دیدار کرنے کے لئے پلان بنا رکھا ہوگا..اس نے چھیڑا..

بلکل گدھے ہو تم یشار........ اب وہ اسے کیا بتاتا کہ چور تو اس کے دل میں بھی تھا... لاشعور میں ہی سہی وہ بھی کسی کو دیکھنا چاہتا تھا

پھر ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ کامی کی بیل دینے پر بلیک پینٹس اور وائٹ ہڈی میں منہ پر بلیک رومال باندھے عابد حسین کے گھر کے باہر کھڑے تھے..

...بیل دی

.نازیہ بیگم باہر آئیں

اسلام و علیکم آنٹی... ہم ڈینگی سروے کے لئے حکومت کے نمائندے ہیں.. یہ ہمارے آئی ڈی کارڈ ہیں... ہمیں آپ کے گھر کا سروے کرنا ہے اور سپرے بھی کرنا ..ہے...رزم پروفیشنل نمائندوں کی طرح بولتا گیا

اس طرح کے سینکڑوں آئیڈینٹٹی کارڈز ان کے خاص کاموں کے لئے بنے ہوئے تھے

..ہاں بیٹا آ جاؤ پورے محلے میں ہو رہا ہے.... کیا زیادہ مچھر ہو رہے ہیں محلے میں

..جی آنٹی بس کیا بتاؤں آپ کو

اس نے یشار کی طرف طنزیہ سا دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو کہ مچھر تو اس کے دماغ میں ہو .رہے ہیں جو اسے ٹکنے نہیں دیتے

وہ اندر داخل ہوئے... تو لان میں لاؤنج میں جیسے ایک طوفانِ بدتمیزی سا برپا تھا... نوال، نائفہ اور محسن لاؤنج میں کھیل رہے تھے.. منال اپنے کمرے میں تھی. وہ دونوں

گرین گھٹنوں تک آتی ٹی شرٹس کے نیچے ٹراؤزر پہنے سروں پر حجاب سٹائل سکارف باندھے کچن میں گھسی ہوئی تھیں..

جب تک وہ سروے کے بہانے نیچے گھوم پھر رہے تھے تو تب تک تو شانتی ہی رہی لیکن وہ سپرے ریڈی کرنے کا کہہ کر اوپر چھت پر آئے

تو نیچے ایک ہنگامہ مچ چکا تھا.

سپرے تو ریڈی تھے... وہ تو اطمینان سے سیڑھیوں میں کھڑے نیچے ان کی کارستانیاں دیکھ رہے تھے.

ماہی میری آئس کریم واپس کرو.. تم اونیچے کھاچکے ہو.. بھوکڑ خاندان کی... زری نے دانت پیسے... اور ماہی کی طرف لپکی.. وہ لاؤنج میں صوفے کے پیچھے ہوئی

مما یہ دیکھو مجھے کیا بول رہی ہے......

مسز عابد آپ تو اس کی سائیڈ لینا ہی مت...... بہت بری پیش آؤں گی.. اور تم مما کی چمچی میں خود کے بنائے پاستے کا ایک چمچ بھی تمھیں نہیں دینے والی.... ماہی چڑیل میں تمھیں چڑیل نظر آتی ہوں.. ماہی کو صدمہ لگا... اور خود گرے آنکھوں والی بھوتنی.... ماہی نے حساب برابر کیا

او خدایا بھوتنیاں اس قدر خوبصورت ہوتی ہیں... صدقے جاؤں.. زری فرضی کالر جھاڑتی ...اشارے سے خود کے صدقے چلی گئ

اونہہہہہہ. خوبصورت..... انسان جتنا مرضی خوبصورت ہو پر اپنی چمی نہیں لے سکتا. ماہی تلملائی

میں لے سکتی ہوں... یہ دیکھو.... زری نے مڑ کر لاؤنج کے آئینے میں اپنے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے.

زری نے مڑ کر دیکھا وہ اس کا دھیان بٹا کر ساری آئسکریم کھا چکی تھی

...زری کی صدمے سے آنکھیں پھیلیں... ماہی چڑیل... وہ پھر ماہی کی طرف لپکی

نازیہ بیگم نیچے منہ کیۓ مسکرا رہی تھیں... اور تو اور بچوں بھی ان کی لڑائی انجوائے کر رہے تھے.

جب کے اوپر قہقھے ضبط کرنے کے چکر میں ان دونوں کے چہرے لال سرخ ہوگئے تھے.....

بس کرو زری... ماہی.. میرا خیال ہے ہمارے گھر اجنبی موجود ہیں جو یہ سنیں گے تو کیا کہیں گے یہ لڑکیاں کتنی بدتمیز ہیں.. نازیہ بیگم نے مصنوعی سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا...

.داگریٹ زرتاشہ کو تو نہیں کہیں گے..... اس بھوکی کا پتہ نہیں.... زری نے پھر کہا

بھوکی کسے بول رہی ہو... ابھی تو میں نے داگریٹ تاشی کے ہاتھ کا بنا ہوا پاستا بھی کھانا ہے..

.....Don't call me like taht...ماہی.. میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے

...زری خفا ہو کر کچن میں واک آؤٹ کر گئی

......زری جھنجھنائی..... یشار چونکا. وہ اس نام سے اتنا کیوں خفا ہوئی تھی.. سٹرینج

پھر وہ بظاہر اپنے کام سے فری ہوئے اور لاؤنج میں آئے... کچن کی کھڑکی سے تمام نظارہ آنکھوں کے سامنے تھا..

.نا صرف زری کو بلکہ آج تو ماہی کو بھی عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی

...انھوں نے کھڑکی سے باہر جھانکا

......یہ کون ہیں... ماہی چونکی

ڈینگی سروے والے . زری نے سرگوشی کی

.....اتنے ہینڈسم

ہاں یہ تو ہے..... کھی کھی کھی.... وہ اپنی بات خود ہی انجوائے کر رہی تھیں یہ جانے بغیر کے وہ دونوں ان کی گوہر افشانیاں سن کر پھر محظوظ ہوئے ہیں

جی آنٹی... ہمارا کام ہو گیا... اب ہم چلتے ہیں... رزم نے کہا

نہیں بیٹا... تھوڑی دیر اور ٹھہر جاؤ پاستا کھا کے جانا..پتہ نہیں کب سے بھوکے مارے مارے پھر رہے ہو.. ان کی آواز میں مامتا تھی.

....زری... ماہی پاستا ڈال کر لاؤ

...جی مما.... زری نے آواز دی

اب وہ بڑے تمیز کے دائرے میں دوپٹے اوڑھے سنجیدگی سے زری نے ٹیبل پر ٹرے رکھی.... اور ماہی نے کولڈ ڈرنک کی بوتل

...وہ گھبرائی سی اوپر اپنے کمروں میں جا چکی تھیں

...جب انھوں نے منہ پہ رومال ہٹا کر پاستا کھایا

....اور گھر کی راہ لی

آج زری گئے رات تک اس سائے کا انتظار کر رہی تھی... جو گہری نیند میں خوابوں میں بھی اسے بے چین اور خوفزدہ رکھتا تھا.. بے حد اور بے تحاشا..

اس کی کلون کی خوشبو اسے گہری نیند میں بھی اپنے آس پاس محسوس ہوتی تھی۔ .. نیند.
.سے جب اعصاب بوجھل ہوئے تو تھک ہار کر آنکھیں موند لیں

..وہ کچی نیند میں تھی.. جب وہ ہیولا کھڑکی پھلانگ کر ملگجے اندھیرے میں اندر آیا

ہمیشہ کی طرح بیشار اس پر جھکا..اسے تڑپتی برسوں کی پیاسی نگاہوں سے دیکھا.... اور
اپنی ٹھنڈی سی سانس سے اس کے بے تحاشا حسین چہرے پر دھیمے سے پھونک
...ماری

وہ ہڑ بڑا کر اٹھی تھی...وہ اطمینان سے دور جا کر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا.. جیسے
جانتا تھا کہ آج وہ اس کا انتظار کر رہی تھی.. اور جاگ بھی جائے گی

مم....... مجھے پتہ ہے... کک... کوئی ہے.. کک... کون ہے... خوف سے کپکپاتے
..جب اس کی نظر سامنے پڑی تو روح فنا ہو گئی

ہمیشہ کی طرح وہ بلیک ہڈی میں منہ پر رومال باندھے تھا.. جو اس کا سایہ بن گیا تھا
سائے کی طرح اس کا پیچھا کرتا تھا.. وہ کئی بار.،، بارہا اسے اپنے آس پاس دیکھ چکی تھی..
مگر صرف آنکھیں.. وحشت زدہ آنکھیں.. اپنی طرف لپکتی تڑپتی آنکھیں... لیکن اج وہ
آنکھیں بلو کی جگہ براؤن تھیں

اب بھی خود کی طرف لپکتی پرتپش دہکتی براؤن آنکھوں میں جھانکا تو زری کی ننھی سی
جان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.. پسینے سے چہرہ بھیگ گیا وہ سمٹ کر ٹانگوں
..پر بازو باندھے خوف سے تھر تھر کانپتی اسے دیکھ رہی تھی

دیکھتا ہی ہوں ناں... چھوا تو نہیں تمھیں کبھی....... جو انتظار کر رہی تھیں مجھ سے نمٹنے کے لئے..یشار کا سر سراتا سا لہجہ تھا..

کک... کون ہو.... تم... مم.. میں بابا.. کو بب... بتاؤں گی.. وہ بے بسی سے بے تحاشا . رو دی..

تاشی...میری.... تاشی... اس پکار میں صدیوں کی تڑپ تھی.

وہ بے تحاشا چونکی...

ی.... ی... یش....... تت... تم..... ی.... یش.... ہو.. ناں

اس کے پھڑپھڑاتے لبوں سے اپنا نام سن کر مقابل نے سکون سے آنکھیں موند کر سر دیوار سے لگایا..اور لمبی سی سانس بھری.

تمھیں پتہ ہے تاشی .. میں کتنے برسوں سے ڈھونڈ رہا ہوں تمھیں..کتنے برس انتظار کیا تمھارا سرگوشی نما آواز اس کی جان ہلکان کر رہی تھی.. اس کا پورا جسم جیسے اس کی آنکھوں کی ٹرانس کے زیرِ اثر تھا.. شل ہوا وجود.. لاکھ کوشش کے بعد بھی وہ اٹھ کر بھاگ نا سکی.

..میں th میں تھی اور میں 8 th تمھیں پتہ ہے جب تم 6

میں آخری بار تم سے ملنے آیا تھا.... میں نے اپنے ساتھ لے جا کر تم سے پیپر سائن کروائے تھے.. جو تم نے خوشی خوشی سائن کر دیئے تھے.. جانتی ہو وہ کونسے پیپر تھے..

.کک.... کون... سس.. سے.. وہ سسکی

..نکاح کے پیپر تھے وہ... ہم دونوں کے نکاح کے

..اس بات پر بیڈ پر سمٹا بیٹھا نازک سا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا

تاشی.... میری تاشی... اس نے سرخ انگارہ وحشت زدہ سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور بیڈ کی جانب بڑھا.. اس کے سامنے جھک کر بیڈ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خوف سے سرد پڑتی آنکھوں میں جھانکا..

تاشی... تم اپنے یش کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو... نکاح پر نکاح کیسے کر سکتی ہو. تم تو میری امانت تھیں ناں.. صرف اور صرف یش کی.

بچپن میں کسی نے تمھاری گردن پر اس تل کو چھونے کی کوشش کی میں نے اس کا . ہاتھ توڑ دیا. تم اپنا سارا وجود میرے علاوہ کسی اور کے نام کیسے کر سکتی ہو... اس کی سرسراتی رگوں میں خون منجمد کرتی وحشت زدہ آواز تھی..

تاشی نے اپنی چیخوں کا گلا گھوٹنے کے لئے اپنے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھے ہوئے تھے..

وہ خوف و دہشت کی تاب نہ لاتے ہوئے دوسری طرف سے پلنگ سے اتر کر دروازے کی جانب بھاگی.

جب یشار کا آہنی بازو اس کے اور دروازے کے بیچ حائل ہوا تھا...وہ اس کے بے حد قریب کھڑا تھا کے اس کے بائیں کان کو یشار کی سانسوں کی گرماہٹ پگھلا رہی تھی. یشار نے بے قرار سی سرگوشی کی

Whithin my every breath my heart spell your name..

My mind remembere you

Soul commits you

You are mine.... You was mine... You will be mine for ever and ever..My Love

اس شخص کی خوشبو اور سانسوں کی تپش سر سراتا لہجہ اس کے ہوش گم کرنے کو کافی تھے..

تیورا کر دروازے سے لگی زمین بوس ہوئی تھی..وہ دو زانو بیٹھا... اتنی وحشت اور تڑپ کے باوجود اسے چھو نا سکا.. بستر سے کمفرٹر لایا اس کے اوپر اوڑھایا.. کمفرٹر میں لپیٹ کر اسے نرمی سے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا.

پھر اس پر جھکا....

تمھیں کیا خبر تاشی... تم اتنے برسوں کی میرے عشق کی جائز تمنا ہو... میرا جنون میری دیوانگی ہو.. پر نہیں تمھیں کہاں خبر.

اگر خبر ہوتی تو یوں مجھ سے گریز نہیں برتتیں....

کتنا اکیلا ہوں میں تمھارے بغیر

ادھورا..... بلکل ادھورا

وہ اٹھا اور اس پر آگاہی کا عذاب نازل کر کے وہاں سے چلا آیا....

یشار اس کے سر پر بم پھوڑ کر گھر واپس آیا گلاس وال کے قریب کھڑا ہوا... اور آٹھ سال پہلے کے وہ دن یاد آئے..

اعظم یہ کون ہے... وہ اعظم کے ساتھ گھونگھٹ میں لپٹی ایک گٹھڑی سی کو دیکھ کر حیرت سے بولا.

یہ...... یہ میری دوست ہے یشار بابا...اعظم ہچکچایا... بھلا اتنے سے بچے کو بیوی لفظ کے کیا معنی بتاتا.. اور یشار بابا تو سوال ہی اتنے کرتے تھے کہ پسینے چھوٹ جاتے.

دوست ہے تو تمھارے ساتھ کیا کر رہی ہے اعظم... اس کی فیملی نے اسے کیوں بھیجا تمھارے ساتھ.. اور آنے دے دیا.. یشار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں.

ہاں یشار بابا... میں نے اس سے دوستی کے ایگریمنٹ کا پیپر سائن کروایا ہے اب یہ میرے ساتھ رہ سکتی ہے.. اب میری یا اس کی فیملی کہ گھر والے ہمارے ایک ہی گھر میں رہنے پر کوئی اوبجیکشن نہیں کر سکتے.

ہمم. اوکے... یشار گہری سوچ میں چلا گیا تھا...

جب دو دن بعد اس نے اعظم کے سر پر بم پھوڑا تھا... اعظم میں بھی ہمیشہ کے لیے اپنی فرینڈ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں.. ایک ہی گھر میں اس لئے مجھے بھی وہ فرینڈ شپ کے ایگریمنٹ کا پیپر سائن کرانا ہے تاشی کے ساتھ.

اعظم کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے...

اب کیا کرے پھر اس نے لاکھ یشار بابا کو سمجھانے کی کوشش کی... مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا... اور اپنی ضد پر اڑا رہا.

تاشی صبح بھاری ہوئے سر کے ساتھ اٹھی تھی.. جب رات کے وہ قیامت خیز لمحے یاد کر کے ایک مرتبہ پھر اس کے اوسان خطا ہوئے تھے.

وہ لوٹ آیا...... وہ واپس آگیا....

افففففف

...اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

وہ پاگل... بلکل.. پاگل... ناکسی سے بات کرنے دیتا تھا... نہ کسی سے فرینڈ شپ

...کرنے دیتا تھا

..اور وہ یہ کیا کہہ کر گیا تھا... اسے یاد آیا

..آٹھ سال پہلے.... جب وہ اسے ساتھ لے کر گیا تھا

وہ گاڑی میں سے اترے تھے... وہ چھوٹی سی حیران حیران آنکھوں سے اس بڑی سی

.بلڈنگ اور گارڈن کو دیکھ رہی تھی

....یش.....ہم کدھر آئے ہیں

یہ ہمارا فارم ہاؤس ہے تاشی.....آ جاؤ

..پر ہم یہاں کیوں آئے ہیں... معصومیت سے پوچھا

...وہ اندر آئے... اوکے میں بتاتا ہوں

....دیکھو تاشی.. میں تمھارا بیسٹ فرینڈ ہوں ناں اور تم میری۔

ہاں... اس نے اثبات میں سر ہلایا.

تو آج ہم اپنی فرینڈ شپ کے ایگریمنٹ کے پیپر پر سائن کریں گے... پھر کوئی بھی ہمیں یہ نہیں کہے گا کہ اکٹھے مت کھیلو... کہیں اکٹھے مت جاؤ... پھر میں تمھارے ہاؤس آ سکوں گا اور تم میرے..... ہم ایک ہی ہاؤس میں بھی رہ سکتے ہیں.. ساتھ کھیل سکتے.. ساتھ چاکلیٹ کھا سکتے ہیں... ساتھ ویڈیو گیمز کھیل سکتے ہیں..

...یشار نے اپنی عقل کے مطابق اسے سمجھایا

اوکے.. ہم سائن کر لیتے ہیں یش... وہ بے حد خوش ہوئی تھی.. بہت.. اس کا محافظ

ہمیشہ اس کے آس پاس رہتا...

تاشی اور جب انکل کچھ بھی پوچھیں تو تم یس کہنا اوکے

اوکے یش

وہ لاؤنج میں آئے تو مولوی صاحب بھی ایک مرتبہ تو ان چھوٹے دلہا دلہن کو دیکھ کر

بھونچکے ہوئے تھے.

اعظم نے اشارہ کیا کہ جو کہا جائے وہ کر دو..

پھر ان دونوں نے فرینڈ شپ کے پیپر پر سائن کیے تھے.. پھر گھر آئے.. اس کے بعد

یش گیا تھا تو لوٹ کر نہیں آیا تھا..اسے یہی تو سب سے بڑا دکھ تھا کہ یش نے تو اپنا

فرینڈ شپ کا ایگریمنٹ تک توڑ دیا تھا

تاشی نے جھر جھری لی... وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

..وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی جب فون رنگ ہوا

.....منال کو حیرانی ہوئی چچی کی کال تھی.. اس نے فون یس کر کے کان کو لگایا

.سلام دعا کے بعد منال کو جب حرا کی سسکی کی آواز آئی تو تڑپ گئی

کیا بات ہے چچی... آپ رو کیوں رہی ہیں.. آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں..،؟

میری طبیعت ٹھیک ہے منال.. مگر کسی بھی وقت خراب ہو سکتی ہے.. اس سے پہلے

..میں تم سے معافی مانگنا چاہتی تھی

...مجھ سے معافی مگر کیوں چچی

کیونکہ تم ہمیں نوال کی موت کا زمہ دار سمجھتی ہو اسی لئے تو ہمارے گھر نہیں آتی.....وہ پھر سسکی

نہیں چچی ایسی کوئی بات نہیں.. میں تو اسی لئے نہیں آتی کہ وہاں سے میں ہمیشہ کے لیے اپنی بہن سے بچھڑ.......خیر....... مگر جو آپ سوچ رہی ہیں ایسی کوئی بات نہیں..

اگر نہیں تو چلی آؤ میرے پاس .. میری طبیعت ٹھیک نہیں... زری اور ماہی ابھی بچیاں ہیں.. وہ مجھے نہیں سنبھال سکیں گی...

ٹھیک ہے چچی میں آتی. ہوں.. مگر آپ نے کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں لینی...

منال نے بوکھلا کر فون بند کیا نوال کو اٹھائے نازیہ بیگم کے پاس گئ... اور انھیں قیصر منزل جانے کا بتایا.

منال زری اور ماہی حرا کے کمرے میں ان کے ساتھ بیٹھی تھیں...جب کمرے میں ...قیصر حسن داخل ہوئے تھے... سب کو خوشگوار حیرت ہوئی

..منال، زری اور ماہی اٹھ کر ان سے لپٹ گئیں... انھوں نے تینوں کے سر پر پیار دیا

... جیتی رہو بچیو

...واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز چاچو... بتایا نہیں

اگر بتا کر سرپرائز ختم کر دیتا تو یہ اتنی پیاری پیاری شکلیں کیسے دیکھتا تمھاری چاچی ..سمیت.. انھوں نے چھیڑا اور آکر حرا کے سرہانے بیٹھ گئے.. حرا نے بلش کیا

وہ تینوں ہنس پڑیں

..بچے باہر کھیل رہے تھے

زری تمھارے ہاتھ کی چائے پینے کا دل کر رہا ہے بے بی کا.. حرا نے شرما کر کہا.. تو وہ ..مسکرا کر کچن میں چائے بنانے چلی گئی

...لان میں سے نوال کے رونے کی آواز آئی تو ماہی گھبرا کر باہر کی جانب بھاگی تھی

منال بیڈ پر بیٹھی حرا کا ہاتھ تھامے ان دونوں سے باتیں کر رہی تھی کہ کوئی دستک دے کر اندر آیا....

...منال نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فوراً نفرت سے منہ پھیرا جو سب نے نوٹ کیا

..اسلام و علیکم... شمس سب پر سلامتی بھیجتا اندر آیا

حرا نے قیصر کو سب بتا دیا تھا.اور .. اب قیصر سیدھا این مینشن سے ہو کر شمس سے تفصیلی بات کر کے اسے لے کر گھر آئے تھے.. وہ تو بہت خوش تھے.. وہ دونوں ان کے دل کے بہت قریب تھے.. دونوں کی زندگی اجڑی ہوئی تھی جو وہ ایک ساتھ مل کر آباد کر سکتے تھے.

.مگر ابھی منال کو منانے کا ایورسٹ سر کرنا تھا

.اس کے لئے بھی قیصر نے کچھ سوچ رکھا تھا

وہ حرا کے قریب آیا تھا.. منال کی پشت کے بلکل قریب کھڑا تھا... وہ پہلو بدل رہی تھی.

.....کیسی طبیعت ہے آپ کی پھپھو

...ٹھیک ہوں بلکل تم سناؤ... کیسے ہو

...ٹھیک ہوں

..وہ وہیں صوفے پر ٹک گیا

منال کو اپنی کمر پر پر حدت نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تو دل کیا اس بندے کو شوٹ کر دے..

..پھپھی میں چلتی ہوں امی اکیلی ہوں گی... زری اور ماہی نوال کو لے کر آ جائیں گی

ہرگز نہیں.. زری چائے بنا رہی ہے... پی کر جانا... حرا نے اس کا ہاتھ تھاما تو اس

.نے بے بسی سے لب کاٹے

ماہی لان میں نوال کے پاس آئی تھی.. وہ گر گئی تھی اب وہ اسے گود میں لئے بہلا رہی

.. تھی.. جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیرت سے دنگ رہ گئی

رزم بیگ ہاتھ میں تھامے لاؤنج سے باہر آ رہا تھا... مگر آج دکھنے میں وہ بلکل مختلف بے

.. حد ہینڈسم لگ رہا تھا.. نیلی آنکھیں اس کی طرف اٹھیں.. تو پھر ماتھے پر بل آئے

.... بے وقوف لڑکی... پتہ نہیں کیوں حواسوں پر سوار ہو جاتی ہے

اونہہ... سڑیل شکر ہے جا رہا ہے.. جان چھٹی لاکھوں پائے..... وہ بڑبڑائی

...آپ نے کچھ کہا.. وہ پتہ نہیں کیوں پر اس سے آخری بار الجھنا چاہتا تھا

...نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا... وہ معصوم بنی

...اور سڑیل کس کو کہا... ماہی اب کے بار تو بوکھلائی تھی

...میں نے تو نہیں کہا...آپ نے سنا کیا... وہ پھر مکری

رزم نے لب بھینچے.. وہ بھی تو یونہی پیروں پر مکر جاتی تھی... وہ ایک جھٹکے سے بیگ لیے باہر نکلا تھا اب اسے اس کی شکل کبھی نہیں دیکھنی تھی.

وہ کچن میں اپنے دھیان میں چائے بنا رہی تھی جب وہی احساس ہوا.. پھر سر جھٹک دیا.. اب اسے اس سے نا ڈرنا تھا نا اس سے کوئی واسطہ رکھنا تھا.... کبھی نہیں...

تاشی....بھاری گھمبیر آواز سنائی دی تو وہ اچھلی.. اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیرت سے گنگ رہ گئ

سامنے یوسف تھا مگر بہت ہی الگ حلیے میں.. براؤن آنکھیں.. گرے پینٹ.. بلیک ہڈی والی شرٹ.. مگر آج چہرے پر رومال نہیں تھا... بے تحاشا ہینڈسم اور ڈیشنگ.. مہربان سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا حیران ہونا اور آنکھوں میں بے تحاشا خوف نوٹ کر رہا تھا.

کیا یار تاشی..... پہچانا نہیں تھا... میں یشار خان یوسف تھا... وہ اتنا بے تکلف تھا جیسے

..پتہ نہیں ان کے بیچ کتنی گہری دوستی ہو

...اس نے مڑ کر چائے کپس میں ڈالنی شروع کی

... مجھ سے ناراض ہو تاشی؟ آواز میں صدیوں کا درد تھا

..کیوں بھلا میں آپ سے ناراض کیوں ہونے لگی... آپ کا اور میرا تعلق ہی کیا ہے

........میرا تو تم سے میری روح کا تعلق ہے اور

پلیز... مجھ سے ایسی باتیں کرنا بند کریں... آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے تو پھر...؟

.....تاشی

پلیز........یش........ میرا مطلب ہے یشار خان یوسف

..نہیں یش ہی بولو.... اپنا سا لگتا ہے.... اس نے بے دردی سے لب دانتوں تلے کچلے یشار ان نازک پنکھڑیوں سے اسے یہ سلوک کرتے دیکھتا خفا سا ہوا..مگر اس سے پہلے وہ اسے ٹوکتا وہ چائے کی ٹرے اٹھائے وہاں سے نکلتی چلی گئی.

اس نے ٹھنڈی سی آہ بھری.. ظالم...... چائے بھی نہیں پوچھی....وہ ٹھنڈی سی آہ بھرتا وہاں سے بیگ لیے نکلا... شمس نے اپنی گاڑی میں آنا تھا.... شمس لالہ نے کہا تھا کہ اس کے آنے تک وہ گھر ہی رہیں کیونکہ انھوں نے ان سے کوئی ضروری بات کرنی تھی.

...وہ چائے لے کر اندر آئی.... جب ایک اجنبی کو وہاں بیٹھے دیکھا... اس نے سلام کیا

...جاؤ زری ماہی کی چائے اور اپنی چائے لان میں لے جاؤ

...ہمیں منال سے ضروری بات کرنی ہے

...زری حیران ہوتی وہاں سے چلی گئ

..منال نے پھر پہلو بدلا

منال شمس تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے

.....مگر چاچو میں ان سے کچھ نہیں سننا چاہتی

منال نے درشتی سے کہا

...کہ شمس بولا.... میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں

...دماغ جھنجھنایا تھا. منال کا... جیسے پہلے کی تھی چھپ کے... بزدلوں کی طرح

شمس کا چہرہ دھواں دھواں ہوا... فوراً اٹھا.. قیصر اب تو یہ شادی پوری دنیا کے سامنے

...کروں گا تب ہی ہوگی..... .اور باہر نکلتا چلا گیا

منال نے شکایتی نظروں سے قیصر کو دیکھا.. مگر انھوں نے سنجیدگی کہا منال پرانی باتیں

...بھول جاؤ تمھارے سامنے پوری زندگی پڑی ہے

چاچو مگر میں اس شخص سے ہرگز شادی نہیں کروں.. یہ میرا آخری فیصلہ

.ہے......اس نے نفرت سے کہا

...قیصر نے افسوس سے سر ہلایا

وہ تینوں کھانے کی ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے تھے جب شمس نے انھیں تمام تفصیلات بتاتے ہوئے یہ گڈ نیوز سنائی تھی کہ وہ منال سے شادی کر رہا ہے..

وہ دونوں بے حد بے حساب خوش تھے... جب رزم نے شمس کو کچھ بتانے کے لئے منہ کھولنا چاہا.. تو یشار نے آنکھوں سے منع کر دیا..

شمس کے جانے کے بعد... تم نے مجھے لالہ کو تاشی کے بارے میں بتانے سے کیوں روکا...

کیونکہ میں نہیں چاہتا وہ اتنے سالوں بعد اتنی خوشی کے موقع پر کچھ اور سوچیں یا پریشان ہوں... جب سہی وقت ہوگا میں خود ہی بتا دوں گا...

آئی ایگری.....

وہ دونوں اپنے کمرے میں آئے تھے تیاری کے لیے کیونکہ زونی نے بہت کام کی انفارمیشن دی تھی...

ہائے ماہی زری نہیں آئی آج کیا.....زونی نے اس کو اکیلے بیٹھا دیکھا تو اس کے قریب چلی آئی... چھٹی کا وقت ہو چلا تھا

...نہیں...آئی طبیعت خراب تھی اس کی اسی لئے

....اتنے میں ہی مس شازیہ بمشکل چلتے ہوئے ان کے قریب آئی تھی

ماہ رخ اور زینیہ میری طبیعت بہت خراب بیٹا کیا تم دونوں آج مجھے گھر تک چھوڑ دو گی...قریب ہی ہے... کچھ وقت لگے گا..مجھ سے چلا نہیں جا رہا. بچو

ماہی پہلے ہچکچائی... مگر زونی کے اشارہ کرنے سے مطمئن ہو گئی...اور دل میں سوچا ٹیچر ....ہیں ہمارا فرض بنتا ہے ان کی مدد کرنا

وہ دونوں میم شازیہ کو سہارا دیئے نکلیں...... اور آ کر ان کے ساتھ ان کی گاڑی میں بیٹھ گئیں...

مچھلی کانٹے میں پھنس چکی ہے یشار.... اب بس اسے پکڑنے کی ایسی پلاننگ کرنی ہے کہ ...کہیں سے بھی بچ نکلنے کا راستہ نا ہو

..ایسا ہی ہوگا... ڈونٹ وری.... کوئی اور خبر

..زونی کے ساتھ تاشی کی سسٹر ماہ رخ بھی ہے

واٹ... یشار پریشان ہوا... ایسا کیوں.

وہ میڈم ہے... میڈم........... ایک شکار نہیں پھنساتی... اگر زونی اسے منع کرتی تو جتنی وہ شاطر ہے اسے اندازہ ہو سکتا تھا.. اسی لئے اسے بھی ساتھ لے جانا پڑا...ویسے بھی میڈم کا پہلا ٹارگٹ وہی تھی.. رزم کا اندازہ لاپرواہ سا تھا

مگر یشار اب بے چین تھا.

تقریباً تین بجے وہ میڈم کے گھر پہنچی تھیں .... انھیں سہارا دے کر اندر ان کے لاؤنج تک لائیں.. یہ بڑا سا گھر تھا... مگر عجیب اور ویران... انھوں نے شازیہ کو صوفے پر بٹھایا...

اوکے میم ہم چلتے ہیں... دیر ہو جائے گی.. ماہ رخ گھبرائی سی تھی اس لئے یہاں سے جلد از جلد نکلنا چاہتی تھی

ارے ماہ رخ بیٹا.. ایسے کیسے تم لوگ اتنی دور مجھے چھوڑنے آئی میں تمھیں کچھ کھائے پیئے بغیر نہیں جانے دوں گی....

ان کے اشارے پر ملازمہ فوراً جوس کے گلاس اور لوازمات لے کر آئی تھی... جیسے پہلے ہی تیار بیٹھی ہو.

مجبوراً انھیں بیٹھنا پڑا...

پھر ہچکچاتے انھوں نے ایک ایک پیٹیز اٹھائی... اور جوس کا گلاس ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوئیں...

اوکے میم ہم چلتے ہیں... جب ان کے سامنے دنیا گھوم گئی تھی...

شازیہ کے چہرے پر خباثت ٹپکی

چلی جانا... اگلی دنیا میں... مگر ہمارا کام کر کے...

ان کے یہ جملے بے ہوش ہوتے ہوئے بھی بڑے واضح زونی اور ماہی نے سنے تھے...

ماہی نے بے اختیار اللہ کو مدد کے لیے پکارا تھا....

زری گھر سے نکلی تھی قیصر منزل کا بول کر اور اب محلے میں موجود مدرسے میں جہاں بچیوں کا حفظ اور ترجمہ و تفسیر سکھائی جاتی تھی.. وہاں داخل ہوئی...

آخر کچھ انتظار کے بعد عالما اور فاضلہ باجی سے ملاقات کرنے کا وقت مل ہی گیا....

پھر اس نے اپنی دوست کا بول کر انھیں ساری تفصیل بتائی اور مسئلہ پوچھا...

دیکھو بیٹا..... تمھاری اس دوست کے پہلے نکاح کی کوئی حیثیت اور حقیقت نہیں... ایک تو بچپن... دوسرے جب دلہا دلہن کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کونسے مقدس رشتے میں بندھنے جا رہے ہیں تو یہ نکاح تو ویلڈ ہو ہی نہیں سکتا.. اور تیسری بات.. دلہن کے ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح ہوتا ہی نہیں ہے... تو اس پہلے نکاح کی کوئی اہمیت نہیں

ہاں جو دوسرا ہے.. وہ حیثیت رکھتا ہے.. وہ دلہن کی رضامندی اور اس کے ولی کی سرپرستی میں ہوا ہے.. دلہن نے اس رشتے کو دل سے تسلیم کرتے سوچ سمجھ کر نکاح کیا ہے...

....اس نے سکون کی لمبی سانس بھری... ضمیر پر ایک بوجھ سا تھا جو سرک گیا تھا

مگر اس کا خوف تھا جو رگوں میں سرایت کر چکا تھا

وہ جانتی تھی اس کا جنون.، عشق، دیوانگی... خود کے لیے اس کے پاگل پن سے بے حد خوفزدہ تھی.

..وہ پر سکون ہو کر گھر آئی تھی

جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی اس دن کی.وہاں سے قیصر منزل گئی.

گھر آئی... تو ان دیکھی پریشانی سی محسوس ہوئی شام کے چھ بج چکے تھے.. ماہی کا کچھ اتا پتا نہیں تھا..

...عابد اور قیصر ہر جگہ پتہ کر چکے تھے.. پریشانی حد سے سوا تھی

اور اب تو رات کے آٹھ بج چکے تھے.... اب تو نازیہ، منال حرا اور زری نے رونا شروع کر دیا تھا..

محلے والے بھی آ آکر کن سوئیاں لے رہے تھے.. اور تماشا دیکھ رہے تھے... دبی دب سرگوشیاں تھیں جو کانوں کے لئے اذیت کا سبب بن رہی تھیں..

زونی کو جب کمرا خالی نظر آیا... تو فوراً اٹھ بیٹھی..

...وہ دونوں ایک جہازی سائز بیڈ پر تھیں.. ماہی ہوش و خرد سے بیگانہ تھی

اس نے ایسی اینٹی ڈوٹ لے رکھی تھی جس سے وہ کسی بھی نشہ آور میڈسن کو لینے کے آدھے یا ایک گھنٹے بعد ہوش میں آ سکتی. تھی.

اس نے ٹریکر... ، کیمرہ ہر چیز چیک کی جو اپنی جگہ سہی سلامت موجود تھی...اس نے سکھ کا سانس لیا

میڈم اپنی جیت کی خوشی میں اتنی اوور کانفیڈینس ہو گئی تھی کہ گدھی نے ان کی تلاشی لینا بھی ضروری نہیں سمجھی تھی.. اس نے گھوم پھر کر ہر جگہ چیک کی کھڑکی میں سے باہر دیکھا... اب باہر جا بجا اسلحہ برادر سانڈ نما آدمی گھوم رہی تھے.

وہ مسکرائی... بے وقوف.. گدھے

شازیہ بیگم نے خود کو خود ہی تھالی میں پیش کر کے اس طوفان۔ کے سامنے رکھ دیا تھا.. جسے وہ کھلے عام چیلنج کر چکی تھی.

..اب زونی کو سہی وقت کا انتظار تھا.. جو کہ طویل تر ہوتا جا رہا تھا

آخر ساڑھے سات بجے.. شور کی آوازیں سنائی دیں.تو زونی نے انھیں گرین سگنل دیا..
...اور پھر بے ہوش بن گئی

میڈم اور کچھ شیطان نما انسانی درندے اندر داخل ہوئے تھے اور اب سامنے پڑے زیرو میٹر اور بے تحاشا خوبصورت مال کو بولی لگانے کے لئے غور سے دیکھ رہے تھے.

وہ مکان تاریکی میں ڈوبا تھا سردیوں کے دن تھے سر شام ہی گھپ اندھیرا ہو گیا تھا..
جب دو ہیولے گھپ اندھیرے والی جگہ سے دیوار پھلانگ کر اندر آئے
...مخصوص حلیہ تھا... بلیک پینٹ.. بلیک ہڈی اور منہ پر باندھے گئے بلیک رومال

...پانچ منٹ لگے تھے انھیں لان میں لاشوں کے ڈھیر لگاتے

..وہ اطمینان سے چلتے اندر لاؤنج میں آئے... معلوم تھا کہاں کتنے کتے پہرہ دے رہے ہیں

...مزاحمت ہوئی جو کہ انھوں نے اسی خاموشی سے ان کتوں کو بھی ابدی نیند سلا دیا

....اب ہر جگہ کیلئیر تھی

وہ اس بند کمرے کی جانب بڑھے

رزم نے پاؤں کے ایک ہی وار سے دروازہ کو ایسی ضرب لگائی کہ دروازہ دھاڑ سے ٹوٹ

.کر دور جا گرا تھا

اب اندر موجود نفوس بے تحاشا چونکے تھے.. دو سانڈ جن کے ہاتھوں میں گن تھی...

انھوں نے دروازے کی جانب رخ کر کے فائر کھولنا چاہا..کہ پیچھے سے زونی نے ان کی

.کھوپڑیاں اڑا دی تھیں

اب میڈم کی جان پر بنی تھی... ان دو مضبوط اور دلوں پر دہشت طاری کرتے سپاہیوں کو خونخوار نظروں سے خود کو گھورتے دیکھا

ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کیلوں والی ہاکی تھی جو خون میں نہائی ہوئی تھی.

زونی نے پاس آکر میڈم کے چہرے پر ایسا زور دار چانٹا رسید کیا کہ اسے دن میں ہی چاند تارے نظر آنے لگے.

ٹیم پہنچ گئی تھی.. ان درندوں اور میڈم کو ٹارچر سیل میں لے جایا گیا تھا.

رزم کی نظر بیڈ پر گئی تو ایک مرتبہ پھر رگوں میں خون جیسے ابلنے لگا... دوپٹہ اور حجاب اتار کر ایک طرف پھینک دیا گیا تھا...

جس سے یونیفارم میں بھی اس کی جسم کی تمام دلکشی اور رعنائیاں نظر آ رہی تھی.

رزم نے فوراً نظریں پھیریں... زونی اسے ہوش میں لاؤ اور دوپٹہ اور حجاب پہناؤ فوراً.. وہ دھاڑا.

زونی نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے... مگر کوشش کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آکر دے رہی تھی.

...زونی جلدی کرو.... جگہ خالی کرنی ہے.. یشار نے کہا

یہ نہیں آ رہی ہوش میں..اب وہ بھی اس کی حالت سے خائف ہوئی تھی.

ٹھیک ہو دوپٹہ اور حجاب دے دو یونہی لے جاتے ہیں.. رزم نے پھنکارتے ہوئے کہا.

زونی نے جیسے تیسے اسے دوپٹہ اور حجاب اوڑھایا... رزم نے اسے اٹھایا اور تینوں وہاں سے نکل آئے.

گاڑی میں بھی زونی اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہی جب وہ کسمسائی تھی.. اور آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھیں.. وہ ہوش میں آکر بغیر دیکھے کہ وہ کن کے ساتھ ہے چلائے جا رہی تھی.

رزم کی رگیں تن گئیں....جب زونی نے بڑی مشکل سے اسے سنبھالا... تمام حقیقت بتائی...

...اب بھی وہ حقیقت جان کر زار و زار رونے میں مصروف تھی

.بے وقوف لڑکی... رزم بڑبڑایا

...زونی گاڑی سے اتر کر میڈم سے نمٹنے کیلئے اپنی بائیک پر بیٹھ کر جا چکی تھی

...یشار نے اب فون ملا کر قیصر کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا تھا

...کچھ ہی پلوں میں گاڑی عابد حسین کے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی

وہ سہمی ہوئی سی بھاگ کر نازیہ بیگم کی آغوش میں چھپی تھی.. اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی..

.اتنی دیر میں کچھ محلے والے تن فن کرتے عابد صاحب کے گھر گھسے تھے

ان میں وہ بھی شامل تھے جنھوں نے اپنے آوارہ اور بدچلن بیٹوں کے لئے اس گھر کی خوبصورت بیٹیوں پر نظر رکھی ہوئی تھی.

...ان میں سے ایک تیز طرار اور مکار سی عورت آگے بڑھی تھی

ارے.... میں پوچھتی ہوں.. یہ شریف محلے میں کیا تماشہ لگا رکھا ہے.. یہ آوارہ بدچلن ان امیر زادوں کے ساتھ گل کھلا کر آئی ہے اور تم اسے سینے سے لگا رہے ہو... تم نے کیا یہ ہی کاروبار چلا رکھا ہے...

..یہ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ... ہوش میں تو ہیں... رزم جو آگے کھڑا تھا دھاڑا تھا

اے میاں... تم تو خاموش ہی رہو تو بہتر ہے... تمھارے ساتھ ہی تو منہ کالا کیا ہے.. تمھیں نہیں ہمدردی ہوگی تو اور کس کو ہوگی..

رزم کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا... یشار بھی پاؤں جھلا کر ابلتے اشتعال کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا.... پر مجبوری یہ تھی کہ وہ ان بکواس کرتے بے حس لوگوں کو حقیقت نہیں پتا سکتے تھے کسی صورت نہیں..

نازیہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں.. عابد حسین کے کندھے اچانک بہت جھک گئے تھے.منال اور زری اندر کھڑکی سے پھوٹ پھوٹ کر روتے اپنی بہن کا تماشا لگتے دیکھ رہیں تھیں پر افسوس کچھ کر نہیں سکتی تھیں.

سب کو پتا تھا کے ماسٹر عابد صاحب کا گھرانہ کتنا شریف تھا مگر اپنے مطلب کے کیلئے خود غرض لوگ آگ اگل کر ان پر کیچڑ اچھال رہے تھے.

خاموش ہو جائیں آپ... حادثہ ہوا تھا ان کے ساتھ... کچھ بھی مت بولیں.. رزم پھر غرایا..

اے لو میاں پاگل سمجھ رکھا ہے کیا... اگر حادثہ ہوتا تو یہ یوں پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے پھرتے اس حرافہ کو... بس بہت ہو گیا.. اب اگر اس محلے میں رہنا ہے تو اس بدچلن کا میرے بھتیجے سے نکاح ہوگا نہیں تو ہم اس گند کو محلے میں نہیں رہنے دیں گیں..ساری تیاری کر کے آئے ہیں ہم... مولوی صاحب بھی ساتھ ہیں... انکار کی کوئی صرت نہیں ہے... یہ کہہ کر وہ فرعون عورت تمسخرانہ اور فاتحانہ سی ہنسی ہنس دی تھی.. جیسے کہہ رہی ہو دیکھا پھنس گئی چڑیا جال میں ...

سب نے اس عورت کی ہاں میں ہاں ملائی تھی.. ماہ رخ تو سن ہوئے وجود کاور سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بے تحاشا روئے جا رہی تھی ..

اگر یہ لڑکی اتنی ہی بدچلن ہے تو اپنے بھتیجے کے لئے ہضم کر لیں گی آپ اس کو... ربش .... یہ بات تو یہاں کھڑے کسی گدھے کو بھی پتہ چل جائے گی کہ یہاں کیوں اور کس لئے یہ تماشہ لگایا جا رہا ہے...اور رہی بات اس لڑکی کی تو اسے میرے نام سے

بدنام کیا جا رہا ہے تو اس کا نکاح کسی اور سے کیسے ہو سکتا ہے... میں ابھی اور اسی وقت آپ لوگوں کے سامنے اس سے نکاح کروں گا.. اب کسی نے زبان کھولنے کی کوشش کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا.. رزم دھاڑا تھا... سب کو سانپ سونگھ گیا تھا..

وہ عورت بازی پلٹتے دیکھ کر ناگن کی طرح پھنکار رہی تھی..

رزم نے قیصر کو اشارہ کیا... قیصر نے عابد کے کان میں کچھ کہا...

یشار حیرت سے اپنے دوست کو دیکھ رہا تھا جس نے کبھی شادی نا کرنے کی قسم کھا رکھی تھی.. مگر آج شاید اس کے دل پر ضرب پڑ چکی تھی.

اور پھر وہیں سب کے سامنے لان میں کین کی کرسیوں پر بیٹھ کر مولوی صاحب نے ان دونوں کا نکاح پڑھویا...

اور پھر جب مولوی صاحب نے ماہ رخ سے پوچھا..

تمھیں یہ نکاح رزم علی جعفری سے با عوض پچاس لاکھ حق مہر قبول ہے.. وہ جو نازیہ بیگم کے پہلو میں سہمی بیٹھی تھی.. بہت زور سے نازیہ بیگم کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبوچے تھے.. رزم بہت غور سے بلیک ہڈی کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے اس کا اپنے نام ہو جانے کے خوف وہراس کو دیکھ رہا تھا.

قیصر نے مضبوطی سے اس کے نازک کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا.. اس نے بمشکل ہاں میں سر ہلایا تھا...

کانپتے ہاتھوں سے چادر میں لپٹی وہ سائن کر کے تا حیات اپنا آپ رزم علی کے نام کر چکی تھی..

..نازیہ بیگم اٹھی اور اس کے نیم جان وجود کو گھسیٹتیں اندر لے گئی تھیں

رزم پھر غرایا... اب دیکھ لیا ہے تماشہ تو سب تشریف لے جائیں... اور اگر دوبارہ کوئی غیر متعلقہ شخص مجھے اس دہلیز پر قدم رکھتے نظر آیا تو ٹانگیں سلامت نہیں چھوڑوں گا..

اپنے پلان کے فیل ہو جانے پر وہ سب کمینے لوگ بکتے جھکتے وہاں سے دفعہ ہوچکے تھے..

رزم یشار اور قیصر عابد کے ساتھ اندر داخل ہوئے..

عابد بھائی آپ لوگ اپنے کمرے میں چلیں... مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے.. یشار اور رزم تم لوگ بھی آؤ.

وہ عابد کے کمرے میں آئے تو قیصر نے ان کے متعلق انھیں سب کچھ بتا دیا... ان کے ہر سچ سے آگاہ کر دیا...

نازیہ اور عابد کی آنکھیں تشکر کے احساس سے نم ہو چکیں تھیں..

نازیہ بیگم نے رزم کو پاس بلایا.. اس کا ماتھا چوما اور سر پر پیار دیا...

تمھارا بہت شکریہ بیٹا ایک تو تم لوگ حرا کے بھتیجے ہے.. مجھے تم لوگوں کی تعلیم و تربیت پر فخر ہے دوسرے تم اس قوم کے جانباز سپاہی ہو...نا صرف میری بیٹی کی جان اور عزت کی حفاظت کی بلکہ اب بھی ہمیں رسوا ہونے سے بچا لیا... میں نے یقیناً کوئی بہت نیک کام کیے ہوں گے جو یوں میری بیٹی کے نصیب جگمگا اٹھے ہیں.. عابد نے نم سے لہجے میں فخریہ کہا تھا..

کم آن انکل... شرمندہ مت کریں.. پلیز یہ تو ہمارا فرض تھا اور رہی اب کی بات تو..... میری وجہ سے اسے بدنام کیا جا رہا تھا... اب وہ میری زمہ داری اور میری عزت ہے.. اس کی طرف اٹھنے والی ہر انگلی کاٹ دوں گا میں...

عابد بھائی ابھی ماہ رخ کی تعلیم مکمل ہونے دیں.....پہلے میں نے منال کا سوچا ہے..... اسے رخصت کر کے ہم پھر ماہی اور زری کے بارے میں سوچیں گے...

زری کے نام پر یشار کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

یشار اور رزم جا چکے تھے... تو قیصر نے عابد سے منال کی کے بارے میں بات کی

پھر کچھ اور ضروری باتیں کر کے وہ وہاں سے نکل آئے تھے.

یشار مسلسل اسے گھور رہا تھا..

کیا؟... کیوں گھور رہے ہو...

کچھ لوگوں نے قسم کھائی تھی شادی ہی نہیں کریں گے.... یشار نے چھیڑا

یشار... پلیز.. میں نے ایسا کیوں کیا... یہ مجھے بھی نہیں معلوم ابھی اور.... پلیز تم بھی نا پوچھو...

گھر آکر انھوں نے شمس کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا تھا... خوش تو وہ بھی تھا... اسے رزم پر فخر محسوس ہوا... اور یوں بھی اب وہ گھر تو اس کے لئے خاص تھا تو وہ اس کے گھر کے افراد کی فکر کیوں نہیں کرتا...

ٹارچر سیل میں وہ اپنے مخصوص حلیہ میں لال انگارہ آنکھیں لئے ہاکی ہاتھوں میں مخصوص انداز میں گھماتے... میڈم کو گھور رہا تھا...

...اس کے دائیں بائیں زونی اور رزم کھڑے تھے

..لیکن وہ اطمینان سے بیٹھی تھی

زونی نے اس عورت کی چمڑی ادھیڑ دی تھی پر وہ یہ عورت جانے کس مٹی کی بنی تھی... ایک لفظ نہ منہ سے پھوٹی..

ابھی میری ہاکی نے کسی خاتون پر زور آزمائی نہیں کی... نا ہی مجھے خواتین پر ہاتھ اٹھانا ..پسند ہے

مگر یہ زونی ہے.. اب لحاظ نہیں کرے گی اسی لئے خیرت چاہتی ہو تو جلدی سے منہ ..کھول دو.یشار کا لہجہ سرد تھا

تم کچھ بھی کر لو.. میں کچھ نہیں بتانے والی... وہ تمسخرانہ بولی.

رزم ..... ابھی تک جو ندا اور ردا کو حفاظت سے اپنے پاس رکھا ہوا تھا.... ایسا کرو انھیں ایس اے کے کسی اڈے پر پھینک آؤ..

یشار کے ہر لفظ پر میڈم کے طوطے اڑے تھے.....

اے خبردار تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹیوں کو ہاتھ لگانے کی..

جیسے تمھاری رہی ہے.... دوسروں کی بیٹیوں کو ہاتھ لگوانے کی...وہ سکون سے بولا

اور سنو... ان معصوموں کو تو پتہ بھی نہیں ان کی ماں کیسے کیسے کالے دھندے چلاتی ہے.. پہلے ان کو ساری حقیقت بتانا اور پھر کہنا کہ اب تم جس جہنم میں پہنچنے والی ہو وہ صرف اور صرف تمھاری ماں کا کیا بھگتنے والی ہو.. یشار کا لہجہ سرد تھا..

میرا نام شازیہ سعید ہے... ایس اے کے لئے کام کرتی ہوں... ایس اے کسی ایک بندے کا نام نہیں ایک نیٹ ورک کا نام ہے... جس کی جڑیں بہت مضبوط ہے.. کچھ بندوں کی ڈیٹیلز میں بتا سکتی ہوں... اور پھر وہ طوطے کی طرح فر فر بولتی گئی.

...دن بہت بوجھل سے تھے... وہ دونوں ہی کالج نہیں جا پائیں تھیں

اب بھی ماہ رخ کسلمندی سے بستر پر لیٹی اپنا مستقبل اس سڑیل نکمے آوارہ کے ساتھ سوچ رہی تھی.

..اس کے مطابق وہ ایک بگڑا امیرزادہ تھا.. نکما

اس پر متضاد اس شخص کا خوف جو اس کے دل و دماغ میں بیٹھا تھا... ایک سیکنڈ میں تو وہ گلا دبا دیا کرتا تھا

...اففففف.. رو رو کر آنکھیں بھی خشک ہو چکی تھیں

کہاں پھنس گئی... جب فون رنگ ہوا... اس نے یونہی فون کی جانب دیکھا تو پرائیویٹ نمبر لکھا ہوا تھا.

جب فون مسلسل چنگھاڑتا رہا.. تو اس نے بے زاری سے فون یس کر کے کان کو لگایا.

کون؟

...رزم بات کر رہا ہوں

کون رزم؟ .... وہ شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی اس لئے پوچھ بیٹھی. مگر اس کا یہ سوال سن کر سامنے والا ضرور جھنجھنایا تھا.

....تمھارا شوہر رزم علی..... یادداشت واپس آئی کہ آکر شکل دکھاؤں... ڈارلنگ

ماہی اچھلی...... فون ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا.

آپ..........آ.......

جی میں.... یہ پوچھنے کے لئے فون کیا کہ کالج کیوں نہیں جا رہیں...

آپ کو کیا مطلب.... میں کالج جاؤں یا نا جاؤں... اب کے ماہی کو بھی غصہ آیا.

مجھے ہی تو مطلب ہے مسز رزم علی.. کیونکہ تمھاری رخصتی کالج جانے یا نا جانے پر ڈیپینڈ کرتی ہے... پھر اگر نہیں جانا کالج تو آ جاؤں رخصتی لینے...

نن.........نہیں... بلکل. نہیں.... اس کی روح فنا ہوئی تھی.. وہ اس شخص سے جان چھڑانے کے پلان سوچ رہی تھی جبکہ وہ تو جان کو ہی آ رہا تھا...

مجھے نہیں رخصتی کروانی... اور مجھے کالج بھی نہیں جانا... آخر بے بسی کے احساس سے وہ سسک پڑی...

رزم اس کے بھیگتے لہجے کو محسوس کر چکا تھا پر اس ٹائم کمزور پڑنے کا مطلب تھا قیصر کو مایوس کرنا جس نے اسے یہ زمہ داری سونپی تھی کہ وہ کسی کی بات نہیں مان رہی لہذا رزم اسے ایگری کرے کالج جانے کے لئے.

کیوں... کیوں نہیں جانا...

مجھے ڈر لگتا ہے....

پہلے کچھ ہوا کیا جو اب ہوگا... صبح کالج کے لیے تیاری کر لینا.. نہیں تو پھر دوسرا آپشن تو موجود ہی ہے ڈئیر وائفی.

آپ مجھے ایسے دھمکا نہیں سکتے... میں دونوں ہی آپشن ماننے سے انکار کر رہی ہوں... میں آپ سے نہیں ڈرتی...

یہ کہہ کر وہ اپنے گھر میں شیرنی بنی بیٹھی فون بند کر چکی تھی...

..یہ جانے بغیر کے سامنے والے کا دماغ گھما چکی تھی اور اب اس کی شامت آنی تھی

.ادھر زری اپنے کمرے میں بیٹھی بے دردی سے انگلیاں چٹخا رہی تھی

..وہ جانتی تھی کہ یش اب بھی اس کا پیچھا کرتا ہے سائے کی طرح

.اب بھی اس کے کمرے میں آتا ہے

..اسے پتہ چل جاتا تھا محسوس ہوتا تھا

..اور آج تو اس کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں ایک ڈائمنڈ رنگ موجود تھی

جسے وہ اتارنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی مگر رنگ پہنانے والے کی طرح ڈھیٹ

.تھی.......... شاید.......... اتر کر نہ دی

اب تو انگلی بھی لال سرخ ہو کر دکھنے لگی تھی پر رنگ نے نہیں اترنا تھا نا اتری

..اس شخص کی ہمت بڑھتی ہی جا رہی ہے

..اسے کسی بھی طرح روکنا ہو گا

...اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں... جو کوئی گہری نظر سے دیکھنے میں مصروف تھا

..وہ نوال کو کاٹ میں سُلا کر ابھی اٹھی تھی کے دراوزے پر ہلکی سی ناک ہوئی

..اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو عابد حسین اندر آ رہے تھے

ارے بابا یہ کیا بات ہوئی اگر کوئی کام تھا تو مجھ سے کہہ دیتے.. میں آ جاتی... منال خفا ہوئی.

..انھوں نے مہربان سی مسکراہٹ سے اسے ساتھ لگایا

.کوئی بات نہیں بیٹا... ادھر آؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

...جی بابا حکم کریں

..وہ دونوں صوفے پر بیٹھے

بیٹا میں گھما پھرا کر بات نہیں کرنا چاہتا.. سیدھی بات کروں گا... حرا کا بھتیجا ہے شمس... وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے.. قیصر نے مجھ سے بات کی ہے... بہت عزت اور احترام سے اتنے بڑے آدمی نے تمھارا رشتہ مانگا ہے... مجھے تو کوئی قابل ...اعتراض بات نہیں لگی تمھاری کیا رائے ہے

.منال کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی..بے چینی سے پہلو بدلا

...بابا آپ انکار کر دیں.. مجھے یہ شادی نہیں کرنی

اور اگر ایک باپ اور ایک دوست ہونے کی حیثیت سے میں انکار کی وجہ پوچھوں تو کیا تم مجھے بتاؤ گی..

..بابا بس آپ انکار کر دیں

..بیٹا میں نے وجہ پوچھی ہے

...بابا آپ حقیقت نہیں جانتے

Urdu Novels Ghar

اگر تم نوال سے اس کے نکاح کی بات کر رہی ہو اور اس ایکسیڈنٹ کی تو قیصر نے مجھے شروع دن سے ہر بات بتا دی تھی..

منال کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا..

بابا آپ پھر بھی مجھ سے یہ سب کہہ رہیں ہیں وہ شخص میری بہن کی موت کا زمہ دار ہے... قاتل ہے اور مجھے اس سے نفرت ہے... منال سسک پڑی.

بری بات بیٹا.. بہت بری بات.. میں نے تمھاری تربیت ایسی تو نہیں کی.کہ تم اللہ کی لکھی مصلحت پر کوئی سوال اٹھاؤ یا کوئی بھی انسان کسی اچانک ہوئے حادثے کا زمہ دار نہیں ہو سکتا... یہ سب تقدیر کے کھیل ہیں.. تم قسمت کا لکھا اس بیچارے کے سر نہیں تھوپ سکتی جس نے ایک دن پہلے اپنی زندگی میں بہت محبت سے شامل کی ہوئی

اپنی بیوی کھو دی.نوال بس اتنی ہی زندگی لکھا کر آئی تھی.. اس میں اس کا کوئی قصور نہیں... تو تم اسے قاتل کہہ کر گناہ گار مت بنو...

..تمھارے انکار کے یہ جواز انتہائی بودے ہیں.. اب اگر کوئی اور اعتراض ہے تو بتاؤ

..منال نے بے بسی سے لب کچلے... بابا میں شادی ہی نہیں کرنا چاہتی

یہ بھی کوئی بات نہیں ہوئی... دیکھو بیٹا تم مجھ پر بوجھ نہیں...کوئی بھی بیٹی اپنے باپ پر بوجھ نہیں ہوتی.میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں.. تمہیں سہارا دینے کو تمھارا تو کوئی بھائی بھی نہیں ہے. شادی تو رسمِ دنیا ہے.. جو کہ نبھانا پڑتی ہے.. میں تمھیں اپنے گھر کا کر دوں تو ماہی اور زری کا سوچوں گا.. تم لوگوں کو بے سہارا چھوڑ کر دنیا سے جانا نہیں چاہتا... تم لوگوں کو اپنے اپنے گھروں میں بستے دیکھ کر ہی چین سے مر پاؤں گا..اور وہ شخص تو ہے ہی بہت اچھا اپنی محبت کی قربانی دے کر اپنی ماں جیسی پھپھو کا گھر ..بسایا.. اور سب سے بڑی بات وہ نوال کو اپنا نام دے کر اپنانا چاہتا ہے

.بابا پلیز....... وہ رو دی

میری بیٹی بہت سمجھدار ہے.. یقیناً ہر پہلو پر غور کر کے مجھے فیصلہ سنائے گی...اور ...اپنے بابا کو مایوس نہیں کرے گی

منال کو ایک ہفتے پہلے کا تماشہ یاد آیا... جو کہ لوگوں نے اپنی اپنی غرض کو پانے کے لئے عابد حسین کی بیٹی کا لگا دیا تھا..اور اگر ان کے بابا کو کبھی کچھ ہو جاتا تو دنیا تو بھیڑیوں کی طرح انھیں نوچ کھائے گی. اور تو اور وہ اپنی بہنوں کی بھی شادی میں رکاوٹ بنتی..اور اس کی اپنی بیٹی کا کیا مستقبل تھا. کچھ نہیں ....اپنے باپ کے جھکے کندھے یاد آئے.. ...اور ایک سیکنڈ لگا زندگی کا عذاب ناک فیصلہ کرنے میں

وہ اٹھ کر جھکے کندھوں سے وہاں سے نکلنے والے تھے جب منال نے دھیمے سے انھیں پکارا تھا.

..بابا. میرے لئے جو آپ مناسب سمجھیں... مجھے منظور ہے

...عابد خوشگوار سی حیرت سے مسکرائے.. اس کے سر پر پیار دیا... اور کمرے سے نکلے

این مینشن میں اس وقت جشن کا سا ماحول تھا.. یشار زونی.نائفہ، محسن اور رزم کھڑے ہو کر ہاتھ لہرا لہرا کر تیز میوزک پر جھومنے میں مصروف تھے.

.شمس چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا بیٹھا ان کی کاروائیاں دیکھ رہا تھا

حرا بھی تالیاں بجا کر ان کا ساتھ دے رہی تھی

پاس کھڑا اعظم بھی ہنس رہا تھا.

جب سے قیصر نے اطلاع دی تھی.. کہ منال نے ہاں کر دی ہے اور قیصر نے اس جمعے کو سادگی سے نکاح طے کر دیا تھا...

تین دن باقی تھے..

پھر انھوں نے تیاریاں کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی.. یشار نے بہترین انٹیریئر ڈیزائنر سے شمس کے کمرے کی سیٹنگ کروائی تھی.... وہ سب بہت خوش تھے.

زری اور ماہی تو اچھل ہی پڑی تھیں منال کی شادی کا سن کر.. بہت خوش ہوئیں تھیں.... پھر دونوں کی خوشی پر اوس پڑی تھی جب زری کو پتا چلا کے منال آپی کی شادی یشار کے بڑے بھائی کے ساتھ ہے..

اور ماہی کو پتہ چلاکہ منال آپی کی شادی رزم کے بڑے بھائی کے ساتھ ہے..

دونوں کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے..

رشتہ داری ہونے کے باعث ان کا سامنا بار بار ہونے والا تھا. اففففففف

لیکن اس کے باوجود وہ منال کےلیے بہت خوش تھیں. بہت زیادہ.

اسی لئے نازیہ بیگم کے ساتھ مل کر تیاریاں کروانے لگی.

آج جمعہ کا دن تھا اور بے حد افراتفری تھی... حرا اور بچے تیار تھے.....

یشار اور رزم نے وائٹ شلوار قمیض کے اوپر بلیک ویسکوٹ پہنی تھی.. چمکتی ڈائمنڈ کے ڈائل والی گھڑی ڈالے . جیل سے بالوں سیٹ کیئے.. سن گلاسز لگائے وہ وڈیرے بنے کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے.

شمس بھی بلو تھری پیس میں وائٹ شرٹ پہنے صوبر سے انداز میں شہزادہ لگ رہا تھا..

حرا نے ان کی نظر اتاری تھی.

تقریباً دو بجے کے قریب وہ گھر سے نکلے تھے..

زری اور ماہی منال کو لئے کمرے میں گھسی ہوئیں تھیں.. پارلر والی اس بے زار سی دلہن کو چار چاند لگانے میں مصروف تھی جس نے ریڈ اور بلو کمبینیشن کا بھاری کامدار لہنگا پہنا ہوا تھا. دلہن یہ ہرگز پہننا نہیں چاہتی تھی.. مگر کیونکہ یہ دلہا کی طرف سے آیا تھا اسی لئے

ماہی اور زری نے مہندی بھی زبردستی لگائی تھی اسے.منال پر انوکھا ہی روپ آیا تھا..چھوٹی نوال بھی ریڈ لہنگا پہنے تیار تھی.

دلہن کو تیار کر کے پالر والی نے انھیں تیار کیا... اورنج کرتیاں گھٹنوں تک جاتی نیچے پٹیالہ شلواریں.دوپٹے سیٹ کیے .. ہائی ہیل... ہلکا میک اپ.. بالوں کے خوبصورت سٹائل.. وہ آسمان سے اتری پریاں لگ رہیں تھیں.

مہمانوں میں بس اس کی پھپھو اور سمیر شامل تھے... سمیر بھی گرے ٹوپیس میں اچھا خصا ہینڈسم لگ رہا تھا...

تبھی قیصر نے آکر بتایا کہ دلہا والے آگئے..عابد اور نازیہ بھی سواگت کےلئے آگے بڑھے

وہ پھول لے کر ان کے سواگت کےلئے بھاگیں...جو کہ ان پر پڑی نظروں کی وجہ سے پل صراط سے گزرنے کے مترادف مشکل ہوا.. یشار مبہوت سا اپنی تاشی کو دیکھے گیا.یہ

جانے بغیر کے وہاں اس کا شوہر موجود ہے تاشی کو دیکھنے کا حق صرف اس کا ہے.. وہ نروس سی ہو کر پہلو بدلتی رہی.. مگر یشار کی نظریں ہٹ کر نہیں دے رہیں تھیں.

ادھر ماہی بھی بے چین سی تھی.. اس سڑیل کی نظریں خود پر محسوس ہو رہیں تھیں مگر جب وہ دیکھتی تو وہ کہیں اور متوجہ ہوتا...

وہ آکر لاؤنج میں بیٹھے... سب موجود تھے.. حرا کے چہرے پر انوکھی ہی خوشی تھی..... حرا نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ دنیا کی ہر چیز منال کے لئے خرید لیتی. انکی جانب سے لائے گئے مٹھائیوں اور پھلوں کے ٹوکرے تحفے.. ڈھیرو ڈھیر بری کا سامان. رضیہ بیگم تو حیرت سے دنگ ہی تھیں . اور مرعوب ہوئیں ..

وہ دونوں دلہن کے پاس اوپر چلی گئیں...

نکاح ہوا... ہر طرف مبارک کی صدا بلند ہوئی...

کھانا کھایا گیا..

ان دونوں نے اوپر منال کے ساتھ کھانا کھایا... نا نا کرنے کے باوجود ان دونوں نے منال کو کھلا دیا......

نائفہ آئی تھی نازیہ بیگم کا پیغام دینے...

آپی برائیڈل کو نیچے لے آئیں... دادو بول رہی ہیں..

اوکے ہم آتے ہیں... آپ جاؤ...

اوکے......

زری تم آپی کو لے کر جاؤ... نوال سو رہی ہے.. میں اس کے پاس ہوں... کبھی اٹھ کر رونے لگے اور سیڑھیوں کی جانب نا نکل آئے..

اوکے..... زری نے منال کو تھاما اور نیچے کی جانب بڑھی. شمس کی نظر سیڑھیوں کی کانب اٹھی اور پلٹنا بھول ہی گئی... سوگوار سی دلہن بنی وہ سیدھا اس کے دل میں اتر گئی...

زری نے لاکر اسے شمس کے پہلو میں بٹھایا تو وہ زرا سمٹ کر فاصلے پر بیٹھ گئی...

...شمس کو ہنسی آئی

ان کی جانب سے آیا فوٹوگرافر دھڑا دھڑ تصویریں بنا رہا تھا جب اس نے کہا سر برائیڈل کے تھوڑا کلوز ہوکر بیٹھیں..

.منال کے ہوش اڑے.. شمس کے چہرے پر گہری مسکان تھی

..اے منال چندا شرما کیوں رہی ہو تمھارا شوہر ہے.. جیسا یہ فوٹو کھینچنے والا کہتا ویسے کرو

منال نے پہلو بدلا. شمس قریب ہوا اور اپنا بازو صوفے کی پشت پر رکھا. جب شمس کا بازو منال کے کندھے کی جگہ پر ٹچ ہوا. اس نے سانس بھی روک لی.. شمس کو قہقہہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا.

سب نے دلہا دلہن کے ساتھ تصوریں بنوائیں.. پہلے عابد اور نازیہ بیگم... پھر حرا اور قیصر... اور پھر جب رضیہ بیگم نے کہا کہ

بیٹا زرا میرے بیٹے اور بہو کی بھی اچھی سی بنانا... زری ادھر آؤ... انھوں نے زری کو ...منال کے ساتھ بٹھایا... پھر اس کے ساتھ سمیر بیٹھا

تو اس محفل میں بیٹھے ایک شخص نے پہلو بدلہ اور آنکھیں خون رنگ میں نہا گئیں...کہ .تاشی بھی تیکھی نظروں سے دیکھتی خوفزدہ ہوئی تھی

..یشار فوراً وہاں سے اٹھ کر لان میں نکلا تھا

واقعی عشق اتنا آسان نہیں تھا... اس وقت یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کو ..سلگتے کوئلوں کی بھٹی میں جھونک دیا ہو

باہر کین کی کرسی پر بیٹھا۔۔اپنے مخصوص سٹائل میں پاؤں جھلاتا۔۔ اندر اٹھتے اشتعال کے طوفان کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا..

جب وہ دشمنِ جاں اندر سے نکل کر پیچھے بنے چھوٹے سے سٹور روم کی طرف جاتی دکھائی دی. وہ تن فن کرتا اٹھا تھا جیسے اس میں سارا قصور تاشی کا ہو

اس کے پیچھے آیا..

وہ جو اپنے دھیان میں منال کا رکھا گیا سامان لینے یہاں آئی تھی آگے بڑھی...پر سامنے ہی پڑی الماری کو ٹوٹا لٹکا ہوا شیشہ نہیں دیکھ سکی... جو کہ سینڈل میں مقید سیدھے پاؤں کے بائیں جانب بری طرح پیوست ہوا تھا..

ہلکی سی چیخ مار کر وہ بیٹھتی چلی گئ.. یشار جو غصے میں اس کے پاس آ رہا تھااس کی چیخ سن کر بھاگ کر اس کے پاس آیا..اس کی ڈبڈباتی آنکھیں دیکھ کر تڑپا

کیا ہوا تاشی.......رو کیوں رہی ہو..؟

...اس نے اپنا خون میں نہایا پاؤں اس کے سامنے کیا

..تو یشار نے سختی سے دانتوں تلے لب دبائے

تاشی دیکھ کر کیوں نہیں چلتیں... سٹارٹ سے لاپرواہ ہو یار اور تمھیں پتہ بھی ہے تمھاری تکلیف مجھے ہرٹ کرتی ہے... یہ کہہ کر اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر پاؤں سامنے ...کیا... سینڈل کا احتیاط سے سٹیپ کھول کر اتار دیا

اپنی ہاکی سے دشمنوں کے چہرے بگاڑنے والا اپنی تاشی کے پاؤں کو یوں چھو رہا تھا.. ..جیسے وہ موم کا بنا ہو

..اس نے رومال نکال کر زخم پر رکھ کر ہلکا دباؤ دیا تاکہ خون رک سکے

تاشی نے ایک سسکی بھری.. آنسو ٹوٹ کر نیچے گرا

...ی..........یش... مجھے درد ہو رہا ہے

...یشار نے چونک کر اسکے کپکپاتے پنک گلوز لگے لبوں کو دیکھا...اور فوراً نظریں چرائیں

تاشی... ریلیکس بلیڈنگ رک چکی ہے... اس نے اپنی پاکٹ سے سنی پلاسٹ کے تین چار سٹریپ رب کر کے زخم پر لگا دیئے.. اور مخملی نازک پاؤں میں سینڈل پہنا کر پھر سٹیپ لگا دیا...

اوکے ہمت کرو.. اٹھو..... اس نے اپنا چوڑا مضبوط ہاتھ آگے بڑھایا... جو کہ تاشی نے بلا جھجھک تھام بھی لیا تھا... بھلا وہ کیوں جھجھکتی وہ تو بچپن سے عادی تھی اسکا ہاتھ تھام کر چلنے کی..

...کیا کرنے آئیں تھیں یہاں.. اسے لا کر کین کی کرسی پر بٹھایا

...منال آپی کا سامان لینے آئی تھی

کدھر رکھا ہے؟

....وہ....... الماری کے پیچھے پڑا ہے بیگ

...اوکے میں لے کر آتا ہوں

..یہ کہہ کر وہ سٹور کی جانب جا چکا تھا...جب اندر سے سمیر اس کی جانب آتا دکھائی دیا

..مامی کہہ رہیں ہیں کہاں رہ گئی ہو زری.... آئی نہیں ابھی تک

...وہ.. مجھے چوٹ لگ گئی تھی.. اس نے پاؤں کی جانب اشارہ کیا

...اوو.... یہ کیسے ہوا.. چلو میں تمھیں اندر لے کر چلوں.. سمیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

....نہیں... اٹس اوکے.. میں خود چل سکتی ہوں

یشار جو کہ سامان لے کر باہر نکلا تھا تاشی کو اپنا ہاتھ اسے تھمانے سے انکار کرتے دیکھ

...ایک مرتبہ پھر گہرا سا مسکرایا تھا

..چلو.. اندر... وہ سامان لے آئے .

اسے سمیر کا محبت سے اپنی جانب دیکھنا بھی عجیب سے احساس سے دوچار کر رہا تھا

.اسی لئے اس کا دھیان دوسری جانب بٹانے کو بولی

...چلو چلتے ہیں

....وہ آہستہ آہستہ چلتی اندر کی جانب بڑھی. اپنے رویے پر بلکل غور کیے بغیر

انکل ماہ رخ کدھر ہے.. قیصر انکل نے کہا وہ کالج نہیں جانا چاہتی.. میں نے اسے فون کیا مگر پھر بھی اس نے انکار کر دیا.. میں ایک مرتبہ پھر اس سے بات کرنا چاہتا ہوں...

رزم نے عابد صاحب سے کہا

ہاں بیٹا ہم بھی کوشش کر چکے ہیں پر وہ مان کے نہیں دے رہی..اپنے کمرے میں ہوگی بیٹا اسے ضرور ایگری کر لینا.. اس حادثے کی وجہ سے سے اپنا فیوچر برباد کرنے پر تلی بیٹھی ہے..

جی ضرور انکل....... بظاہر فرما برداری سے بولا لیکن دل میں اس کا دماغ ٹھکانے لگانے کی نیت سے اوپر کی جانب بڑھا...

وہ کمرے میں آیا.. کمرے کو لاک کیا.. مگر وہ اپنے ہی خیالوں میں صوفے پر بیٹھی بے دردی سے انگلیاں چٹخا رہی تھی...نک سک سی تیار ہوئی بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی..

...میرے بارے میں سوچ رہی ہو... ڈئیر وائفی

..وہ حواس باختہ سی ہو کر اٹھی تھی...اسے سامنے دیکھ کر روح فنا ہوئی

..آپ... آپ میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں

.

کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تو میں ان کی بریوری چیک کرنے آیا تھا. رزم اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں دیکھ کر تمسخرانہ سا بولا..ہاتھ باندھے کھڑا وہ اس کو جانچ رہا تھا

چلیں اچھا ہے. آپ خود ہی آگئے مجھے بھی آپ سے بات کرنی تھی. اب وہ کانفیڈینس بحال کرتی بولی.. اب جبکہ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے تو آپ مجھے ڈائیورس دے دیں.

واٹ....... رزم دھاڑا تھا... وہ پھر سہمی.. کیا کہا ابھی زرا دوبارہ کہنا...رزم نے اسکے بازو دبوچے کھینچ کر اپنے سامنے کیا.

.........وہ....مم. میں نے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ

..کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں تو... کھیل سمجھ رکھا ہے کیا نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کو

...مم.. میں آ....آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی .

کیوں؟

کیونکہ آ... آپ بب... بہت برے ہیں... رزم کی نظر اس کے پنک گلوز لگے لبوں پر ٹھہریں.

..کچھ زیادہ ہی نہیں بولنے لگی ڈئیر وائفی.. چپ کرواؤں کیا

وہ اپنے بازوؤں سے اسکے آہنی ہاتھ ہٹانے کی کوششوں میں ہلکان ہو گئی.. مگر وہ پتھر بنا کھڑا رہا.

کیا کریں گے آپ.. گلا دبائیں گے.. دبا دیں.. ایک ہی مرتبہ مار ڈالیں مجھے.. بازوؤں کی تکلیف سے آنکھیں بھر آئیں

نہیں اس مرتبہ تمھیں چپ کروانے کا انوکھا طریقہ ڈھونڈا ہے میں نے... رزم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی جانب کھینچا اس نے رزم کے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو اس کے اوپر گرنے سے روکا..

......کچھ بھی کریں.. میں آپ سے

اس کی بولتی بند ہوئی تھی.. آنکھیں پھٹ پڑیں جب رزم اچانک اس کی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اسکے نرم اورگداز لبوں پر جھکا تھا..

وہ تڑپی.... مچلی... پر سامنے والے کی گرفت آہنی تھی...آنکھوں سے آنسو جاری تھے

..رزم کے جانے کیوں پر برسوں کے بھڑکتے دل کو کچھ سکون ملا تھا

.جب اس کی سانس اٹکنے لگی تو رزم کو رحم آیا.. اور نرمی سے اسے چھوڑ دیا

.وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی.. اور سانس ہموار کرنے لگی

.رزم نے غور سے اس کے سرخ آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو دیکھا

یہ تو ایک چھوٹا سا ڈیمو تھا ڈارلنگ کل سے اگر کالج نہیں گئی تو سوچو رخصتی کے بعد کیا کیا کر کے تمھارا حشر بگاڑوں گا....

وہ کہتا باہر آیا...اپنے آپ کو کوس رہا تھا.. اس کے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے پنک لبوں کو دیکھ کر وہ بے خود اور بے اختیار کیوں ہو گیا تھا.. اتنا کمزور تو ہرگز نہیں تھا وہ..
وہ تو پہلے اس سے بدگمان تھی اب کیا سوچے گی اس کے بارے میں...

Shhhhiiiiiittttttttttt....

تو غصہ بھی تو اسی نے دلایا تھا علیحدگی کی بات کر کے.. وہ اب اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی.. وہ عزت تھی اس کی... وہ اس کے جسم و جاں کا مالک تھا...
تو وہ اتنی آسانی سے کیسے وہ سب کہہ سکتی تھی...

بے وقوف لڑکی....

رزم بڑبڑایا تھا...

منال کی رخصتی کے وقت ان سب کی آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں...

منال بھی نازیہ بیگم سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی..

اور پھر قیصر نے اسے گاڑی میں بٹھایا... تو وہ سمٹ کر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی.. نوال کو گود میں بٹھا لیا...

شمس اس کے ساتھ بیٹھا.. گاڑی چل پڑی..

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی... صرف نوال نے ہی شور مچا رکھا تھا.. وہ کنفیوز سی تھی..

شمس نے ہاتھ بڑھا کر نوال کو اپنی گود میں لے لیا.. منال نے پہلو بدلہ.. مگر ڈرائیور کے سامنے کچھ بول نہیں پائی. اسی لئے خاموش تماشائی بن گئ..

.وہ نوال کو گود میں لئے ایسے پچکار رہا تھا جیسے پتا نہیں کتنا مانوس ہوں ایک دوسرے سے

نوال بے بی... اب چاکلیٹ کھائے گی.. اس نے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے چاکلیٹ نکال

..کر نوال کو دی جسے وہ پاکر بے حد خوش ہو گئی

این مینشن میں ان کے استقبال کی شاندار تیاری تھی.. گیٹ سے لے کر شمس کے

..کمرے تک پھولوں کی راہ گزر بنا دی گئی تھی

...منال دل میں اپنی حالت پر خوب کلس رہی تھی

..مگر حرا اور قیصر کی وجہ سے خاموش تھی

..کچھ رسمیں کرنے کے بعد اسے کمرے میں لایا گیا تھا.. حرا اس کے پاس بیٹھی تھی

...پھر ایک مہربان سی عورت کمرے میں داخل ہوئی.. چہرے پر بہت نرمی تھی

منال ان سے ملو یہ شمس کے بہت ہی وفادار ملازم کم اور دوست زیادہ اعظم ان کی

بیوی سارا ہیں... اپنی اولاد نہیں ہے.. آج سے نوال کی دیکھ بھال یہ بہت محبت سے

کریں گی..مجھے پورا بھروسہ ہے ان پر. یہ بلکل ساتھ والے کمرہ نوال کےلئے سیٹ کروایا ہے شمس نے...

منال نے منع کرنا چاہا مگر اس نے دیکھا کہ کچھ دیر میں ہی نوال ان سے کس قدر مانوس ہو چکی تھی.ان کی آنکھوں میں بھی ممتا کا ایک جہان آباد تھا.. اسی لئے منال منع نہیں کر پائی..

جب نوال کھیل کر تھک چکی تو سارا اسے دوسرے کمرے میں لے گئ.

تم آرام کرو منال میں شمس کو بھیجتی ہوں.. حرا کی بات پر منال اندر سے لرزی تھی. حرا جا چکی تھی.وہ پریشان تھی. اس وقت باپ کا سوچ کر رشتے کےلئے ہاں کر چکی تھی... پر اب اس رشتے کو قبول کرنے میں اس کی روح فنا ہو رہی تھی.

جب کچھ دیر میں شمس بہت خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا..

منال اس عالیشان کمرے میں بیٹھی اس شخص کا انتظار کر رہی تھی جس سے اس نے زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کی تھی..

اس کا جی چاہا ہر چیز تہس نہس کر دے.

یہ قسمت نے کیا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ..

اس نے جھر جھری لی...

نوال تمھاری جگہ میں...

اور وہ اشتعال اور وحشت کی انتہاؤں پر پہنچی تھی اور اٹھ کر اسپیشل انٹیرئر ڈیزائنر سے سجوائےگیے روم کو تہس نہس کر دیا.

مسہری کے اردگرد لگائےگئے سارے پھول نوچ نوچ کر پھینک دیئے بیڈ شیٹ کھینچ کر نیچے پھینکی...

ڈریسنگ کے سارے پرفیوم اٹھا کر فرش پر پٹخے.

کچھ ہی لمحوں میں کمرہ یوں منظر پیش کر رہا تھا جیسے بہت بڑا ہوا کا بھنور وہاں سے گزر کر تباہی مچا گیا ہو..

اب وہ بیڈ کے کنارے فرش پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی.بس یہی سوچ روح فنا کر رہی تھی کہ

اگر اس نے مجھے چھونے کی کوشش کی تو..... تو میں خود کو آگ لگا لوں گی..میں کبھی اس کو اپنے قریب نہیں آنے دوں گی..

شمس جو بڑی دیر سے یہ سب اطمینان سے پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے دیکھ رہا تھا. جیسے معلوم تھا کہ یہی سب کچھ ہونے والا ہے..

..آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا

آہٹ پاتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا تھا......

مسز شمس.... شکر ہے اتنی عقل تو ہے.. میں نے ......Not bad ...... ہمم اس کمرے کو دیکھ کر کیا کرنا تھا. صرف اپنی وائف کو دیکھنا تھا. پر صد شکر کے تم نے اپنا حلیہ نہیں بگاڑا....

وہ اتنی سیریس سچویشن میں بھی بظاہر سنجیدگی سے کہتا اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا.

وہ بپھری شیرنی تیزی سے اٹھی.. ڈریسنگ کے سامنے جا کر خود سے ایک ایک چیز نوچ کر پھینکنے لگی. وہ چپ چاپ پیچھے کھڑا آئینے میں اس کا ہر انداز دیکھ رہا تھا.. جب چوڑیاں نوچتے ہوئے کافی ساری ٹوٹ کر اس کی نازک کلائی کو زخمی کر گئیں تھیں... منال کے منہ سے تکلیف سے سسکی نکلی اور خون کی بوندیں تیزی سے باہر آئیں...

اب شمس کا میٹر شارٹ ہوا تھا.. تیزی سے اس کی جانب بڑھا.. اسے اچانک بازوؤں میں بھر کر بیڈ تک لایا اور بیڈ پر پٹخا..

یہ کیا بدتمیزی ہے... وہ چلائی اور اس سے پہلے تیزی سے اٹھ کر بیڈ سے اترتی.. شمس اس پر جھک کر اس کے بازو بیڈ سے لگا چکا تھا..

دور رہیں مجھ... خبردار میرے قریب آئے... مجھے چھونے کی کوشش کی... چھوڑیں مجھے... وہ بہتی آنکھوں سمیت غرائی.

Don't you dare Mrs Shams khan.....

جو چاہوگی وہی ہوگا... اگر کہوگی قریب نا آؤ.... تو نہیں آؤں گا.. تمھاری مرضی کے بغیر نہیں چھوؤں گا تمھیں.. لیکن اگر خود کو نقصان پہنچانے کا سوچا بھی تو قریب بھی آؤں گا... اور روکوں گا بھی تمھیں... سمجھیں.اس نے جھک کر اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے...اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کا پیار بھرا لمس چھوڑا

وہ اس کے دہکتے لمس سے بے چینی سے مچلی... شمس نرمی سے پیچھے ہٹا.. دراز میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا

اور اس کی جانب بڑھایا..

مجھے ضرورت نہیں..

..ابھی ابھی جو اس نے تڑپتی سلگتی حرکت کی منال سرخ ہوئی بمشکل بولی

منال اپنے زخم صاف کر کے آئنٹمنٹ لگاؤ.. پھر اگر یہ کرنے میں قریب آیا تو تمھیں ہی شکایت ہوگی...

.شمس نے سنجیدگی سے کہا.. لیکن آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی

اتنے برسوں بعد یہ سونا اور برباد ہوا کمرہ آباد ہوا تھا اس کے دل کی طرح.. ایک سرور سا تھا جو رگ و پے میں سرائیت کر گیا تھا.

اسے چھیڑ کر... تپا کر شمس کو بہت مزا آ رہا تھا

..منال نے شرافت سے باکس تھام لیا.. اور اپنے زخم صاف کرنے لگی

کمرے میں اس کی چوڑیوں کی معنی خیز سی کھنک گونج رہی تھی... وہ اٹھی.. ڈریسنگ روم میں گئی.. باہر آئی تو سادے سے حلیے میں تھی.

وہ اندر گئی تو شمس نے کمرے کی کچھ حالت سدھاری.

شمس اپنا کوٹ اتارے بیڈ پر نیم دراز تھا.. اسے صوفے کی جانب بڑھتے دیکھ بھنا کر اٹھ بیٹھا..

مسز شمس بیڈ پر چلی آؤ... رائٹ ناؤ... کہا ہے نا.. کچھ نہیں کہوں گا... تو اعتبار کرو... نہیں کرو گی تو میں بھی خود کو نہیں روکوں گا....

منال جھنجھلائی... مگر اس ظالم کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا.. بیڈ کی ایک سائیڈ پر سمٹ کر لیٹ گئی ایک تکیہ اپنے اور اس کے درمیان رکھااور کمفرٹر سر تک تان کر سوتی بن گئی.

شمس کو ہنسی دبانا مشکل ترین امر لگ رہا تھا..

پرسکون اور لمبی سی سانس خارج کر کے سکون سے سو گیا...

...وہ اپنے بیڈ میں نیم دراز سے بے چینی سے ناخن چبا رہی تھی

نیند گرے آنکھوں سے کوسوں دور تھی.... اپنا آج کا رویہ جب فرصت میں سوچا تو خود

..پر بے تحاشا حیرت ہوئی

.وہ اس کے پیچھے سٹور روم میں آیا تھا..وہ تنہا تھے.. مگر وہ ڈری نہیں

..اس نے تاشی کے پاؤں کو ہاتھ لگایا.. تاشی کو عجیب نہیں لگا

.یش مجھے درد ہو رہا ہے.... کتنی آسانی سے اپنی تکلیف میں اس نے اسے پکارا تھا

اس نے تاشی کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا.. اسے ایک سیکنڈ کے لئے بھی جھجھک محسوس

..نہیں ہوئی اس کا ہاتھ تھامتے

.ایسا کیوں تھا

وہ پاگل ہونے کو تھی سوچ سوچ کر........ اور اپنے ہی شوہر کا ہاتھ اس نے تھامنے سے انکار کر دیا تھا.

..یش کا لمس اس کے لئے کیوں اتنا کمفرٹیبل تھا

اففففففففففففف.ابھی وہ ان سوچوں کے گرداب میں پھنسی بیٹھی تھی.جب وہ مانوس سی خوشبو والا ہیولہ کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا.

.گرین پینٹ پر گرین ہڈی... براؤن آنکھیں.. مگر اب وہ رومال نہیں باندھ کر آیا تھا

وہ ناچونکی نا ہلی نا سر اٹھا کر اسے دیکھا اسی اطمینان سے ٹانگیں فولڈ کیے کمفرٹر گود میں لئے بیٹھی ناخن ہی چباتی رہی.. کھلی سی ٹی شرٹ میں کندھوں پر بکھرے بال، سکارف گلے میں ڈالا تھا..

جانے کیوں............ نا اس کے آنے پر خوفزدہ ہوئی.. نا غصہ.... اور نا ہی اب تک اسے جانے کا کہا

یش آکر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا.اسے پتہ تھا جب اس کی تاشی بے حد اپ سیٹ ہوتی تھی تو ناخن چباتی تھی..

میرے بارے میں سوچ رہی تھیں.. تاشی

وہ سختی سے اس کی بات نہیں جھٹلا سکتی تھی.. کیونکہ وہ ایسا ہی کر رہی تھی جھوٹ بولتی تو اس کا یش سیکنڈز میں پکڑ لیتا.

معلما کے پاس ہمارے نکاح کی حقیقت پوچھنے گئی تھیں..؟

تاشی نے چونک کر سر اٹھایا..

میں نے بھی پوچھا تھا. ایک قاری صاحب سے.. اس نے کہا ہمارا وہ نکاح ویلڈ نہیں... یش کی آنکھوں میں بے تحاشا کرب تھا.

لیکن جانتی ہو مجھے کیا لگتا ہے... مجھے لگتا ہے تمھیں صرف میرے لئے بنایا گیا ہے... اس دنیا میں تم صرف میرے لئے آئی ہو.. میری ہو... صرف اور صرف میری... یش کی آنکھوں میں جنون اور دیوانگی سی تھی.

اور اس کے ہر لفظ پر تاشی جی جان سے لرز رہی تھی..وہ تو آگے اتنی الجھی بیٹھی تھی اب یش اسے اور پریشان کر رہا تھا.. فوراً اس کی آنکھیں بھیگی تھیں.

دنیا میں تم صرف میرے ساتھ کمفرٹیبل رہ سکتی ہو.. اپنا آج کا رویہ یاد کرو.. تم نے میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ کیوں تھمایا تھا تاشی.... جبکہ اسے منع کر دیا.

پلیز یش....... پلیز...... خاموش ہو جاؤ پلیز... تاشی نے وحشت زدہ سا ہو کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے.. دل کمبخت بغاوت پر اترتے ہوئے اس کی ہر بات پر ایمان لانے کو بول رہا تھا. اپنی اس حالت پر وہ بے تحاشا رو دی تھی.

یش چونکا... اور تڑپ کر بیڈ کے قریب آیا... تاشی روؤ مت پلیز.. میرا مقصد تمھیں ہرٹ کرنا نہیں تھا..اس کے کلون کی قریب آتی خوشبو تاشی کو اور بد حواس کر رہی تھی.. اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ آخر چاہتی کیا ہے.

یش نے گلاس میں پانی ڈالا اور اس کی جانب بڑھایا...

یہ لو تاشی....

وہ گلاس پکڑنے ہی والی تھی جب گلاس اس کے ہاتھ سے پھسلا اور پانی گود میں گرا.. وہ ہڑ بڑا کر بیڈ پر کھڑی ہو کر نیچے اترنے لگی تھی جب اس کا پاؤں کمفرٹر میں الجھا.. وہ اوندھے منہ فرش پر گرتی جب ایک مضبوط ہاتھ کی نرم مگر دہکتی گرفت اسے اپنے پیٹ پر محسوس ہوئی.. تاشی نے دونوں ہاتھوں سے اس کا کندھا تھاما.. اس کا پورا وزن یش کے کندھے پر آیا تھا.. مگر وہ اپنی جگہ سے آدھا انچ بھی نا ہلا تھا.

کھلے بال آبشار کی طرح اس کے کندھے پر گرے تھے.. یش نے نرمی سے اسے نیچے اترنے دیا.. اور فوراً اس کے پیٹ سے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا... مخصوص سٹائل میں ہڈی میں ہاتھ ڈالے تھے.

تم ٹھیک ہو تاشی...

دل پر تاشی کی قربت سے قیامت گزرنے کے بعد بھی وہ اطمینان سے اس سے پوچھ رہا تھا تاکہ وہ نروس نا ہو..

اس نے نفی میں سر ہلایا.. یش چونکا

...کیا مطلب تم ٹھیک نہیں ہو

نہیں میں ٹھیک ہوں.. دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں۔ توڑ کر باہر آئے گا..وہ بے حد گھبرا رہی تھی..اپنے آپ سے . وہ دھڑکتے دل کے شور سے گھبرا کر واش روم میں گھس گئی..اس کے کمرے میں ایک غیر اور اجنبی موجود تھا... آخر تاشی کو اس بات سے کوئی فرق کیوں نہیں پڑ رہا تھا.

یش نے ٹھنڈی اور پر سکون سی سانس۔ کھینچی۔ اپنے اندر... اپنا بایاں ہاتھ سامنے پھیلا کر دیکھا...... اور وہاں سے نکل آیا...

.ماہی شدید غصے سے پھنکارتی اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی

اس کی حرکت پر بار بار طیش آ رہا تھا

..بد تمیز، کمینہ، آوارہ ۔ لوفر کہیں کا

اتنے شدید غصے کے باوجود اس بے ہودہ انسان سے خوفزدہ ہو کر اس نے صبح کالج جانے

..کا ارادہ کر لیا تھا

.وہ لیٹنے لگی کہ فون رنگ ہوا

..نمبر دیکھا تو پھر حلق کڑوا ہوا

اونہہ.... بدتمیز... کمینہ... ایسی حرکت کرنے کے باوجود اسے لگتا ہے میں اس کے منہ

...لگوں گی

کان لپیٹ کر یونہی بیٹھی رہی.. فون رنگ ہو ہو کر اچانک خاموشی چھائی اور پھر میسج رنگ ہوا..

اس نے ڈرتے ڈرتے میسج اوپن کر کے ریڈ کیا تو پھر کانوں تک سرخ ہو گئی.

ڈارلنگ.... آئی تھنک تمھیں میرا دن کا پیار اتنا اچھا لگا کہ اب فون نا اٹھا کر مجھے ضد دلا کر تم وہ عمل دہرانا چاہتی ہو..

ماہی تلملائی.

افففففف سڑیل.... بدتمیز...

فون رنگ ہوا... تو بڑی شرافت سے اٹھا کر کان کو لگایا مگر خاموش رہی.

تو پھر کیا خیال ہے ڈئیر وائفی. کالج جانا ہے کہ میرے پاس آنا ہے... لہجہ بے حد معنی خیز تھا...

ماہی تپی.... مم..... مجھے کالج جانا ہے....اب جلدی سوؤں گی تو صبح کالج کےلئے اٹھوں گی... اس نے اپنی دانست میں طنز کیا پر سامنے رزم علی تھا... اس کی بولتی بند کرنا جانتا تھا.

تو ڈارلنگ سو جاؤ... کس نے کہا کہ اپنے ہبی کے کئے گئے پیار کے خیالوں میں کھوئی رہو....

ماہی نے ہڑبڑا کر فون رکھا تھا

رزم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا. اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا... وہ اس کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا مگر جا رہا تھا.. اسے اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا مگر کر رہا تھا..

اس سے محبت تو ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ کسی مقناطیس کی طرح اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی.

اسے تپانا....پٹانا... پریشان کرنا.. اس کا ہونق زدہ چہرہ... گھبراہٹ... خوف... ایک ایک ادا دل میں سوئی کی طرح اندر تک چبھ جاتی تھی..

آج اسے چھونے.... محسوس کرنے کا من کیا تو دل کی فرمائش پر عمل کرتے ایسا کر بھی گزرا....

نہیں... مجھے اس سے دور رہنا ہے...... بہت دور.....

صبح شمس کی آنکھ کھلی تو مسکرا اٹھا..

قریب ہی بلکل اس کا پہلو ایک خوشبوؤں میں بسے وجود سے آباد ہو چکا تھا..

وہ اٹھا اور اس کے قریب آیا.

غور سے اسے دیکھا... بلکل نوال کی شباہت تھی اس میں

پر اس کے وجود کی اپنی کشش تھی.

رات کو جو شیرنی بنی ہوئی تھی... اب چہرے پر بچوں کی طرح معصومیت تھی.

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے سے بالوں کی لٹ کی نرمی سے پیچھے کیا....

وہ کسمسائی.....

وہ جھکا اور اس کی پیشانی پر دہکتے لب رکھے.... اس کے لمس کی تپش کا احساس تھا کہ وہ

اچانک جاگی..

اسے خود پر جھکے دیکھا تو جھٹکا کھا کر اٹھی

ماتھے پر بل آئے..

فوراً بیڈ سے نیچے اترنے لگی جب شمس نے اس کا بازو تھام کر روکا تھا.

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو... ڈرتی ہو کہ کہیں قریب آئی تو مجھ سے محبت نا ہو جائے..

شمس صبح صبح اسے چھیڑ کے اپنا دن خوشگوار بنانا چاہتا تھا.

اونہہ... ڈرتی ہے میری جوتی آپ سے.. میں کیوں ڈروں گی بھلا... یہ لیں یہیں بیٹھی ہوں... تو.. اور نفرت کرتی ہوں میں آپ سے... زہن میں اچھی طرح بٹھا لیں یہ بات

وہ بلکل سیدھی ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئی

شمس نے ہنسی روکنے کے لئے دانتوں تلے لب دبایا.

اچھا... مسز شمس.. میں نے سنا ہے کسی سے نفرت کرنا طوفانی قسم کی محبت کا آغاز ہوتا ہے.

تو پھر میں آپ سے نفرت نہیں کرتی.. بلکہ محب....... منال نے دانتوں تلے لب دبایا

..وہ اسے باتوں میں الجھا کر کیا کہلوانے والا تھا

وہ جھنجھلا اٹھی.

..شمس کا قہقہہ بلند ہوا

...وہ فوراً اٹھی اور کپڑے لے کر واش روم میں گھس گئی

نوال اٹھ گئی ہوگی اسی لئے فریش ہو کر جلدی دوسرے کمرے کی جانب بڑھی.

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا..منال کو مسلسل خود پر اٹھتی اس کی والہانہ نظریں ڈسٹرب کر رہی تھیں.

شمس نوال کو گود میں لئے باہر لان میں چلا گیا....

تومنال نے سکون کا سانس لیا.

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پورے دو ہفتے ہو چلے تھے ان کی شادی کو مگر منال کی بے رخی ہنوز برقرار تھی.

منال دو مرتبہ گھر بھی گئی تھی.. اور تاشی اور ماہی کو گھر آنے کا بھی کہا مگر انھوں نے پڑھائی کا بہانہ کر کے سہولت سے منع کر دیا... حرا بھی اپنے گھر واپس جا چکی تھی... پچھلے ہفتے ہی اس کی طبیعت خراب ہوئی اور ان کی گود میں چاند جیسی بیٹی آئی..

تاشی اور ماہی نے پورے ہفتے اس کی دیکھ بھال کی تھی.

اب بھی وہ نوال کے ساتھ اس کے چھوٹے سے کمرے میں کھیل رہی تھی. جہاں دنیا کا ہر کھلونا موجود تھا..پنک کلر کمبینیشن میں سارا کمرہ سجایا گیا تھا پنک پردے..پنک بیڈ.... دیواروں پر باربی ڈولز اور ڈزنی کیرکٹرز کی تصویریں پینٹنگ سے بنائی گئی تھی.

مصروف سا انداز تھا جب شمس چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا آفس سے واپس آکر سب سے پہلے نوال سے ملنے آیا..

پاپا........ پاپا... نوال کہتی بھاگ کر آکر شمس کے پاؤں سے لپٹی. شمس نے اسے گود میں اٹھا کر ڈھیر سارا پیار کر ڈالا...

منال کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوا....

نوال... وہ دھاڑی......نیچے اترو... نوال سہمی جبکہ شمس نے حیرت سے اسے دیکھا

ایک جھٹکے سے وہ نوال کی جانب لپکی.. اور اسے کھینچ کر شمس کی گود سے چھیناپنے سامنے کھڑاکر کے خود دو زانو کارپٹ پر بیٹھی.

یہ کیا بدتمیزی تھی.. نوال تم دن بدن بدتمیز ہوتی جا رہی ہو... کس نے کہا یہ تمھارے پاپا ہیں.. کیوں بولا تم نے.. اتنی چھوٹی بچی ناد مجھی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس نے کونسی ایسی شرارت کی تھی کہ اس کی مما یوں ڈانٹ رہی تھیں .. وہ اس پر گرجتی برستی اسے ایک تھپڑ جڑ چکی تھی

نوال حلق پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی شمس دھواں دھواں ہوئے چہرے کے ساتھ اس ضدی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے اس سے ضد بازی کی خاطر اتنی چھوٹی بچی پر ہاتھ تک اٹھا دیا تھا..

سارا بی... شمس دھاڑا... سارا فوراً کچن سے آئی... سارا بی بے بی کو زرا چپ کروائیں...

اور کھانا کھلا دیں...

ہم ابھی آئے کھانے کی ٹیبل پر..

وہ دھاڑا تھا.. اب کی بار تو منال کے بھی رونگٹے کھڑے ہوئے تھے...

سارا نے جلدی سے نوال کو گود میں لیا اور وہاں سے کچن میں چلی گئ.

شمس نے سرخ چہرہ لال انگارہ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا بیگ

پرے پھینکا.... تو منال کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.

شمس نے اس ک بازو دبوچا. اوراپنے کمرے کی جانب آیا.

....چھ..... چھوڑیں میرا بازو... یہ کیا کر رہے ہیں آپ

.وہ دھاڑ سے ڈور اوپن کرتا کمرے میں داخل ہو کر لاک لگا چکا تھا

...اب تو سچ مچ منال کے اوسان خطا ہوئے تھے

.....چھوڑیں میرا بازو

شمس اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا..لال انگارہ آنکھوں سے اسے گھورا

یہ کیا تھا منال....... تمھاری ہمت کیسے ہوئی.. کہا تھا نا تمھارے اور نوال کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں.. تمھاری جرات کیسے ہوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی.

کہا تھا خود کو نقصان مت پہنچانا.. اور نوال تمھارے وجود کا حصّہ ہے... بولو کیوں کیا ایسا

.اس کا بے حد سرد اور غصیلا لہجہ تھا... انگلیاں بازوؤں میں پیوست ہو رہی تھی

.اس نے تکلیف سے سسکی لی

....چھوڑیں مجھے.... یو ہرٹنگ می

اور جو تم نے مجھے ہرٹ کیا وہ....... تمھارے اور میرے بیچ جو پرابلمز ہیں میں نے کہا

..تھا انھیں اس کمرے تک محدود رکھنا.. مگر تم نوال کو بیچ میں لائیں.. کیوں

.منال بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی. پر اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا

میں نے تم پر حق نہیں جتایا.. تمھیں تنگ نہیں کیا.... مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی من مانی کرو.. نوال صرف اور صرف میری بیٹی ہے اور تم مجھ سے یہ حق نہیں چھین سکتیں.. سمجھیں.

آج پہلی مرتبہ وہ اسے یوں غصہ ہو رہا تھا اور منال سے برداشت نہیں ہو رہا تھا.. ابھی تک تو وہ اس کے بے پناہ محبت اور وارفتگی کی ہی عادی ہو چکی تھی.

اسے آج پتا چلا اس کے اس ہتک آمیز رویے سے شمس کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی.. مگر وہ مرد ہونے کے باوجود برداشت کر رہا تھا.. آخر کوئی تو بات تھی ورنہ ابھی تک تو وہ یہ سمجھتی تھی کہ شمس نے اس سے شادی محض اس لیے کی تھی کہ اس کی شکل نوال سے ملتی تھی.وہ آجر بولی

...آئم.........سس.....سوری

شمس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا اس کے شربتی لبوں سے یہ دو لفظ سن کر.. اب اسے اس کے آنسو بھی دکھے..

ییلو اور ریڈ کمبینیشن فراک پاجامے میں دوپٹے کے بغیر جو کہ اسے گھسیٹتے ہوئے لاتے دروازے میں ہی گر گیا تھا.

کھلے ریشمی بالوں اور بھیگے خوبصورت چہرے سمیت وہ اس کے بے حد قریب کھڑی تھی.اتنے کہ شمس کی سانسیں اسے اپنے ماتھے پر محسوس ہو رہی تھیں.

غصہ اترا.. نظر کازاویہ بدلا تو شمس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی..

دھیمے سے جھک کر لبوں سے اس کے آنسو چنے... منال کی سٹی گم ہوئی...

وہ بے خود سا ہوا... اور اس کی گردن پر جھکا تھا... اس کے جا بجا دہکتے لمس اور کمر پر رینگتے ہاتھ... منال کی جان پر بن گئ..

ش...... شمس... بب... بول تو دیا ہے.. سس... سوری.. مم..... مجھے جانے دیں...
وہ پہلی مرتبہ غصے سے اسے پیچھے نا جھٹک سکی.

نہیں جانِ شمس..... صرف سوری سے کام نہیں چلے گا...پنش کروں گا تمھیں..

نن... نہیں... اس نے سختی سے آنکھیں بند کیں... جب شمس نے اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں اس کی نازک گردن بھر کر اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھائیں...

لمحے فسوں خیز تھے..

وہ تڑپی... بھرپور مزاحمت کی مگر اس چٹان کے سامنے بے بس رہی.

شمس نے خود کو سیراب کر کے نرمی سے اسے چھوڑا...

اس کے آنسو دیکھ کر وہ شرمندہ سا ہوا...

اور کپڑے لے کر واش روم چلا گیا...

پیچھے وہ سانسیں ہموار کرتی نڈھال سی صوفے پر گری...

اس کا لمس ابھی بھی لبوں پر محسوس ہو رہا تھا..

پر حیرت انگیز. منال کو کوئی کرائیت یا گھن محسوس نہیں ہوئی تھی.

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا خبر ہے...یشار اپنے فلیٹ میں لیپ ٹاپ میں مصروف نئے کیس کی ڈیٹیلز ریڈ کر رہا تھا...

اچھی ہے.. تین چار اڈے ختم ہونے کے بعد ایس اے کی جڑے کافی کمزور ہو گئیں ہیں.. رزم نے بتایا.

اور کوئی خاص بات...

جو تھوڑے بہت ایس اے کے بھیڑیے بچے ہیں وہ بھرپور مزاحمت کر رہے ہیں..اور میڈم کی وجہ سے کالج کے اردگرد بھی کئی مشکوک افراد کو دیکھا گیا ہے..رزم پریشان تھا.

تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے...

تمھیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی یشار..... تاشی اور ماہ رخ کی وجہ سے... رزم نے پہلو بدلہ

تمھیں شاید مجھ پر یا خود پر بھروسہ نہیں رہا..

نہیں ایسی کوئی بات نہیں... اگر ہماری جان پر بن آئے کبھی تو تمھیں پتہ ہے ہم پہلے بھی جھیل لیتے ہیں اور اب بھی جھیل لے گے.. مگر وہ....... اگر انھیں کچھ ہو گیا..... ...تو.... تو اس بار میں جی نہیں پاؤں گا.اور نا ہی خود کو معاف کر پاؤں گا

رزم کی رگیں تنی ہوئی تھی...یشار کو اب سمجھ آیا وہ ماہ رخ کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار تھا...

تو پرابلم کیا ہے یار... عابد انکل تو ہمارے کام کے بارے میں جانتے ہیں... تم ان سے رخصتی کا کہو... اور پرسنل گارڈ بن جاؤ اسکے... کہو کہ کچھ دشمنوں کی وجہ سے تم اس کی سکیورٹی کے حوالے سے کوئی رسک نہیں لینا چاہتے. میں ابھی شمس لالہ سے بات کرتا ہوں وہ کل جائیں گے اور بات کر لیں گے..

جیسی ہماری فیلڈ ہے ہم زیادہ دھوم دھڑکا افورڈ کر ہی نہیں سکتے اسی لئے منال بھابھی کی طرح بس سادگی سے کل لے آتے ہیں تمھاری میڈم کو..

یشار نے سیکنڈز میں اس کے مسئلہ کا حل نکالا.

وہ چڑیل میرا گلا دبا دے گی..رزم مسکرایا.

یہ تو پھر تمھاری پرابلم ہے..... یشار ہنسا...

اور تاشی...؟

اسے میں دیکھ لوں گا....

..رزم اب پر سکون ہوا تھا.... تو دماغ چلنا شروع ہوا

......ایک اور خبر تھی سچ

کیا؟

مری میڈیکل کالج اور ہوسپیٹل کی جانب سے ماہی کے کالج کے سٹوڈنٹس کو سرچ اور تعلیمی سرگرمیوں کےلئے انوائیٹ کیا گیا ہے... وہ کل کو مری میں جانے والے ہیں ...

...رئیلی... اور تم مجھے اب بتا رہے ہو

مجھے بھی کل ہی پتہ چلا.... کل ہی ان کے جانے کا فائل ہوا تھا.. تاشی اور ماہی بھی جا رہی ہیں..

...یشار اب سنجیدہ ہو کر اس کی جانب پلٹا تھا

...کالج کی جانب سے سکیورٹی کے کیا انتظامات ہیں

...کچھ خاص نہیں وہی بے وقوفوں کی طرح صرف دو تین گارڈز کو ساتھ لے جائیں گے

تو پھر ٹھیک ہے.. ان کی سکیورٹی کےلئے میں جاؤں گا... اپنی گاڑی میں....... ان کے پیچھے.

...اوکے فائن... یہ سب سے بیسٹ آپشن ہے

..وہ جانے کی تیاریاں کر رہیں تھیں... کل صبح جا کر پرسوں کی شام واپس آ جانا تھا

نازیہ بیگم پریشان سی بیٹھی تھیں.. عابد بھی بیٹھے انھیں مشورہ دے رہے تھے کہ کیا کیا چیز رکھنی ہے.

...کیا یار مسز عابد... کیوں پریشان ہو رہی ہیں اور ہمیں بھی کر رہی ہیں

اتنی دور جا رہی ہو زری اب بھی ناں پریشان ہوں میں...نازیہ بیگم خفا ہوئیں

اف او کچھ نہیں ہوتا مما.... ہم اکیلی تھوڑی ہیں اتنی سٹوڈنٹس ٹیچرز اور گارڈز ساتھ ہوں گے.

.اچھا بھئی کرو اپنی من مانی.... میری تو کوئی سنتا ہی نہیں...نازیہ بیگم پریشان تھیں

اگلی صبح وہ جانے کے لئے بلکل تیار تھی.. منال بھی آکر مل گئی تھی اور وہ حرا سے بھی مل آئیں تھیں

جب بلکل اچانک ماہی کی طبیعت بگڑی اور بگڑتی چلی گئ.

اس کا تو جانا کینسل ہوا پھر تاشی نے کہا وہ بھی نہیں جائے گی.

مگر ماہی نے اسے جیسے تیسے روانہ کر ہی دیا..

عابد اسے کالج تک چھوڑ کر آئے....

عابد صاحب گھر پہنچے تو سامنے شمس منال حرا.. قیصر اور رزم بیٹھے تھے.بچے لان میں کھیل رہے تھے.. ننھی حور حرا کی گود میں تھی.

شمس منال کو بھی یشار اور رزم کے بارے میں حقیقت بتا چکا تھا..

عابد کو خوشگوار حیرت ہوئی..

..مگر تمام صورتحال سے آگاہ ہونے کے بعد وہ پریشان سے ہوئے

مگر رزم جیسے جانباز آفیسر کے ہوتے ہوئے ان کی بیٹی کا کوئی بال بھی بانکا نہیں کر سکتا تھا.. اسی لئے انھیں تسلی ہوئی.

بھائی صاحب ابھی یہی بہتر ہے کہ آپ ماہ رخ کو رزم کے ساتھ رخصت کر دیں سادگی کے ساتھ ابھی اسی حالت میں.....

پھر جب حالات کچھ بہتر ہونگے... ملک دشمن عناصر سے نجات مل جائے گی تب ہم اپنے خاص خاص رشتہ داروں کو بلا کر ریسیپشن دے دیں گے...

انکل آپ مطمئن ہو جائیں... ہم ماہ رخ کا بہت زیادہ خیال رکھے گے.اور اسے کسی بھی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دیں گے . شمس نے انھیں تسلی دی..

ٹھیک ہے بیٹا جس طرح تم لوگ مناسب سمجھو.... مگر ماہی نہیں مانے گی... اور زری بھی نہیں ہے.. وہ بھی بہت شور مچائے گی ..

بابا زری کو میں سمجھا لوں گی... آپ فکر مت کریں... اور ماہی وہ ابھی جھٹپٹائے گی مگر سہی وقت آنے پر اسے حقیقت بتا دیں گے تو سنبھل جائے گی.

وہ نڈھال سی اپنے کمرے میں پڑی تھی.. بخار نے کچھ ہی گھنٹوں میں جان نکال دی تھی.. جب منال اور حرا اس کے کمرے میں داخل ہوئیں ...

وہ اٹھ کر بیٹھی... ارے آپی چچی میں اتنی بھی بیمار نہیں ہوئی کہ آپ لوگوں کو تیمارداری کے لیے آنا پڑا ...

..اسے حیرت ہوئی جب منال آگے بڑھ کر بیگ نکال کر اس کی پیکنگ کرنے لگی

...منال آپی یہ کیا کر رہی ہیں آپ

....حرا اس کے قریب آئی

گڑیا...... کسی مجبوری کی وجہ سے تمھیں رخصت کر رہے ہیں .. رزم کے ساتھ.. اب

...سے تم اپنے شوہر رزم علی کے ساتھ رہو گی

ماہی کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی.. یہ اسے اس گھٹیا شخص کی کوئی چال لگی

.. تھی

منال آپی... رک جائیں پلیز... میں کہیں نہیں جا رہی... اور یہ میرا پہلا اور آخری فیصلہ

.ہے... وہ جھنجھنا اٹھی

اچھاااا....اور مجھے لگا تمھارا فیصلہ کرنے کے لئے بڑے ابھی تمھارے سر پر موجود ہیں.. جنھوں نے یہ فیصلہ کیا ہے... رزم جو کہ دروازے پر کھڑا تھا...پتہ تھا وہ چڑیل اتنی آسانی سے قابو نہیں آئے گی اسی لئے اندر آکر طنزیہ بولا

ماہی کے تو پیروں پہ لگی اور سر پہ بجھی تھی.. جھٹکے سے رخ موڑ کر اس کی جانب پشت کی اور منال کو روکنے کی کوشش کی...

اگر منال بھابھی اور حرا پھپھو کا لحاظ نا ہوتا تو وہ ابھی اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا.. مگر خاموش رہا.

...جب کوئی چارہ چلتا نظر نا آیا تو اس نے زری کا پتہ پھینکا

..حرا پھپھو جب تک زری نہیں آجاتی... میں کہیں نہیں جاؤں گی

...رزم نے دانتوں تلے لب دبایا

زری آئے گی تو مل لینا اسے........ بلکہ میں خود ہی اسے تم سے ملانے لے آؤں گی..

..حرا نے اس بات کا بھی حل نکالا

پھر وہ لاکھ جھٹپٹائی. تلملائی... مگر کسی نے اس کی ایک نا سنی پھر اس نے سب کو جو دل کیا سنایا.. سب سے زیادہ تو اسے اپنے گھر والوں پر غصہ تھا جو اسے گھر سے نکالنے میں ..لگے ہوئے تھے

...لیکن اس کی ایک بھی نا چل سکی

آخر این مینشن محل میں آکر اسے ایک بڑے اور عالیشان کمرے میں لا کر بیڈ پر بٹھا دیا ...گیا

...سادہ مگر خوبصورت اور کشادہ کمرہ جس میں دنیا کی ہر سہولت موجود تھی

کیا ایسے ہوتی ہے شادی.... کہ گلے سے اتار کر پھینک دیا جائے... عام لڑکیوں کی طرح اس کے بھی زندگی کے اتنے خاص دن کے حوالے سے کچھ خواب اور خواہشات رہیں ہوں گی جو پوری نا ہو سکیں..

اسی لیے کب کے رکے آنسو بہہ نکلے اور وہ گھٹنے فولڈ کیے بازو باندھے ان میں منہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی..

اور اسے وہاں لانے والا......... لا کر خود غائب تھا.. یہ بھی اچھا تھا نہیں تو وہ تو اس کا بھی منہ نوچ لیتی..

رات گئے رزم کمرے داخل ہونے لگا تو حیران ہوا... میڈم رخ کمرہ لاک کیے بیٹھی تھی اندر.. تحیر سے اس کی آنکھیں پھیلی... مگر ڈور اس کے فنگر پرنٹس سے کھلتا چلا گیا اندر داخل ہوا.لاک لگایا. تو وہ صوفے پر سکڑی سمٹی بیٹھی گہری نیند تھی... دوپٹہ خود پر سے ڈھلک کر نیچے کارپٹ پر پڑا تھا..

چہرے پر نیند میں بھی بے آرامی اور اذیت کے تاثرات اور مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان.

..تھے

..اس نے افسوس سے سر ہلایا.. قریب آیا

بہت نرمی سے اسے بازوؤں میں بھرا... بیڈ پر لٹایا... اور کمفرٹر اوڑھا. دیا..اپنی جگہ پر

..بیٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ لا کر کام میں مصروف ہوا

نظر بار بار بھٹک کر ہلکے بخار سے تپے سرخ چہرے کا احاطہ کر رہیں تھیں ...بخار سے شاید

...اس کا جسم ٹوٹا تھا.. تبھی ایک جان لیوا انگڑائی لی تھی

....رزم کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی

بے وقوف لڑکی...... وہ بھر جھلاتے بڑبڑایا... ماتھے کو چھو کر بخار چیک کیا... ہلکا تھا مگر

.اس پاگل لڑکی نے نا کھانا کھایا نہ میڈیسن لی تھی

..خود کے خیالات اور جزبوں پر لعنت ملامت کرتا.. لیپ ٹاپ اٹھا کر سٹڈی میں آ گیا

..پورے چھ گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے ساتھ وہ اب کہیں جا کر مری پہنچے تھے

.لیکن مری کے جنت نظیر سبزہ زاروں میں آکر ساری تھکاوٹ دور ہو چکی تھی

تمام سٹوڈنٹس نے سامان وغیرہ ہوٹل میں رکھا.. ایک کمرے میں دو سٹوڈنٹس کے رہنے

..کا انتظام تھا.. آرام کا وقت نہیں تھا ابھی

آبادی سے زرا ہٹ کر جنگل کے قریب پہلے بہت بڑا ہوسپیٹل تھا اس سے زرا نیچے

..اترائی پر کالج تھا

...انھوں نے سارا دن ہوسپیٹل اور کالج میں سیکھتے گزارا

واپسی پر جب ہوٹل آ رہے تھے تو تاشی کو وہی جانا پہچانا سا احساس ہوا اور لبوں پر مسکان رینگ گئی..

آتے ہوئے بھی اس نے ایک دو مرتبہ اسے گاڑی میں بیٹھے اپنی بس کے آس پاس دیکھا تھا.

وہ یقیناً اس کی حفاظت کےلیے اس کے آس پاس تھا.

اس نے ٹھنڈی سی آہ بھری کاش سمیر کو بھی اس کی اتنی ہی فکر ہوتی... وہ تو اپنی جاب میں بزی تھا... جب پتہ چلا کہ وہ جا رہی ہے بس فون پہ ہی بیسٹ وشز دے دیں.. اسے سی آف بھی نہیں کرنے آیا...

اس نے سر جھٹکا بھلا وہ ان دونوں کا موازنہ کیوں کر رہی تھی.

ہوٹل پہنچ کر فریش ہو کر بستروں پہ گرتی چلی گئیں... اتنی تھکاوٹ تھی کہ گرتے ہی گہری نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا...

یش جو کہ ان کے پیچھے ہی آیا تھا..ہر طرف نظر تھی اس کی.... اس ہوٹل کے پاس والے ہوٹل میں ہی ٹھہرا تھا.

...اگلی صبح بہت روشن اور خوبصورت تھی

رات بہت پر سکون اور بھرپور نیند لی...(یہ جانے بغیر کے اس سے اگلی رات اس پر کیا قیامت لانے والی ہے.)

...اٹھیں تیار ہوئیں

تمھیں پتہ زرتاشہ آج بس آدھا دن جو کل کی سرچ باقی تھی وہ پوری کرنی ہے باقی سارا دن گھومیں گے... یس.. نور اس کی کلاس فیلو اور روم میٹ ایکسائٹمنٹ سے بولی..

.تو وہ ہنس دی

تاشی نے بلیک خوبصورت فراک پاجامے کے اوپر بلیک اور شاکنگ حجاب لیا.. اوپر

..یونیفارم کا ڈاکٹر والا وائٹ کوٹ پہنا تھا

.وہ سب ہوٹل سے نکلے... اور ہوسپیٹل پہنچے

..پھر کالج گئے اور کینڈا سے آئے ہوئے ڈاکٹرز کی ٹیم سے خصوصی لیکچر لئے

...تین بجے فری ہوئے تھے

بمشکل تین گھنٹے بچے تھے گھومنے کے لئے... چھ بجے نکلنا تھا یہاں سے واپسی کے لئے سو وہ

بس اسی حلیے میں ادھر ادھر بکھر گئے... نور اور تاشی چلتے چلتے بازار آگئیں تو انھیں

...شاپنگ کا خیال آیا

ابھی شاپنگ کر ہی رہی تھیں جب کچھ بگڑے بدتمیز لڑکوں کا گروپ مال میں داخل

...ہوا

جتنی شاپنگ کی تھی.. سو.کی..ان کو دیکھ کر نور نے چپکے سے تاشی کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے نکلتی چلیں گیئں.

مگر ان میں سے ایک خبیث اتنی خوبصورت گرے آنکھوں والی لڑکی کو وہاں سے نکلتے دیکھ چکا تھا..

مال میں کہاں گھسے جا رہے ہو اصلی مال تو باہر گیا.اس نے مکروہ سے لہجے میں کہا اور وہ سب کتوں کی طرح باہر لپکے.

ابھی نور اور تاشی کچھ ہی دور نکلیں تھیں کہ وہ ان کے پاس آئے اور اردگرد چکر لگاتے ہوٹنگ کرنے لگے.. سب تماشہ دیکھ رہے تھے.کسی میں ہمت نہیں تھی ان بگڑے نواب زادوں سے الجھنے کی. جن کے پاس شاید پسٹل بھی تھے.

نور کی جان پر بنی تھی... مگر تاشی اطمینان سے وائٹ کوٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے خاموشی سے کھڑی تھی..

جانتی تھی وہ آس پاس ہے.. اس کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی.. بھیڑ میں دیکھ چکی تھی. بلو پینٹ کے اوپر ییلو ہڈی میں منہ پر رومال باندھے دو غصیلی سرخ اور براؤن آنکھیں... تو بھلا وہ کیوں ڈرتی.

..ارے بے بی تو بلکل ڈمی بن گئی ہے... ہاتھ لگا کر دیکھوں کہ سچ مچ لڑکی ہے یا ڈمی

او رئیلی..... تاشی کی طنزیہ آواز پر وہ چھ کے چھ چونکے تھے...ہاتھ لگانا ہے..... چلو کوشش کر کے دیکھو...اگر ایک ہی باپ کے ہو تو کرو کوشش

..واضح چیلنج.. انھیں اس لڑکی کے کانفیڈینس پر حیرت ہوئی

یش اپنی ہڈی کی بیک میں ہاتھ ڈال کر اپنی ہاکی نکال چکا تھا

..ان میں سے ایک بھنا کر آگے بڑھا اور ہاتھ آگے بڑھایا

تاشی تمسخرانہ سا ہنسی. کیونکہ اگلا منظر کافی جانا پہچانا تھا وہ ٹوٹا ہاتھ لہراتا چلانے میں

..مصروف تھا

تیری تو... گالی دی اور ان میں سے دو نے اپنی پینٹ سے گن نکالنے کی کوشش کی...

..مگر اگلے پل وہ بھی دھول چاٹ رہے تھے

باقی تین بھی یش کی جانب لپکے.. مگر اپنی ہڈیاں تڑوا کر سڑک پر پڑے چنگھاڑ رہے

..تھے... یش نے تاشی کو اشارہ کیا وہ نور کو لئے وہاں سے ہٹتی گئی

پھر یش بھی بھیڑ میں اچانک یوں غائب ہوا جیسے کبھی تھا ہی نہیں..پورا بازار ان لڑکوں

.کی درگت بنے دیکھ ہکا بکا تھا کہ یہ ہوا کیا تھا

.مگر دو اور اجنبی اور خبیث آنکھوں نے تاشی کا دور تک پیچھا کیا

فون ملایا اور بولا..ایس اے سر وہ ہاکی والے کو دیکھا میں نے آج.. مگر چہرہ نہیں دیکھا.. ہاں مگر اس کا جس سے تعلق ہے اسے ضرور دیکھا ہے.. پھر اس نے آج کا سارا واقع بتایا.. وہ لڑکی بڑے اعتماد سے بات کر رہی تھی.... سر...... جیسے پتہ ہو کہ اس کی حفاظت کےلیے وہ ہاکی والا اس کے آس پاس ہی ہے.

تو حرام خور مجھے کیا سنا رہے ہو جا کہ اٹھاؤ اس لڑکی کو... اتنی مشکل سے اس ہاکی والے کی کوئی کمزوری کوئی نشانی ہاتھ لگی ہے... مری والے اڈے کے سارے آدمی بلا لو..میں بھی اپنے آدمی لے کر پہنچتا ہوں.. لڑکی ہاتھ سے نکل گئی تو تیری لاش بھی پہچانی نہیں جائے گی سمجھے

.ٹھیک ہے سر... جو حکم وہ گھگھیا گیا.. فون بند کر کے فوری اپنے بندوں کو فون ملایا

...بسیں واپسی کے لئے نکلی تھیں .... ابھی ایک گھنٹہ ہی سفر کیا تھا

بسیں زرا ویرانے اور جنگل کے بیچ میں سے گزری تھیں.. جب اچانک بسوں پر حملہ ہوا تھا...خاموش فضا میں دلدوز چیخ و پکار گونجی تھی جب پانچوں گارڈز کو شہید کر دیا گیا تھا ..

تعاقب میں آنا یش بھی بے تحاشا چونکا تھا.. چھٹی حس نے غیر معمولی ہونے کا سگنل دیا تو اس نے چند ضروری میسیجز سینڈ کیے اور گاڑی ریورس کر کے حملہ آوروں سے چھپائی..اگر ابھی ان پر حملہ کرتا تو کئی معصوم جانیں خطرے میں پڑ سکتی تھیں...

وہ ڈاکو نما نقاب پوش تھے... دونوں بسوں میں آکر غرائے... ہمیں تم لوگوں سے کوئی مطلب نہیں بس تم میں سے ایک لڑکی سے ہے... وہ ہمیں چاہیے کسی بھی قیمت پر.. گرے آنکھیں ہیں اس کی..

جلدی سے اسے سامنے کر دو ورنہ ایک منٹ کی دیر ایک لاش بچھا دے گی..

تاشی جو کہ سہمی سی نیچے جھکی بیٹھی تھی اس کی بات پر تھر تھر کانپنے لگی.

جب کسی نے منہ نا کھولا تو وہ بدتمیزی سے خود ہی اندر گھس آئے اور ایک ایک کا چہرہ پکڑ کر دیکھنے لگے.

وہ درندہ تاشی کی جانب بڑھا تھا.... تو آنکھوں میں عجیب سے چمک آئی... سر مل گئی ہے.... دیکھیں زرا یہی ہے.... اس نے تاشی کو بازو سے پکڑ کر باہر گھسیٹا..

سر بھی خباثت سے اسے دیکھ کر خوش ہوا..

....ہاں یہی ہے... لے آؤ اسے

اے چھوڑو اسے... چھوڑو... ایک جانباز ٹیچر اس درندے کی راہ میں حائل ہوئی تھی...

.جب دو فائر کی آواز آئی اور ٹیچر کو شہید کر دیا گیا

اب کوئی بچانے آئے گا اسے....... وہ تمسخرانہ سا ہنسا.دفعہ ہو جاؤ یہاں سے...... اس

نے بس ڈرائیورز سے کہا تو وہ تیزی سے وہاں سے گاڑیاں نکالتے چلے گئے

..وہ تاشی کو گھسیٹ کر باہر اپنی گاڑیوں تک لائے.... وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی

دو نے اس کے ہاتھ جکڑے ہوئے تھے جب کے وہ درندہ جیسے سب سر کہہ رہے تھے

...تاشی کے حجاب سمیت بال مٹھی میں جکڑے

..اے بلاؤ اس ہاکی والے یار کو... میں بھی تو دیکھوں کتنا دم ہے اس میں

..وہ بزدل کہتا ہوا یہ بھول گیا کہ خود ایک کمزور لڑکی کے بل پر دم خم دکھا رہا تھا

...تاشی نے اپنی پوری جان لگا پکارا

...یش........ بچاؤ مجھے..... یش....... میری ہیلپ کرو

یش نے خاموش فضا میں تاشی کی چیخ و فریاد سنی تو دیوانوں کی طرح گاڑی سے اتر کر آواز

..کی جانب بھاگا

...مگر وہ اسے گاڑی میں ڈال کر لے جاچکے تھے

وہ فتح کے نشے میں چور اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے....اس بات سے بے خبر

.کے کس طوفان سے ماتھا لگا بیٹھے ہیں

..وہ اپنے اڈے پر پہنچے... تاشی کو گھسیٹ کر باہر نکالا

...چھوڑو مجھے...... چھوڑو مجھے... بزدل... یش نہیں چھوڑے گا تم لوگوں کو

..سر نے زور دار تھپڑ تاشی کو مارا تھا... کہ اس کا سر گھوم گیا اور ہونٹ پھٹ گیا تھا

..وہ تیرا یار.... ہاکی والا.... ابھی تک تو آیا نہیں... اسے بند کرو اسے اندر کمرے میں

...سر مال بے تحاشا خوبصورت ہے... کیا خیال ہے ہمیں انعام تو دے دیں

..ان میں سے ایک درندہ خباثت سے بولا

...تاشی کی روح کانپی تھی... پہلے صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ اور پھر یش کو پکارا

نہیں ابھی نہیں... ایس اے کا اگلا حکم ملنے تک صبر کرنا پڑے گا...... سر کی سرسراتی آواز آئی

ان میں سے ایک نے لا کر تاشی کو ایک گندے سے جالے لگے کمرے میں پھینکا.. اور خود

...لاک لگا کر وہاں سے نکل گیا.. وہ بے تحاشا رو دی

یش ان کا تعاقب کرتے کرتے اس جنگل اور ویرانے کے بیچ وبیچ اس ٹوٹی پھوٹی

...عمارت کے پاس پہنچا تھا... جہاں سخت قسم کا پہرا تھا

جلدی جلدی دماغ چلایا..... فون نکال کر دیکھا... رزم کے میسیجز آچکے تھے... وہ مطمئن

..ہوا... اب اسے کسی نقل حرکت کا انتظار کرنا تھا

اسے اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا... اسے پبلک پلیس میں یوں اپنی ہاکی نہیں استعمال

..کرنی چاہیے تھی... یقیناً ایس اے کے کسی کتے نے دیکھ لیا ہوگا

.اور تاشی کے اعتماد سے اس کا تعلق تاشی سے ہے اس کتے کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا

تاشی صرف اس کی وجہ سے اتنی بھیانک مشکل میں پھنس گئی تھی... یہ بات ہی اسے

..بے حد تکلیف کو کافی تھی

ان کے پاس ہر صورت حال سے نمٹنے کیلئے ایک پلان ہوتا تھا..اذیت ناک تھا مگر اسے دو تین گھنٹے انتظار کرنا تھا

جب ان کی منشاء کے مطابق ہاکی والا ان کے سامنے نا آتا تو تلملا کر ضرور کوئی غلطی کرتے

اس نے ڈھائی گھنٹے صبر آزما انتظار کیا... اور پھر پلان کے مطابق ان درندوں کو جھنم واصل کرنے آہستہ سے عمارت کی جانب بڑھا..

تین گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد بھی جب کوئی اسے بچانے نا آیا تو اس نے.... ایس اے کو فون ملایا....

..سر تین گھنٹے ہوگئے.... وہ ہاکی والا نہیں آیا

..ابے حرامی...... غلط چھوکری کو تو نہیں اٹھا لائے

..... نہیں نہیں..... سر لڑکی تو وہی ہے

ابے پاگل کتے تو وہ ضرور تیرے آس پاس ہے... جانتا نہیں تو اسے..... چھوکری کو قابو کر... نوچ کر پھینک اسے... اس کی چیخیں سن کر ضرور آلئے گا سامنے...میں بھی بس پہنچنے والا ہوں.

اس درندے نے ہڑ بڑا کر فون رکھا اور اپنے تین آدمیوں کو لے کر تاشی کے کمرے کی .... جانب لپکا...دھاڑ سے دروازہ کھولا تھا.... تاشی جو سہمی بیٹھی تھی...چونکی

..وہ اس کی جانب لپکے اور دو جانوروں نے دائیں بائیں بازو سے اسے دبوچا

..اس درندے نے اس کا حجاب نوچ کر پھینکا. وہ بری طرح چلانے لگی

چیخ اور چیخ... بلا اپنے یار کو....... آکر بچائے تجھے ہم سے اس نے یہ کہہ کر تاشی کے ...دودھیا نازک بازو پر چاقو سے وار کیا تھا

..اس کی دلخراش چیخ جنگل کی خاموشی کا سینا چیرتی دور تک سنائی دی تھی

ایسے نہیں آئے گا......... اے لٹا اسے سیدھا کر... ان دونوں نے تاشی کو زمین پر پٹخا ...تھا... جب وہ درندہ اپنی قمیض اتار کر تاشی پر جھکنے لگا

کیلوں والی سنسناتی کوئی چیز آئی تھی جو اس کی کنپٹی پر بجی تھی.وہ سوکھی لکڑی کی طرح اچھلتا پیچھے گرا تھا.. وہ چنگھاڑ کر اٹھا تھا.....

سامنے ہی کالی پینٹ اور ہڈی میں منہ پر باندھا گیا کال رومال... مگر دو براؤن لہو ٹپکاتی آنکھیں اور ہاتھ میں کیلوں والا ہاکی دکھائی دیا تو ایک مرتبہ تو خوف سے رونگٹے کھڑے ہوئے.

تاشی لپک کر اٹھی تھی اور اس کے سینے سے لگی تھی.. نازک سی جان جی جان سے لرز رہی تھی.

وہ درندے اب کھڑے یش کو گھور رہے تھے... باہر سے بھی تین چار اندر آچکے تھے.. ان سب کے ہاتھوں میں تیز دار بڑے بڑے چاقو تھے....

..اس نے تاشی کو خود سے الگ کر کے دیوار کے ساتھ لگایا

...تاشی یہاں کھڑی رہنا.... اپنی آنکھیں بند کرو

......وہ بے تحاشا روتی نفی میں سر ہلا رہی تھی

تاشی میں نے کہا آنکھیں بند کرو.. اب کی بار اس نے غراتے کہا تو اس نے زور سے ...ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا

اب اس کے سامنے وہ درندے کھڑے تھے جنھوں نے اس کی تاشی کو چھونے کی جرات کی تھی. وہ تو نارمل دشمنوں کے چہرے بگاڑ دیا کرتا تھا... اب تو دشمنی زرا پرسنل ہو گئی ...تھی

وہ ان کا کیا حشر کرنے والا تھا. خود بھی نہیں جانتا تھا.. وہ نہیں چاہتا تھا اس کا یہ حیوانی روپ تاشی دیکھے...وہ تو بس اسے نارمل اپنے لئے ہاکی سے لڑتے دیکھتی آ رہی تھی

..

وہ سب اکٹھے سر کے علاوہ اس کی جانب لپکے تھے........ مگر دس منٹ میں کمرے میں خون کی ندی بہا دی تھی اسنے.....

یہ منظر دیکھ کر اس باقی بچے درندے کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے تو چلا کر بولا......
ہمیں مار رہے ہو.. بچو گے تو تم بھی نہیں پہنچنے والا ہے ایس اے اپنی پوری فوج کے ساتھ.. بڑے حساب نکلتے ہیں تیری طرف .. تیرے سامنے تیری اس آئٹم کو نوچے گا... کچھ نہیں کر پائے گا تو... ہاہاہا ہاہاہا

..موت سامنے دیکھ کر وہ کتا شاید پاگل ہو گیا تھا

..پھر یش کی ہاکی نے اس کی ساری چمڑی ادھیڑ دی تھی

کہ اچانک خاموش فضا میں ڈھیر سارے پہیے چرچرانے کی آوازیں سنائی دیں

تو یش چونکا....... اسے جلد از جلد تاشی کو کسی محفوظ مقام تک پہنچانا تھا... خود تو اکیلا چاہے ہزار بندوں سے نمٹ لیتا... مگر اس وقت صرف وہ تاشی کی جان و عزت کی سلامتی چاہتا تھا.

اسی لئے جیسے شیر بھر پور حملہ کرنے کو دو تین قدم پیچھے لیتا ہے اسی طرح اسے بھی اس ایس اے کا سر کچلنے کے لئے چند قدم پیچھے لینے تھے. بیک اپ پلان ریڈی تھا اسے صرف عمل کرنا تھا.. وہ انھیں اپنے تعاقب میں بھگا کر وقت کا ضیاع کرنا چاہتا تھا.. تاکہ جب فورسز آکر اس کا سر کچلیں تو وہ بھاگ نا پائے.

...اسی لئے بجلی کی تیزی سے اس نے تاشی کا بازو کھینچا

تاشی ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا... سمجھ رہی ہو نا میری بات..... ادھر مت دیکھو... صرف میری طرف دیکھو... اس نے تاشی کو ان ادھڑی لاشوں کو دیکھنے سے منع کیا...... اور تیز ترین رفتار سے اسے لے کر وہاں سے بھاگا....

وہ جنگل میں دو تین گھنٹے سے وقفے وقفے سے بھاگ رہے تھے.تاشی بلکل نڈھال ہو چکی تھی.. گہری رات میں پیچھے ان کے تعاقب میں آتے ڈھیر سارے بندوں کے بوٹوں کی دھمک سنائی دیتی تو پھر بھاگنے لگتے..

وہ بھاگتے ہوئے ایک جھونپڑی کے قریب سے گزرنےلگے جب ایک فقیر نما بابا نے یش کو ہاتھ کے اشارے سے روکا..

وہ رکا تو اس کا ہاتھ پکڑے دائیں جانب لپکا.....

یہاں جنگلی لٹیرے رہتے ہیں جو آئے روز کسی نا کسی خاندان کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں.. ایک دو میاں بیوی کی میں جان بچا چکا ہوں ان سے.......

بھروسہ رکھو... جہان چھپاؤں گا صبح تک وہیں دبکے رہنا تو وہ سایہ بھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے تمھارا..

وہ بابا یہ کہتے ہوئے انھیں لئے ایک کھائی کے پاس آیا.. جہاں بظاہر نیچے اترنے کا کوئی راستہ نہیں تھا مگر ایک بہت بڑے سے پتھر کے بائیں جانب سے گھوم کر وہ انھیں ..اس پتھر کی نیچے لایا جہاں ایک بہت چھوٹا سا غار کا من بنا تھا

بابا نے انھیں جلدی سے اندر جانے کا کہا.. یش تاشی کو لیے بیٹھ کر اس کے اندر آیا تو .اس کے منہ کے مقابلے اندر سے وہ غار کچھ کشادہ تھا.. جہاں آسانی سے بیٹھا جا سکتا تھا

..وہ بابا جلدی انھیں چھپا کر پلٹا اور جھونپڑی میں گھس کر سوتا بن گیا

...بھاری بوٹوں کی آواز بلکل ان کے سر پر سے آ رہی تھی

ابے حرام خوروں کہاں گئے وہ... ڈھونڈو اسے ... مل گئے تو چھوکری آج رات کے لئے تم ...سب کی دلہن ہوگی.....ایس اے ناکامی نظر آنے پر کتے کی طرح بھونک رہا تھا

جبکہ تاشی یہ سن کر نڈھال ہوئی جان کے ساتھ پھر جی جان سے لرزی بے تحاشا روئی ...تھی

ی.....یش...یش... وہ... یہ... مجھے لے جائیں گے... میرے ساتھ...... وہ سسکی .....

یش نے اسے سینے میں بھینچا.اور بلکل آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی... ..

کبھی نہیں..... ہو ہی نہیں سکتا میری جان. جب تک میں زندہ ہوں تم پر کسی کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا... تم صرف میری ہو... تم پر صرف میرا حق ہے... تمھیں صرف میں چھو سکتا ہوں....

اوپر اب بھی ایس اے چیخ چھنگھاڑ رہا تھا.. جس سے تاشی خوفزدہ ہو کر سسک رہی تھی.. اس کی سسکیاں بلند تر ہوتی جا رہی تھیں ..

اسسسسششششششش... تاشی خاموش ہو جاو..... میں ہوں ناں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں...یش نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کرانا چاہا... مگر وہ شاید ...صدمے میں اپنے حواسوں میں نہیں تھی

نہیں... یش... وہ مجھے لے جائیں... میں مر جاؤں گی...... مم.... مجھے... کچھ....... .

وہ ہزیانی سی ہو کر چلانے والی تھی جب یش نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیا.. تھا.

وہ نڈھال سی خود پر اس کو وزن برداشت نہیں کر پائی اور پیچھے ڈھلانی زمین پر گرتی چلی گئی... یش اسے ریلیکس کرنے اس پر جھکا تھا... جب اس نے مزاحمت کرنا بند کی اور ...اوپر سے بھی شور آنا بند ہوا تو یش نے اسے نرمی سے چھوڑ دیا.. اس کے پاس بیٹھا

.....اس کے بازو پر زخم محسوس ہوا تو اپنی ہڈی اتار کر اس کے زخم پر باندھ دی

اب وہ صرف پینٹ اور وائٹ بنیان میں تھا......اب انھیں انتظار کرنا تھا... دو بج چکے تھے...

...وہ بھی نڈھال سا ہو کر تاشی کے قریب ڈھلوان پر نیم دراز ہو کر سر ٹکا چکا تھا

...یش.... اگر. ..... وہ.. دد... دوبارہ آگئے... تت... تو

تاشی خوفزدہ ہو کر اس کے پاس کھسک آئی تھی...... یش نے اس کی کمر کے نیچے سے بازو نکال کر اسے بازوؤں میں بھر لیا...جب اس نے تکلیف سے ایک سسکی بھری...تاشی کو پاوں کے اندر تک سوئی سی چبھتی محسوس ہوئی... وہ جان چکی تھی کہ ...اسے کسی چیز نے کاٹ لیا ہے

کوئی نہیں آلے گا میری جان.... تمھیں کوئی نہیں چھو پائے گا... تمھاری طرف بڑھنے .....والے ہاتھوں کا میں کیا حشر کرتا ہوں جانتی ہو ناں

..تاشی مزید اس میں سمٹی تھی

....مکمل اندھیر...خاموشی .. تنہائی... اور اس کی بانھوں میں اس کی تاشی

...وہ مکمل اس پر جھکا اس کی قربت میں ڈوبا ہوا تھا

..اس کی گردن پر جھکا مچل کر اس کے تل پر لب رکھے

وہ جو نڈھال سی بے جان لیٹی تھی... اپنی تمام تر ہمتیں جوڑ کر اسے پکارا..کہ شاید اس کے یش کو اپنی تاشی پر رحم آ جائے. وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اسے اپنی رگوں میں سے ...جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی.. کیونکہ اسے کسی چیز نے کاٹ لیا تھا

...ی.........یش......یش

..یش نے زرا سا سر اٹھا کر اس کے کپکپاتے زخمی لب دیکھے.. اور ان پر جھکتا چلا گیا

..وہ بن پیئے بہک گیا تھا... مکمل بے خود اور مدہوش

اسے زرا بھی ہوش ہوتا تو وہ یہ سمجھتا کہ اس وقت اس کی بانہوں میں کسی اور کی منکوحہ ہے..اور وہ یش کے لئے حرام ہے.

اسے زرا بھی ہوش ہوتا تو وہ جانتا کہ وہ اپنی تاشی کو تکلیف پہنچا رہا ہے..اس کے زخمی لب کو اور زخمی کر رہا ہے..

اسے زرا سا بھی ہوش ہوتا تو وہ یہ دیکھتا کہ تاشی بلکل مزاحمت نہیں کر رہی .. نیلے پڑتے وجود کے ساتھ وہ نیم مردہ... نیم جان سی اکھڑے اکھڑے سانس لے رہی ہے..

.مگر وہ ہوش میں ہوتا تو تب ناں

.وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا.. ایک آگ تھی جو سینے میں جل اٹھی تھی

.اسے دہکتے کوئلوں کی بھٹی میں جیسے جھونک دیا گیا تھا

.ایک آگ کا دریا تھا جو سینے میں جل اٹھا تھا

..وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی برسوں کی پیاسی روح کو سیراب کر رہا تھا

پھر ہونٹوں سے گردن تک آیا. مکمل مدہوشی میں وہ اس کے کندھے سے اس کی شرٹ

..کھسکا چکا تھا..بے دردی سے اپنے دانت اس کے کندھے پر گاڑھے

یہ جانے بغیر کے جب عشق کا امتحان اس کے سر پر آپہنچا تو وہ کس قدر کمزور ثابت ہوا تھا.

یہ جانے سمجھے بغیر کے اگر آج وہ اپنے نفس کے ہاتھوں کمزور ہو کر فیل ہو گیا تو اس کی تاشی.اس سے ہمیشہ کےلیے دور.. فنا ہو جائے گی.. مر جائے گی...

عشق کا امتحان سر پہ تھا.. اسے بس خود سے تاشی کو بچانا تھا..

مگر کاش یہ اتنا آسان ہوتا.. وہ ناکام، نامراد، شکست اور فیل ہونے کے قریب تر ہوتا جا رہا تھا.

یشار خان اس سے پہلے کہ اپنی ہر حد پار کرتا اس کے کانوں میں بابا کے الفاظ گونجے تھے.

تیرے ماتھے پر لکھا ہے

عشق

امتحان

وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ کر تاشی سے یوں پیچھے ہوا تھا جیسے وہ کوئی اچھوت ..
..ہو... یا وہ خود تاشی کے لئے اچھوت ہو

..یش کو اس پل خود سے بے تحاشا نفرت، کراہیت ، اور گھن محسوس ہوئی تھی

وہ کتنی دیر تک یونہی بت بنا اپنے آپ سے نفرت محسوس کرتا رہا جب دور بہت دور کہیں
..سے فجر کی اذانیں سنائیں دیں

...اس کے بعد جنگل کی پوری فضا گولیوں کی تڑ تڑاہٹ سے گونج اٹھی

یقیناً اس کا یار رزم فورسز کو لے کر پہنچ چکا تھا... اور اب اس کو کتوں کی طرح ڈھونڈتے
...دشمنوں کو جہنم رسید کر چکا تھا.... آدھے گھنٹے فائرنگ کا تبادلہ ہوا

...مگر وہ تاشی کو یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا

پھر فوجیوں کی مخصوص بوٹوں کی دھمک چاروں اور.... سنائی دی تو اس نے سکھ کا سانس لیا.

تاشی کے قریب ہوا.

تاشی ہل نہیں رہی تھی.....

تاشی.........تاشی...یش نے اس کے گال تھپتھپائے

اور پھر یش کی جان لبوں پر آئی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ تاشی کی سانس تھم سی رہی ہے...

تاشی... اس نے بے قرار سا ہو کر اسے پکارا..

یشارخان...

..قریب ہی کہیں شمس لالہ اور رزم کی پکار سنائیں دی تھیں

یش نے نرمی سے اسے بازوؤں میں بھرا.....اور لے کر باہر نکلا آسمان کا رنگ سیاہ سے گہرا نیلا ہو گیا تھا.....

رزم....... یشار نے آواز دی تو کئی قدموں کی آوازیں اسے اپنی جانب بے چینی سے لپکتی سنائی دیں...

یشار......... وہ ان کے پاس پہنچے... رزم نیچے اترا اور اسے سہارا دے کر اوپر لایا

یشار کو سہی سلامت دیکھ کر شمس نے سر خوشی میں اس کا ماتھا چوما.

رزم... جلدی کرو تاشی کو ہوسپیٹل لے کر جانا ہوگا... یشار چلایا تو شمس نے اس کے بازوں میں ڈھلکے سر اور نیلے پڑتے ہونٹ لئے زری کو دیکھا....دوپٹے ندارد بے حال سی زری...

تاشی،؟. شمس الجھا...... رزم نے جلدی سے ہیلی کاپٹر لانے کا اشارہ کیا...ان سب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں.. کسی نے تاشی کی جانب نہیں دیکھا تھا...

یشار کی آنکھیں خون رنگ میں نہائی ہوئی تھیں..

رزم چادر لاؤ....... وہ پھر دھاڑا.

رزم چادر لے آیا... اور تاشی کے اوپر پھیلا دی

ہیلی کاپٹر آیا.... اور یش اسے لئے ہیلی میں بیٹھا...

وہ سب جلد از جلد ہوسپیٹل پہنچے تھے....

...ہوسپیٹل کے کوریڈور میں ییش بینچ پھر سر جھکائے بیٹھے اپنا ضبط آزما رہا تھا

...اس وقت اپنی یونیفارم کی شرٹ پہنے.. سرخ چہرہ لہو ٹپکاتی آنکھیں تھیں

.خود کو کوئی ہزاروں مرتبہ لعنت ملامت کرتے وہ پچھتاووں کی بھٹی میں سلگ رہا تھا

یہ اس نے اپنی تاشی کے ساتھ کیا کیا تھا... وہ تو زندگی بھر اس سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا.

اس کے خوف، بے بسی، اور ڈر کا فائدہ اٹھاتا رہا تھا..اس نے اس کی حفاظت کرنی تھی.. مگر خود ہی اس کی معصومیت کو داغ دار کرنے چلا تھا.

بیشک اس نے خود کو ہر حد پار کرنے سے روک لیا تھا.. مگر وہ خود کو اس کا مجرم سمجھ رہا تھا..

وہ اس کی اس حالت کا زمہ دار تھا...بابا نے کہا تھا اگر وہ فیل ہوگیا تو اس کی منزل مر جائے گی... بے شک وہ انتہاؤں تک نہیں گرا تھا مگر اپنے نفس کے ہاتھوں زلیل ہونے میں کثر بھی نہیں چھوڑی تھی.

ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ اسے کسی زہریلے سانپ نے کاٹا تھا... جس کی اینٹی ڈوٹ میسر ہی نہیں تھی..

...وہ آئی سی یو میں اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی

.اور یشار کی سانس اس کے سینے میں الجھی ہوئی تھی

رزم اس کی حالت کو سمجھ سکتا تھا مگر شمس الجھا ہوا تھا.. شمس نے قریب جا کر اس کے جھکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا...

..اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا.. جب شمس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

نم آنکھوں میں وحشت، خوف، جنون، دیوانگی کیا نہیں تھا.. شمس اس کے قریب بیٹھا...

.یشار نے شمس کے کندھے سے سر ٹکایا تھا

...وہ اپنے حواس میں بھی نہیں تھا

لالہ... وہ میری زندگی ہے... میرے جینے کا مقصد... میری بچپن کی محبت..میرا عشق... میری دیوانگی... وہ میری ہر آتی جاتی سانس میں بسی ہے... میں نہیں جی سکتا اس کے بغیر .تاشی نہیں تو یش بھی نہیں... لالہ میں کیا کروں کے وہ ٹھیک ہو

جائے... میں سہی طرح اس کی حفاظت نہیں کر سکا... مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے میرا دل کسی نے کچل دیا ہے...

لالہ.... وہ.... وہ ٹھیک ہو جائے گی ناں.. اسے کچھ....

کڑے ضبط کے باوجود دو باغی آنسو تھے جو یشار کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے تھے..

اس وقت شمس کو اس کی حالت ایسی لگ رہی تھی.. جیسے اس کی خود کی آٹھ سال پہلے ہوئی تھی. وہ اپنے بھائی کا درد، تڑپ تکلیف اذیت اپنے سینے میں محسوس کر رہا تھا.

رزم نے حیرت سے اس کے آنسو دیکھے تھے.. آٹھ سال میں وہ پہلی مرتبہ اس چٹان کے سینے سے چشمہ پھوٹتے دیکھ رہا تھا..رزم نے اسے اس حالت میں دیکھ کر بے حد اذیت محسوس کی..

مجھے یقین ہے.. یشار.. اسے کچھ نہیں ہوگا... حوصلہ رکھو یار...

لالہ.. اس کی اس حالت کا زمہ دار میں ہوں.. میں اس کے قریب گیا...میں نے بہت برا کیا اس کے ساتھ..اسے چھوا....

یشار.... شمس اپنی جگہ سے اچھلا تھا جب غصے سے اسے پکارا... تمھارا دماغ خراب ہوگیا ہے یشار...اپنے حواسوں میں آؤ... میڈیکل رپورٹ بلکل ٹھیک ہے اسکی... تم نے کچھ نہیں کیا... اب کسی کے سامنے یہ بکواس نہیں کر دینا..

شمس غصے سے کھڑا ہوا.. اور رزم کو اشارہ کیا.. وہ اسےلئے باہر آلئے....

رزم تم مجھے تفصیل بتاؤ گے کے میں اب اپنے طریقے سے پتا کرواؤں.... شمس غرایا.

اس کے غصے سے رزم خائف ہوا... اور یشار اور تاشی کے بارے میں سب تفصیل شمس کو بتاتا گیا...

رزم بہت افسوس کی بات ہے.میرے بھائی کی زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی..

یشار نے منع کیا تھا.... رزم ممنایا..

تمھیں پھر بھی مجھے بتانا چاہیے تھا.اس کی حالت دیکھی ہے..رزم میرے بھائی کو یا اس کی محبت کو کچھ ہوا تو میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا... تم نے مجھے بتایا ہوتا تو اب تک تو میں کچھ کر بھی چکا ہوتا.. شمس کا سر سراتا لہجہ...... رزم چونکا

....لالہ کیا کریں گے آپ

کچھ بھی... کچھ بھی کا مطلب کچھ بھی... مجھے میرے بھائی کی محبت اسے دلانے کے لیے دنیا ادھر سے ادھر کرنی پڑے.. ہر حربہ ہر طریقہ، آزمانا پڑے. آزماؤں گا.. .. میں کچھ بھی کر گزروں گا.. شمس کی آنکھوں میں جنون سا تھا

.رزم نے جھرجھری لی

اتنے میں ہی عابد حسین قیصر اور نازیہ بیگم پہنچے تھے.. نازیہ بیگم بے تحاشا رو رہیں تھیں.. ..عابد بھی غمزدہ تھے

انھیں یہی بتایا گیا تھا کہ دہشت گرد تھے.. جنھوں نے حملہ کیا اور تاشی کو کڈنیپ کیا تھا

..

..عابد حسین ڈاکٹر سے تفصیلی گفتگو کر چکے تھے

شمس اور رزم نے فون پاور آف کیے ہوئے تھے... بار بار منال اور ماہ رخ کی کالز آ رہی تھیں..

.اسی لیے انھیں ایسا کرنا پڑا

..انھیں پتہ تھا وہ رو رو کر خود کو ہلکان کر چکی ہوں گی

...آئی سی یو سے ڈاکٹر باہر آئیں تھیں... وہ سب ڈاکٹر کی طرف لپکے

..ڈاکٹر کے چہرے پر مہربان سی مسکراہٹ ہوئی

کونگریٹس...... میجر رزم...... پیشنٹ بلکل ٹھیک ہیں اور یقین کریں معجزانہ طور پر بچ گئیں ہیں.. پورا سٹاف حیران ہے.. کیونکہ جو زہر ان کی پوری باڈی میں تھا... اس کا اینٹی ڈوٹ ہمارے پاس نہیں تھا مگر پھر بھی جانے کس کی دعائیں تھیں کہ ان کی باڈی خود ہی سروائیو کر گئی... کچھ گھنٹوں تک ہوش آ جائے گا انھیں...

عابد نے سجدہ شکر ادا کیا تھا...

وہ سب بے حد خوش ہوئے تھے...

یش ہنوز بت بنا وہیں بیٹھا رہا.... اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا...تاشی سے دور ہونے کے لئے.. اس کے سامنے کبھی نا آنے کے لیے... کبھی واپس نہیں آنے کے لیے..

انتظار صبر آزما تھا... مگر وقت گزر ہی گیا جب ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ تاشی کو روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے اور اسے ہوش بھی آگیا تھا..

...وہ سب روم میں داخل ہوئے

...تاشی نے بوجھل سی نظروں سے سب کو دیکھا.... اور پھر آنکھیں موند لیں

دوسرے دن اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا...وہ ٹھیک ہو گئی تھی... اور پھر وہ سب واپس لاہور آئے تھے....

عابد حسین کے گھر وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے.. جب منال اور ماہ رخ بے حد بے چینی

.....سے اندر داخل ہوئیں تھیں

...اور پھر وہ تینوں بہنیں تھیں اور ان کے آنسو

.شمس اور رزم پہلو بدل رہے تھے

..یشار جانے کدھر غائب تھا

..رزم ماتھے پہ بل لیے ماہی کو گھور رہا تھا

...تینوں بہنیں ہی پاگل ہیں.. میں تو صرف ایک کو سمجھا

...وہ دل میں بڑبڑایا

..اتنی دیر میں ہی رضیہ بیگم اور سمیر اندر داخل ہوئے تھے

رضیہ بیگم اندر آتے ہی تاشی سے لپٹ کر زارو زاد رونے لگیں تھی.. اور چٹا چٹ اسے پیار کر رہیں تھیں.

شکر ہے میری بچی... میری تو جان لبوں پر آگئ تھی... تم سہی سلامت گھر لوٹ آئیں.. ارے بیڑا غرق ہو ان مردودوں کا کیسے میری پھول سی بچی مرجھا گئ ہے... وہ اسے لئے صوفے پر بیٹھیں تو تاشی نے ان کی گود میں سر رکھ سکون سے آنکھیں موند لیں...

...وہ بے حد نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں

شمس نے یہ منظر عجیب نظروں سے دیکھا اور پہلو بدلہ تھا...آج اس کا تاشی کو دیکھنے کا زاویہ نظر زرا مختلف تھا.. وہ اسے صرف اور صرف یشار کے حوالے سے دیکھنا چاہتا تھا.

..وہ سب کافی دیر وہاں بیٹھے رہے اور تاشی کی ڈھارس بندھاتے رہے

..مما میں تھک گئی ہوں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں.. وہ تھکی سی بولی تو نازیہ نے کہا

...بیٹا ماہی تمھیں چھوڑ آتی ہے کمرے تک

نہیں مما میں بلکل ٹھیک ہوں... ہوسپیٹل میں ہی قیصر نے اسے ماہی کی رخصتی کے

..بارے میں بتا دیا تھا

..وہ اکیلا رہنا چاہتی تھی

...اسی لئے خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ گئی

رخ گاڑی کے عین کونے پہ سمٹ بیٹھی باہر دیکھنے میں یوں مگن تھی کہ جیسے اس سے دلچسپ کوئی بات ہو ہی نہیں..

کل وہ سو کر اٹھی تھی تو بری طرح جھنجھلائی تھی.. وہ تو صوفے پر سوئی تھی.. لیکن صبح کو اٹھی تو خود کو بیڈ پر پایا.. صد شکر کے وہ خود موجود نہیں تھا..

وہ تو دن بھر بس زری کا انتظار کرتی رہی کے کب وہ رات تک واپس آئے... اور اسے اس جہنم سے نجات دلائے..

مگر رات آگئی اور تاشی کے آنے کی بجائے جو اطلاع آئی وہ قیامت خیز تھی.. حالانکہ انھوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کے منال اور اس کو پتہ نا چلے.. مگر پھر بھی منال کچھ سن چکی تھی...

شمس اور رزم انھیں تڑپتے چھوڑ خود چلے گئے تھے.

پوری رات انگاروں پر گزاری... فون کرتیں رہیں ان کو لیکن ان کے پاورڈ آف فون انھیں اور رلاتے رہے پھر آج صبح کچھ تسلی ہوئی جب تاشی کے سہی سلامت ہونے کی اطلاع آئی..

اور اب تاشی سے مل کر پورا دن گزار کر رات کے نو بجے تھے جب اسے پھر اس سڑیل کے ساتھ واپس آنا پڑا..

اچانک گاڑی بھاری چرچراہٹ سے رکی تھی..وہ ڈرائیونگ سیٹ سے نکل کر چیک کرنے گیا کہ کیا ہوا...اور سامنے ڈگی کھول کر دیکھنے لگا...

ویرانہ، اندھیرا، رخ کو بے حد خوف سا محسوس ہوا..

وہ ابھی گاڑی ٹھیک کر کے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ چار موٹر سائیکوں پر سے لڑکے اتر کر ان کی جانب لپکے... ان میں سے دو کے ہاتھ میں پسٹل تھے..

اے باہر آؤ جلدی.... ورنہ بھیجا اڑا دوں گا... رزم اطمینان سے باہر آیا..

اپنی آئٹم سے بھی بولو باہر آئے..

اس نے مڑ کر رخ کو اشارہ کیا وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب سے کھسک کر نکل کر رزم کے پیچھے اس کی شرٹ ہاتھوں میں دبوچ چکی تھی...

اس کے ہاتھوں کی لرزش رزم واضح طور پر محسوس کر رہا تھا.. وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی...

اب جو کچھ بھی تم لوگوں کے پاس ہے شرافت سے ہمارے حوالے کر دو... رزم کو یشار کے واقع سے سبق تھا اس لئے پبلک پلیس پہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا.

تبھی اپنی گھڑی موبائل فون اور والٹ ان کے حوالے کر دئے.

...اے اسے بھی بول... یا یہ کام ہم خود کر لیتے ہیں

رزم نے غصہ اور اشتعال ضبط کرتے رخ کو اشارہ کیا... وہ ان چاروں کی گندی نظریں رخ پر دیکھ چکا تھا...انھیں نہیں معلوم تھا کس مصیبت کو اپنے گلے ڈال رہیے ہیں.

رخ نے کانپتے ہاتھوں سے خود پر سے ٹاپس... چین اور رنگ اتاری اور موبائل سمیت ساری چیزیں رزم کی جانب بڑھائی...

..رزم نے وہ چیزیں لے کر پھر ان کی جانب بڑھائیں

وہ چیزیں چھپٹ کر وہ خباثت سے بولا

ابے ہیرو.... بات دراصل یہ ہے کہ تیری آئٹم پر دل آگیا ہے ہمارا... اب یوں کرو.

چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ اسے ہمارے حوالے کر کے...زرا اس گڑیا کو ہاتھ لگا کر تو دیکھیں.

اب کے رزم کا میٹر شارٹ ہوا تھا...

ماہ رخ کی جان نکلی تھی.

جب اسے رزم کی سرسراتی آواز سنائی دی..

اور رئیلی.....کوشش کر کے دیکھ لو....

اس کی بات پر چاروں بھنا کر اس کی جانب مڑے تھے.. جن کے پاس اسلحہ تھا..

....انھوں نے گنز رزم کی طرف کر کے فائر کرنا چاہا

مگر رزم بجلی کی سی تیزی سے ان کی دونوں کلائیاں توڑ چکا تھا اور اب پسٹل رزم کے ہاتھ میں تھے.

..وہ ھکا بکا یہ کاروائی دیکھتے رہ گئے... رخ پھٹی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی

رزم تیزی سے ان کی ہڈیاں توڑ رہا تھا. شدید اشتعال میں وہ یہ بھی بھول گیا کہ ایک نازک سی جان کس صدمے سے اس کا یہ روپ دیکھ رہی ہے..

.خوف ودہشت سے اس کا رنگ سفید پڑ چکا تھا

مگر رزم کے سر پر خون سوار تھا... انھی کی پسٹل سے ان کی چاروں کی ٹانگوں کا نشانہ لے کر چار فائر کیے تھے اسنے....

..رخ نے چیخ مار کر اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے تھے

..خون کی ندی دیکھ کر اس کی روح فنا ہوئی تھی

وہ چاروں بے ہوش ہوچکے تھے.. رزم نے میسج کر کے ان کی اطلاع قریبی پولیس کو دی

..اور پھر اپنی چیزیں واپس لے کر رخ کی جانب پلٹا

....اور اسے دیکھ کر حیران ہوا

وہ خوف سے بلکل سفید پڑ چکی تھی.. وہ بھول گیا تھا کہ یہ سب اس کے لئے نارمل تھا

.مگر سامنے کھڑی نازک جان کے لئے بلکل نیا

.وہ اپنا مزید خوف و دہشت اس کے دل میں ڈال چکا تھا

..وہ اس کی جانب بڑھا.. وہ تیزی سے اتنے ہی قدم پیچھے ہٹی

...وہ حیران ہوا

رخ نے پیچھے مڑ کر بھاگنا چاہا... وہ اس غنڈے کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی.. گھر میں سب کو خاص کر بابا کو بتانا چاہتی تھی کہ انھوں نے اس کی نازک جان کہاں پھنسا دی ..ہے

رزم نے لپک کر اس کے بازو پکڑے ..جب وہ خوف سے مزید سفید پڑ چکی تھی.

اور بے تحاشا رو دی.

مم.... مجھے جانے دیں... مم.......... میں نے کچھ نہیں کیا...... مجھے مت ماریں.... ....جانے دیں مجھے..... مم........ مجھے مت مارنا

..رزم کا دماغ جھنجھنا اٹھا

ماہ رخ کیا تماشا ہے... چلو گاڑی میں بیٹھو....ایک تو اس پاگل لڑکی کی باتیں اوپر سے ...آنسو اس کا دماغ گھما چکے تھے.. اسی لئے غرایا

نن.... نہیں...... مم... مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ... آ.... آپ مجھے بھی مار ڈالیں ...گے... چھوڑیں... مم... مجھے

وہ اپنی پوری جان لگا کر مزاحمت کرتی.. اپنا آپ رزم سے چھڑنے میں ہلکان ہو رہی تھی.

..رزم کو اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا

..مگر اس وقت اسے سمجھانے کی بجائے وہاں سے گھر لے کر جانا ضروری تھا

سو اس نے اسے گاڑی کی جانب گھسیٹا... مگر اگلے ہی پل وہ کٹی ڈال کی طرح ہوش سے ..بیگانہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی تھی

Shhhhiiiiiittttttt

رزم حد درجہ پریشان ہوا تھا.. اس کو اٹھا کر نرمی سے گاڑی میں لٹایا... خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی چلائی.. بار بار نظر بھر کر اسے دیکھتا رہا.. جس کا سر ڈھلک کر رزم ..کے کندھے سے لگا تھا

ڈرپوک، بے وقوف لڑکی...... رزم بڑبڑایا..... اسے یہ نظر نہیں آیا کہ وہ صرف اسی کی ..خاطر ان لڑکوں سے الجھا تھا

.شوہر سے بھی کوئی ڈرتا ہے بھلا.. وہ سخت جھنجھلا رہا تھا

این مینشن پہنچ کر رزم نے اسے نرمی سے گاڑی سے اٹھا کر بازوؤں میں بھرا.. پاؤں سے کار کا دروازہ لگایا اور اسے لئے بیڈروم میں آیا...

..ڈور لاک کر کے اسے بیڈ پر لٹایا..اور خود پہلے فریش ہونے کی نیت سے شرٹ اتاری

..اتنی دیر میں وہ کسمسائی تھی.. وہ اس کے قریب گیا

..رخ.... اٹھو..... تم ٹھیک ہو.... رزم نے نرمی سے پکارا

مگر اس کی آنکھیں کھلی تو ایک مرتبہ پھر خوف سے پھیل گئیں.. اس غنڈے موالی کو شرٹ لیس خود پر جھکے دیکھا تو بوکھلائی.. اور پھر اٹھ کر دروازے کی جانب لپکی...

اب تو رزم کا ضبط بلکل جواب دے چکا تھا... مٹھیاں بھینچ کر اشتعال اندر دبانے کی کوشش کی مگر بے سود...

..بھناتا واپس مڑا.. اسے ایک سیکنڈ میں اپنی جانب کھینچ کر اٹھا چکا تھا

..لا کر بیڈ پر پٹخا اور اس کے بازو بیڈ سے لگا کر اس پر جھکتا چلا گیا

تمھاری پرابلم کیا ہے مسز رزم علی.... میں نے ابھی تک تمھیں کچھ کہا ہے؟ ..... چلو ..ٹھیک ہے تمھارا ڈر ایک مرتبہ میں ہی نکال دیتا ہوں

چھوڑیں مجھے.... سڑک چھاپ غنڈے موالی کہیں کے... رزم کی اتنی جرات پر اب تو وہ بھی تنگ آ کر غرائی تھی مگر آنکھوں میں آنسو تھے... میں اپنے بابا کو بتاؤں گی کہ آپ ایک بہت بڑے غنڈے اور بدمعاش ہیں.. تو وہ ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائیں گے مجھے یہاں سے لے کر جانے کے لئے... اب چھوڑیں مجھے... وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی

اور اس کی گوہر افشانیوں پر رزم کا دل کیا زور زور سے قہقہے لگائے. وہ اسے کیا سمجھ ..
...رہی تھی.. رزم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا. مگر ہنسی ضبط کیے رکھی

میری بدمعاشی ابھی دیکھی کہاں ہے تم نے مسز رزم.. کیا خیال ہے دیکھنی ہے... وہ کہہ کر اس کی گردن پر جھکا تھا.. اور اپنے دہکتے لب اس کی نرم و نازک دودھیا گردن پر رکھے.. وہ بری طرح مچلی تھی..

مگر وہ خود کو سیراب کرتا رہا.. جانے کیوں مگر یہ چھوٹی سی لڑکی اس کے جزبات جگا دیا کرتی تھی..

........چھ..... چھوڑیں مجھے

...رزم کی اپنی گردن پر بڑھتی جسارتوں سے خوفزدہ ہو کر وہ سسک پڑی

رزم نے نرمی سے اسے چھوڑ دیا یہ احساس ہوتے ہی کہ پہلے ہی وہ اس کے بارے میں کیا کیا سوچ رہی ہے... اب پھر وہ اپنا امیج بری طرح خراب کر رہا تھا اس کی نظر میں.

وہ کپڑے لے کر واش روم چلا گیا... باہر آیا تو وہ صوفے پر سہمی بیٹھی تھی..

ریلیکس ہو کر بیڈ پر سو جاؤ... میں سٹڈی روم جا رہا ہوں.. اگر صوفے پر سونے کی کوشش بھی کی تو.... واپس آ جاؤں گا.. اور پھر تمھیں میرے ساتھ میری آغوش میں باقی کی رات سونا پڑے گا ڈارلنگ...

وہ کہتا وہاں سے نکل آیا.. وہ ڈرتے ڈرتے بیڈ پر آئی اور کمفرٹر سر تک تان کر سونے کی کوشش کرنے لگی..

اونہہ غنڈہ کہیں کا...

وہ سٹڈی میں آیا... اور کوئی ہزارویں بار یشار کو کال ملائی.. مگر وہ غائب تھا اور فون آف....

پھر لیپ ٹاپ آن کر کے ہیڈ کوارٹرز کو ایس اے کو جہنم واصل کرنے کی ساری ڈیٹیلز بتانے لگا..

وہ یشار کے تعاقب میں اس قدر پاگل ہو گیا کہ اپنے بارے میں بھول ہی گیا جب فورسز نے پہنچ کر اسے اور اس کے ساتھیوں کو جہنم کی سیر کرا دی تھی..

شمس بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے ضروری ای میلز چیک کر رہا تھا...

جب وہ پھولے منہ کے ساتھ روم میں داخل ہوئی..

..یعنی ناراضگی ہے.. شمس کو ہنسی آئی مگر ضبط کر گیا .....Not bad .... ہھمم

کل رات وہ ضد کرتی رہی کے اسے بھی ساتھ جانا ہے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا..

..اسی لیے اس کی لاکھ منت سماجت کے بعد بھی وہ انھیں ساتھ نہیں لے کر گئے

..اوپر سے فون بھی آف کر دیئے

اب وہ اس کی توجہ حاصل کرنے کے لئے چیزیں اٹخ پٹخ رہی تھی.. شمس نے دانتوں تلے

...لب دبائے

..شمس نے لیپ ٹاپ آف کیا اور اطمینان سے بیڈ کراؤں پر آنکھیں موند کر لیٹ گیا

وہ سخت جھنجھلائی.. اور آکر جھٹکے سے لائٹ آف کرتی سائیڈ لیمپ جلا کر اپنی جگہ پر لیٹ

.کر سختی سے آنکھیں بند کر لیں

کچھ دیر گزری تھی جب شمس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا.. وہ اس کے لئے بلکل تیار نہیں تھی اسی لئے اس کے چوڑے سینے سے آلگی تھی..

یہ... کیا بدتمیزی ہے...... وہ بھی منال تھی.. غصے میں غرائی

..اسے بدتمیزی نہیں اپنی روٹھی بیوی کو منانا بولتے ہیں

..وہ اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ باندھ چکا تھا.. منال کے ہاتھ اس کے کندھوں پر تھے

اگر اتنا ہی خیال ہوتا تو لے کر جاتے. مجھے.. اس کی آواز بھیگی. پر شمس اسے اپنی مجبوری نہیں بتانا چاہتا تھا..

جانِ شمس بتاؤں پھر... کتنا خیال ہے... پر منہ سے نہیں اپنے عمل سے.. یہ کہہ کر شمس نے زرا سا سر اٹھا کر اس کی بیوٹی بون پر لب رکھے تھے.

...اس کے دہکتے لمس سے وہ بری طرح مچلی

.....نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا نا کچھ سننا ہے

.اس کے آنسو ٹوٹ کر شمس کے گریبان میں گرے تھے.. اسے چھوڑ کر وہ فوراً سیدھا

.منال بھی اٹھ بیٹھی

......کیا ہوا منال.. تم ٹھیک تو ہو

میں اپنی ایک بہن کھو چکی ہوں.. اگر زری کو کچھ ہو جاتا تو.... وہ روتے ہوئے اس سے آگے بول نا پائی

..کچھ نہیں ہوتا اسے.. یشار نے اپنی جان پر کھیل کر اس کی حفاظت کیے رکھی

.منال کو رونا بھول گیا

وہ کر کیا رہا تھا وہاں پہ؟

اپنے کسی کام سے گیا تھا... شمس نے نظریں چرا لیں

ہے کہاں وہ آپ کے ساتھ تو نہیں آیا... وہ شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی کہ اسنے اس کی بہن کی حفاظت کی.

کسی کام سے ہی گیا ہے... تم ریلیکس ہو کر سو جاؤ.. میں اسے فون کر کے آتا ہوں...

وہ یہ کہتا روم سے نکلتا چلا گیا..

سٹڈی میں آیا تو رزم لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا...

یعنی وہ بھی کمرے سے در بدر کیا گیا تھا.

پتہ چلا میاں مجنوں کا کدھر خوار ہوتا پھر رہا ہے

نہیں لالہ... فون آف ہے.

یہ تینوں بہنیں پاگل کر کے چھوڑیں گی ہمیں.. شمس نے جھنجھلا کر کہا رزم نے ہنسی ضبط کرنے کے لئے سر مزید لیپ ٹاپ پر جھکایا...

شمس اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر بزی تھا

جب دروازے پر ہلکے سے ناک ہوئی .

یس....کم ان....... شمس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے اعظم تھا..

جی سر بلایا مجھے.

ہاں اعظم... ایک ضروری کام تھا...

جی سر..

اعظم مجھے سمیر ملک چاہیے.عابد انکل کا بھانجا ہے.. ڈیٹیلز خود نکلوا لو.. شمس غیر معمولی سنجیدہ تھا... اعظم چونکا

مگر سر....

اعظم اسے فارم ہاؤس پر اٹھا لاؤ... اور یشار، رزم کو یا کسی اور کو اس بارے میں بھنک بھی نہیں لگنی چاہیے.

جی سر جو حکم.... کل وہ فارم ہاؤس پر ملے گا آپ کو...

ٹھیک ہے جاؤ...

...اعظم نکلا تو شمس نے گہری سانس بھری

....جنگ اور محبت میں ہر چیز جائز ہے.. اس نے خود کو تسلی دی

..تمھیں یشار اور تاشی کی زندگی سے نکلنا ہو گا

..ہمیشہ کے لیے

.تاشی..یہ دیکھو میں چاکلیٹ لایا تمھارے لئے

..تاشی..کلر پینسلز صرف تمھارے لئے لایا میں

تاشی.میری.تاشی..کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا

.تاشی تم صرف میری ہو.. تمھیں میرے لئے بنایا گیا ہے

اب وہ بے حد قریب چلا آیا تھا.. تاشی کو اپنے سینے میں بھینچے بولا

تاشی تمھیں صرف میں چھو سکتا ہوں.. یہ کہہ کر ایک مرتبہ پھر وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا.

وہ ہڑ بڑا کر گہری نیند سے اٹھی تھی.. گہرے گہرے سانس لیتی جیسے سچ مچ اس کا سانس سینے میں الجھا ہو.. ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے..

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا... وہ تڑپ کر اٹھی اور پورے کمرے میں پاگلوں کی طرح کچھ ڈھونڈا.. کھڑکی میں بھی گئی مگر وہ خاص احساس محسوس ہی نہیں ہوا جو اس کی موجودگی کے وقت ہوا کرتا تھا.. نا اس کی خوشبو آس پاس تھی..یعنی وہ یہاں نہیں تھا... بلکل بھی نہیں

اس کا مطلب وہ بس خواب ہی تھا.

ہوسپیٹل میں بار بار اس کی نظریں دروازے کی جانب جاکر ناکام اور مایوس پلٹ رہیں تھیں.

کیوں.. وہ اسے اب سمجھ آیا.

کارپٹ پر بیڈ سے ٹیک لگاکر سر ہاتھوں میں تھام کر تڑپ تڑپ کر رو دی

یش......... یش... میرے... یش... پلیز ایک مرتبہ کہیں سے میرے سامنے آ جاؤ..
میں تمھیں ایک مرتبہ صرف ایک مرتبہ دیکھنا چاہتی ہوں..

وہ دشمنِ جاں اپنی تاشی کو عشق کی بھٹی میں جھونک کر خود پتہ نہیں کہاں جا چھپا تھا..
اسے چھو کر..... اس کی روح کو چھو کر اپنا اسیر بنا کر پتا نہیں کہاں غائب تھا.

وہ اس کی اسیر تو تب ہی ہو گئی تھی.. جب اس نے اپنے شدت سے بہکتے قدم فوراً روکے تھے. تڑپ کر اس سے دور ہوا تھا. وہی... بلکل وہی....... لمحہ تھا جب یش کی

محبت اس کی رگوں میں خون بن کر اتری تھی. غنودگی اور بے ہوشی میں جانے سے پہلے اس کا دل پھِر چکا تھا.. یش کی جانب جھک گیا تھا.. اس کی محبت کے آگے سر تسلیم خم کر چکا تھا.

اور اب اذیت تو یہ تھی کہ پھپھو نے جلد از جلد رخصتی کا بھی کہہ دیا تھا..

اذیت سی اذیت تھی.

وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی..

احساس جرم تھا جو روح کو کچوکے لگا رہا تھا..

یہ جرم اور گناہ ہی تو تھا کہ وہ کسی اور کی منکوحہ ہونے کہ باوجود کسی غیر کو پکار رہی تھی..

اذیت کی انتہا پر پہنچ کر اٹھی.

آئینے میں اپنا عکس دیکھا.. تاشی تو کہیں نظر ہی نہیں آئی بس یش ہی اسے خود میں نظر آ رہا تھا..

ہاتھ اٹھا کر اپنے لبوں کو آہستگی سے چھوا.. لبوں سے ہاتھ گردن تک گیا.. جیسے ابھی بھی وہ دہکتا لمس اس کو اپنے اوپر محسوس ہو رہا ہو... اور پھر کندھے سے زرا قمیض ہٹا کر وہ نشان دیکھا..

تم نے سہی کہا یش.. مجھے صرف تم چھو سکتے ہو. تم ہی وہ پہلے اور آخری مرد ہو جو میرے قریب آ سکتے ہو. دیکھو چھو لیا تم نے مجھے..میرے جسم کو میری روح کو.. اپنا عادی بنا دیا..

دیکھو زرا... کسی کے نکاح میں ہونے کے باوجود تمھاری تاشی تمھارے لیے کیسے تڑپ رہی ہے.

وحشت زدہ سی ہو کر اس نے اپنی مٹھیوں میں اپنے ہی بال بھرے

اب اگر.. اب اگر کسی اور نے مجھے چھونے کی کوشش کی.. میں.. میں آگ لگا لوں گی

..خود کو

..مر جاؤں گی

...یش میں صرف تمھاری ہوں

دیکھو میرا روم روم تمھیں پکار رہا ہے.. میرا جسم ٹوٹ رہا ہے تمھیں دیکھے بغیر.. تمھارا

.آڈکٹ ہو چکا ہے

وہ فرش پر دو زانو بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب دروازہ کھلا اور نازیہ بیگم دوڑ کر

..اندر آئیں.. اور اسے سینے سے لگایا

..کیا ہوا میری بچی..... ڈر گئیں کیا زری کیا ہوا

...مما مجھے زری نہیں تاشی کہیں ناں پلیز

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی. نازیہ نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے لئے بیڈ پر آئیں.. اسے لٹایا اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا.اور نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں.

..وہ نازیہ بیگم سے لپٹ کر پھر سسک پڑی

..تاشی کیا ہوا ہے میری بچی.. کہیں درد ہو رہا ہے... کسی زخم میں تکلیف ہے

اس نے نفی میں سر ہلایا..کہ تبھی ان کی نظر اس کے کندھے پر پڑے نشان پر گئیں.. ..اور وہ صدمے سے بے حال ہوئیں.. ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسے اپنے سامنے کیا

..تاشی.. یہ... یہ.... نشان... کیا ہوا تمھارے ساتھ... کس نے چھوا تمھیں... بولو

...نازیہ نے اسے جھنجھوڑا

مما کچھ نہیں ہوا میرے ساتھ..... میں ٹھیک ہوں بلکل... ایک قیامت ٹل گئی آپ کی بیٹی کے سر سے.

اس نے سسکتے مبہم سا بتایا تو نازیہ بیگم کو تسلی ہوئی اور تاشی کو پھر سے اپنی گود میں لٹا لیا..

...تمھیں جس نے بھی تکلیف پہنچائی.. وہ خود بھی بھگتے گا میری بچی

اب وہ انھیں کیا بتاتی کہ وہ پوچھ رہی تھیں کہ اسے کس نے چھوا وہ کیا بتاتی کے ایک غیر نے ان کی بیٹی کی روح کو چھو لیا ہے.

...اور کوئی دوسرا اسے کیا تکلیف دیتا وہ تو خود سے ہی ہار گئی تھی

اور پھر وہ دل و دماغ کی جنگ سے سخت نڈھال ہوئی.. اور تیز بخار میں پھنکتی چلی گئ.

نازیہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں.. اور رات تک اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتی رہیں..

اگلے دو دن تک اس کی یہی صورت حال رہی... وہ بلکل مرجھا چکی تھی... عابد اور نازیہ بہت پریشان تھے کہ ان کی ہنستی کھیلتی شریر سی گڑیا کو ہوا کیا ہے.

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آج تین دن کے بعد وہ رات کے آٹھ بجے ملگجے سے حلیے میں.. بڑھی ہوئی بئیرڈ اور بکھرا ہوا سا این مینشن میں داخل ہوا تھا..

اسے دیکھتے شمس اس کی جانب لپکا.. اور اسے سینے میں بھینچا..رزم بھی اس سے لپٹ گیا.. منال اور ماہی نے اسے حیرت سے دیکھا.. وہ ایسا تو نہیں تھا

یہ کیا طریقہ ہے یشار.... تم اتنے غیر زمے دار کیسے ہو سکتے ہو...کہاں گئے تھے.؟ فون کیوں آف تھا۔

...لالہ پلیز میں تھکا ہوا ہوں..... آرام کروں گا

...شمس خاموش ہو گیا

..اوکے جاؤ.. میں کھانا بھجوا دیتا ہوں

..مجھے بھوک نہیں لالہ.... جب ہوگی تو کھا لوں گا کچھ

رزم نے شمس کی جانب اشارہ کیا...کہ میں دیکھ لوں گا.. وہ وہاں سے اپنے کمرے میں آیا...

..اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا.. رزم اس کے پیچھے اندر داخل ہوا

....رزم پلیز کوئی سوال نہیں

کیوں نہیں میں تو پوچھوں گا.. اور تمھیں جواب دینے بھی پڑیں گے. ہر صورت.. رزم کے لہجے میں سختی تھی.

یشار نے لب کاٹے

کہاں تھے..؟

ایبٹ آباد میں... مری میں سرچ کے دوران کچھ یو ایس بی ڈرائیوز ہاتھ لگیں تھیں..

انھیں کے ذریعے ایس اے کے ایبٹ آباد والے ٹھکانے کو ٹھکانے لگا کر آ رہا ہوں.. یشار نے آنکھیں موندے صوفے سے سر ٹکائے تفصیل بتائی.

اور مجھے شامل کرنا ضروری نہیں سمجھا.. رزم بہت ناراض ہوا.... خود سے بھاگنا بند کرو یشار... نمبر کیوں آف تھا..

چھوڑو یہ بتاؤ ایس اے کا چیپٹر کلوز ہوا کے نہیں.. یشار نے بات گھومائی

ہوگیا ہے.. جتنے بھی ایس اے کے نام سے یہ نیٹ ورک چلا رہے تھے سب جہنم رسید ہوچکے ہیں..مگر کالج کے باہر اب بھی مشکوک افراد دیکھے گئے ہیں...

تمھاری چڑیل میڈم کی کیا صورتحال ہے...؟ یشار شاید خود کا دھیان بٹانا چاہتا تھا.. اسی لئے پوچھ لیا

بہت خطرناک.بہت ڈرپوک .. مجھے غنڈہ موالی، بد معاش اور جانے کیا کیا سمجھتی ہے اور کہتی ہے.. رزم کے سامنے رخ کا معصوم چہرہ گھوما

تو پرابلم کیا ہے.. حقیقت بتا دو اسے... یشار نے حل نکالا

نہیں بتا سکتا.. حقیقت جان کر مزید خوفزدہ نا ہو جائے.. پھر ساری حقیقت ہی بتانی پڑے گی کے کالج اور گھر سے باہر خطرہ ہے.. ڈرے گی اور شاید کالج جانے سے بھی انکار کر دے..

یعنی میرے بھائی کی کشتی ابھی بیچ منجدھار میں ہی ہے... یشار نے کرب سے کہا

ہم تینوں بھائیوں کی کشتی ہی بیچ منجدھار میں ہے میرے بھائی.. رزم نے ہوا میں بات اڑائی

.کیا مطلب... -؟ وہ چونکا... منال بھابھی نے بھی قبول نہیں کیا لالہ کو؟

میرا نہیں خیال.... کبھی نوال کے کمرے میں ہوتے ہیں کبھی میری طرح سٹڈی میں
.در بدر.. رزم نے خود کا مزاق اڑایا

اور تم کیوں ہوتے ہو سٹڈی میں؟

یار بہت زیادہ ڈرتی ہے مجھ سے.. جب تک کمرے میں رہوں صوفے پر اڑی رہتی ہے..
...نا ریلیکس ہوتی ہے نا ہی سوتی ہے اسی لئے

یش کا دل کیا ماتھا پیٹ لے.. کیا شاندار قسمت تھی تینوں بھائیوں کی....... وہ عش عش کر اٹھا.

..یش آنکھیں موندے گہری سوچ میں تھا جب رزم نے پکارا

یش............

ہممممم.....

تاشی کو دیکھ آؤ... بیمار ہے وہ بہت زیادہ... یش ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا.. وہ جتنا اس موضوع سے بچنا چاہتا تھا.. رزم نے پھر اسے جلتے کوئلوں پر گھسیٹا.

بیمار ہے وہ صرف میری وجہ سے اب اپنی شکل دکھا کر اسے اور تکلیف دوں.. یشار نے لہو ٹپکاتی آنکھیں لئے کہا.

..اور خود جو اسے دیکھے بغیر پل پل مر رہے ہو اس کا کیا

یہ میری سزا ہے رزم... جو میں نے اپنے لئے منتخب کی اسے تکلیف پہنچا کر.. .کہ یونہی پل پل مروں.. تڑپوں.. اسی لئے لندن واپس جا رہا ہوں.وہ خود اذیتی کی انتہا پر تھا

..........یشار

پلیز رزم....جانے دینا مجھے.. جب مجھے لگے کہ میری سزا پوری ہو گئی تو واپس آ جاؤں گا.. لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ہوگا.. میں اپنی نظروں کے سامنے اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ پاؤں گا.. کبھی نہیں.. اس سے پہلے مر جاؤں گا.. اگر مجھے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو جانے دو مجھے..وہ جھٹکے سے اٹھا اور واش روم گھس گیا

رزم نے بے حد اذیت سے لب بھینچے... اور باہر نکلتا گیا مگر اس کا یہ نیا شوشا شمس لالہ کو بتانا نہیں بھولا..

...شمس کے سن کر اوسان خطا ہوئے فوراً کال ملائی اور لان میں چلا آیا

صبح وہ رعب سے اپنی شاندار گاڑی سے نکل کر چلتا ایک فائل ہاتھوں میں تھامے.. فارم ہاؤس میں داخل ہوا.. ڈارک مہرون تھری پیس.. قیمتی گھڑی اور سن گلاسز لگائے شہزادوں جیسی آن بان لئے وہ فارم ہاؤس کے سٹور روم میں داخل ہوا.

اس کے پیچھے اعظم ہاتھوں میں بڑا سا بیگ تھامے چل رہا تھا.

کمرے اندھیرا تھا.. اشارہ کرنے پر اعظم نے لائٹ جلائی.

...ایک فرد جوکہ بڑی سختی سے رسیوں سے جکڑا ہوا تھا.. اسے دیکھ کر بری طرح مچلا

اعظم نے بھاگ کر شمس کے لئے کرسی رکھی.. وہ اس کے سامنے کرفر سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا..

شمس کے اشارہ کرنے پر اعظم نے اس کے منہ سے ٹیپ اتاری..

شمس بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں... مجھے یہاں کیوں لائے ہیں.. یہ کیا طریقہ ہے.. اگر ملنا تھا تو مجھے بول دیا ہوتا میں آفس حاضر ہو جاتا.. مگر یہ سب..... سمیر مرعوب سا ہوتا ممنایا.

دراصل میں تمھیں اپنی طاقت کا چھوٹا سا مظاہرہ دکھانا چاہتا تھا.. مجھے جانتے ہو ناں... بلکہ اچھی طرح جانتے ہوگے مجھے بھی اور میری طاقت کو بھی

جی میں جانتا ہوں.. مگر یہ سب مجھے بتانے کا مقصد..

مقصد چھوٹا سا ہے... ان پیپر پر تمھارے سائن چاہئیں تھے. بس اور کچھ نہیں.. شمس نے فائل اس کے سامنے لہرائی

..کیا ہے یہ... کس چیز کے پیپر ہیں

تمھاری اور زرتاشہ کی طلاق کے پیپر ہیں.. دراصل میرا بھائی یشار اور زرتاشہ آپس میں محبت کرتے ہیں اسی لئے تمھیں ان کے راستے سے ہٹنا ہوگا.. شمس کا لہجہ سرسراتا تھا

سمیر بے تحاشا چونکا..اور جھنجھنا اٹھا

اور اگر میں ایسا نا کروں تو...؟

تو کوئی بات نہیں.. میرا بھائی جب ایک بیوہ کو سہارا دے گا تو اس کی زیادہ عزت کی جائے گی خاندان میں... تم اس وقت کہاں ہو.. کسی کے فرشتے بھی نہیں جانتے.. ڈیڑھ سو ایکڑ کی پراپرٹی میں میں نے تمھیں مار کر کہاں دفنایا کسی کو کان و کان خبر نہیں ہونے والی.یہ جو میرے پیچھے تمھیں میرا آدمی نظر آ رہا ہے میرے اشارہ کرنے پر ایک سیکنڈ نہیں سوچے گا تمھیں اس دنیا سے رخصت کرنے کے لیے.....

شمس نے ہوا میں بات اڑائی... اب کی بار اس کی آنکھوں سے اور لہجے سے سمیر کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے.

..یہ... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں شمس بھائی

اچھا چلو چھوڑو دھمکی دھمکی کھیلنا... تمھیں آفر دیتا ہوں.. ڈیل کر لو میرے ساتھ... تاشی کو طلاق دینے کے لئے کتنے پیسے لو گے.

اتنے دوں گا کہ ساری زندگی سنور جائے گی.. دولت ہاتھ آئی تو کئی حسینائیں آگے پیچھے

..گھومیں گی تمھارے.. آرام آسائش ہر چیز ملے گی بس تاشی کو چھوڑنا ہوگا.. بولو کیا کہتے ہو

.سمیر خاموش ہو گیا

مجھے پتہ ہے میرے ہی دوست چیمہ کے آفس میں کام کرتے ہو.. ساری زندگی

دوسروں کے آگے جوتیاں چٹخانے سے بہتر ہے اپنا بزنس سٹارٹ کر لینا.بات نا مانی تو

کہیں جاب نہیں کرنے دوں گا.. بھکاری بن جاؤ گے.. اور بات مان لی تو نوٹوں میں

.تول دوں گا

.تو تین سائن کے کتنے لو گے

ففٹی لاکھ؟

..سمیر کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں

.نہیں... چلو 60 سہی

..سمیر کی بولتی بند

سیونٹی بھی نہیں...... مان جاو یار.. اور ویسے بھی وہ ایک رات میرے بھائی کے ساتھ گزار چکی ہے.. تمھارے کسی کام کی نہیں. شمس نے اس کو ڈیل کی جانب جھکتے دیکھا تو اسے کمزور کرنے کے لئے ایک اور پتہ پھینکا.

.............جھوٹ بول رہے ہیں آپ اس کی میڈیکل رپو

دس بیس لاکھ پھینک کر کوئی بھی رپورٹس بنوائی جا سکتی ہیں ڈئیر... تمھیں ابھی تک اندازہ نہیں ہوا.

سمیر کے تو اوسان خطا ہوئے تھے.

...چلو ایک کروڑ میں فائینل کرو

سمیر کے تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب تھا.... بس ایک جھجھک تھی جو باقی تھی اسی لئے جھجھکتے بولا...

لیکن امی.....

ان کی کوئی پرابلم نہیں.. تم اسی بات کو جواز بنا کر طلاق کے پیپر بھجوا دینا کہ تم ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتے جو ایک رات باہر گزار کر آئی ہے..

ٹھیک ہے شمس بھائی... اس نے آہستہ سے کہا... شمس کے اشارے پر اعظم نے اسے کھول دیا اور ہاتھ میں پکڑا بھاری بیگ اسے کھول کر دکھایا.. جو کڑکڑاتے نوٹوں کی گڈیوں سے بھرا ہوا تھا.

سمیر کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی.

شمس نے فائل آگے بڑھائی...... اس نے بلا جھجھک سائن کر دئے. بھلا ایسا موقع

..زندگی بار بار تھوڑی دیتی ہے

یہ بیگ میں سیونٹی لاکھ ہیں..باقی یشار اور زرتاشہ کی شادی کے بعدملے گے. اور یہ سٹام

پیپر ہے جس پر لکھا ہے کہ میں تمہیں تھرٹی لاکھ دینے کا پابند ہوں....اس پر میرے

.سائن ہیں.. یہ میں نے اپنی سکیورٹی کےلیے کیا ہے

اور ایک اور بات یہاں سے ذہن نشیں کر کے جانا دوست.. اس بند کمرے کی بات

بھول کر بھی کسی کو بتانے کی کوشش مت کرنا....ایڑیاں رگڑ کر مر جاؤ گے مگر یہ بات

کبھی ثابت نہیں کر پاؤ گے... دوسرا تم نے اپنی مرضی سے با قائمی ہوش و حواس ان

...پیپر پر سائن کیے ہیں مجھ سے غداری کی تو لاش بھی پہچانی نہیں جائے گی

...جب تک تاشی عدت میں رہے گی.. منظر سے غائب رہنا.. جب شادی ہوگی تو آ جانا

آپ بھروسہ رکھیں شمس بھائی میں نے اپنی مرضی سے ڈیل قبول کی ہے اور اپنی مرضی سے سائن کیے ہیں.. میں ایسا کچھ بے وقوفی والا کام نہیں کروں گا...

عابد انکل کو میں جانتا ہوں وہ زیادہ دیر اپنی بہن سے ناراض نہیں رہ پائیں گے تو تم اپنی ممی کی فکر سے بھی آزاد ہو جاؤ... جا کر ابھی یہ پیپر عابد حسین کے گھر پہنچا دو... یاد رکھنا تمھارے ایک ایک قدم پر میری نظر ہوگی..

شمس نے اشارہ کیا.. دو آدمی اندر آئے اور سمیر کو لئے باہر نکل گئے

وہ آنکھوں میں دولت کے حصول کی چمک لئے... بیگ اٹھائے وہاں سے نکل گیا.

سر آپ نے جو کیا............ کیا وہ ٹھیک تھا.. اعظم ہچکچاتے پوچھ بیٹھا

مجھے میرے بھائی کی محبت کے آگے کچھ ٹھیک یا غلط نہیں لگا اعظم

...........اگر یشار بابا کو

..نہیں پتا چلنا چاہیے اس بات کا خیال تم رکھو گے اعظم

...شمس کھڑا ہوا.. سن گلاسز لگائیں اور اطمینان سے باہر کی جانب چل پڑا

..ایک قیامت سی تھی جو عابد حسین کے گھر پر آئی تھی

.رضیہ بیگم روتی، چلاتی، معافیاں مانگتی اپنے بیٹے کو کوستی طلاق کے پیپر لائیں تھیں

عابد کے کندھے جھک چکے تھے..قیصر بھی پریشان تھے

....نازیہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا. حرا انھیں تسلی دے رہی تھی

اوپر اپنے کمرے میں تاشی خالی خالی نظروں سے اپنے سامنے رکھے اس آزادی کے پروانے کو دیکھ رہی تھی جو اسے اذیت کی بھٹی میں سے نکال لایا تھا..

اب وہ اس دوہری اذیت سے بچ چکی تھی.

اس نے سکون سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور آنکھیں موند لیں..

ایک خوبصورت براؤن آنکھوں والی شبہہ جھٹ سے آنکھوں کے پردے پر لہرائی..

اب وہ سکون سے اسے سوچ سکتی تھی.. کسی بھی گلٹ کے بغیر.... یہ احساس ہی سکون بخش تھا.

..وہ اپنا سفری بیگ پیک کیے نیچے اترا تھا

.شمس آج لنچ ٹائم آفس سے گھر آیا ہوا تھا

.سب لنچ کر رہے تھے..وہ انھیں گڈ بائے کہنے ان کی طرف بڑھا ہی تھا

جب منال کے فون کی بیل بجی.. اس نے فون اٹینڈ کیا.. شمس نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا.. فون سنتے سنتے اس کے تاثرات صدمے سے دوچار ہوئے تھے... سامنے سے ..حرا نے اسے بری خبر سنائی تھی

کیا...... وہ چلائی.. سب اس کی جانب متوجہ ہوئے.. چچی ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور .پھوٹ پھوٹ کر رو دی... ماہی منال کی جانب لپکی

.فون اس کے ہاتھوں سے چھوٹ چکا تھا

..کک....کیا ہوا آپی... کچھ بولیں تو سہی ہوا کیا

.....ماہی.... زری

کیا ہوا زری کو آپی کچھ بولیں پلیز.. ماہی بھی گھبرائی تھی

..زری کے نام پہ یشار بے تحاشا چونکا.. دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں

...وہ... سمیر نے... زری کو طلاق دے دی ہے

.کیا،؟ ماہی چلائی... ان دونوں کا میلو ڈرامہ (رونے والا) سٹارٹ ہو چکا تھا

....جبکہ رزم کا دل کیا بھنگڑے ڈالے

یہ بات سن کریش کے دل میں ٹھنڈ سی پڑی تھی.. تڑپتے، سلگتے، دہکتے دل پر جیسے

.کسی نے ٹھنڈے ٹھار پانی کے چھینٹے مارے تھے

..شمس منال کی جانب بڑھا.. اسے تسلی دینے لگا

ماہی تیاری کرو ہمیں بابا کی طرف جانا ہے... منال ماہی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی...

یشار جن قدموں سے اتر کر نیچے آیا تھا.. انھیں قدموں سے واپس اوپر چلا گیا.. تو شمس ..اس کی پشت کو دیکھ کر گہرا سا مسکرایا اور دل میں بڑبڑایا

.مجنوں کی اولاد... اور پھر جاتی منال کو دیکھ کر دل میں کہا

..نہیں مجنوں کا بھائی.. اور منال کے پیچھے کمرے میں آیا

..وہ کمرے میں روتی بسورتی اپنا ضروری سامان ہینڈ بیگ میں ٹھونس رہی تھی

..جب کمر پر دہکتی نظروں کی تپش. اور گرم سانسیں پیچھے کے گھرے گلے پر محسوس ہوئیں

.ماہی گھبرائی مگر اس وقت وہ اس خبطی سے الجھنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھی

کہاں چلیں.. بیگم....اپنے مجازی خدا سے پوچھا کہ جاؤں کے نہیں.. اپنی بہن کی
..ڈائیورس کا اتنا غم ہے کبھی خود کے گھر پر بھی توجہ دی بے چارے شوہر کو توجہ دی

..وہ جان بوجھ کر تاک تاک کر طنز کرتا اسے اچھا خاصا تپا چکا تھا

چلو تمھیں اپنے شوہر کا خیال نا سہی پر مجھے تو ہے.. میں تمھاری منہ دکھائی کا گفٹ لایا تھا.
..آخر تم بھی تو انتظار کر رہی ہوگی. میری طرف سے اس گفٹ کا

وہ جا رہی تھی اور رزم کا دل بیٹھا جا رہا تھا جب تک وہ گھر ہوتا اسے وہ چاہیے تھی.. ہر
حال میں اپنی آنکھوں کے سامنے.. رزم نے تسلیم کیا کہ اسے اس پاگل لڑکی سے شدید
.محبت بھی ہو گئی تھی اور اس کی عادت بھی

قریب آنے کے بہانے جان بوجھ کر پٹا رہا تھا اسے

وہ بھنا کر پلٹی تھی... اونہہ اب میں اتنی بھی گری پڑی نہیں.. کہ آپ جیسوں کے گفٹ پر بیٹھی رہوں.

او.... رئیلی.. ویسے رونگ...... گرتی پڑتی تو تم ہو.. کئی مرتبہ مجھ معصوم پر گر چکی ہو...

..ماہی کلس کر رہ گئ

اچھا اپنا گفٹ تو دیکھ لو.. اس نے پینٹ کی پاکٹ سے ایک خوبصورت سا پینڈینٹ نکالا.. جس کی چین کے ساتھ بہت چھوٹا سا ڈائمنڈ جڑا سولجر بنا ہوا تھا.

وہ اس عجیب سے ڈیزائن کے پینڈینٹ کو دیکھ کر حیران ہوئی.

May I...........

No.......

...رزم کو اس کے جواب پر شدید قسم کی تپ چڑھی

ڈارلنگ اب اچھا یہی ہوگا کہ قریب چلی آؤ اور شرافت سے میرے ہاتھوں سے یہ پہن لو.. ورنہ اچھا نہیں ہوگا..

میں جا رہی ہوں.. اس نے بیگ کندھے سے لٹکایا.. آپ یہ شوق کسی اور سے جا کر پورے کریں..وہ کہہ کر دروازے کی جانب بڑھی.

..جب ایک پل اور ایک ہی جھٹکے میں وہ اسے صوفے پر گرا چکا تھا

ایک گھٹنا صوفے پر رکھے وہ اس پر جھکا تھا.

کیوں ڈیئر وائفی...پیار کی زبان تو تمھیں بھی سمجھ میں نہیں آتی.. تمھیں شاید مزا آتا ہے مجھے ضد دلا کر.. پر یقین کرو مجھے اس سے بھی زیادہ مزا آتا ہے. تمھارے دئے گئے چیلنج پورے کر کے..

....ہٹیے پیچھے جنگلی انسان..ورنہ میں

ورنہ کیا... وہ پوچھتا اس پر جھکتا اسے پینڈنٹ پہنا چکا تھا.. اس کی انگلیوں کا لمس اب اپنی پیٹھ کے کھلے گلے پر محسوس ہو رہا تھا

..وہ بوکھلائی اور اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی

....کیا ہوا ڈارلنگ

... چھچ.... چھوڑیں مجھے

اور ہاں یاد آیا کیا کہہ رہی تھی تم..اپنے شوق کسی اور سے پورے کروں ... کیوں ؟میری بیوی تو تم ہو تو شوق بھی تم سے ہی پورے کروں گا اوراپنے ارمان بھی.

..یہ کہہ کر وہ اس پر جھکا اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چوما

.وہ لرزتی. ، کپکپاتی اپنے چہرے پر اس کی دہکتی جسارتیں برداشت کر رہی تھی

.رخ... جزبات سے بوجھل گھمبیر آواز میں اسے پکارا

مت جاؤ

مم....... مجھے جانے دیں..... وہ اب رو دینے کو تیار تھی

...تو ٹھیک ہے پھر... مجھ سے دور جانے کی سزا بھگت کر جاو

کک... کیا... مطلب..وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا.. اسی لیے اس کے نرم و نازک گداز لبوں کو اپنی سانسوں میں بری طرح الجھایا تھا.

ماہی نے مزاحمت کرنے کے لئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کی.. وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر صوفے کی پشت سے لگا چکا تھا.

وہ مچلی.. سانس بند ہونے کو ہوئی.. پر اس ظالم کو رحم نہیں آ رہا تھا..وہ مسلسل خود کو سیراب کر رہا تھا..اور وہ اس کی شدتیں برداشت نہیں کر پا رہی تھی.

آنسو روانی سے بہے.. رزم نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا..

وہ گہرے سانس لیتی ہاتھوں میں منہ چھپا کو پھوٹ پھوٹ کر رو دی..

رزم نے اسے ایک بھرپور نظر سے دیکھا...

میری ایک بات کان. کھول کر سن لو میری جان.. اب وہاں سے واپس آؤ تو اپنے زہن کو مجھے اور اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے ریڈی کر کے آنا.. شوہر ہوں تمھارا.. جتنا دل چاہے تمھارے قریب آ سکتا ہوں. اب میں اس رشتہ کی نئی شروعات چاہتا ہوں.. سو زہن نشین کر لو یہ بات واپسی پر مجھے کوئی مزاحمت کوئی بہانہ کوئی احتجاج نہیں چاہیے..اچھی طرح سمجھ لو....

رزم کو شکایت ہوئی اس سے.. اسے رزم کی آنکھوں میں کیوں اپنے لئے عشق اور دیوانگی نظر نہیں آتی تھی.. کیوں وہ اسے سمجھ نہیں رہی تھی.

وہ اسے کیا سمجھتی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ پہلی لڑکی ہے جسے رزم علی نے چھوا... یا جسے چھونے کی شدید خواہش ہے رزم کو..

اور اب..

اب تو وہ اس کے قریب آنا چاہتا تھا... بہت قریب.. مگر وہ نا سمجھ رہی تھی اور نا سمجھنا چاہتی تھی.. رزم طیش میں باہر نکل گیا..

یہ جانے بغیر کہ ماہی میڈم کا اگلا فیصلہ اس کی زندگی میں بھونچال لانے والا ہے...

منال اپنی اور نوال کی تیاری کر رہی تھی..

شمس نوال کو گود میں لئے بیڈ پر بیٹھا تھا..

وہ پاپا پاپا کہہ کر شمس کے کان کھا رہی تھی. اور وہ کافی تحمل سے اس کے جواب دے رہا تھا..

کہ اچانک وہ بولی... پاپا بھائی تب آئے دا... (بھائی کب آئے گا)

..منال کا دل کیا ڈوب پرے

یہ بات تو میرا بچہ مما سے پوچھو..کہ وہ کب آپ کے پاپا کو اپنے قابل سمجھیں گی.. شمس

.نے نوال کی توجہ منال کی طرف کی کہ وہ یہ سوال اس سے پوچھے

...مما تب آلئے دا

..اور مما کا چہرہ خجالت سے سرخ ٹماٹر ہوا تھا

نوال بے بی. آپ کی ڈول کدھر ہے.. اسے بھی تو لے کر جانا ہے... منال نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی

.اور وہ سچ مچ اپنی ڈول لینے اپنے کمرے کی طرف بھاگی

....شمس آہستگی سے اس کے قریب آیا

..اس کے گرد بازو حمائل کر کے اس کے کندھے پر منہ رکھا

.منال کی سانس اٹکی

..تو پھر کیا خیال ہے مسز شمس.. بیٹی کی فرمائش کب پوری کرنی ہے

وہ.... وہ... ہمیں.... دیر ہو رہی ہے... اس نے اپنے آپ کو چھڑاتے اس کا دھیان

.بٹانے کی کوشش کی

..او... کم.. آن... جانِ شمس. مجھے نوال سمجھ کر بات مت پلٹو.. بات کا جواب دو

مم...... مجھے نہیں پتہ... وہ ہلکے سے کپکپا رہی تھی..زری کی پریشانی الگ تھی... شمس

.گہرا سا مسکرایا

.تو پھر ٹھیک ہے جان... واپس آؤ گی تو میں یہیں سے کانٹینیو کروں گا.. اوکے

..اس کے کندھے پر اپنے لب رکھ کر پیچھے ہٹا

..وہ سب عابد حسین کے گھر بیٹھے تھے

عابد کے کمرے میں.. ان کا بی پی ہائی ہو رہا تھا... ماہی حرا اور منال روئے جا رہی تھیں.

..نازیہ بیگم اب عابد کی فکر میں تھیں... قیصر خاموش بیٹھا تھا

...ماہی تم تاشی کے پاس جاؤ.. اسے تمھاری ضرورت ہوگی

...شمس نے کہا تو وہ اٹھ کر اوپر چلی گئی

شمس اٹھ کر عابد حسین کے پاس آیا. اور ان کا ضعیف و لاغر سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما

میں جانتا ہوں بابا کہ غم بہت بڑا ہے... میرے پاس تسلی کے الفاظ ہیں بھی نہیں.. مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں.. اس گھر پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا..

زرتاشہ مجھے بہت عزیز ہے.. اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح.. اسی لئے یہ بات دل سے کر رہا ہوں.. جانتا ہوں یہ سہی وقت نہیں مگر یہ زرتاشہ کے مستقبل اس کی خوشیوں کا سوال ہے.. اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تاشی کی شادی یشار خان سے ہوگی..

سب نے حیرت سے شمس کو دیکھا مگر وہ بولتا گیا.

یشار انٹیلیجنس آفیسر ہے.. قوم کا بہادر سپاہی ہے..وہ دہشتگردوں کا پیچھا کرتا مری گیا اور وہاں تاشی مصیبت میں پھنس گئی.. اس کا نام حقیقت جانے بغیر یشار کے ساتھ لیا جا رہا ہے.. لہذا یشار ہی اسے اپنا نام دے گا.. اسے اپنی عزت بنائے گا... نیک کام

میں دیر نہیں ہونی چاہیے لہذا میں چاہتا ہوں عدت ختم ہونے کے فوراً بعد زرتاشہ اور
یشار کی شادی کر دی جائے..

اس گھر کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا.. اب آپ لوگ اپنی رائے
دے سکتے ہیں..

عابد کی آنکھیں تشکر کے احساس سے نم ہوئیں تھیں..اور انھوں نے شمس کا ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں بھینچ لیا تھا

حرا بے تحاشا خوش ہو کر شمس کی جانب آئی..اس کا ماتھا چوما تھا.

بابا بولیں.... آخری فیصلہ آپ کا ہی ہوگا... شمس نے اکسایا کہ بابا کچھ بولیں..

جیسے میرے بیٹے نے فیصلہ کیا مجھے منظور ہے مگر منال کو کہو ایک مرتبہ زری سے پوچھ لے.. جو اس کا فیصلہ... وہی اس کے بابا کا فیصلہ

..منال بھی اب روتے ہوئے مسکرا رہی تھی

سب کے کندھوں سے پہاڑ جتنا بوجھ سرک گیا تھا.سب نے بخوشی اپنی رضامندی دے دی تھی اس فیصلے کےلئے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥,

ماہی کمرے میں داخل ہوئی تو تاشی نوال کے ساتھ کھیل میں مصروف تھی.ملگجا سا حلیہ... مرجھائی ہوئی سی.. مگر چہرے پر سکون تھا.

...ماہی کو حیرت ہوئی

..اسے سامنے دیکھ کر تاشی اس کی جانب لپکی. اور اس کے گلے لگ گئی

جبکہ شریر سے دل نے سرگوشی کی. چاہت دیس سے آنے والے یہ تو بتا صنم کیسے ہیں.. تاشی نے اپنے بدتمیز دل کی شرارت پر دانت تلے لب دبا کر اپنی ہنسی روکی

.....کیا ہو رہا زری

Call me Tashi.......... Only Tashi ..پلیز ماہی

ماہی کو ایک مرتبہ پھر جھٹکا لگا.... غور سے اسے دیکھا.کہ کہیں صدمے سے اس کا زہنی توازن تو نہیں بگڑ گیا..

....تاشی تم ٹھیک تو ہو ناں... بلکل.. اور وہ ڈائیورس

میں بلکل ٹھیک ہو... ماہی.. مجھے کیا ہونا ہے... رہی بات ڈائیورس کی تو جو قسمت کو منظور اس میں... میں یا تم کیا کر سکتی ہیں..وہ مطمئین سی تھی.

یہ کہہ کر وہ پھر نوال میں بزی ہو گئ

..تو ماہی نے سکون کا سانس لیا

..اب وہ دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئیں

..رزم جب یشار کے روم میں داخل ہوا تو وہ کھڑکی پر کھڑا کسی گہری سوچ میں تھا

گئے نہیں.... اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے چھیڑا

کچھ پتا چلا کے ڈائیورس کیوں دی اس نے تاشی کو.. یشار نے اس کا چھیڑنا نظر انداز کر کے سوال کیا

اسی بات کو جواز بنا کر کہ تاشی ایک رات باہر جانے کہاں گزار کر آئی... رزم نے کہتے ہوئے نظریں چرائی

یشار کی رگیں تن گئیں.. ربش... چار پانچ دن بعد اسے اچانک یہ بات یاد آئی اور اس نے ڈائیورس دے دی.. رزم تمھیں یہ سب نارمل لگ رہا ہے؟

اب چھوڑو نا یار کچھ چیزوں کو. کیوں؟ کیسے ؟ کس طرح کی پخ سے نکل کر بھی انجوائے کر لینا چاہیے.. مجھے یقین ہے لالہ تمھارا اور تاشی کا رشتہ طے کر کے ہی لوٹیں گے... سو کوئی بھی چیز سر پر سوار کرنے کی بجائے بس ان پلوں کو انجوائے کرو.

رزم کی آخری بات پر یشار کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی... اور واقعی وہ تو اب اس بات میں کھو چکا تھا کہ تاشی ہمیشہ کے لئے اس کی ہونے والی تھی.

رزم نے سر جھٹکا...اب وہ اسے کیا بتاتا اسے تو خود ایک عجیب سا کھٹکا لگا ہوا ہے...اور وہ شمس لالہ کی پر اسرار مسکراہٹ بھی نوٹ کر چکا تھا.. بھلا ان سے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں کہاں چھپ سکتی تھیں. اسی لئے کسی بھی بات کا اثر یشار کے مستقبل پر نا پڑے ...اسی لئے اس نے اس بات کی تہہ تک جانے کا فیصلہ کیا تھا کسی کو بتائے بغیر

بابا... بابا آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا.... کیا کیا ارمان تھے میرے شادی کو لے کر.. سب خاک میں مل گئے... اگر آپ کی سگی بیٹی ہوتی میں...... تو یوں کرتے میرے ساتھ..

بھل بھل آنسو بہاتی ماہی نے عابد حسین کو اموشنل بلیک میل کیا

..عابد حسین اس کی آخری بات پر تڑپ گئے.. اور اس کے حق میں فیصلہ دے دیا

وہ روتے ہوئے فاتحانہ سی مسکان چہرے پر سجائے بابا کی کمرے سے نکلی..اسے خبطی بھی کہتی تھی اور اس سے الجھ بھی رہی تھی.. پاگل

منال اور نوال واپس چلے گئے جب کہ عابد نے شمس کو اپنا فیصلہ سنا دیا

کہ وہ ماہ رخ اور زرتاشہ کی اکھٹی اور دھوم دھام سے شادی کریں گے.. لہذا ماہ رخ اب این مینشن نہیں جائے گی بلکہ یہیں تاشی کے پاس رہے گی.

.....شمس کیا کہہ سکتا تھا... اسی لئے چپ چاپ واپس چلا آیا

..جبکہ یہ بات سن کر این مینشن پورا ہل گیا تھا

جب وہ واپس آئے اور لاؤنج میں داخل ہوئے.. تو رزم کی آنکھیں کسی کی متلاشی تھیں.... مگر اسے وہاں نا پا کر رزم کا دماغ کھول اٹھا تھا.

..بھابھی رخ کدھر ہے؟ اس نے منال سے پوچھ ہی لیا

اور پھر منال نے مسکرا کر جو اسے بتایا... این مینشن کی دیواریں اس کے سر پر آگری تھیں..

اس نے شکایتی نظروں سے شمس کو دیکھا تو شمس نے کندھے اچکا دیے کہ وہ اس معاملے میں بے بس تھا.. وہ تن فن کرتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا..

یشار سیڑھیاں اترتا نیچے آیا... اور صوفے پر بیٹھ کر نوال کو گود میں لے کر پاؤں جھلانے لگا

..جس کا مطلب تھا کے وہ بے چینی سے کچھ سننے کا منتظر تھا

.منال کمرے میں گئی. تو شمس اس کی طرف متوجہ ہوا

..کیوں برخوردار... کوئی کام تھا.. شمس نے چھیڑا

.او کم آن لالہ اب آپ بھی چھیڑیں گے... کچھ بتائیں گے کہ میں لندن جاؤں..وہ جھلایا

..تو جاؤ... میں جو تمھاری اور تاشی کی شادی طے کر کے آیا ہوں پوسٹ پون کر دوں گا

اپنے مطلب کی بات سن کر وہ روح تک پر سکون ہوتا گہرا سا مسکرایا...اور اٹھ کر شمس
....سے لپٹ گیا

وہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتا اپنی کنپٹیوں کو سہلاتا اندر اٹھتے اشتعال کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا..

مگر تڑپ تھی کے گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی.. پھر کچھ سوچا اور یشار کے کمرے کی طرف آیا.

وہ جاگ رہا تھا اور لیپ ٹاپ میں بزی تھا

رزم کو مخصوص حلیے میں اتنی رات کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ اس نے سر اٹھایا

کیوں خیرت...ویسے تو مجھے مجنوں کہتے ہو خود کی حالت دیکھی ہے.. یشار نے چھیڑ کر حساب برابر کیا

مجھے چھوڑو تم اپنی بتاؤ... جانا ہے عابد ہاؤس.؟ میں تو جا رہا ہوں کچھ حساب نکلتا ہے اس چڑیل کی طرف.جو بے باک کرنا ہے. میری نیند حرام کر کے خود کیوں چین سے رہے.

رزم نے خود کی حالت سے جھنجھلا کر کہا.

یشار نے کچھ سوچا... اور کہا چلو..

پھر اٹھ کر رزم جیسی ڈارک براؤن ہڈی پہنی.... اور دونوں این مینشن سے نکلے...

وہ سٹڈی ٹیبل پر اپنی بکس اور نوٹ بکس میں منہ دئے بیٹھی تھی جب رزم کھڑکی پھلانگ کر بہت خاموشی سے اندر داخل ہوا..

اونہہ... میری نیندیں حرام کر کے خود کتنے سکون میں ہیں میڈم..... پر کب تک.... وہ آہستگی سے چلتا قریب آیا..

آئی لائک یور سپیرٹ میڈم... وہ بولا تو وہ ڈر کر اچھلی اور خوف سے چلانے کی کوشش کی.. مگر اگلے ہی پل رزم اس کے منہ پر ہاتھ رکھے دوسرے سے اس کی کمر پکڑے اسے خاموش کروا چکا تھا..

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ اس جن سے جان چھڑا کر یہاں سکون میں ہو گی مگر وہ دندناتا پیچھے ہی چلا آئے گا..

اب اگر آواز نکلی تو میں کیسے خاموش کرواتا ہوں جانتی ہو ناں... یہ کہہ کر اس نے آہستگی سے اسے چھوڑا.... وہ تھر تھر کانپتی دروازے کی جانب لپکی.. اور منہ کھول کر بابا پکارنے والی تھی جب رزم نے پیچھے سے ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرے سے اس کے پیٹ سے پکڑ کر دبوچا. اب اسے شدید غصہ آچکا تھا وہ تو اسے دیکھنے اور باتیں کرنے آیا تھا مگر وہ مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں سے پھسلی جا رہی تھی جس سے رزم کا میٹر شارٹ ہوا.

یونہی لا کر اسے ہاتھ گھما کر سیدھا کیا اور بیڈ پر پٹخا... اور خود بھی اس کے اوپر جھکتا چلا گیا..

ایک ہاتھ منہ پر رکھا وہ پھر مچلی.

کیوں کرتی ہو ایسا ... کیوں دلاتی ہو مجھے غصہ اور میں نے تو تمھیں کہا تھا بولنا مت.. وہ غرایا.. ماہی کی نازک جان ہوا ہوئی.. اس نے منہ سے ہاتھ ہٹایا جیسے جانتا ہو کہ اب وہ ... اس سچویشن میں چلانے کی بے وقوفی ہرگز نہیں کرے گی

.اور واقعی.. وہ ڈبڈباتی آنکھوں سے اتنا ہی بول پائی

اوکے... آئم... سس... سوری... اب نن... نہیں چلاؤں گی... مجھے چھ..... چھوڑ دیں..

نہیں میں نے تمھیں کیا کہہ کر بھیجا تھا کہ جلد واپس آؤ اور ہمیں اس رشتے کی نیی شروعات کرنی ہے تو ہاؤ ڈیئیر یو... تم نے ایسا کیوں کیا..... مجھ سے دور رہنے کا سوچا بھی ... کیسے؟

..یہ کہہ کر وہ اس کی گردن پر جھکا تھا

وہ سادی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھی کھلے بال خوشبوؤں میں بسا نازک وجود رزم اس کے اتنے زیادہ قریب آنے پر ہوش اڑا بیٹھا تھا..

مم... مجھے... نہیں... آنا آ... آپ کے پاس... چھ... چھوڑیں مجھے.. اس کی جسارتوں سے وہ سختی سے آنکھیں بند کرتی سسکتی بولی..

کیوں جان... کیوں نہیں آنا میرے پاس... ہمم.. جانتا ہوں میری شدتیں برداشت نہیں کر پاتی ہو.مگر ایک بار میرے قریب آؤ. مجھے سمجھو.. میری جان.. تمھارا سارا ڈر ختم ہو جائے گا. وہ اس کے بالوں میں منہ دئے بولا..

ماہی کی اس کے وزن سے اوراپنے سینے میں محسوس ہوتی اس کی دھڑکن سے جان نکلنے کو تھی.

چھوڑیں... مجھے... نن... نہیں.. رہنا آ... آپ کے.. ساتھ... آپ.. بب... بہت..

.برے. ہیں... وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی

..رزم جھنجھنا اٹھا

رہنا تو میری جان میرے ساتھ ہی پڑے گا.. آج کی رات ہمارے رشتے کی نئی شروعات

.کی رات تھی... وہ تھوڑا اوپر ہوا اور اپنی ہڈی اتاری..... وہاں نہیں تو یہاں سہی

نن... نہیں.. وہ چلانے کو تھی جب رزم اس کے لبوں پر جھکا تھا.. دونوں ہاتھ پکڑ کر

.بیڈ سے لگائے..وہ اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں بری طرح الجھا رہا تھا

ماہی کی اس کے ارادے بھانپ کر روح فنا ہوئی تھی.. بری طرح تڑپی.. مگر گرفت ایک

..شیر کی تھی.. جسے توڑنا ماہی کے بس میں نہیں تھا

پھر بھی اپنا پورا زور لگا کر تھوڑا پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہوئی تیزی سے اٹھنے والی تھی

جب رزم نے اسے بازو سے پکڑ کر پھر اپنے سامنے گرایا۔اور اسے گرفت میں لیتے

..اس کے کندھے سے شرٹ ہٹا کر اپنے دہکتے لب رکھے.. وہ سسک پڑی

اور بے بسی کا یہ احساس ہی اس کے ہوش اڑانے کو کافی تھے.. اسی لئے اچانک ہوش

کھو کر اس کا سر ایک جانب ڈھلکا۔اور مزاحمت دم توڑ گئی

...رزم ہوش میں آیا

Shhhhhiiiiiiittttttttttt

.کیا یار رخ....... سارا موڈ خراب کر دیا... اففففففففف

کب سمجھو گی مجھے.. یار.... کب برداشت کرو گی میرے شدتیں... میری محبت...

...دیوانگی

..کب اپناؤ گی مجھے.... وہ سخت جھنجھلایا اس پر سے اٹھتا ہڈی اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

یش اس دشمن جاں کی کھڑکی تک آیا تھا.. مگر اب اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

.کافی دیر یونہی بالکونی میں کھڑکی کے پیچھے چھوٹے سے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا رہا

....پھر اچانک اس کے زہن میں کوندا سا لپکا

Sssssshhhiiitttttttt.

...وہ ایک مرتبہ پھر کیا کرنے چلا تھا

.وہ تو عدت میں تھی... اس کا پردہ توڑ کر پھر اسے اذیت دیتا.. وہ کیا سمجھتی

دونوں ہاتھوں سے کنپٹیاں مسلیں... خود کو ریلیکس کیا.. اور شادی تک صبر کرنے کا

........تہیہ کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہ بیڈ پر بیٹھی گہری سوچ میں تھی.. مری سے واپسی پر آج تک کوئی ایسا دن نہیں تھا جب وہ گئے رات تک بیٹھ کر یش کا انتظار نہیں کرتی تھی.

اور آج تو دن کی بات یاد آئی تو دل اتنا زور کے دھڑکا کہ خود کے کانوں میں دھمک سنائی دی...

منال آپی اس کے پاس آئیں تھیں اور لمبی تمہید باندھ کر اسے یشار خان کے رشتے کے لئے پوچھا تھا تو اس نے حیرت سے ایک مرتبہ منال آپی کو دیکھا تھا.

کیا دل کی مرادیں یوں بھی پوری ہوتی تھیں.

کیا یوں بھی بنا کچھ کہے جھولی میں دنیا بھر کی خوشیاں سمٹ آتی تھی.

اسے سمجھ نا آئی کے یہ اس کی محبت کی شدت تھی کہ یش کی جو یوں سب کچھ آسانی سے ہوتا جا رہا تھا.

نہیں یہ یش کی ہی محبت کی شدت تھی جو اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی کیونکہ یہ اس کا یقین نہیں ایمان تھا کہ تاشی صرف اُس کی ہے.. صرف اُس کی..

وہ بولی تو صرف اتنا کہ

آپی جو بابا اور آپ لوگ میرے لئے فیصلہ کریں مجھے منظور ہے..منال خوشی اس کا ماتھا چوم کر چلی گئی تھی.

دل کمبخت تھا کہ سنبھلے نہیں سنبھل رہا تھا..

وہ اپنے خیالوں سے اچانک نکل کر بے تحاشا چونکی.. ایک جانا پہچانا سا احساس تھا جو اسے محسوس ہوا.ایک جانی پہچانی خوشبو تھی جو کھلی کھڑکی سے اندر آ رہی تھی

یش......

تیزی سے بیڈ سے اتری..اور کھڑکی کی جانب بھاگی... دروازہ کھول کر دیوانہ وار بالکونی ...میں دیکھا.. مگر خوشبو تو تھی وہ دشمنِ جاں خود کہیں نہیں تھا

ففففففففففف......یش......الو کے پٹھے.....وہ بری طرح جھنجھلائی .ا

شدید غصے میں اچانک گالی دے کر خود ہی بری طرح دانتوں تلے لب دبایا.اور ہنستی چلی گئی..

کتنی شدید خواہش اٹھی تھی دل میں اس کی ایک جھلک دیکھنے کی مگر وہ ظالم بنا ملے جا چکا تھا..اور ستم تو یہ تھا کہ اس ستم گر کی تصویر بھی نہیں تھی اس کے پاس

آٹھ سال وہ تڑپا تھا اور اب تاشی میڈم کی باری تھی.

اور پھر یہ سوچ کر پھر دہری ہوئی کہ اگر وہ اس کے سامنے آتا تو وہ تو شرم سے مر ہی جاتی...

اندر آئی اور اپنی کیفیت پر ہنستی چلی گئی.. کوئی آدھی رات کو اس کی حرکتیں ملاحظہ کرتا تو ..بلا شبہ اسے پاگل سمجھ لیتا

اونہہ... دیکھنا یش میں کیسے بدلے لیتی ہوں آپ سے جتنا مجھے پریشان کر رہے ہیں.... نہ بولوگی... نا سامنے آؤں گی... پھر تڑپنا.. وہ آگے کے پلین بنا رہی تھی. پر یہ بھی جانتی تھی کا اس کا یش صرف اس کی وجہ سے اس کے گلٹ کی وجہ سے اپنی تاشی سے .دور تھا. یہ سوچ کر اسے اور ٹوٹ کر پیار آتا اس ستمگر پر

پھر اٹھی.. احتیاط سے الماری کھولی.. اور اس میں سے وہ بلیک ہڈی جو یش نے اس کے زخمی بازو پر باندھی تھی کسی قیمتی متاع کی طرح اٹھائی جسے ہوسپیٹل سے وہ سب ..سے چھپا کر اپنے ساتھ لے آئی تھی

.جس میں سے یش کی خوشبو آتی تھی

.واش روم گئی اور جب باہر نکلی تو اپنی شرٹ کی بجائے وہ ہڈی پہن رکھی تھی

..آئینے کے سامنے آئی... بڑی بے تحاشا کھلی تھی اسے

...بھلا کہاں وہ لمبا چوڑا کسرتی اور مضبوط چٹانی جسم اور کہاں وہ نازک سی گڑیا

.اس ہڈی میں تو دو تاشی اور سما سکتی تھیں

وہ پہن کر یش کا لمس ایک مرتبہ پھر خود پر محسوس ہوا تو خود سے ہی بے تحاشا شرم

.محسوس ہوئی

..چہرہ بلکل گلنار ہو گیا

....بیڈ تک آئی... لیٹ کر کمفرٹر منہ تک لیا

.اور اگر یش مجھے یہ سب کرتے دیکھ لے تو

.افففف.. شرم سے ہی مر جاؤں.. وہ گھبرا کر سختی سے آنکھیں موندے سو گئی

..دو ماہ ہوگئے تھے اس کی عدت کو

.وہ ماہی کے ساتھ مکمل پردے میں کالج جا رہی تھی

..اس دوران وہ ڈھنڈتی نظروں سے دیکھتی مگر یش اسے اپنی راہوں میں کہیں نظر نا آیا

اس نے تو پتہ نہیں ماؤنٹ ایورسٹ ہی اپنے دل پر رکھ لیا تھا.. جو یوں اپنی ہی زندگی سے کترا رہا تھا.

ماہی بھی اب بے فکر تھی کیونکہ رزم دوبارہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا.. ناراض تھا شاید...

پر اسے پرواہ نہیں تھی... بھلا ایک غنڈے موالی بگڑے رئیس زادے کی ناراضگی کی کون پروا کرتا..

آج نازیہ بیگم کی بہت طبیعت خراب تھی اسی لئے تاشی ان کے پاس ہی تھی...

ماہی کالج آئی تھی.. اور اب واپس گاڑی کی جانب آ رہی تھی... جب ایک وین اس کے پاس آ کر رکی.اور اسے وین میں کھینچ لیا.. اس کے منہ پر ایک رومال رکھا اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی چلی گئی..

رزم کا فون رنگ ہوا.. اس نے کال اٹینڈ کی

یس........

سر میم کو کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے.....

واٹ..... کیا بکواس کر رہے ہو.. اور تم کیا سوئے ہوئے تھے.. اس کی سکیورٹی کے لئے تھے وہاں ... جھک مار رہے تھے کیا.. رزم دھاڑا. اور کہتا تیزی سے سیکرٹ فلیٹ کے کمرے سے نکلا...

سر وہ سب اتنی اچانک ہوا کہ........ سر ہم... ایم سوری..ہمارا ایک گارڈ بھی غائب ہے...

شٹ اپ..یو....... گاڑی کا نمبر نوٹ کیا...

یس سر ہم.. فالو کر رہے ہیں... چھپ کے...

گڈ... میرے لگلے آرڈر کا ویٹ کرو.

فون رکھتا رزم دھاڑ سے یشار کے کمرے میں آیا تھا.. یشار ماہی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے. سنتے ہی یشار الماری کی جانب لپکا.. اپنی ہاکی ہڈی میں چھپائی اور گنز وغیرہ کپڑوں میں چھپائیں..

اور فورا باہر بھاگے...

گاڑی تیزی سے چل رہی تھی...

کوئی مین لیڈ......

ہاں میں نے ماہی کے پینڈینٹ میں سیکرٹ لوکیشن ٹریکر ڈالا تھا... لوکیشن ٹریس ہو رہی ہے.. اس نے فون نکلال کر دیکھا.

گاڑی میں جان لیوا خاموشی تھی اور رزم کو اپنی سانسیں سینے میں الجھی محسوس ہو رہی تھیں...

ماہی ہوش میں آئی تو دعا مانگی کے کاش اسے کبھی ہوش آتا ہی نہیں.... ہوش میں آنے سے پہلے موت آ جاتی...

وہ حجاب چادر کے بغیر ان چار درندوں کے قدموں میں پڑی تھی.. اٹھ کر فوراً سہم کر پیچھے ہٹنے کو تھی.. جب ایک آدمی نے اسے بالوں سے کھینچا..اور غرایا.

جو پوچھ رہیں ہیں سچ سچ بولنا.. ٹائم نہیں تیرے پاس.جیسے جیسے جھوٹ بولے گی تیرے جسم سے کپڑے نوچتے جائیں گے ہم.. اب بتا.کہاں ہے میڈم تجھے ساتھ لے کر گئ

تھی... ہمیں تیری ڈیٹیل بتا دی تھی اس نے.. تب سے غائب ہے میڈم بھی اور ہمارے آدمی بھی.. تیرا اس ہاکی والے اور دوسرے فوجی سے کیا تعلق ہے بتا جلدی بول..

......مم..مجھے..نن... نہیں پتا

ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی جب ان چاروں نے جلتی سگریٹوں سے اس کا کندھا اور بازو داغے تھے..

اس کی دلخراش چیخیں اس پوری کوٹھی میں گونج اٹھی تھیں.. اور ان میں سے ایک درندہ اٹھا اور اپنی بیلٹ نکال کر ماہی کو بیلٹ سے دھنک کر رکھ دیا.

وہ چیختی رہی کہ اسے کچھ نہیں معلوم.. چلاتی رہی مگر اس جانور کو رحم نا آیا.اور اسے بیلٹ سے ادھیڑ کر رکھ دیا.

بیلٹ اس کے منہ پر بھی لگے ہونٹ پھٹا اور چہرہ خون سے نہا گیا.

اتنی سکیورٹی ہے تیری یو بچ..... اور کہتی ہے تجھے پتہ نہیں... اتنی مشکل سے تجھے

......اٹھایا... یقیناً وہ تیرے پیچھے ہیں.. جلدی بول

...وہ بے تحاشا رو رہی تھی

جب اس جانور نے بالوں سے گھسیٹ کر اس کا رخ ایک جانب کیا... سامنے کا منظر دیکھ

کر ماہ رخ کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی... خوف سے آنکھیں پھٹ پڑیں

ایک آدمی کو الٹا لٹکا کر اس کی شہہ رگ کاٹی گئی تھی. اورنیچے رکھی بالٹی خون سے بھر رہی

تھی.

یہ دیکھ... یہ تیرا سکیورٹی گارڈ تھا... تیرے یاروں کا بھی یہی حال کرنے والے ہیں

ہم.... بہت شوق ہے انھیں دوسروں کو خون میں نہلانے کا چل آج ان کی معشوقہ کو

خون میں نہلاتے ہیں اسی کے گارڈ کے

ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا

..مکروہ قہقہہ تھے جو چاروں اور گونج رہے تھے

وہ نہیں نہیں کہتی چیخ رہی تھی جب ایک سانڈ نما آدمی نے وہ خون کی بالٹی لا کر اس پہ انڈیل دی تھی

...وہ اس سے سچ اگلوانے کے لئے جسمانی اور زہنی ٹارچر کر رہے تھے اسے

.وہ زہنی اور جسمانی طور پر زخموں سے چور ہو کر بے ہوش ہو چکی تھی

اے لگا اسے وہ خاص ڈرگ کا انجیکشن... زرا بے بی کو ہم بھی تو چکھ کر دیکھیں کہ کیا خاص بات ہے اس میں جو اس کہ عاشق یوں حفاظت کرتے ہیں اس کی ...

ان میں سے ایک نے ماہی کو انجیکشن لگایا اور لے جا کر کمرے میں پھینک دیا..اور روم لاکڈ کر دیا.

ماہی کو اپنی سانسیں گھٹتی محسوس ہو رہی تھیں.. اس کا نازک جسم اس طاقت ور ڈرگ کو سہہ نہیں پا رہا تھا.. اس لئے اس کی سانسیں اکھڑتی چلی گئیں..

باہر وہ جانور مکروہ قہقہے لگاتے شیطانی عزائم لیے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے..

جب ایک آندھی اور ایک طوفان داخل ہوا تھا اس عمارت میں سب کچھ تہس نہس کر دینے کے لیے... ان حیوانوں کو عبرتناک اور دردناک موت دینے کے لئے...

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایک آندھی آئی تھی جس نے ہر طرف خون ہی خون بکھیر دیا تھا.. یش کی ہاکی اور رزم کی پسٹل دشمنوں کے بخیے ادھیڑ رہے تھے..

...وہ اندر داخل ہوئے تھے.. دونوں کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا

وہ چاروں جانور بھی ایک مرتبہ تو اپنے سانڈ جیسے کتوں کہ حالت دیکھ کر گھگھیا گئے تھے...

..اور پچھلے دروازے کی جانب بھاگے

..یشار نے انھیں بھاگنے دیا

..پتہ تھا... فرید جلد ہی ان کی گردنیں دبوچ کر ٹارچر سیل لے جائے گا

وہ پوری عمارت میں گھوم پھر کر دیکھ رہے تھے جب ایک جانب سے اچانک فائرنگ

ہوئی.

...رزم جھکو.......یش چلایا

رزم بجلی کی سی رفتار سے جھکا اور سامنے کھڑے ایک دیو ہیکل غنڈے کی گولی اس کے

..بازو کو چھو کر نکلی

..مگر اسے اس وقت اپنی ہرگز پرواہ نہیں تھی

وہ تو دیوانوں کی طرح آگے بڑھ رہا تھا..اسے تو بس اس نازک جان کی فکر تھی جو ان حیوانوں کے ہتھے چڑھی گئی تھی..

یش نے ہاکی سے اس سانڈ کے دماغ کا نشانہ لیا.. ماتھے پر پڑنے والی کیلوں والی ہاکی سے اس کا بھیجا باہر آیا..

یش کے سر پر خون سوار تھا.. وہ راستے میں آنے والے ہر سانڈ کا جسم ادھیڑتا جا رہا تھا.. کہ پھر فائر ہوا.. یش تیزی سے جھکا.. وہ طوفان بنے اس پوری عمارت میں خون کی ندی بہا رہے تھے..

..رزم میں ان کو دیکھتا ہوں... ماہی کو ڈھونڈو.. یش چلایا... رزم پسٹل لے کر آگے بڑھا

..ایک ہی کمرہ تھا جو بند تھا.. رزم نے دھاڑ سے پاؤں مار کر دروازہ توڑا تھا

سامنے کا منظر روح فرسا تھا... رزم کی جان لبوں پر آئی تھی..وہ ادھ مری حالت میں خون سے لت پت فرش پر گری تھی..چہرہ پر زخم کے نشان... یوں لگتا بہت سوں نے مل کر اس کا جسم ادھیڑ دیا تھا..

رزم کی جیسے روح کھینچی تھی کسی نے جسم سے.. تڑپ کر آگے بڑھا..اور اس مردہ سے جسم کو بازوؤں میں بھرا..

ماہ رخ........ میری... رخ.. آنکھیں کھولو.. وہ حلق کے بل چلایا....اتنے میں یش بھی ان کتوں سے نمٹ کر رزم کے پاس آ چکا تھا.. رزم کے بازوؤں میں ماہی کا ادھڑا ہوا وجود دیکھا.. تو وہ بھی نیچے بیٹھتا چلا گیا.

رزم پھوٹ کر رو رہا تھا..

دیکھو یش... میں دوبارہ حفاظت نہ کر سکا اس کی... ایک مرتبہ پھر ہار گیا... یہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی.. میں جی کر کیا کروں گا یش.. مجھے بھی گولی مار دو.. یش میں مر جاؤں گا..

یش نے آگے بڑھ کر چیک کیا...

رزم چھوڑو اسے ہوسپیٹل لے کر چلتے ہیں... اس نے رزم کے بازوؤں میں بھینچے اس کے نیم جان وجود کو اپنی جانب کھینچنے کی کوشش کی..

نہیں.... نہیں میں کہیں نہیں جانے دوں گا اسے... ہوسپیٹل تو بلکل نہیں وہ ڈاکٹر کچھ گھنٹوں میں باہر آکر آئم سوری بول دیں گے... یش میں کیا کروں گا.... یش بتاؤ مجھے پھر میں کیا کروں گا. سرخ آنکھوں سے آنسو تیزی سے رواں تھے.... وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا.

جب یشار نے زبردستی اس کے بازو کھول کر ماہی کے ڈھلکے وجود کو اٹھایا اور باہر کی جانب لپکا.

...رزم سر جھکائے بیٹھا دور کہیں اپنے ماضی میں کھویا ہوا تھا

...لندن میں ماں باپ کے گزرنے کے بعد... دنیا میں ایک واحد رشتہ بچا

اس کی اکلوتی خالہ بلقیس بیگم اور ان کی پاگل بیٹی رانیہ

..جو اس سے محبت کرتی تھی بے حد اور بے تحاشا

مختلف طریقوں سے رزم کے ناک میں دم کرنا اس کا پسندیدہ ترین مشغلہ تھا.

.اس کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں اس گھر میں زندگی ہونے کا احساس دلاتی تھیں

.زندہ دل بے حد شوخ

..جب رزم نے فورس جوائن کی تو سب سے زیادہ مخالفت اسی نے کی تھی

مگر رزم نے اس کی ایک نہ سنی.. بلقیس بیگم کے اصرار پر اس نے رانیہ سے نکاح کر لیا..

.رانیہ کی محبت نے اسے اس کی جانب متوجہ کرنا شروع کر دیا

ایک مشن کے دوران اس نے اور یشار نے دشمنوں کی کمر توڑ دی جو پاکستان اور لندن میں ڈرگز ڈیلنگ کا کالا دھندا کرتے تھے..

.ان میں سے ایک دشمن بھاگ نکلا... اس نے کسی طرح رزم کا چہرہ دیکھ لیا تھا

اور پھر اس طرح دشمنی نکالی کے.. اس کے خاندان پر وار کیا... یعنی رانیہ کو اغوا کر لیا...

.دو تین ٹیپس رزم کو بھیجیں جس میں رانیہ کو کچھ درندے وحشی پن سے نوچ رہے تھے

.اس سے جانوروں سے بھی بد تر سلوک کرتے تھے

وہ چیخ رہی تھی... چلا رہی تھی... اس کی وہ دلدوز اور دردناک چیخیں آج بھی رزم کے

..کانوں میں گونجتی تھیں

.پھر جب وہ رانیہ تک پہنچ گئے..تو انھیں اس کی لاش ملی

...رزم ٹوٹ گیا تھا

.خالہ رانیہ کے صدمے میں اسے زمہ دار سمجھتی رہیں اسے کوستی رہیں

بعد میں معافی بھی مانگی

مگر رزم کے دل میں ایک پھانس تھی جو ہمیشہ کے لئے اٹک گئی تھی.. ایک کسک تھی جو اسے چین نہیں لینے دیتی تھی.. اور اب

اب تو وہ لڑکی .... زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی جسے اس نے عشق کیا تھا..
دیوانگی کی حدوں کو چھو کر.

وہ کب اس کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی اسے پتہ ہی نہ چلا.

لہو ٹپکاتے چہرے اور آنکھوں کے ساتھ وہ سر جھکائے بیٹھا تھا. جب یشار اس کے قریب آیا..

رزم.. ڈونٹ وری یار وہ خطرے سے باہر ہے...باڈی میں ڈرگز انجیکٹ کی گئیں تھیں..

رزم نے بے یقینی سے یشار کو دیکھا .. تم یش....... تم جھوٹ بول رہے ہو ناں.. تم ...مجھے بہلا رہے ہو اسے کچھ ہو گیا ہے ناں وہ بلڈ... وہ اس کی حالت

وہ ٹھیک ہے بلکل....... رزم...... وہ بلڈ ہمارے باڈی گارڈ کا تھا..وہ بلڈ اس کے اوپر گرا کر اسے بس مینٹلی ٹارچر کیا گیا ہے.. کوئی سیریس انجری نہیں ہے... باڈی پر بیلٹ اور سگریٹ کے جلے کے نشان ہیں...کوئی اور نقصان ہونے سے پہلے ہم پہنچ گئے تھے... رپورٹس میں دیکھ چکا ہوں

..رزم نے بے دردی سے لب کچلے

..یش جس نے میری رخ پر ہاتھ اٹھایا مجھے وہ زندہ چاہیں

..وہ آل ریڈی ٹاچر سیل پہنچ چکے ہیں

..انھیں بعد میں دیکھنا پہلے ماہی پر توجہ دو

.میں نے گھر میں شمس لالہ کو بتا دیا تھا.. انھوں نے عابد انکل کو مطمئین کر دیا ہوگا

..تقریباً چھ گھنٹوں کے بعد ماہ رخ نے آہستگی سے آنکھیں کھولی تھیں

ابھی بھی غنودگی کا عالم تھا پر سامنے کا منظر اتنا حیران کن تھا اس کےلئے کے غنودگی ..میں بھی اس کا زہن جاگ کر سب دیکھ رہا تھا اور محسوس کر رہا تھا

وہ دونوں فل یونیفارم میں کمرے میں بیڈ کے پاس کھڑے تھے.. جب چند پولیس آفیسرز کمرے میں آئے.. انھیں سلیوٹ کیا.. ان کے پیچھے چند سکیورٹی فورس کے اہلکارتھے ..انھوں نے بھی آکر انھیں سلیوٹ کیا اور آج کی مکمل بریفنگ دینے لگے

.یہ سی ایم ایچ ہوسپیٹل تھا.. جہاں اکثریت سکیورٹی فورسز کے یونیفارم میں تھی

وہ لوگ جاچکے تھے.. اب رزم اور یشار اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے..اب اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں.

..شرمندگی سی تھی

..ساری باتیں سن چکی تھی

..قوم کے اتنے جانباز سپاہی اور مرد مجاہد کو پتا نہیں کیا کیا بولتی آئی تھی

...اتنا ہتک آمیز رویہ اپنائے رکھا اس سے

اس کی آنکھوں میں تو کب سے محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ چکی تھی مگر بری طرح نظر انداز کر جاتی تھی.

اپنی نادانیوں اور بے وقوفیوں پر دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے.. جنھیں رزم نے تڑپ کر دیکھا اور پکارا

رخ.......آنکھیں کھولو.....پلیز... تم ٹھیک ہو...

مگر وہ آنکھوں موندے یونہی احساس جرم سے نڈھال لیٹی رہی...

یشار اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گیا.. ریلیکس رزم وہ ٹھیک ہے ابھی ڈرگز کے زیر اثر ہے.. غنودگی ہوگی.

ڈسچارج پیپر بنوالئے میں نے.

تم خود گھر میں خیال رکھنا.. میں ذرا ہیڈ کوارٹرز کو بریفنگ دے کر آیا.. فلیٹ جا رہا ہوں .

.یہ کہہ کر ریش وہاں سے نکلتا چلا گیا

..وہ اسے عابد حسین کے گھر لے کر جانے کی بجائے اپن مینشن لایا تھا

منال اس کی جانب تڑپ کر بڑھی پر اس نے شمس کو اشارہ کیا.. شمس نے منال کا بازو پکڑ کر اسے روکا تھا

رزم جانتا تھا اس کی رخ ابھی مینٹلی ڈسٹرب ہوگی.. اسی لئے رونا دھونا مچانے کی بجائے وہ بس اسے سکون دینا چاہتا تھا

اپنی باہوں میں بھرے اس کے نرم و نازک پر زخمی وجود کو بیڈ پر لٹایا... وہ غنودگی میں تھی پر زہن پوری طرح جاگ رہا تھا ..

اس کی جانی پہچانی خوشبو اپنے بہت قریب محسوس کر کے ماہی کو تحفظ کا گہرا احساس ہوا تھا.

کچھ دیر بعد وہ اس کے قریب آیا... اس کے پاس بیٹھا.. کندھے سے زرا قمیض ہٹا کر جلے ہوئے نشانوں پر آئنٹمنٹ لگائی.. پھر بازوؤں پر لگائی..

اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں..

رخ تم ٹھیک ہو ناں... پلیز مجھے بتاو.. وہ پھر اس پر جھکا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیا..

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی.... رزم نے لب دانتوں تلے کچلے.. پتا تھا اس قدر ٹارچر پر اس کے جسم کے ساتھ ساتھ روح بھی زخمی ہو چکی ہے.

مگر وہ اپنی زندگی کو زندگی کی جانب کھینچ لائے گا.. دل میں تہیہ کرتا اس کے سر پر بوسہ

..لیتا.. بالوں میں دھیمے سے ہاتھ پھیرنے لگا

.وہ پھر آہستہ آہستہ پرسکون ہو کر سو گئی

آدھی رات کا وقت تھا رزم اس کے پاس نیم دراز تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی

..تھی

..جب کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا تو وہ فوراً آنکھ کھلی

اپنے پہلو میں نظر پڑی تو چونک گیا

وہ پسینے میں بھیگی شیٹ مٹھیوں میں جکڑے اپنا سر بار بار تکیے پر پٹخ رہی تھی اعر کچھ

.بول رہی تھی

...مت مارو مجھے..کچھ نہیں جانتی میں ..... چھوڑو مجھے.......جانے دو

..اب وہ زور زور سے چلانے لگی... جب رزم اس پر جھکا

رخ........ اٹھو..... وہ اسے اس بھیانک خواب سے جگانا چاہتا تھا.. اسی لئے اس کی نازک سی جان جھنجھوڑ ڈالی..

اس نے آنکھیں کھولیں... خود پر اسے جھکے پایا.. تو اس کے سینے سے لپٹ گئی.

رزم کو حیرت ہوئی.

مگر وہ اس کی پیٹھ سہلاتا اسے ریلیکس کرتا گیا.

سو جاؤ میری جان...... تمھاری جانب بڑھنے والے ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گا میں... اب کبھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا....

وہ یونہی اس خود میں سمائے تحفظ کا احساس دلاتا رہا.. جلد ہی وہ پھر ریلیکس ہوتی اس کے چوڑے سینے میں منہ دیئے سو گئی.

وہ ٹارچر سیل میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑے اطمینان سے بیٹھا ان چار درندوں کو گھور رہا تھا.. جنھوں نے اس کی رخ کو چھونے اسے اتنا ٹارچر کرنے کی جرات کی تھی.

..جبکہ اس کا یہ اطمینان اور لہو ٹپکاتی آنکھیں سامنے والے کا سکون برباد کر رہی تھیں

رزم کے پیچھے ہی یش اپنی ہڈی میں ہاتھ دیئے سکون سے کھڑا تھا.. ان کا یہی اطمینان و سکون تو دشمنوں کی نیندیں حرام کرتا تھا..

مجھے یہ بتاؤ اسے بیلٹ سے کس نے مارا تھا... تو باقی تین کی نجات ممکن ہے مجھ سے شاید... رزم کا سرسراتا لہجہ... ان میں سے تین کی بے اختیار ایک پر نظر گئی.

رزم کو اپنا مجرم سامنے مل گیا.

اس نے یش کے سامنے ہاتھ پھیلایا... یش نے بٹن پریس کر کے اپنی ہاکی رزم کو تھمائی..

اب تو ان سب کے پسینے چھوٹے تھے... مگر رزم نے اس بیلٹ والے کو نشانے پر رکھ کر ادھیڑ کر رکھ دیا...

اس کی دلدوز چیخیں ٹارچر سیل کی ساؤنڈ پروف دیوراوں سے ٹکرا کر واپس آ رہیں تھی.

باقی تین دم سادھے یہ ہولناک منظر دیکھ رہے تھے.. جب یش نے آگے بڑھ کر ان تینوں کی سگریٹ والی انگلیاں کٹر سے ہاتھوں سے الگ کر دیں..تو وہ بھی چنگھاڑنے لگے

بزدلوں. مرد ایسے مردوں سے مقابلہ کرتے ہیں.. تمہیں ہماری عزت پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے تھا.. رزم کے پے در پے وار سے چاروں بزدل بے ہوش ہوچکے تھے

آج کے لئے اتنی ڈوز کافی تھی

وہ تینوں ان پر خونخوار نظر ڈالتے باہر نکل آئے.

...اگلے دن مکمل ہوش میں اس کی آنکھ کھلی

سامنے عابد اور نازیہ بیگم کو دیکھ کر اس کے منہ سے نکلا بابا...... مما...نازیہ نے اسے سینے میں بھینچا...

اس نے ان کی گود میں منہ دے لیا... جب وہ پھر مکمل یونیفارم میں کہیں جانے کے لئے تیار اندر داخل ہوا تھا

بابا رخ بلکل ٹھیک ہے.. اگر آپ ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو لے جایئے.. میں انتظار کر لوں گا... ویسے بھی تقریباً دو ملبجے ہیں... رخ کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں میں

جیتے رہو بیٹا....رزم نے جھک کر نازیہ بیگم اور عابد سے کندھے پر پیار لیا اس ظالم کو دل میں اتارنے والی گہری نظر سے دیکھا اور باہر نکل گیا..

اس کا جی چاہا بول دے کہ اب تو وہ اس سے دور کہیں جانا ہی نہیں چاہتی تھی..ہمیشہ اس کی مضبوط بانہوں کی پناہوں میں رہنا چاہتی تھی

مگر بول نہ پائی....زخم رزم کی توجہ اور محبت سے کافی حد تک مندل ہو چکے تھے

عابد اسے اپنے ساتھ لے آئے

.....اسے اور تاشی کو شان، سے رخصت کرنے کے لیے

..ملن کی گھڑیاں آن پہنچی تھیں

.... وقت کیسے گزرا

یش کو تو ان آٹھ سال سے زیادہ بھاری یہ تین چار ماہ لگے جو تڑپ تڑپ کر گزارے تھے..

کیسے ایک ایک پل اپنی جان پر جھیلا خود کو اس سے دور رکھ کر...وہ جو اس کی ہر آتی جاتی سانس میں بسی تھی.

اور اس آگ میں وہ اکیلا کہاں جل رہا تھا... ایک اور چھوٹی سی نازک سی جان تھی جو سولی پر ٹنگی ہوئی تھی. پریش اپنی تاشی کے عشق سے بے خبر تھا.

خبر ہو جاتی تو پتہ نہیں کیا قیامت ڈھاتا.

دوسری طرف جہاں رزم بے قرار تھا وہاں یہی بے قراری ماہی کی جان کو بھی چمٹ گئی تھی..

مگر اب اس کے دماغ میں ایک نئی خرافات نے جنم لے لیا تھا..

جب جسم اور روح کے زخم مندمل ہوئے تو ایک اور سوچ روح کو دن رات کچوکے لگا رہی تھی..

کہ اس کے جسم میں ڈرگ انجیکٹ کرنے کے بعد اسے کچھ یاد نہیں تھا ان درندوں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا... یہ سوچ اسے آگے کچھ سوچنے ہی نہیں دے رہی..

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں... وہ دونوں مایوں بیٹھ چکی تھیں

.محبت کی منزل پالینے کا سرو سا تھا جو رگ و پہ میں سرایت کرہا تھا

.محبت کو اپنی منزل ملنے والی تھی.. خوشیاں تھیں کہ دلوں میں دستک دے رہیں تھیں

پر کیا محبت کو پانا

...اور یہ سب اتنا ہی آسان تھا

آج ابٹن کا فنکشن تھا.. شمس نے جانے کیوں کس خدشے کے تحت آج ہی نکاح جیسے

پاکیزہ بندھن میں باندھ دیا تھا یش اور اس کی تاشی کو

.سائن کرتے ہوئے تاشی اپنے رب کا لاکھوں اور کروڑوں مرتبہ شکر ادا کر رہی تھی

تاشی اپنے یش کی ہو چکی تھی ہمیشہ کے لئے.

باہر یش کی بھی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی... ایک سکون اور سرور سا تھا جو اسے ہمیشہ کے لئے اپنے نام کر لینے کے احساس سے رگوں میں دوڑ رہا تھا.

وہ دونوں لیمن ییلو شراروں میں آسمان سے اتری پریاں لگ رہیں تھیں.کھلے بال بائیں جانب گرائے ان میں موتیے اور گیندے کے پھول سجائے ہوئے تھے.

دوپٹے سر پہ سیٹ کیے ہوئے تھے.

ابھی تیار ہو کر کمرے میں بیٹھی تھیں.

دونوں کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں.. وہ یہیں موجود تھے... یہی بات گھبراہٹ سے دوچار کرنے کو کافی تھی.

نمبر Unknown .تاشی یونہی بیٹھی ناخن چبا رہی تھی جب فون پر میسج رنگ ہوا تھا.

.اس نے اوپن کر کے ریڈ کیا تو بوکھلا گئی

.ناخن چبانا بند کرو جان... اچھے بچے نروس نہیں ہوتے

..تیرا چہرہ دیکھ لوں گر ایک بار

.شکر کرتے کرتے یہ زندگی دوں گزار

الفاظ نہیں تھے یش کے دل کی خواہش تھی اس کی تڑپ... فرمائش.. اور اسے یہ بھی پتہ تھا کہ اس کی تاشی نروس ہو کر ناخن چبا رہی ہوگی

..وہ اتنے دنوں بعد اس کا من موہنا مکھڑا ایک مرتبہ دیکھنا چاہتا ہے

..پر سامنے بھی تاشی تھی

اونہہ.. یش....اور جو مجھے اتنے دن پریشان کیا اس کا کیا..بدلہ تو میں لوں گی آپ سے

منال انھیں نیچے رسم کے لئے لینے آئی تو تاشی نے دل میں شرارت لئے منال کو مصنوعی بے چارگی سے کہا

منال آپی میں نیچے نہیں جاؤں گی.... بہت نروس ہوں.. یا تو اس بیٹ پر جاؤں گی کہ آپ یہ دوپٹے کا گھونگھٹ اوڑھا دیں

..پلیز آپی میرا بھی... ماہی بھی روہانسی ہوئی بولی

...اف کیا مصیبت ہے تم دونوں کو شوہر ہیں تمھارے کوئی غیر تھوڑی ہیں

اللہ کی شان........... کہہ کون رہا ہے.. جس نے خود بیچارے شوہر کو پانچ ماہ ہولے)

منال کے ضمیر نے اسے اندر سے آئینہ دکھایا.. وہ تو خود گرین اور (تگنی کا ناچ نچا رکھا ہے

.ییلو لہنگے میں نک سک سی تیار شمس کی نظروں سے خائف سی چھپتی پھر رہی تھی

.ان کی ضد پر منال نے ان کے دوپٹوں سے انھیں گھونگھٹ اوڑھا دیے

.آہستگی سے نیچے اتریں. دونوں دولھوں نے ان کے اس ظلم پر پہلو بدلے

.لان میں سجائے گئے صوفے پر تاشی کو یشار اور ماہی کو رزم کے پہلو میں بٹھا دیا گیا

...آخر مہمان ہی کتنے تھے.. چند دوست احباب، قیصر اور رضیہ کی فیملی

.وہ دونوں سمٹ کر زرا ان سے فاصلے پر بیٹھ گئیں

....رسم شروع ہوئی

..تاشی کے موبائل پر پھر میسج رنگ ہوا.. اس نے گھونگھٹ میں ہی اوپن کر کے دیکھا

Tashii plzzzzz

...ایک التجا، ایک آرزو ایک تمنا

مگر تاشی ڈھیٹ... وہ جویش کی خوشبو سے ہی مدہوش سی ہوئی بیٹھی تھی.. دانتوں تلے لب دبا کر شدید ہنسی ضبط کی.

ادھر رزم نے ماہی کی جان کو مشکل میں ڈالا ہوا تھا.

کبھی اس کے پیر پہ پیر مارتا تو کبھی سب سے چھپا کر اسے بازو مار دیتا.... سخت تاکید تھی کہ گھونگھٹ ہٹاؤ

.مگر وہ بھی ماہی تھی.ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی

.تاشی کے موبائل پر پھر میسج آیا... اوپن کیا

Ready to pay for it...Tashi Jaan

جب دیدار کی جگہ جسم سے روح میں اتروں گا.. پھر میری شدتیں سہنا.... مگر شکایت ہر گز مت کرنا.

....تاشی کے ہتھیلیاں اور ماتھا پسینے سے بھیگا تھا

افففففففف......یش بے شرم... وہ دل و جان سے کانپتی جھلا کر رہ گئی اور جلدی

.سے موبائل ہی منال کو پکڑا دیا

..اس نے پہلے ہی منال آپی سے کہہ رکھا تھا کہ وہ موبائل میں ان کی پکچرز بنائے

رسم تمام ہوئی مگر ان کا گھونگھٹ نہیں ہٹنا تھا نا ہٹا

اگر زرا سا بھی عابد، نازیہ اور رضیہ بیگم ادھر ادھر ہوتے تو یش تو ایک سیکنڈ نا لگاتا اور

.اس کا وہ یش کی جان کا آزار بنا گھونگھٹ پلٹا دیتا

.وہ پہلو بدلتے رہے مگر آنکھوں کی پیاس نا بجھ سکی اور وہ اٹھ کر اوپر چلیں گئیں

.وہ دونوں سخت جھنجھلائے ہوئے تھے

وہ دونوں طرف کی زمہ داری نبھانے اور بھاگ دوڑ کے چکر میں ہلکان ہو گئی تھی. حالانکہ حرا بھی اس کے ساتھ تھی اور یہیں پر رہ رہی تھی .

ابھی بھی نوال کو دیکھ کر کے وہ سو گئی ہے تھکن سے چور کمرے میں داخل ہوئی اور یونہی چینج کیے بغیر اسی قیامت خیز حلیے میں بیڈ پر اوندھے منہ گر کر آنکھیں موند لیں.. اور شمس کے بارے میں سوچنے لگی جس نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا.. پلٹ کر کبھی اپنا حق نہیں جمایا. یہی بات منال کو متاثر کر گئی تھی مگر شمس نے اسے ایک ڈائمنڈ چین ضرور لا کر دی تھی کہ جب وہ اس رشتے کو قبول کرے تو وہ اس چین کو پہن لے.. تب وہ سمجھ جائے گا کہ منال اسے اور اس رشتے کو قبول کرنا چاہتی ہے.

.وہ اس دشمنِ جاں کے بارے میں سوچنے لگی تھی

اس کی محبت کے سامنے جھک گئی تھی... مگر ایک ہچکچاہٹ اور فطری گھبراہٹ تھی.. جس سے وہ دوچار تھی.. مگر وہ چین اس کی گردن میں کچھ دنوں سے موجود تھی.. جس .کے بارے میں شمس تو شاید بھول ہی گیا تھا

..تبھی شمس کمرے میں داخل ہوا لاک لگایا اور آگے بڑھا

...اس خوشبوؤں میں ڈوبے نازک وجود کے قریب آیا

منال چینج کر لو پہلے.ان کمفرٹیبل رہو گی ساری رات .. نرمی سے کہتا وہ ڈریسنگ کی .جانب پلٹنے لگا جب اچانک بے تحاشا چونک کر پھر اس کی جانب پلٹا

..لہنگے کی کرتی کا پچھلا گلا کافی گہرا تھا.. جس میں سے وہ جگمگاتی چین اسے نظر آئی

غود سے دیکھا وہی تھی.. لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی

ہمممم... تو یہ بات ہے... مسز شمس..... اتنی بڑی چینجینگ آئی اور ہمیں پتہ ہی نا چلا .

شرٹ اتار کر اس نے صوفے پر رکھی.. اور اس پر جھکا.. بیڈ پر رکھے اس کے دونوں ہاتھ .اپنے ہاتھوں میں جکڑے اور پچھلے گلے پر اپنے دہکتے لب رکھے

..منال کی نیند بھک سے اڑی تھی... جب وہ تیزی سے سیدھی ہوئی

..شمس بلا جھجھک اس پر جھک کر اس کے بازو بیڈ سے لگا چکا تھا

شمس.......آ...آپ یہ کک.....کیا

کیا... میں کیا؟ پہلے تم بتاؤ جانِ شمس یہ کیا ہے؟ شمس نے شہادت کی انگلی اس کی چین میں پھنسا کر تھوڑا اوپر کھینچا. جزبات سے بوجھل اور گھمبیر آواز میں اس سے پوچھا.. آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی

یہ......... وہ..... وہ... منال سے بات نہیں بن پا رہی تھی جب لال ٹماٹر چہرہ اسی کے سینے میں چھپا لیا. شمس قہقہہ لگا کر ہنس پڑا..

ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی.

کمرے میں معنی خیز خاموشی تھی.. شمس اپنی اتنے سالوں کے انتظار تڑپ اور محبت کا خراج وصول کر رہا تھا.

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا.

آج بھی وہ ظلم کے پہاڑ توڑتی ملٹی کلر کے لہنگوں میں گھونگھٹ میں ہی تھیں..

پر آج دولھوں کی طرف سے بڑا سکون اور خاموشی تھی. جیسے کچھ پہلے سے انھیں سرپرائز دینے کا کوئی پلان طے کر کے بیٹھے ہوں.

سفید کلف لگے شلوار قمیض میں پیلے رنگ کی چنریاں گلوں میں ڈالے وہ شہزادے لگ رہے تھے..

نازیہ بیگم نے ان کی نظر اتاری.. اسی محفل میں دو نظریں تاشی کی جانب بڑی حسرت اور حسد سے اٹھ رہیں تھیں.

فنکشن ختم ہوا.. تو وہ اپنے کمروں میں آ گئیں...

تاشی نے چینج کیا..... اب وہ روز ٹراؤزر کے اوپر یش کی ہڈی ہی پہن کر سوتی تھی.

بیڈ پر بیٹھی.... موبائل فون میں اس کی آج کی پکس دیکھ کر مسکرائی

یش...... اچھا ہے... یو ڈیزرو اٹ... اسے تنگ کر کے تپا کر بہت انجوائے کر رہی تھی..

یہ جانے بغیر کہ وہ تمام حساب کتاب لینے چپکے سے بالکونی میں اینٹر ہو چکا تھا.

مگر اس کے آنے سے پہلے کھڑکی سے اس کی خوشبو اندر آئی اور تاشی کو الرٹ کر گئی.

وہ بے تحاشا چونکی.. پھر ایک بھی پل ضائع کیے بغیر بجلی کی سی تیزی سے اٹھی... اور واش روم میں گھس کر خود کو لاک کر لیا.

...یش اس کی پھرتی ملاحظہ فرما چکا تھا... پر صرف ہلکی سی پیٹھ نظر آئی

.وہ بھنا کر واش روم کے دروازے تک آیا

..تاشی کے تو اوسان یوں خطا ہوئے کہ یش اس کے جسم پر اپنی ہڈی نا دیکھ لے

Tashi that's not fair.... Jaan

....باہر آؤ.. نہیں تو میں دروازہ توڑ دوں گا.. اب اور پیشنس نہیں رکھ پا رہا میں

...وہ جی جان سے لرزی... مگر یونہی دم سادھے کھڑی رہی.پھر آخر بولی

ی..........یش... پلیز.... مجھے پریشان مت کریں..... اور ویسے بھی تاشی ناراض ہے آپ سے..اس نے منہ پھلایا

یش کے چہرے پر گہری مسکان آئی.. کیوں........ اور میری تاشی کیوں ناراض ہے مجھ سے... رہی بات پریشان کرنے کی وہ تو کل کرنے والا ہوں میں.. آج کچھ نہیں کہوں ..گا.بس دیکھنا ہے تمھیں . باہر آؤ.. تاشی.. ذو معنی لہجہ

....تاشی پھر لرزی

..ی........یش.....پپ... پلیز...آپ کو میری قسم

....تاشی نے بات ہی ختم کر دی

Ok. I am going..

بٹ........ کل تو نہیں ناں دو گی قسم..میں کچھ سنوں گا بھی نہیں.. تاشی...میرے اتنے سالوں کا انتظار اور عشق تمھیں اپنی چھوٹی سی جان پر بھگتنا پڑے گا..آئی سوئیر

..یہ کہہ کر.. اسے چھیڑ کر وہ جا چکا تھا

.جبکہ تاشی نے اگر دروازہ نا تھاما ہوتا تو کب کی نیچے جا پڑتی

...وہ کانوں تک سرخ ہوئی

...اسے پتہ تھا.. قسم کی وجہ سے لیش جا چکا ہوگا... اس لئے اطمینان سے باہر آئی

.باہر آکر گہرا سا سانس لے کر اس کی خوشبو اندر اتاری

..بھاگ کر بیڈ تک آئی

...بیڈ پر چاکلیٹس، تازہ پھول اور ایک مخملیں ڈبیہ میں وائٹ گولڈ نازک بریسلیٹ تھا

...گہری مسکراہٹ لبوں پر آئی

Oohh.. Yash I Love you so much

....اپنے آپ سے خود ہی بول کر خود ہی شرم سے دوہری ہو گئی

ادھر رخ نے قسم کھا رکھی تھی رزم کو کانٹوں پر گھسیٹنے کی.... جب وہ چپکے سے روم میں داخل ہوا تو خالی کمرہ منہ چڑھا رہا تھا.. واش روم میں دیکھا وہ بھی خالی تھا.

اسے شاید اپنے دولہے کی اتنی خاموشی اور سکون ہضم نہیں ہوا تھا اسی لئے ڈرنے کے بہانے نازیہ بیگم کی آغوش میں جا گھسی تھی..

..اور اب رزم جھنجھناتا پیر پٹختا وہاں سے نکلا تھا

.کوئی بات نہیں ڈارلنگ... کل کا دن تو ہمارا ہوگا

....یہ دن بے حد روشن تھا

.جو بہت سی امیدیں، خوشیاں اور کامیابیاں لے کر طلوع ہوا تھا

...بہت گہما گہمی تھی

.این مینشن میں سب تیار ہو رہے تھے

..آف وائٹ ہلکے گلے پر کامدار شیروانیوں میں وہ شہزادے لگ رہے تھے

ادھر عابد ہاؤس میں بھی پالر والی گھر میں ہی ان کو تیار کرنے آئی ہوئی تھی..بلڈ ریڈ لہنگوں میں وہ آسمان سے اتری پریاں لگ رہیں تھیں..

تاشی کے چہرے پر تو الگ ہی قسم کا الوہی روپ آیا تھا.. محبت کو پالینے کی خوشی جو اتنی تھی.

.مگر ماہی کے چہرے پر خود ساختہ فکریں تھیں جو وہ کسی سے شئر نہیں کر سکتی تھی

.تاشی تیار تھی... ماہی کو پالر والی فائنل ٹچ دے رہی تھی

جب تاشی کو نازیہ بیگم سے کوئی کام پڑا..... کمرے میں ان تینوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا.. اسی لئے وہ اوپر سے آواز دینے خود ہی کمرے میں سے نکلی ابھی سیڑھیوں تک پہنچی ہی تھی.. جب سیڑھیوں سے سمیر اوپر آتا دکھائی دیا.

وہ اسے دیکھ کر بے اختیار مبہوت ٹھٹک سا گیا تھا... اپنی جگہ بلکل ساکت.. کاٹو تو بدن میں لہو نہیں

اس کی خود پر سر تا پا غلیظ سی نظروں سے تاشی کو کراہیت سی محسوس ہوئی تو جھنجھنا کر پیچھے مڑی.

زری پلیز میری بات سنو... جو بھی ہوا اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی.. میں تمھیں سب سچ بتاتا ہوں..

مجھے تمھاری کسی بات سے اب کوئی دلچسپی نہیں ہے اب میں کسی اور کی امانت ہوں..

...مجھے یوں دیکھنا بند کرو... اور دور رہو مجھ سے

...تاشی بری طرح جھڑکتی جلدی سے کمرے میں گھس گئی

وہ پیچھے سے سانپ کی طرح پھنکار کر رہ گیا.... ایک تو اس کا یہ روپ دیکھ کر اپنے حصے میں آئے خساروں کو وہ تول رہا تھا کیونکہ زری کے سامنے کروڑوں کیا عربوں ٹھکرائے جا سکتا تھے...

دوسرا کسی اور کی امانت..... وہ جھنجھنایا

ہونہہ...اتنی پارسا..... جب میری امانت تھی تب تو خیال نہیں آیا..... کسی نامحرم کی بانہوں میں رات گزارتے وقت یہ پارسائی یاد نہیں آئی.. میرے حصے میں خسارے آئے تو تمھیں کیوں خوش رہنے دوں.. زری بی بی...

.وہ زہر خند سا اپنے زہن میں شیطانی منصوبے بناتا رہا

تاشی اندر آکر ہر خیال جھٹک کر سکون سے بیٹھ گئی... بارات چل پڑی تھی. یش کے ذو معنی میسجز آئے جا رہے تھے... تبھی فون رنگ ہوا.

اسے لگا یش کی کال ہے

دھڑکتے شور مچاتے دل سے کال یس کر کے فون کان کو لگایا

مگر سامنے سے جو آواز سنائی دی اس حلق تک کڑوا ہو گیا.

اففف اب اسے کیا تکلیف ہے.. وہ جھنجھلا کر فون رکھنے والی تھی کہ سمیر نے زہر اگلا...

زری... پلیز فون مت رکھنا.. میں تو بس تمھیں ایک سچائی.. ایک حقیقت بتانا چاہتا تھا. مجھے تمھیں طلاق دینے کے لئے ایک کروڑ دیے گئے تھے.. اور یہ کرنے والا کوئی اور نہیں تمھارا وہ رئیس زادہ یشار خان یوسف تھا. تم مانو گی نہیں میں نے سٹام واٹس ایپ کیا ہے تمھیں. جو اپنے بھائی کے نام سے اس نے مجھے دیا. اگر وہ مجھے صرف پیسے دیتا تو میں کبھی نہیں مانتا مگر اس نے مجھے کہا کہ...... وہ کچھ پل کے لیے خاموش ہوا

تم وہ ایک رات اس کے ساتھ گزار چکی ہو.. اس لئے میں بھٹک گیا تھا زری...وہ اچھا انسان نہیں ہے... تم میرے پاس واپس آ جاؤ.. میں پیسے واپس کر دوں گا.. اور سب کو سچ بتا دوں گا.. . وہ رئیس زادہ پیسے پھینک کر تمھیں بس چند دن جی بہلانے کے لئے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے.. ایک رات سے جی جو نہیں بھرا............

شٹ اپ یو باسٹرڈ...... تاشی غرائی... اُس کو چھوڑو.. وہ میرا اور میرے شوہر کا معاملہ ہے.. تم اپنی سناؤ نیچ اور گھٹیا انسان... اپنی یہ نیچ حرکت مجھے اتنے فخر سے بتانے سے

پہلے چلّو بھر پانی میں ڈوب مرتے....جو ایک کروڑ کے لئے اپنی منکوحہ بیچ سکتا ہے وہ کل کو دو کروڑ کے لئے اپنی بیوی بھی بیچ دے گا.... اسی لئے آئندہ مجھے اپنی منحوس شکل دکھانے یا آواز سنانے سے پہلے سو بار سوچنا...

یہ کہہ کر تاشی نے فون تو بند کر دیا.. مگر عابد ہاؤس کی چھت جیسے اس کے سر پر گری تھی.

تصویر کھول کر دیکھی.. سٹام کی تھی.. ہر چیز واضح تھی.

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ پیسوں والی بات کے علاوہ سمیر نے جو اس کے یش کی طرف سے باتیں بتائیں تھیں جھوٹ تھیں.. نری بکواس

...مگر پیسے.... تاشی تڑپ ہی تو گئی

یش آپ کو مجھے اتنا ارزاں نہیں کرنا چاہیے تھا.. آپ کے عشق میں تو اتنی طاقت تھی کہ جس نے میرا دل بدل دیا اور میں جلد ہی بابا سے کہنے والی تھی.. کہ مجھے سمیر سے نہیں آپ سے شادی کرنی ہے.

مگر آپ نے میری قیمت دے کر مجھے دوسروں کی نظروں جی بہلانے کا سامان بنا کر بے مول کر دیا... وہ سسکی.

بارات پہنچ گئی تھی.. مگر اب تاشی کو سامنے دہکتی آگ دکھائی دے رہی تھی جو اس کے وجود کو جلا کر خاکستر کر رہی تھی.

بارات آئی... انھیں نیچے لایا گیا.

وہ شہزادوں کی سی آن بان رکھنے والے قوم کے ہیرو بھی ایک مرتبہ ان کو دیکھ کر اپنا آپ بھول گئے تھے.. نظر تھی کے ہٹتی نا تھی... دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو ہوا.

انھیں اپنے دولہوں کے پہلو میں بٹھایا گیا..

یش اس نازک سی جان کی بے سکونی اور بے قراری نوٹ کر رہا تھا.. مگر اسے فطری ڈر اور اپنے بابا کا گھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ جانے کا دکھ سمجھا.

ماہی بھی پہلو بدل رہی تھی.. رزم سکون سے بیٹھا اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا.. اور ہنسی روکنے کے لیے دانتوں تلے لب دبا رہا تھا.

رسمیں ہوئیں.. کھانا کھایا گیا..

اور رخصتی کا بھی وقت آن ہی پہنچا..

دلہنوں نے بابا اور نازیہ بیگم سے لپٹ کر خوب دل کی بھڑاس نکالی.. منال بھی پاس کھڑی سوں سوں کرتی رہی.

پاگل بہنیں....... رزم بڑبڑایا.. یش نے واضح سنا.. اور دانت تلے لب دبایا.

بے تحاشا خوبصورتی سے سجائی گئی گاڑیوں میں تاشی کو یش اور ماہی کو رزم کی پہلو میں بٹھایا گیا... یوں لگتا تھا کے وقت کے امیر نئی دنیا فتح کر کے آئے ہیں.

..گاڑیاں این مینشن کی جانب رواں دواں تھی

کہ رزم کے فون پر میسج رنگ ہوا... اوپن کر کے دیکھا تو تاثرات پریشانی میں ڈھلتے بلکل دیر نا لگی...

این مینشن میں جشن کا سماں تھا... تمام رسمیں ہو چکی تھیں...منال اور حرا نے تمام رسمیں نبھائی تھیں

آخر تھکن سے چور دلھنوں کو ان کے کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا.... یش لاؤنج میں سب کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا.. خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی.

رزم اچانک پتہ نہیں کہاں گیا تھا.

...جب یش کے موبائل پہ رزم کا میسج آیا

..باہر لان میں آؤ

..یا اللہ خیر.......... یشار بڑبڑاتا باہر آیا

.باہر وہ لان میں درختوں کے پاس سنجیدہ سا کھڑا تھا

....خیریت

No... I have a bad news for you.

واٹ.......یش فکر مند ہوا... لیکن اگر وہ نیوز تاشی کے بارے میں ہے تو پلیز یار آج نہیں...

رزم خاموش ہو گیا...

اوکے...... ناؤ ٹیل می واٹ ہیپنڈ؟

شمس لالہ نے ایک کروڑ دیا سمیر کو تاشی کو طلاق دینے کے لیے....

واٹ..... رزم نے یش کے سر پہ بم پھوڑا

یس..... مجھے لالہ کی جانب سے شک تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہے.. اسی لئے اعظم کو توڑا.. وہ لالہ کا اتنا وفادار ہے کہ سولجر بن کر توڑتا تو کبھی منہ نہیں کھولتا... تمھاری طرف سے اموشنل بلیک میل کرت ہوئے ایک چھوٹا بھائی بن کر توڑا تو آج اس نے مجھے یہ ڈیٹیلز سینڈ کر دیں.

..رزم نے موبائل یش کے سامنے کیا.. تمام ڈیٹیل پڑھتے ہی اس کا سر گھوم گیا

..ہاتھ سے ماتھا سہلاتا بولا.. اب بس یہ سب تاشی کو ناپتہ چلے... یار وہ مجھے غلط نا سمجھے

تم اس معاملے میں بھی بد قسمت ہو یشار...رزم کا چہرہ شدید اشتعال سے سرخ تھا

.کیا مطلب....... یشار ٹھٹھک گیا

اس الو کے پٹھے کی تمام ڈیٹیلز اور فون ریکارڈز نکلوائیں تو پتہ چلا اس نے آج تاشی کو کال کی تھی... مجھے شک ہوا اسی لئے کال کی ریکارڈنگ بھی میرے پاس موجود ہے.

اگر پیشنس رکھنے کا پرامس کرو تو سنا دیتا ہوں.. لیکن مجھے پتہ ہے یہ ریکارڈنگ سننے کے بعد تمھاری ہاکی ایک خون کی پیاسی ہو جائے گی.

یشار کی رگیں تنی تھیں... اوکے... پرامس... کچھ نہیں کروں گا... سناؤ..

رزم نے ریکارڈنگ آن کر کے یش کے کانوں میں ہینڈز فری لگائے...

جیسے جیسے سنتا گیا.. یش کی آنکھیں اورچہرہ لہو ٹپکانے لگا..

ریکارڈنگ ختم ہوئی تو یش نے ہینڈز فری اتار کر رزم کی جانب بڑھائے.

اور اندر کی جانب جانے لگا پھر رکا..اور دانت پیس کر بولا

زرا اس خبیث کو اپنے ٹارچر سیل کہ ہوا تو کھلاؤ تاکہ وہ دوسروں کی بیوی تو کیا اپنی بیوی کو بھی فون کر کے جھوٹی بکواس کرتے ہوئے ہزار مرتبہ سوچے..

ابھی یہی کام کر کے آرہا ہوں.... رزم نے اطمینان سے کہا.

یشار جھنجھلایا سا اندر کی جانب بڑھا.

اپنے عجلہ عروسی کے لئے سجائے گئے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا ایش پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پاؤں جھلاتا اندر کے غم و غصے اور اشتعال کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا..

اففف لالہ یہ کیا کیا آپ نے میرے ساتھ.... میری محبت بے مول کر دی اس کی قیمت دے کر.. بہت ارزاں کر دی..

مگر یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو محبت کا حصول ناممکن تھا.

پر اب اس کا سامنا کیسے کرے جس کی سسکیاں اسے دروازے کے اِس پار تک سنائی دے رہیں تھی. پر اب سامنا تو کرنا تھا ناں...

اسی لیے ایک بہت گہرا سانس بھرا... اور چٹختے اعصاب کو شانت رکھنے کی کوشش کرتا اندر داخل ہوا اور دروازہ لاک کیا...

موتیے کے سفید پھولوں ، سرخ گلابوں اور روح میں بسے اس نازک سے وجود کی خوشبو سانسوں میں سمائی.

سامنے ہی وہ پھولوں کی مسہری پر باریک اور دبیز سفید جالی دار پردوں کے پیچھے گھٹنے فولڈ کیے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے کا شغل فرما رہی تھی

بلڈ ریڈ بھاری کامدار لہنگے میں دوپٹہ سر پر سیٹ کیۓ بھورے بال آگے دائیں جانب گرا کر خوبصورت ہیر سٹائل میں چھوٹ چھوٹے موتی. یش کے دل پر قیامت گزر رہی تھی. اگر چہرہ دیکھ لے تو پھر تو ہوش ہی اڑ جاتے.

آہٹ پر خود میں سمٹی مگر ہاتھ پھر بھی نا ہٹائے..

تاشی.... جزبات سے بھرپور گھمبیر بھاری بوجھل آواز میں اسے پکارا یہ بتانے کے لئے کہ وہ جس وجہ سے اپنے اتنے قیمتی پلوں میں اپنے اتنے قیمتی آنسو بے مول کر رہی ہے اس میں یش کا زرا برابر بھی قصور نہیں پر اگلے پل جو سنا..... یش کو لگا اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا گیا ہے.

..یش...... ہچکچایئے مت.... آگے بڑھیں اور اپنی قیمت وصول کریں

کڑے ضبط کی انتہا سے یش کے گلے کی اور ماتھے کی رگیں یوں تنی تھیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی. لال انگارہ چہرہ اور آنکھیں لئے وہ مڑ کر واپس دروازے کی جانب بڑھا تھا

جب وہ ظالم پری ایک جھٹکے سے بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آئی تھی. بھیگے چہرہ آواز رندھی ہوئی پر پھر بھی یش کی روح اور دل کو بری طرح روند رہی تھی.

ایک کروڑ زیادہ ادا کر دیئے یش آپ نے میرے... میں تو اس سے بھی زیادہ بے مول اور ارزاں تھی...

یش کا ضبط اب جواب دینے لگا تھا.. پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے مٹھیاں بہت زور سے بھینچی ہوئی تھیں. جب اس نے پھر اس کی سائیڈ سے نکل کر باہر جانا چاہا..

تاشی نے یک دم خود سے دوپٹہ نوچ کر پرے پھینکا اور دونوں ہاتھوں سے اس کا کوٹ دبوچ لیا.

یش...کہاں جا رہے ہیں... میں نے کہا ناں وصول کیجئے اپنی قیمت... آگے بڑھیں

یش نے بری طرح دانتوں تلے اپنے لب کچلے.. جب اس کی نازک کلائیاں پکڑی تو گرفت میں بہت سختی تھی.. کئی چوڑیاں چٹخ کر اس کی کلائیوں اور یش کے ہاتھوں میں پیوست ہوئیں تھیں. وہ سسکی

...یش نے ایک جھٹکے سے اپنا کوٹ چھڑایا اسے پیچھے بیڈ پر گرایا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

...وہ تو چلا گیا

..پیچھے تاشی اوندھے منہ بیڈ پر گری پھوٹ پھوٹ کر رو دی

وہ تن فن کرتا سٹڈی میں داخل ہوا تھا.. کرسی پر بیٹھکر تیزی سے پاؤں جھلاتا اندر اٹھتے اشتعال کے طوفان کو دبانے کی کوشش کرتا رہا...جتنے غصے میں تھا اگر ایک پل بھی ...اندر رہتا تاشی کا گلا خود اپنے ہاتھوں سے ہی نا دبا دیتا

......اففففففففففف

.کیا سوچا تھا کیا ہوا

.کاش کے انسان جو سوچتا ہے ہمیشہ ویسا ہی اچھا اچھا ہوتا

شمس کسی کام سے سٹڈی میں داخل ہوا تھا. جب اسے اس دگرگوں حالت میں وہاں

.غصہ پیتے بیٹھے دیکھا

..ایک سیکنڈ بھی نا لگا اسے بات کی تہہ تک پہنچتے

.سنجیدگی سے اس کی جانب بڑھا اس کے سامنے آکر پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے بولا

یشار..... تمھیں کیا لگتا ہے میں نے غلط کیا ہے؟

نہیں لالہ... آپ نے بلکل ٹھیک کیا.. اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو اپنے بھائی کی خوشی کے لئے پتہ نہیں کیا کر بیٹھتا

لال انگارہ آنکھیں موندے اس نے جواب دیا.

...جاؤ... اسے حقیقت بتاؤ.... کہ تمھارا اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں

نہیں لالہ... میں اپنے غم و غصے کو کنٹرول نہیں کر پا رہا ہوں... ابھی نہیں جا سکتا اس کے پاس..

ہیڈکوارٹر سے کال آئی ہے مجھے ابھی جانا ہوگا. رزم کو اس بارے میں مت بتانا... نہیں تو وہ بھی پیچھے چلا آئے گا

یہ کہہ کر وہ اٹھا... سٹڈی سے ملحقہ سیکرٹ روم میں گیا.. یونیفارم کی پینٹ کے اوپر

..بلیک ہڈی پہنے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

.رزم کمرے میں داخل ہوا.....لاک لگایا اور دھیمے قدم اٹھاتا آگے بڑھا

..موتیے اور گلابوں کی خوشبو چہار سو بکھری ہوئی تھی

سامنے ہی وہ نازک سی گھٹڑی گھونگھٹ نکالے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہلکے ہلکے کپکپا

.رہی تھی

.وہ قریب گیا... بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا

..تو وہ اور خود میں سمٹ گئ

رزم نے مہربان سی مسکراہٹ سمیت اس کا گھونگھٹ پلٹایا. رخ کے چہرے پر واضح گھبراہٹ تھی.وہ مبہوت سا دیکھے گیا

رخ.... تمھیں پتہ ہے میں تمھیں کب سے اور کتنی محبت کرتا ہوں...کہتے اس نے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی... ایک خوبصورت رنگ اس میں سے نکالی اور ہاتھ آگے بڑھایا..

May i.......

وہ ایک مرتبہ پھر پوچھ رہا تھا.... .اب تو غنڈہ موالی نہیں ناں سمجھتی مجھے... سنجیدگی سے پوچھا. مگر آنکھوں میں واضح شرارت تھی.

اس نے شرمندگی سے نظریں جھکائیں.. رزم نے اس کا کپکپاتا ہاتھ ہاتھوں میں لیا اور
.رنگ پہنا دی

.ہلکے سے جھک کر اس کے ہاتھ پر محبت کی مہر ثبت کی

جزبوں سے بوجھل دہکتا لمس... رخ جی جان سے لرزی اور بے اختیار ہاتھ کھینچنے کی
..کوشش کی

او...... ہوں... نہیں جان... آج تو بلکل بھی نہیں... کوشش بھی مت کرنا مجھ سے
.گریز کی

.یہ کہتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر زور سے اپنی جانب کھینچا

..وہ ٹوٹی ڈال کی طرح اس کے چوڑے سینے سے آلگی. وہ اس کی گردن پر جھکا تھا

.رزم کے پگھلاتے لمس میں بہت شدت تھی

..ماہی کا دماغ پھر جھنجھنایا

یہ اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے.. میں ان کی پاکیزہ محبت کے قابل نہیں.. میرے ..ساتھ جانے کیا کیا ہو چکا ہے

...وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی

....رزم چونکا

کیا ہوا رخ..؟

...وہ.......وہ.....رزم.......مم... مجھے.....کک... کچھ. وقت.. چاہیے

..رزم کے ماتھے پر بل آئے

No.... I need you jaan right now...

یہ کہہ کر اس نے ایک مرتبہ پھر اسے اپنی جانب کھینچا.. بانہوں میں بھرا.... اور اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھائیں..

مزاحمت دم توڑ چکی تھی. رزم آنکھیں بند کیے اپنی محبت اپنا عشق محسوس کر رہا تھا جب اپنے گریبان میں کچھ گرم سیال گرتا محسوس ہوا.

اس نے نرمی سے اسے چھوڑ کر سر جھکا کر دیکھا تو تڑپ گیا..

اس کے بے تحاشا بہتے آنسو تھے جو اس کے گریبان میں قطرہ قطرہ گر رہے تھے..

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

اب کچھ اور کہنے سننے کو بچا ہی نا تھا..

وہ خاموشی سے اٹھا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا.

شمس سٹڈی میں بیٹھا اپنی کنپٹیاں سہلا رہا تھا.. جب دھیمے سے دروازہ کھول کر رزم اندر داخل ہوا.

شمس سخت جھنجھلایا..

برخوردار.... کہیں تمھیں بھی تو ہیڈ کوارٹر سے فون نہیں آگیا...

بھی مطلب یشار........ رزم سمجھ کر سخت جھلایا.

پاگل بھنیں... وہ بڑبڑاتا تن فن کرتا باہر چلا گیا.

رزم بھی جا چکا تھا

...شاید دونوں فلیٹ میں گئے تھے

شمس نے ٹھنڈی آہ بھری اور اعظم کو کال ملائی فون پہلی بیل پر ہمیشہ کی طرح رسیو

..کر لیا گیا

جی سر... حکم

اعظم تم نے یشار کو سمیر کے متعلق بتایا.... ؟

.جی سر... اس نے قبول کیا

اور تاشی کو؟

سمیر نے سر... رزم بابا نے مجھے ریکارڈنگ بھیجی.. وہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں.. بس اسی لیے بتایا کہ یشار بابا بھو کی یہ غلط فہمی دور کر سکیں

بھیج دو اور اس دن والی بھی بھیجو.. جب اس خبیث سے ڈیل ہوئی تھی.. اور اب مجھے وہ اس شہر میں نا نظر آئے..

وہ تو سر... رزم بابا نے پتا نہیں کیا درگت بنائی اس کی..... پہلے ہی ملک چھوڑ کر بھاگ گیا ہے..

ٹھیک ہو جو کہا ہے وہ کرو...

شمس نوال کے کمرے میں آیا تو منال اس کے انتظار میں جاگ رہی تھی.

ریڈ پاؤں تک میکسی پہنے ہلکا سا تیار ہوئی وہ قیامت ڈھا رہی تھی.

آپ نے مجھے انتظار کرنے کو کیوں کہا... اور کمرے میں جانے سے کیوں منع کیا.. وہ حیران ہوئی.

سرپرائز جانِ شمس.. وہ آگے بڑھا اور اسے بازوؤں میں بھرا.

یہ....کک... کیا کر رہے ہیں شمس... کوئی دیکھ لے گا...وہ مچلی

شمس کو دل میں ہنسی آئی اپنے بھائیوں کی درگت پر.. پھر بھی ہنسی ضبط کر گیا.

..کوئی نہیں ہے.. چپ بلکل چپ.. وہ اسے یونہی اٹھائے روم تک لایا

.....کلوز یورز آئیز ڈارلنگ

.......مگر شم

....نو اگر مگر

..منال نے آنکھیں بند کیں.. وہ کمرہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا لاک لگایا

.منال کی سانسوں میں گلاب اور موتیے کی خوشبو بسی

.آنکھیں کھول سکتی ہو جان

..اس نے آنکھیں کھولیں تو حیران ہوئی... پھر بے تحاشا شرم سے چہرہ لال سرخ ہوا

..اس کمرے کو بھی بلکل باقی دلہنوں والے کمروں کی طرح سجایا گیا تھا

.بیڈ پر گلابوں سے ہارٹ شیپ بنی ہوئی تھی

.پورا کمرہ پھولوں سے جیسے بھر دیا گیا تھا

میرے کمرے کی پہلی والی سجاوٹ تو میری جان کو پسند نہیں آئی تھی.. اس لئے اس کی حالت بگاڑ دی..

.منال شرمندہ ہوئی.مگر شمس کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی

..اب میں نے سوچا کیوں نا دوبارہ ٹرائی کیا جائے

منال نے شمس کے سینے میں منہ دیا

شمس پلیز مجھے نیچے اتاریں.. میں نے چینج کرنا ہے.

اتار دوں گا جان... مگر نیچے نہیں.. بیڈ پر... وہ کہتا اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر جھک چکا تھا.

بہت قریب ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک بریسلیٹ پہنا دی.

یہ رہی منہ دکھائی... اور اب اس سپیشل نائٹ کا باقی کا کام شروع کریں..

شمس قسم سے آپ بہت خراب ہیں.. وہ روہانسی سی ہو کر اس کے سینے میں منہ دے گئی.

شمس نے قہقہہ لگایا اور محبت کا خراج لینے اسے مکمل اپنی آغوش میں لیا.

.اگلا دن بے حد بوجھل سا تھا

وہ رات یونہی روتے ہوئے کب نیند کی وادی میں اتری پتہ ہی نا چلا.. سر بہت بھاری ہو رہا تھا.. کمرہ ہنوز خالی تھا..

...اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

یش پوری رات ہی کمرے میں نہیں آئے.. اور اب تک کدھر ہیں... اب اسے اپنے ...ہتک امیز رویے اور اتنے سنگین الفاظ کا احساس ہوا تو تڑپ گئی

....ابھی اٹھ کر سیدھی ہی ہوئی تھی... کہ دروازے پر ہلکی سی ناک ہوئی

..اس نے جلدی سے اٹھ کر خود پر دوپٹہ لپیٹا اور دروازہ کی جانب بڑھی

...دروازہ کھولا.. تو نظریں جھک گئیں

...اسلام و علیکم... شمس لالہ

جیتی رہو.. شمس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا.. وہ دروازے سے ہٹی شمس دھیمے سے اندر آیا

...بیٹھیے نا لالہ.... وہ صوفے پر بیٹھا

..بیٹھو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

Urdu Novels Ghar

وہ بیڈ پر ٹک گئی.

یشار کہاں ہے؟ شمس نے جان بوجھ کر پوچھا.

اس کی نظریں دوبارہ جھکیں.. اور نروس ہو کر ناخن چبانے لگی.

مجھے تمھارے اور یشار کے بارے میں مری میں پتا چلا... یشار بہت بکھرا ہوا تھا.. میں نے کبھی اس کی وہ حالت نہیں دیکھی جو اس دن تمھیں کھونے کے ڈر سے اس کی ہو گئی تھی... وہ بھی مرنے والا ہوا تھا.

بس اسی لئے ایک بھائی کی تڑپ اور تکلیف ایک بھائی سے دیکھی نہیں گئی اور میں نے وہ سب کر دیا... مطلب سمیر سے وہ ڈیل میں نے کی تھی...

..تاشی بے تحاشا چونکی

یشار کو تو تمھاری طرح کل ہی اس بارے میں پتہ چلا.. وہ سب میں نے کیا.. اگر اسے تمہیں کسی غلط طریقے سے پانا ہوتا.. تو کب کا پا چکا ہوتا.. تمھارے کمرے تک جاتا رہا ہے.. آگے تم خود سمجھدار ہو.

یہ مت سمجھنا کہ میں اپنے بھائی کو بچانے کے لیے جھوٹ بول رہا ہوں.. ویڈیو بھیجی ہے تمھیں دیکھ لو..شاید اسی دن کے لئے رکھی تھی تاکہ تم یشار کو غلط مت سمجھو.

وہ کہتا اٹھا... ایک مرتبہ پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا.. اور وہاں سے نکلتا چلا گیا... وہ پتھرائی سی بیٹھی تھی

...تاشی... شمس لالہ کی ہر بات پہ ایمان لے آئی تھی

فون میں ویڈیو دیکھی... اور سر تھام لیا.

اففففف... تاشی ڈوب مرو.....اپنے آپ کو کوسا.... الو کی پٹھی..... ایک مرتبہ سن تو لیتی کے یش کیا کہنا چاہتے تھے... اور بنا سوچے سمجھے جو منہ میں آیا بک دیا... تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ یش صرف تمھارا جسم..........چھی......گدھی... اگر ایسا ہوتا تو وہ مری کی اس بھیانک رات کو کیوں پیچھے ہٹتا جب تم مکمل بے بس اور اس کی دسترس میں تھی..

Shhhiiiiitttttttttt

...پچھتاوے تھے کہ ناگوں کی طرح ڈس رہے تھے.. لیکن پھر کھوپڑی الٹی گھومی

اونہہ کیا تھا جو تھوڑی وضاحت کر دیتے.... بیشک مجھے ڈانٹ دیتے... جھڑک دیتے مگر کچھ تو کہتے... اور اب تک مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر پتہ نہیں کدھر خوار ہو رہے ہیں.

مطلب حد ہو گئی. وہ ناراض ہیں تو میں بھی ناراض ہوں مجھے کیوں چھوڑ کر گئے.. سخت تلملائی

اور اب تو میں کتنا مس بھی کر رہی ہوں....وہ بھی بہت سارا... فون چیک کیا نا کوئی میسج نا کال...

وہ..... جھلائی

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے.... عابد اور نازیہ بیگم ان کا ناشتہ لے کر آئے تھے

..حرا قیصر اور بچے سب خوش گپیوں میں مصروف تھے

مگر ان میں سے دو نفوس تھے .جو بہت بے چینی سے بار بار پہلو بدل رہے تھے.ایک تاشی اور دوسری رخ. ان کی یہ بے قراری ہر کوئی معنی خیزی سے نوٹ کر رہا تھا.

نظریں بار بار ڈائینگ ہال کی کھڑکی میں سے داخلی بڑے سے دروازے کی جانب اُٹھتیں اور مایوس واپس پلٹ آتیں.

لیکن تاشی کو حیرت تو اس بات کی تھی کہ گھر والے تو کیا..... خود بابا اور مما نے یش اور رزم کے بارے میں پوچھا ہی نہیں کہ وہ کہاں ہیں ناشتے پر کیوں نہیں موجود...

وہ اس بات سے انجان تھی کہ ان سب کو پتہ تھا کہ وہ کہاں ہیں.

بڑی مشکل سے چند نوالے زہر مار کیے.. ان کو تو کچھ اچھا ہی نہیں لگ رہا تھا... ماہی بھی ساری رات آگ کے بستر پر پہلو بدلتی رہی مگر نا نیند آئی نا آنسو رکے.. وہ خود اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی کہ کیا چاہتی ہیں.. شاید اندر کہیں محبت بری طرح اپنی جڑیں پھیلانا شروع کر چکی تھیں تبھی اس دشمنِ جاں کی تلاش میں بار بار نظر بھٹک رہی تھی.

....وہ جلد ہی ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ آئی

..بے چینی حد سے سوا تھی

یونہی فون اٹھا کر چیک کیا تو رزم کا میسج تھا... بے تحاشا خوش ہو کر میسج ریڈ کیا تو پھر روح فنا ہوئی.. جیسے جسم سے جان کھینچی گئی ہو.

جان.... بہت ہی خطرناک مشن پر ہوں... دعا کرنا شہید ہو جاؤں... تمھاری اور میری

.....جان چھوٹ جائے گی اس روز روز کی اذیت سے

صرف تمھاری محبت میں پاگل.. تمھارا رزم

وہ بیڈ پر گر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور اس ستمگر کے سہی سلامت لوٹنے کی دعائیں

....مانگنے لگی

.تاشی بے چینی سے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی

....عابد اور نازیہ جا چکے تھے

.یہاں تو کسی نے ولیمہ کی تقریب کا بھی ذکر نہیں کیا تھا

دولہے ہی غائب تھے.

بار بار آنکھیں بھی ڈبڈبا رہیں تھیں.

صبح کی چھتیس سو مرتبہ یش کو کال ملا چکی تھی. مگر فون سوئچ آف تھا.

اور اب تو دوبارہ رات ہونے کو آئی تھی..

اب تو تاشی ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی.

جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو کمرے سے باہر آئی..

سٹڈی کا دروازہ ہلکا سا ناک کر کے اندر داخل ہوئی

شمس لیپ ٹاپ پر کام میں بزی تھا ..

آؤ... گڑیا... ادھر کیوں کھڑی ہو... اندر آ جاؤ.ادھر بیٹھو

وہ آئی اور اندر ان کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھ گئی.

بری طرح انگلیاں چٹخاتی بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی

شمس سمجھ گیا وہ ہچکچا رہی ہے.. اسی لیے نرمی سے بولا... گڑیا پوچھ لو جو پوچھنا ہے..... ہچکچاؤ مت

وہ.... لالہ...... وہ کدھر ہیں..... شمس کے اصرار پر اس نے جھجھکتے پوچھ ہی لیا.

شمس کی مسکراہٹ گہری ہوئی.. وہ کون.. اسے چھیڑا.. حالانکہ جانتا تھا کہ وہ اپنے یش کے لیے بے قرار ہے

...لالہ......پلیز.. وہ روہانسی ہوئی... شمس نے قہقہہ لگایا

.وہ سخت جھنجھلائی

...لالہ یش کدھر ہیں.. اب کے بار اس نے جھلا کر پوچھ ہی لیا

....شمس سنجیدہ ہوا

.....گڑیا... کیا تمھیں پتہ ہے کہ تمھارا یش پاکستانی آرمی کا انٹیلیجنس آفیسر ہے

...تاشی کی آنکھیں حیرت اور صدمے سے پھیل گئیں

.لالہ.... یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ.. وہ جی جان سے لرزی

ہاں...بیٹا...سچ ہے یہ... اور اس وقت وہ ایک انتہائی خطرناک مشن پر ہے.. کچھ غیر ملکی صحافیوں کو دہشت گردوں نے پکڑ لیا.... انھیں ایمر جینسی کال آئی.. تو وہ انھیں چھڑانے چلے گئے...

بہت ہی نڈر بہادر بے خوف اور طاقتور ہیں قوم کے بیٹے..مرد مجاہد... دشمن تھر تھر کانپتا ہے یش کی ہاکی اور رزم کی گن سے...... مجھے میرے بھائیوں پر فخر ہے. بس دعا کرو غازی ہو کر لوٹیں... نہیں تو شہادت ملنے کی تمنا تو ہر مرد مجاہد کی پہلی آرزو ہے.

...شمس کے ہر لفظ پر تاشی کا چہرہ خطرناک حد تک سفید پڑ چکا تھا

.کہ شمس بھی گھبرا گیا اسے اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا

..وہ یا تو اب اسے حقیقت نا بتاتا یا پھر مشن کا نا بتاتا

..گڑیا گھبراؤ نہیں دعا کرو....وہ جلد سہی سلامت لوٹ آئیں. گھبراؤ نہیں

.وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی تھی

..کمرہ لاک کیا بیڈ پر گری اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

..مسہری کے پھول بھی مرجھانے لگے تھے

یش......... تڑپ کر پکارا.... پلیز ائم سوری..... مجھے معاف کر دیں.... اب کبھی آپ
....کو تنگ نہیں کروں گی

....پلیز واپس آ جائیں

.چار دن گزرچکے تھے.... ننھی سی جانوں کو سولی پر لٹکے

.پر انتظار تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

.وہ اپنی مینشن میں بولائی بولائی سی پھرتی رہتیں

.ماہی بھی کوشش کرتی رہی... مگر نمبر سوئچ آف تھا۔ نا دوبارہ کوئی کال آئی نا میسج

....کچھ بھی نہیں

شمس لالہ نے کالج کہ مائیگریشن بھی کروا دی تھی یہاں سے قریبی کالج میں..

وہ کالج جانا بھی سٹارٹ کر چکی تھیں.

اعظم کی زمہ داری تھی.. انھیں پک اینڈ ڈراپ کرنا...

یونہی طبیعت کچھ زیادہ ہی بوجھل سی ہوئی تو منال کے ساتھ قریبی شلپنگ مال آگئیں..

انھیں بھی کچھ ضروری چیزیں لینی تھیں...

تینوں مختلف کلر میں کرتی.. پٹیالہ شلوار اور سکارف لئے ہوئیں تھیں...

منال نوال کےلئے بے بی گارمنٹس میں چلی گئی تو وہ دونوں قریبی بکس سٹال کی طرف بڑھ آئیں.

مختلف بکس کو دیکھتے وہ آپس میں باتیں کر رہیں تھیں کہ کچھ عجیب سا محسوس ہوا..

سامنے دیکھا تو دو بڑی بڑی مونچھوں۔ اور داڑھی والے پٹھان سر پر پگڑیاں باندھی ہوئیں تھیں... بوسکی آف وائٹ کے سوٹ.. پیروں میں پشاوری چپل.. پختونی اجرک پہنے ایک کی گال پر بڑا سا مساہ اور ایک کی گردن پر... عجیب اول جلول سے

..بڑے زوق و شوق سے ان دونوں کی جانب دیکھنے میں مصروف تھے

..گدھے......الو کے پٹھے... تاشی بڑبڑائی

....ماہی کو بھی تپ چڑھی

مگر دونوں پھر بکس کی طرف متوجہ ہو گئیں.. اب دقت تو یہ تھی کہ وہ جہاں بھی جا رہی تھیں وہ نمونےکچے دھاگے سے بندھے ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے ...

ان کی تو میں....... ماہی ایک مرتبہ آپے سے باہر ہوئی... مگر تاشی نے اسے دبوچ لیا....

..کہاں کی شاپنگ کونسی شاپنگ

.موڈ فل خراب ہو چکا تھا

..اوپر سے آپی میڈم بھی پتہ نہیں کہاں غائب تھیں.. پارکنگ کی طرف آئیں

.اعظم صاحب بھی غائب تھے.. وہ تو سائے کی طرح ان کی حفاظت کرتا تھا

آج کیا ہوا تھا

ابھی وہ گاڑی کے پاس آکر کھڑی ہی ہوئیں تھیں... کہ جانے کہاں سے وہ پاگل پٹھان نکل کر ان کے قریب چلے آئے.

...ایک تاشی کی جانب آیا اور ایک ماہی کی جانب

اوو. ماڑا. دیکھو سمندر خان یہ تو بلکل امارا گل جاناں کی طرح دکھتا اے.... اے ناں.....

وہ نیلی آنکھوں میں شوق کا جہان لیے تاشی کی جانب دیکھتا بولا

...اور یہ بلکل امارا پھول جاناں کی طرح اے... امارا جان

ہے ناں طوفان خان..... دوسرے نے بھی ماہی کی جانب گرے آنکھ دباتے ہوئے

...شوشا چھوڑا

....دونوں کے دماغ گھومے تھے

...تاشی بھنا کر بولی.. اے پاگل پٹھان... چپلیں کھانی ہیں کیا.. دفع ہو جاؤ یہاں سے

..ماہی بولی... لگتا ہے انھیں اپنی ہڈیاں تڑوانی ہیں

اے گل جاناں... اماری جان ایسے مت بولو... نہیں تو ہم تمھیں اٹھا کر لے جائے گا..وہ پھر بولا

اے کیا بکواس کر رہے ہو.... میرے بھی کو پتا چلا تو وہ ہاتھ توڑ دے گا تمھارا.. تم جانتے نہیں انھیں... ہڈیاں سلامت نہیں چھوڑیں گے..

...اس نے اچانک تاشی کا ہاتھ تھاما تھا... اور دوسرے نے ماہی کا

پھر ان کو آکر بولو... مرد کا بچہ اے تو آکر توڑے امارا ہاتھ..ہم چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دے گا ان کو... اور ان کے سامنے اٹھا کر لے جائے گا تم کو اماری جان..

اے پاگل چھوڑو مجھے..... تاشی غرائی..اس ستمگر کا احساس آس پاس تھا مگر وہ خود کہیں نہیں تھا.. نایش نے اس کی تاشی کو چھونے..... اس کی جانب ہاتھ بڑھانے والے کا ہاتھ توڑا تھا ابھی تک... اسے ڈھیر سارا رونا آیا.

چھوڑو مجھے ورنہ منہ نوچ لوں گی... ماہی غرائی... وہ کیا تمھیں پوچھے گے... تم دونوں چھچھوروں کےلئے تو ہم ہی کافی ہیں..

ماہی نے اچانک ہاتھ چھڑا کر اپنی چپل نکالی تھی... تاشی نے بھی ہمت کر کے ہاتھ چھڑایا اور پاؤں سے سینڈل نکالا.

ساری عاشقی ہرن ہو گئی...

او ماڑا ہماری جان تو بوت ظالم اے..پر جلد ام آئے گا.. تمھارے گھر میں گھس کر تمھیں اٹھا کر لے کر جائے گا. پھر امارا بارہ بچے بھی ہوں گے.

اس پاگل نے تاشی کو نظروں میں بھر کر کہا.

اور دوسرا ماہی کی جانب متوجہ تھا... نہیں بارہ تو کم ہیں بھائی امارا تو چودہ ہو گا...

وہ دانت پیس کر ان بدتمیزوں کی جانب لپکی... جب وہ وہاں سے تیر کی طرح بھاگے...

زلیل... کمینے..... الو کے پٹھے....

یش وئیر آر یو... تاشی کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور وہ رو پڑی...

پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ اس کی جانب بڑھنے والا. ہاتھ توڑا نہیں گیا تھا.

ارے تاشی.... کیوں دل پر لیتی ہو... یونہی اکیلی لڑکیاں دیکھ کر بکواس کر رہے تھے... تم ڈرو نہیں یار... یش اور رزم کا پتہ ہے ناں... ان کی ایک بھی ہڈی سلامت نہیں رہے گی..

.اتنے میں ہی منال اور اعظم کہیں سے نکل کر سامنے آ لئے تھے

.جانے کیوں مگر ان کے چہروں پر معنی خیز سی چمک اور شرارت تھی

..تاشی میڈم رونے کا شغل فرما رہی تھی

ارے تاشی کیا ہوا.. منال یکدم پریشان ہوئی

کچھ نہیں آپی اور اعظم انکل آپ لوگ کدھر غائب ہوگئے تھے... دو لوگ ابھی اتنی

..بدتمیزی کر گے گئے ہمارے ساتھ.. تاشی اسی لیے ہرٹ ہوئی ہے

..منال نے دانتوں تلے لب دبایا

...اچھا بیٹھو تم لوگ گاڑی میں.. گھر چلتے ہیں

....وہ گھر آگئے

..پانچ دن بعد وہ اپنے مشن پہ سے کامیاب اور غازی بن کر لوٹے تھے

.یشار کے کندھے کے گوشت میں گولی لگی تھی... مگر چھو کر گزری پھر بھی زخم گہرا تھا

رزم کو بھی کافی چوٹیں آئیں تھیں کیونکہ سامنے معمولی دشمن نہیں خطرناک دہشتگرد تھے۔اسی لئے وہ ابھی گھر نہیں جانا چاہتے تھے

سارے دشمن جہنم رسید کر دئے گئے تھے..

یہی تو ان کی خاص بات.... نا وکیل نا عدالت نا جج... اپنا انصاف خود کرتے تھے.

اپنے فلیٹ میں واپس آگئے جب پتہ چلا کہ ایک دہشت گرد شہر میں کھلے عام دندناتا پھر رہا ہے..

اس کے تعاقب میں مکمل بھیس بدل کر نکلے تو مال میں اپنی زندگیوں سے ٹکرا گئے.

..پھر اتنے دنوں کی کوفت، بے زاری اور ان کی بے رخی کا بدلہ برابر کرنے کی ٹھانی

.اور پھر انھیں چھیڑ بیٹھے.. منال اور اعظم کو بتا دیا.. اور ساتھ ملا لیا

وہ سہی سہم گئیں تھیں.. مگر جب چپلیں نکالیں تو خوب ہنسی آئی..... آگے بھی ناک میں دم کرنے کا فل پروف پروگرام تھا ان کا.. اب اتنا انھوں نے ستایا کچھ تو بدلہ لینا تھا ناں..

.کالج میں دو دن ان کا پیچھا کیا.. مختلف ذو معنی جملوں سے انھیں پریشان کرتے رہے

...کالج سے واپسی پر گھر تک بائیک پر پیچھا کیا

انھیں پٹا کر بہت مزا آ رہا تھا.

......یش.... پلیز واپس آ جاؤ... آئی مس یو سو مچ

رو رو کر آنکھیں بھی خشک ہو چکی تھیں مگر اس ستمگر کی ایک بھی جھلک دیکھنے کو ناں ملی..وہ شام کے وقت بے چینی سے لان میں چہل قدمی کر رہی تھی

..اوپر سے وہ بد تمیز طوفان خان نامی عذاب مسلسل سر پر نازل ہو گیا تھا

وہ سخت جھنجھلائی ہوئی تھی.

...او...... اماری جان....... امارے بارے میں ہی سوچ رہا ہے... لگتا ہے

...اپنے ہی گھر میں وہ اس آواز پر اچھلی

تمھاری تو درگت میں بنواتی ہوں آج..... وہ غرائی.. اور چلا کر سکیورٹی گارڈز کو بلانے والی تھی کہ اس نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے درخت سے لگایا..

....امارا... نام طوفان خان ہے میری جان.... ام نہیں ڈرتا کسی سے

.وہ اس غیر کی گرفت میں بری طرح مچلی... اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے

.اس کے آنسو دیکھ کر یش نے اسے فوراً چھوڑ دیا... اور دیوار پھلانگ کر غائب ہو گیا

..ماہی اپنے کمرے میں بکس پھیلا کر بیٹھی تھی

جب آہٹ محسوس ہوئی

..تاشی پلیز ایک کپ کافی کا بنا دو.. سر بہت بھاری ہے

مگر جب جواب میں کچھ سنائی نہیں دیا تو سر اٹھا کر سامنے دیکھا اور

..بھونچکی رہ گئی

.سامنے ہی وہ سمندر خان کھڑا دانت نکال رہا تھا.. اس کی جان لبوں پر آئی

.فورا اٹھ کر باہر بھاگی جب بیچ راستے میں وہ اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے چکا تھا

...اس نے چلانے کو منہ کھولنا چاہا

...تو رزم نے جھک کر اس کی آواز بند کی اور اس کی سانسیں اپنے سینے میں اتاریں

.....وہ بری طرح تڑپی

آج تو حد ہی ہو گئی تھی... اس بیغیرت انجان اور غیر آدمی نے اسے اتنے قریب سے چھوا.. یش کی غیر موجودگی میں

.اسے شدید رونا آ رہا تھا.. تلملاتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی. ملگجہ سا اندھیرا تھا

...تھوڑی آگے بڑھی تو غم و غصے اور شدید صدمے سے شاکڈ رہ گئی

وہ پاگل آدمی اس کے بیڈ پر سکون سے لیٹا ببل چباتا پاؤں جھلا رہا تھا..اسے دیکھتے ہی صدقے واری گیا

چشمِ بد دور اماری گل جاناں... آؤ.. آؤ امارے قریب آؤ.. تبھی تو امارہ بارہ بچہ لوگ آئے گا دنیا پہ..

زلیل... الو کے پٹھے... پاگل پٹھان..... تمھاری تکہ بوٹی تو آج میرے لالہ بنائیں گے..تاشی نے دانت کچکچائے

اس سے پہلے وہ واپس مڑ کر دوڑ لگاتی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا.. اور دروازے پر ہی اس کی پشت سے پیٹ پر ہاتھ رکھے بہت مضبوطی سے اسے خود میں بھینچا.

پاگل پٹھان کی پاگل پٹھانی.... تم کیوں بھول گئی اے کہ دنیا پہ تم کو صرف ام ہاتھ لگا سکتا ہے..ام چھو سکتا اے.

یش نے اپنا داڑھی مونچھوں والا منہ اس کے بالوں میں گھسایا.

تاشی غصے سے بل کھاتی اب بھی نا سمجھی کہ اسے دنیا میں صرف کون ہاتھ لگا سکتا ہے.

نیچے جھک کر اس کے بازو میں سختی سے دانت گاڑھے.. دانتوں تلے لب دباتے یش نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی. اور جان بوجھ کر گرفت ڈھیلی کر دی..

کیونکہ اسے اپنی جان کی بھیگی آنکھیں محسوس ہو گئیں تھیں.

تاشی اس کی گرفت میں سے نکل کر باہر بھاگی.. افتاں و خیزاں شمس اور منال کو بلا کر لائی.

سامنے وہ اطمینان سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا

لالہ... لالہ.. یہ وہی کمینہ انسان ہے.. جو بار بار مجھے پریشان کر رہا ہے.. ہر جگہ میرے پیچھے آ جاتا ہے. یہ میرے قریب آیا.. اس نے مجھے........... مجھ سے بری بری باتیں کرتا ہے.. کہتا ہے مجھے اٹھا کر لے جائے گا.. پھر بارہ بچے ہونگے... تاشی رو رو کر اپنی آپ بیتی سنا رہی تھی.

..شمس اور منال کے چہرے ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ٹماٹر ہوگیے تھے

یش کا بھی چہرہ خفت سے لال ہوا.. امید نہیں تھی.. اس کی پاگل پٹھانی اس کی محبت کی ہانڈی بیچ چوراہے پھوڑے گی.

شمس نے آگے بڑھ کر اس کا کان مروڑا... منہ سے مساہ اور داڑھی مونچھیں صاف کیں...اور چہرہ صاف کیا.

..کیوں.. کمینے... میری گڑیا کو اتنا پریشان کیوں کر رکھا ہے تم نے

اتنے میں ہی ماہی چیخ وپکار کرتی اپنے کمرے سے باہر بھاگی آئی.

لالہ... وہ خبطی پٹھان میرے کمرے میں آگیا ہے.. اور بد تمیزی کر رہا ہے.

شمس اور منال نے ماتھا پیٹا...

تاشی ہکا بکا اپنے یش کو سامنے دیکھ کر غش کھانے والی ہو گئی.. بے تحاشا شرم، خفت

ہونق زدہ سی اندر بھاگ گئی.

اب رزم ماہی کے پیچھے قہقہے لگاتا باہر آیا تھا.

وہ شمس کے پیچھے چھپی بھل بھل آنسو بہا رہی تھی..

اب شمس نے رزم کے کان کھینچ کر اس کا حلیہ درست کرنا شروع کیا تو ماہی تو صدمے سے آنکھیں پھاڑیں.

اپنے بے وقوف بنائے جانے پر تن فن کرتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی..

وہ صوفے پر شدید قسم کا منہ پھلائے بیٹھی تھی.

یش کی ابھی دو دن کی گستاخیاں یاد کیں تو شرم سے دوہری ہو گئی..

اس کی خوشبو اپنی روح میں بسا رہی تھی.اس ستمگر کی سہی سلامت واپسی ہی سکون کے لیے کافی تھی

مگر بے وقوف بنائے جانے پر نخرے دکھانا بھی ضروری تھا ....

یش فریش ہو کر واش روم سے نکلا...

مگر شرٹ پہنی ہوئی تھی.. کہیں گھر میں جسی کو اس کا زخم نہ دکھائی دے جائے.. اور تاشی تو اور ہراساں ہو جاتی.

بے بی پنک فراک گلے میں پنک سکارف اور وائٹ ٹراؤزر میں آج سے آٹھ سال پہلے کی تاشی لگ رہی تھی. جب اس سے سخت قسم کا ناراض ہو کر منہ پھلا کر ایک جگہ بیٹھ جاتی تھی..

یش نے دانت تلے لب دبایا...

ڈریسنگ کے سامنے تولیے سے بال رگڑتا اس کا عکس اپنے دل میں اتارتا رہا..

.آپ نے مجھے بے وقوف بنایا؟ آخر تاشی ہی بولی

نہیں جان..بنے بنائے کو بنانے کی کیا ضرورت ہے..بظاہر سنجیدگی سے کہتا وہ بے حد شرارت سے بولا..

....یش.... وہ چلائی... آپ کا مطلب میں بنی بنائی بے وقوف ہوں

...نہیں پر پاگل پٹھان کی پاگل پٹھانی ضرور ہو....اور الو کے پٹھے کی پھٹی ہو

یش .ہاؤ ڈئیر یو..... میں چھوڑوں گی نہیں آپ کو..وہ کہتی یش کی جانب لپکی... مگر وہ .کہاں اس کے ہاتھ آنے والا تھا.. چھپاک سے کمرے سے باہر بھاگ چکا تھا

.وہ دانت پیس کر رہ گئی

..وہ شدید غصہ ضبط کرتی بیڈ پر بیٹھی پاؤں جھلا رہی تھی

..ایک تو پہلے اتنا جان لیوا میسج بھیجا

...اوپر سے اتنے دن سے یہ بے ہودہ مزاق

....اعصاب چٹخنے کو تھے. جب وہ فریش سا واش روم سے باہر نکلا

ستم تو یہ کہ وہ ہمیشہ کی طرح الجھ بھی نہیں رہا تھا اس سے.. ڈریسنگ کے سامنے کھڑا

بڑے سکون سے بال برش کر رہا تھا

..الجھتا تو رخ دل کی بھڑاس نکال لیتی

چٹختے اعصاب سے تنگ آکر بھناتی اس کی جانب بڑھی.

گریبان سے پکڑ کر رزم کا رخ اپنی جانب کیا.

آپ کی ہمت کیسے ہوئی.. مجھے وہ میسج کرنے کی.. اور میرے ساتھ اتنا بے ہودہ مزاق کرنے کی..

ہمت تو ابھی میری دیکھی نہیں تم نے جان.. یہ کہہ کر اس نے رخ کی نازک کمر کو اپنی آہنی گرفت میں لیا...ہمت تو بہت ہے. مگر تم بتاؤ تمھیں کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا م...........

رخ نے تڑپ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا.. اور پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا.

اتنے دنوں کی بے چینی، بے سکونی، تڑپ اور اس کی فکر اب آنسوؤں کی صورت غبار باہر آ رہا تھا..

رزم نے سکون سے آنکھیں موند کر اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا مزید تنگ کیا.

کہ ایک مرتبہ پھر وہ ہتھے سے اکھڑ گئ.....

چھوڑیں مجھے....... بہت برے ہیں آپ... میں نے بات ہی نہیں کرنی آپ سے... خبردار مجھ سے بات کی.

وہ نازک ہاتھوں کے مکے اس کے چوڑے اور آہنی سینے پر برسا رہی تھی..

جب اس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اس نے رخ کی کمر کے پیچھے فولڈ کی اور اسے تھوڑا اوپر اٹھایا.

چلو ٹھیک ہے میری جان..... آج کی رات بلکل بات نہیں کریں گے.... مگر ایک اور کام تو کر سکتے ہیں ناں...

جی بھر کر پیار کریں گے اوکے...

وہ یہ کہتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش پر اپنے ہونٹوں کا سلگتا نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا...

اس سے پہلے وہ مزاحمت کرتی...

..رزم اسے اپنے بازوؤں میں بھر چکا تھا

....رخ کی جان پر بنی

وہ اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر جھکا... اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی...ماتھے سے گردن تک آیا.

وہ کسمسائی....رز.......رزم.... وہ... مم.... میں

رخ...جزبات سے بوجھل گھمبیر آواز تھی.... سب بھول جاؤ... صرف مجھے اور میری محبت محسوس کرو...رزم نے اسکے اپنے اور اس کے بیچ رکاوٹ بنتے ہاتھ ہٹا کر بیڈ سے لگائے.

...میں نے تمھیں کتنی شدت سے چاہا... میری چاہت محسوس کرو

...وہ آنکھیں بند کیے اسے پور پور اپنی محبت کی بارش میں بھگو رہا تھا

.رزم... مم.... میں آپ کی پاکیزہ محبت کے قابل نن... نہیں. وہ کہتی سسک پڑی

واٹ...... رزم کے جزبات بھک سے اڑے تھے...اس سے دور ہوا..وہ اٹھ کر فوراً دور ہوئی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر گھرے گھرے سانس بھرنے لگی.

اتنا تو جان چکا تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگی ہے مگر کچھ تو تھا... جو غلط تھا..

رخ... میری جان.... تمھارے دماغ میں کیا چل رہا ہے.. فورا مجھے بتاؤ...ابھی کہ ابھی شئر کرو مجھ سے... میں تم سے اس قدر محبت کرتا ہوں.. یہ میرا حق ہے کہ تم اپنی ہر پریشانی مجھ سے شئر کرو.

اس نے نرمی سے پوچھا

وہ... رزم.... وہ... مجھے کڈنیپ... انھوں نے مم.. مجھے انجیکشن لگایا.. اس...کک.. کے بعد.. مجھے..کک... کچھ بتا نہیں.. مم. میرے ساتھ کیا ہوا.. مم... میں آ.... آپ کے قابل نہیں..

اس کے ٹوٹے پھوٹے جملوں سے ہی ساری بات سمجھ کر رزم جھنجھلا اٹھا

رخ پاگل ہو گیا... مجھے جانتی ہو ناں. ہم وقت پر پہنچ گئے تھے.. کچھ بھی نہیں ہوا تھا اس دن.. کچھ بھی نہیں.. تمھیں باحفاظت لائے تھے ہم..

رخ نے بے یقینی سے اسے دیکھا... رزم نے سر تھام لیا. اور اس کی جانب افسوس سے دیکھتا بولا. تو اتنے دن سے میری پاگل بیوی یہ بے ہودہ بات سوچ کر ادھ موئی ہوئی جا رہی ہے.... ربش.

آ... آپ... مجھے ایسے.. ہی بہلا... رہے ہیں... وہ پھر پٹڑی سے اتری...

نہیں سچ بول رہا ہوں... لیکن اگر خدانخواستہ ایسا کچھ ہوتا بھی تو تم میرے لیئے اتنی ہی پاکیزہ ہوتی جتنی کہ اب ہو... فرشتہ صفت..... دنیا کی کوئی غلاظت تمھارا دامن داغدار نہیں کر سکتی... میری نظر میں...

...میری محبت کو سمجھو رخ... مجھے سمجھنے کی کوشش کرو

..وہ روتی بسورتی ٹس سے مس نا ہوئی تو رزم نے ٹھنڈی آہ بھری

اوکے... تمھاری تسلی کےلیے میں صبح تمھیں ہوسپیٹل لے جاؤں گا... وہاں ہوسپیٹل ریکارڈز میں اپنی رپورٹس دیکھ لینا میری پاگل وائفی....

.رخ نے سوں سوں کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

اور اگر جو تم یہ خرافات اپنے زہن میں پال کر بیٹھی ہو وہ رونگ ثابت ہوگئے تو کل رات خود بخود........ خود کو میرے سپرد کر دینا... وہ بے حد شرارت سے بولا تو وہ خود میں سمٹ گئی...

چودہ کیا یہاں تو چار کے بھی آثار نظر نہیں آتے... رزم با آواز بلند بڑبڑایا. تو رخ بلش کر گئ.

...اچھا ادھر آو

...وہ ہچکچائی

...رخ کچھ نہیں کروں گا یار.... ادھر آؤ

...وہ قریب آئی.. رزم نے بیڈ پر نیم دراز ہو کر اسے بانہوں میں بھر کر سینے میں بھینچا

....سو جاؤ

..........لیکن

رخ... بحث چاہتی ہو تو جاگنا پڑے گا... جاگی تو میری شدتیں برداشت کرنی پڑیں گی

.ابھی... اسی لیے کہہ رہا ہوں سو جاؤ

رخ نے عافیت اسی میں جانی کے اس کے سینے میں منہ دیے سو گئی...

اسے سکون سے سوتے دیکھ رزم بھی گہری نیند میں چلا گیا.....

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ بیڈ پر بیٹھی انگلیاں چٹخاتی یش کا انتظار کر رہی تھی.

جب وہ دروازہ کھولتا سنجیدگی سے اندر داخل ہوا..

تاشی کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں.

وہ ڈریسنگ روم میں گیا...اور تھوڑی دیر بعد یونیفارم کی پینٹ کے اوپر براؤن ہڈی پہنے باہر نکلا...

تاشی... آرام کرو جان... میں ضروری کام سے جا رہا ہوں.. شاید ساری رات واپس نا آؤں... ویٹ مت کرنا... سو جانا.

وہ الماری میں منہ دئیے پتہ نہیں کیا ڈھونڈ رہا تھا.

تاشی سخت بد مزہ ہوئی... کاش اسے کہہ سکتی.. یش مت جاؤ... یہیں رہو میرے پاس... مجھے آپ کے بغیر کچھ اچھا نہیں لگتا...

مگر کچھ بھی کہہ نہیں پائی.. یونہی بیٹھی بے چینی سے انگلیاں چٹخاتی رہی...

اونہہ.... میری اس بکواس کی وجہ سے مجھ سے بھاگ رہے ہیں... کھل کر بات نہیں کر سکتے مجھ سے.. کیا ہے جو تھوڑی وضاحت دے دیں.... وہ دل میں تلملائی..

اور سچ بھی یہی تھا... تاشی کا ئیش اس سے بھاگ رہا تھا..

وہ اس پر ایک بھر پور نظر ڈال کر کمرے سے نکلا.. کمرہ آٹو لاک ہو گیا. وہ باہر نکلتا چلا گیا..

پیچھے وہ کانٹوں پر گھسیٹ لی گئی تھی..

چہار سو کمرے میں اس کی خوشبو تھی مگر وہ نہیں تھا..

رات کے بارہ بج چکے تھے.. مگر اب تو کروٹیں بدل بدل کر بھی تھک گئی تھی..

یش کو باہر ایک پل بھی سکون نہ آیا... دل تھا کہ اپنے گھر اپنے کمرے میں اس دشمن جاں کے قدموں میں ہی کہیں رہ گیا تھا.... بے چینی حد سے سوا تھی... جسم یوں ٹوٹنے لگا جیسے آڈکٹ ہو تاشی کا.. اسی لئے فلیٹ سے فورا واپسی کی راہ لی. بھاڑ میں جائیں ساری غلط فہمیاں..... اسے بس اپنی تاشی کے پاس جانا تھا..

تاشی کروٹیں بدل بدل کر فل بیزار ہوئی... مگر نیند نے نہیں آنا تھا نا آئی.. وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی..

اب کیا کروں؟

یونہی وقت گزاری کے لیے اٹھ کر بڑے سے کمرے میں گھوم پھر کر دیکھا... پھر الماری کی طرف گئی.....

..وہاں یش کی چیزیں پڑی تھی... ڈریسنگ کھول کر دیکھی

.....ایک سیکرٹ کیبن تھا الماری میں

.پاسورڈ انگلش ایلفا بیٹ میں لگا تھا

.اورتاشی کو یش کے پاسورڈ کا نہ پتہ ہوتا... یہ سوچنا تو مزاق ہی تھا

اس نے جلدی سے تاشی ملایا.. کیبن کھل گیا.. کیبن میں ڈھیر ساری ہاکی...بلیک اور ..اسی طرح کے ڈارک کلرز میں ہڈی والی ٹی شرٹس اور رومال رکھے ہوئے تھے

جانے کیا سوچ کر ایک ہاکی،. ایک ہڈی اور ایک رومال اٹھایا اور کیبن دوبارہ لاک کر دیا...

...ہاکی اور رومال ڈریسنگ پر رکھا... اور واش روم گئی

تھوڑی دیر بعد باہر آئی تو اپنے مہرون ٹراؤزر اور مہرون شارٹ شرٹ کے اوپر یش کی بلیک ہڈی پہنی ہوئی تھی...

باہر آئی... آئینے میں خود کا بھرپور جائزہ لیا... رومال اٹھایا... منہ پر نقاب کی طرح باندھا... اور ہڈی سر پر لی

Wow......... Not bad Tashi...... That's great.........

Yash.......... little part 2. Hahahahha

خود ہی کھلکھلا کر ہنس دی یہ جانے بغیر کے اس کی ایک ایک حرکت قدرے اندھیرے میں دروازے میں اطمینان سے ٹیک لگائے کھڑا ایش گہری مسکراہٹ سے دیکھ کر انجوائے کر رہا ہے.

اب اس نے ہاکی اٹھائی.ایک ہاتھ ہڈی کی پاکٹ میں ڈالا.. اور یش کی طرح اٹیٹیوڈ سے ہاکی بائیں ہاتھ میں گھمانے لگی...

یش کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا....... وہ بے تحاشا گھبرا کر اچھلی... تیزی سے گھومتی آہنی ہاکی... نازک سے پیر پر جا بجی.....

آؤچ........تاشی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی... یش تڑپ کر اس کی جانب بڑھا.

...یش کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے

بھاگ کر واش روم میں جا کر بند ہونا چاہا... مگر پیر نے بے وفائی کر دی.. بھاگ نا سکی ...اسی لئے یش کی مضبوط اور آہنی گرفت میں پھنس گئی

Yash little part 2 ...اب کہاں چل دیں ہنی... زرا مجھے بھی تو دیکھنے دو

.تاشی کانوں تک سرخ تھی

یہ کہہ کر اس نے ہڈی نیچے کرتے ہوئے شہادت کی انگلی پھنسا کر چہرے سے رومال نیچے ..کیا.. ایک ہاتھ سے اس کو کمر سے مضبوطی سے تھامے خود سے لگایا ہوا تھا

یش.... پلیز...اور آپ نے کہا تھا کہ آپ پوری نائٹ گھر نہیں آئیں گے. جھوٹے.. یش

.کی جسم پگھلاتی دہکتی قربت سے گھبرا کر اور اپنی خفت مٹانے کو وہ اسی پر چڑھ دوڑی

کو دیکھنا تو مس کر دیتا.. وہ مسلسل Yash little part 2 شکر ہے آگیا... ورنہ

...اسے چھیڑ رہا تھا

خوشبوؤں میں بسا نرم و نازک گداز وجود.... تاشی کا وجود... اس کی قانونی اور شرعی

...ملکیت کا وجود اس کی بانہوں میں تھا

یش کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

ی.......... یش...... یش..... آج پھر اس کے کپکپاتے لبوں سے اپنا نام سن کر یش

...کی جان لبوں پر آئی

اس نے بے خود سا ہو کر تاشی پر سے ہڈی اتاری... اسے بانہوں میں بھر کر اپنی جانب کھینچا اور اس کے نرم اور گداز لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیا...

یش کے بھڑکتے لمس کی شدت تاشی کی چھوٹی سی جان پر بن آئی تھی... اس نے سختی سے یش کی ٹی شرٹ ہاتھوں میں جکڑی ہوئی تھی..

یش کے ہاتھ اس کے پچھلے گلے کی ڈوری میں الجھے... جھٹکے سے ڈوری ٹوٹ کر اس کے موتی کارپٹ پر جا بجا بکھرے تھے.

تاشی کی سانس اکھڑنے لگی....اگر یش نے مضبوطی سے تھاما نا ہوتا وہ کب کی پگھلتی زمین بوس ہو چکی ہوتی.

یش نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزادی بخشی...

اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا...... اور خود اس کے اوپر جھکا..اس کے دونوں ہاتھوں میں اپنے ہاتھ پھنسائے..

یش............. وہ... مم..... میں..تاشی اس کا پاگل پن سہہ نہیں پا رہی تھی..

یش کا فوکس تاشی کے کپکپاتے لب ہی تھے... وہ ایک مرتبہ پھر محبت کا جام پینے اس کے بھیگے لبوں پر جھکا...

تاشی مچلی.....تڑپی...

اس کی بڑھتی جسارتیں تاشی کی روح فنا کر رہی تھیں.

....وہ لبوں پہ سے اس کی گردن تک آیا

..اس کے کندھے پر اپنے ہی دانتوں کے نشان دیکھے

...ایک سیکنڈ لگا تھا جب تمام جزبات بھک سے اڑے تھے

....اسے چھوڑ کر سیدھا ہوا

یش کو اپنے آپ سے بے حد خوف محسوس ہوا.. کچھ اور الفاظ کانوں میں گونجے.... ..

.....قیمت......... وصول

.گہرے گہرے سانس بھرتی تاشی کو کھینچ کر سینے پہ لٹایا

.....سو جاؤ تاشی

ی.............. یش

ششششش...... سو جاؤ...تاشی... میری شدتیں برداشت نہیں کر پاؤ گی ابھی....... .

....مر جاؤ گی

...تاشی اب اپنے یش کی پناہوں میں تھی.. اسی لئے بہت جلد گہری نیند میں چلی گئ

..یش نے گہری سانس لی.....کروٹ لی اور اسے خود میں بھینچا

......اور آنکھیں سکون سے موند لیں

... صبح رزم کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے بازوؤں میں گہری نیند سو رہی تھی

..چہرے پر الوہی سی معصومیت تھی

..رخ....... اس نے پکارا.. وہ کسمسائی.. مگر اٹھی نہیں

.رزم کو بھی شرارت سوجھی

..اس کی گردن پر جھکا... ہلکی بیئرڈ سے گدگدی محسوس ہوئی

.اس نے نیند میں برا سا منہ بنا کر اسی کے سینے میں فوراً منہ چھپایا

.رزم نے اسے سیدھا کیا... اور اس کے لبوں پر جھکا

نیند میں جب اسے خود پر ڈھیر سارا وزن اور سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئیں تو جھٹ سے آنکھیں کھولی.

Urdu Novels Ghar

..رزم کی شرارت سمجھ کر اس کے سینے پر مکا جڑا

..وہ قہقہہ لگاتا پیچھے ہٹا

..وہ لمبے سے سانس بھرتی.. غصے میں پھنکاری

....یہ کیا طریقہ تھا اٹھانے کا رزم... قسم سے آپ بہت بد تمیز ہیں

میں تو روز اسی طریقے سے اٹھاؤں گا.... ڈارلنگ... بڑا کار گر رہا..... تم فوراً اٹھ بھی گئیں..

...رخ دانت کچکچاتی تکیہ لے کر اس کی جانب لپکی

اب پورا کمرہ جنگ کا میدان بن چکا تھا... رزم اس کے ہاتھ نہیں آکر دے رہا تھا... .اس کے کئی وار خالی گئے.. جب وہ روہانسی ہوئی چند ایک جان بوجھ کر کھا بھی لیے

یہ تو رزم کے لئے پھولوں کی بارش تھی... جس سے اپنی نازک سی جان ہلکان کر رہی تھی...

..تاشی سو کر اٹھی

..خود کو یش کی آہنی گرفت میں پایا

اس کی نیند خراب نا ہو اسی لئے دھیرے سے اپنی کمر پر بندھے اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی..

تاشی کے گھنے لمبے بال آبشار کی طرح یش کے سینے پر بکھرے ہوئے تھے.

.

رات پچھلے گلے کی ڈوری ٹوٹنے کی وجہ سے اب اگلا گلا گہرا ہو گیا تھا.

جس سے جسم کی تمام رعنائیاں واضح ہو رہی تھی... وہ شرم سے دوہری ہوئی.چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا.. اس نے ایک ہاتھ سے سارے بال اکھٹے کر کے اپنے گلے پر گرائے.

یہ جانے بغیر کے یش تو اسکے جاگنے سے پہلے کا جاگ چکا تھا

اور اب اس کی ایک ایک معصوم حرکت نوٹ کر رہا تھا.

.

یش کے اٹھنے سے پہلے تاشی اپنا آپ چھڑوا کر چینج کرنا چاہتی تھی.. مگر پانچ چھ منٹ کی تھکا دینے والی مشقت کے باوجود اس کے کسرتی بازوؤں کا حصار توڑ نا سکی اور نڈھال سی ہو کر اس کے سینے پر گر گئی.

یش کا قہقہہ بلند ہوا.. تاشی نے چونک کر سر اٹھایا..

یش........... وہ روہانسی ہو کر چلائی... یش ہنستا چلا جا رہا تھا. تاشی نے اس کے سینے پر چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مکے برسائے..

میں کب سے گھل رہی ہوں آپ کے ان ڈولے والے بازوؤں سے اور آپ تماشہ دیکھ رہے ہیں ... مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی...چھوڑیں مجھے...وہ یش سے الجھتی اپنی

حالت اور سچویشن بلکل بھول ہی گئی. جبکہ یش کی حالت غیر ہو چکی تھی اسے اس طرح دیکھ کر

Yash little part 2

.اگر ہمت ہے تو چھڑوا لو مجھ سے اپنا آپ.... یش نے اسے پھر چھیڑا اور ستایا

یش پلیز... میں نے چینج کرنا ہے.. چھوڑیں مجھے.رات آپ نے میری شرٹ خراب کر دی.. تاشی کی زبان پھسلی...مگر فوراً دانت تلے لب دبایا

....میں نے کیا کیا..... میں نے تو کچھ نہیں کیا تھا.. وہ صاف مکرا

...تاشی کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں

.اور میری ڈوری کس نے توڑی....... فوراً کہہ کر ہاتھوں میں شرم سے منہ چھپایا

..یش کا قہقہہ جاندار تھا.. یہی معصوم ادائیں تو اس کی جان لیوا تھیں

..یش نے کروٹ بدلی اور اس پر حاوی ہوا

..چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹائے... جھک کر اس کی بیوٹی بون پر اپنے دہکتے لب رکھے

..تاشی کے رونگٹے کھڑے ہوئے

......یش.......بب....بریک فاسٹ پر سب ویٹ کر رہے ہوں گے

.وہ بیوٹی بون سے اس کی گردن کے تل تک آیا تھا

...تاشی... جزبات سے بوجھل بھاری آواز میں اسے پکارا

......ی..... ....یش..

ششش.... وہ مکمل اس پر جھکا گردن میں منہ دیئے بولا. تاشی میں جب بھی تمھارے قریب آیا... تو مجھے بس تمھارے اس تل کو اپنے لبوں سے چھونے کی خواہش ہوئی اس کے علاوہ اور کچھ نہیں....

اس نے ایک مرتبہ پھر اپنے دہکتے لب اس کے تل پر رکھے...اور اس سے پہلے وہ اپنی باتوں کی وضاحت دیتا

اور اس سے پہلے کوئی اور گستاخی کرتا.

دروازہ ناک ہوا تھا.. وہ سخت جھنجھلایا.... تاشی کو بھی بلکل اچھا نہیں لگا.. وہ اسے سننا چاہتی تھی.

مگر یش اس سے دور ہوا.... اوراسے گلے کی طرف متوجہ کرتا ڈریسنگ روم میں جانے کا اشارہ..

..وہ ہڑبڑا کر اٹھی.. اور ڈریسنگ روم بھاگ گئی

یش گہرا سا مسکرایا.

..ناشتے کی ٹیبل پر ایک اور سرپرائز ان کا منتظر تھا

شمس لالہ نے ان کا شمالی علاقہ جات میں جانے اور گھومنے پھرنے کے تمام انتظامات مکمل کیے ہوئے تھے

انھیں آج ہی جانا تھا.

رزم اور یش تو گہرا سا مسکرائے

تھینکس لالہ... مگر مزا تو تب آتا جب آپ لوگ بھی ساتھ چلتے...

نہیں... نوال ابھی چھوٹی ہے... اور ادھر ابھی برفباری کا موسم ہے... تم لوگ انجوائے کرو جا کر... مجھے آفس میں بھی چند بہت ضروری کام ہیں....

تاشی کے چہرے پر خوف کے سائے تھے.. یش نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے حوصلہ دیا......

پیکنگ وغیرہ کرنے میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا

......وہ لاہور سے اسلام آباد بائی ائیر آئے

پھر وہاں سے اپنی اپنی گاڑیوں میں ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہوئے

ایبٹ آباد میں وہ اپنے ذاتی فارم ہاوس میں آئے تھے

انھیں پہنچتے پہنچتے شام کے سائے گہرے ہو چلے تھے

تاشی میڈم اور رخ تو سارے رستے وقفے وقفے سے سوتی آئیں تھیں

..اسی لئے اب فریش سی تھی

ایبٹ آباد میں آبادی سے قدرے ہٹ کر اونچائی پر بنی یہ چھوٹی سی عمارت جس کا زیادہ تر حص لکڑی سے بنایا گیا تھا خوبصورتی کی مثال تھا.

...اس کی پچھلی جانب گھنے درخت اور پہاڑ کی اونچائی اور اس کے پار اترائی تھی

تاشی اور رخ پہلی مرتبہ آئیں تھیں اس لئے مبہوت سی قدرت کے حسین نظاروں میں کھوئی ہوئی تھیں

.عمارت کے پیچھے درختوں کی وجہ سے جنگل سا محسوس ہو رہا تھا

ڈبل سٹوری عمارت تھی

رزم نے نیچے کمرہ لیا.

اور یش نے اوپر...

نوکر چاکر پہلے ہی موجود تھے.. جنھوں نے رات کے کھانے کا بندوبست کر رکھا تھا.

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا.. تاشی اور رخ کی کھلکھلاہٹیں اپنے عروج پر تھیں..

کھانا کھا کر سب اوپر بنی بالکونی میں آگئے.. دسمبر کے اوائل دن تھے.. سردی بہت شدید تھی.. ہلکی ہلکی برفباری بھی ہو رہی تھی.

بالکونی میں کھڑے ہو کر گرما گرم کافی پی..... جنگل سناٹا اندھیرا تاشی اور رخ کو تو ڈر سا محسوس ہونے لگا.

یش.... بس اب اندر چلتے ہیں..تاشی سردی سے کم خوف سے زیادہ کپکپائی

ہاں اندر چلتے ہیں.. رخ بھی بولی

یش نے شرارت سے رزم کو دیکھا.رزم سمجھ گیا

یشار جب پچھلی مرتبہ آئے تھے.. تو اس پہاڑ سے ایک نوجوان کی لاش ملی تھی.. کیا اب بھی وہ الٹے پیروں والی دلہن بنی چڑیل اس جنگل میں گھومتی ہوگی...

تاشی اور رخ کی خوف سے آنکھیں پھیل گئیں.. وہ بے اختیا بالکونی کی گرل سے ہٹ کر ان کے پیچھے ہوئیں.

پتہ نہیں یار... مگر پچھلی مرتبہ تو ہم نے بھی جھلک دیکھی تھی.. اس کی.. پر بال بال بچ گئے.. یش نے شوشا چھوڑا

ی...... ی... یش... آ... آپ کیسی بب... بات کر رہے ہیں.. مم... مجھے ڈر لگ رہا ہے... تاشی نے روہانسی ہو کر یش کے بازو کو دبوچا.

...رخ بھی رزم کی جانب لپکی

ہاں تو سچ بول رہے ہیں ہم ..... نہیں یقین آتا تو آؤ کسی گاؤں والے سے پوچھ کر آتے ہیں. رزم نے رخ کا بازو کھینچا..

...نن...نہیں.... میں کہیں نہیں جاؤں گی

..چلو آؤ تاشی ہم پوچھ کر آتے ہیں.... یش نے تاشی کا ہاتھ پکڑا

نن... نہیں یش... آپ کو قسم ہے.. مجھے کہیں نہیں جانا.. جب اتنی ٹھنڈ میں بھی ان دونوں کے پسینے چھوٹ گئے تو فضا میں یش اور رزم کے قہقہے دور تک گونجے.

..وہ فق چہرے لیے انھیں گھورتی تن فن کرتیں وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں

وہ اپنی جیکٹس میں ہاتھ ڈالے اپنے اگلے مشن کے بارے میں ڈسکس کرتے رہے

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

رات کے گیارہ بج چکے تھے

..رخ بے چینی سے بیڈ پر بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی

..کمبخت کھڑکی بھی جنگل کی جانب ہی کھلتی تھی

وہ اچھی طرح بند تھی اس نے دبیز مہرون پردے بھی برابر کر دیئے تھے مگر خوف تھا کہ

.رگوں میں سر سرا رہا تھا

رزم اسے یہاں لانے سے پہلے ہوسپیٹل لے کر گیا تھا..جہاں وہ خود باہر رکا تھا اور اسے بولا جا کر اچھی طرح اپنی تسلی کر لو.

ریکارڈز میں سے اس نے اپنی رپورٹس دیکھیں تھی...

ڈاکٹر سے اپنی حالت کے بارے میں اچھی طرح معلوم کرنے کے بعد ایک بھاری سِل تھی جو دل و دماغ سے سرک گئی تھی.

اور اب نئی فکریں لاحق تھیں..رزم کی دیونگی اور شدتیں.

افففففف... سوچ کر ہی جھرجھری آئی.

پھر ایک کوندا سا دماغ میں لپکا.

بھاگ کر بیڈ پہ کمفرٹر میں گھسی... سر تک تانا... اور سوتی بن گئی..

رزم کمرے میں داخل ہوا... اور گہرا سا مسکرایا........ دل میں بولا.. جانم انٹیلیجنس آفیسر گھاس چر کر نہیں بنا میں..

...بے حد شرارت سے لہجے میں حیرت سموتے با آواز بلند بڑبڑایا

... اف خدایا یہ کھڑکی کس نے کھولی اتنی ٹھنڈ میں

وہ کمفرٹر سمیت اچھلی.اور کمفرٹر سے فوراً باہر نکلی.. رز... رزم... کک... کون... کک... کس. نے کھولی... خوف سے پیلی پڑی.

نظر جونہی کھڑکی کی طرف اٹھی اس آفیسر کی چالاکی اور اپنی بے وقوفی پر جی بھر کا طیش آیا..

.اب بچنے کا کوئی چارہ نہیں تھا

....آخری کوشش کی اور جھلاتی دوبارہ کمفرٹر تان کر لیٹ گئی

رزم بیڈ پر آکر گہرا سا مسکراتا نیم دراز ہوا.

رخ میری جان... اپنا پرامس پورا کرو اور خود کو میرے سپرد کر دو شرافت سے.

وہ ٹس سے مس نا ہوئی... اوکے پھر میں جا رہا ہوں.. کھڑکی سے چڑیل اندر آئی تو دونوں فرینڈز بیٹھ کر چھم چھم کھیلنا ساری رات.

اس کے ہر لفظ پر رخ کی جان لبوں پر آئی تھی.. جھنجھلا کر اٹھی.

خبردار مجھے جان بوجھ کر ڈرا کر کہیں گئے آپ...

اگر گیا تو کیا کرو گی؟

حشر بگاڑ دوں گی آپ کا،

وہ تو اب بھی بگاڑ سکتی ہو منع کس نے کیا ہے... وہ ذومعنی سا بولا

..رخ کی بولتی بند ہو گئی

...رخ..... جزبات سے بوجھل بھاری آواز میں پکارا... ادھر میرے قریب آؤ

...اس کے سامنے اپنا چوڑا مضبوط ہاتھ پھیلایا

...رخ نے جھجھکتے ہاتھ تھاما

.اب بھکتے جزبات پر بند باندھنا ناممکن تھا.. تڑپ کر اسے اپنی جانب کھینچا

...وہ ٹوٹی ڈال کی طرح اس کے چوڑے سینے پر گری

..تو پھر کیا خیال ہے پھول جان؟ اس کی کمر کو سہلاتے اس کے دہکتے ہاتھ

بکک.....کیا.....؟ رخ بمشکل بول پائی

..چودہ یا چار.......وہ بے حد شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

.....رزم نے ہنس کر لائٹ آف کی

...اور پھر رخ آج اپنا دامن اس کی شدتوں اور محبتوں سے نہیں بچا پائی تھی

تاشی صوفے پر بیٹھی اس چھوٹے مگر بہت خوبصورتی سے سجے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی...

...جہازی سائز بیڈ، دیوار گیر دبیز خوبصورت گہرے سبز پردے... سبز دبیز کارپٹ

..کھڑکیاں بند تھیں.. باہر کے مقابلے روم کا ٹمپریچر نارمل تھا

..وہ ابھی جائزہ لے رہی تھی جب یش اندر آیا

کیا بات ہے جان... اس لئے پیروں والی چڑیل کا انتظار کر رہی تھیں... یش شرارت سے بولا

نہیں ایک ہاکی والے جن کا انتظار کر رہی تھی.. تاشی بھی اطمینان سے بولی.. یش نے قہقہہ لگایا...

.اور اس ہاکی والے جن کا کیوں انتظار تھا؟ وہ جانے کیا سننا چاہتا تھا

کیونکہ اس جن کے ہوتے ہوئے مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا.. اور میں خود کو

پروٹیک................

اس کی روانی سے چلتی زبان کو بریک لگا تھا جب یش اپنی جیکٹ اتار کر اس کے قریب

آکر زرا جھک کر اپنے ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھے تھے.

ہمم... تو تاشی کو میں جن لگتا ہوں.... مجھ سے ڈر نہیں لگتا...؟

نو........ تاشی اطمینان سے بولی.

Why ....

بچپن سے اس جن کی شکل دیکھ دیکھ کر اب عادت ہو گئی ہے.اس کے جواب پر یش
.گہرا مسکرایا

وہ ایک دم چونکی.... اور پھر برا سا منہ بنایا... بے حد کڑوا

یش جو کہ اس کے انتہائی قریب تھا کہ تاشی کی سانسیں اسے اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو
.رہی تھیں اس کا ایک ایک تاثر نوٹ کر رہا تھا

ی.....یش... سچ میں تو آپ سے ناراض تھی.... بہت... بہت... بہت... ناراض...
آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اور جانتے ہیں میرے ساتھ کیا کیا ہوا... وہ خود پر بیتی ایک
ایک بات یش سے شئر کر رہی تھی.. برے برے معصوم منہ بناتی

یش کا دل کیا اسے خود میں بھینچ لے.. آگے بڑھ کر محبت کا جام پی لے.... مگر وہ اسے
سن رہا تھا بڑے غور سے گہری مسکراہٹ سے.کیونکہ وہ اپنی آپ بیتی نہیں یش کے
.بغیر گزارے برے وقت کا احوال سنا رہی تھی

یعنی وہ نھی اسے یاد کرتی رہی ہے.. اس کی کمی محسوس کرتی رہی ہے.

..آپ کو پتہ ہے میں کتنی اکیلی ہو گئی تھی

ہاں.. جان... جانتا ہوں... یہ کہتے یش نے سیدھا ہوتے اس کی کمر میں بازو ڈال کر اپنی باہوں میں سمایا.. اور اسے بیڈ پر لا کر لٹایا... خود اس کے اوپر جھکا.. بلو شارٹ شرٹ... بلو ٹراؤزر میں وہ چاندی کی طرح دمک رہی تھی..

کھلے بال... یش نے اس کے چہرے پر آتی لٹ کو انگلیوں سے پیچھے کیا.. جب بولا تو آواز بوجھل سی تھی.

جو تم پر بیتی تھی..اس سے کئی گنا زیادہ میں نے اپنی جان پر عذاب جھیلا تھا... آتی جاتی سانس میں تمھیں پکارا.. تمھیں یاد کیا... میرا ایمان تھا کہ چاہے تم مجھ سے دور ہو مگر میری ہو...میں تو اسی وقت سے عشق کی بھٹی میں سلگ رہا ہوں میری جان..

تاشی کا روان رواں سماعتیں بن کر اس وقت بس یش کو سن رہا تھا..

وہ خاموش ہوا تو تاشی کو اچھا نہیں لگا..

تاشی تمھیں سچ مچ ایسا لگتا ہے کہ میں نے تمھیں پانے کے لئے... ویسا کچھ کیا ہوگا.. یش نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا.

تاشی نے نفی میں سر ہلایا..

تو وہ مسکرایا...

پھر تم نے مجھ سے وہ سب کیوں کہا؟ وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا

.......آئم سوری....ی...... . یش.. مم

یش نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی... جب اس کی خوشبو میں بھری

.سانسوں کو اپنے اندر سمایا

..تاشی نے اس کی شرٹ کالر سے بری طرح مٹھیوں میں جکڑی

...مگر یش نرمی سے اس سے الگ ہوا تھا

...اسے بازوؤں میں بھرا

تاشی... سو جاؤ... مری والی رات کے بعد میں خود سے بہت ڈرتا ہوں تاشی.... بہت

...نازک ہو یار... کہیں میری شدتیں - میری محبت، میرا پاگل پن برداشت نا کر پاؤ

اسے بانہوں میں بھرے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہا.. بہت جلد اس کی سانس بھاری ہوئی تھی..

یش نے سکون سے آنکھیں موند لیں.

صبح ناشتے کے بعد وہ گھر سے گھومنے پھرنے کے لیے نکلے دوپہر کا کھانا اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھایا.. اور واپس آگئے

یش اور رزم جلد واپس آنے کا کہہ کر کہیں باہر گئے تھے..

وہ کافی دیر تک باتیں کرتیں ان کا انتظار کرتی رہیں.. رخ آرام کرنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں اپنی نیند پوری کرنے چلی گئ کیونکہ رات تو رزم نے ساری رات جگائے رکھا تھا..

اب تاشی تھی اور اس کی بوریت. اب کیا کروں... وہ یونہی بے دھیانی میں گھر سے باہر نکلی

چوکیدار بابا نے اسے دیکھ کر کہا

...بیگم صاحبہ صاحب منع کر کے گئے ہیں کہ آپ لوگوں کو اکیلا کہیں نا جانے دیا جائے

بابا میں کہیں نہیں جا رہی بس یہیں قریب ہی گھوم کر واپس آ جاؤں گی

...یہ جو قریب ہی چھوٹا سا بازار ہے بس وہاں تک جانا ہے

..وہ کہتی گھر سے نکل آئی

اتنے میں ہی یش اور رزم واپس آئے تھے

چوکیدار نے انھیں تاشی کے بارے میں بتایا کہ وہ گھر سے نکلی ہے..

یش کے ماتھے پر ڈھیر سارے بل نمودار ہوئے

کب گئی بابا اور آپ نے روکا نہیں.. یش کی رگیں تنی.

میں نے روک................

ابھی وہ جواب دیتے کہ فضا میں زور دار دھماکوں کی آواز گونجیں ... چھوٹے سے بازار سے دھوئیں کے مرغولے اٹھے اور افراتفری اور چیخ و پکار کی آوازیں گونجیں..

یش کا چہرہ سفید پڑا تھا رزم بھی صدمے سے ہق دق رہ گیا..

...یش بازار کی جانب اندھا دھند بھاگا

بابا آپ یہیں رک کر رخ کا خیال رکھنا اور اسے باہر ہرگز مت نکلنے دینا... رزم جلدی جلدی کہتا یش کے پیچھے لپکا.

وہ بازار پہنچے تو سامنے کا منظر دل دہلا دینے والا تھا گیس سلنڈر کی دکان میں کئی سلنڈر پھٹ گئے تھے جس سے آس پاس آگ بھڑک اٹھی تھی... کئی لوگ جاں بحق ہوئے تھے اور کئی زخمی تھے..انھیں ہوسپیٹل لے جایا جا رہا تھا

بازار تھا کتنا... چند دکانیں اور چند سٹالز.... چپا چپا چھان مارا تھا مگر تاشی کہیں نہیں تھی..

...لوگوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ وہ تاشی کو ڈھونڈتے رہے

.آس پاس کے ہوسپیٹل بھی کنگھال لئے تھے.. مگر تاشی نہیں ملی

وہ یشار خان جو بڑے بڑے خطرناک دشمنوں اور ان کے ہولناک ہتھیاروں سے نہیں ڈرا آج تاشی کو کھونے کے ڈر سے آنکھیں لہو ٹپکانے کو تھیں چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑ چکا تھا. رگیں یوں تنی تھیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی.

عشا سے بھی اوپر کا وقت ہو چکا تھا اور گزرتے وقت کے ساتھ یشار کی جان لبوں پر آ رہی تھی..

وہ تو یونہی نیم پاگل سا بازار میں پھرتا رہتا رزم نے بڑی مشکل سے اسے قابو کیا....مگر وہ تھا کہ بکھرتا جا رہا تھا
..بڑی مشکل سے اسے گھر لایا

ان کے آدمی ابھی بھی تاشی کو ہر طرف ڈھونڈ رہے تھے....

ادھر رخ نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا.

وہ آئے تو وہ ان کی جانب لپکی اور بے چینی سے نظریں ان کے پیچھے دوڑائیں..

رزم کہاں ہے میری بہن... اسے ساتھ نہیں لائے کدھر ہے وہ...

رزم خاموش تھا اب اسے کیا کہتا کہ وہ نہیں ڈھونڈ پائے ہیں تاشی کو...

ناکام لوٹ آئے ہیں...

.اس سے پہلے کے ماہی وحشت زدہ سے یش کی طرف بڑھ کر اس سے کوئی بات کرتی

..آہٹ پر پیچھے مڑ کر دیکھا

...وہ سب ہکابکا رہ گئے

بیرونی دروازے سے تاشی میڈم بکری کا ایک بے حد خوبصورت وائٹ میمنہ گود میں اٹھائے ایک بزدگ اور ایک بوڑھی خاتون کے ساتھ مسکراتی خراماں خراماں چلی آ رہی تھی.

...وہ اندر آئے.. رخ اس کی جانب لپکی

تاشی دماغ خراب ہے تمہارا؟ کہاں گئیں تھیں اتنی دیر؟ کدھر تھیں... فون کیوں گھر چھوڑ کر گئیں.. تمھیں پتہ ہے ہماری کیا حالت ہوئی....

...رخ نے اسے بری طرح جھڑکا

..وہ اگنور کر گئی

میں باہر نکلی تو یہ میرا فرینڈ سونو مجھے نظر آیا... اس نے میمنے کی طرف اشارہ کیا.. یہ پریشان تھا .. میں اس کی مما کو ڈھونڈ رہی تھی.. وہ تو نہیں ملی مجھے یہ بابا اور اماں مل گئے... یہ سونو انھی کا ہے اس کی مما کی ڈیتھ ہو گئی ہے. بابا اور اماں مجھے اپنے گھر لے

گئے.. اور اصرار کیا وہ میرے لئے کھانا بنائیں گے. اسی لئے میں رک گئی. انھوں نے مجھے بیٹی بنا لیا.. اور اب مجھے گھر چھوڑنے آئے.

وہ معصومیت سے آج کی ساری روداد سنا رہی تھی.

لیکن ان کے چہروں کے تاثرات اور یش کے خطرناک وحشت زدہ سے چہرے کو دیکھ کر اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا.

رزم انتہائی غصے سے اسے گھور رہا تھا.

یش تنی رگوں سے مٹھیاں پینٹ کی پاکٹوں میں بھینچے کسی اور طرف نظریں جمائے کھڑا بری طرح پاؤں جھلا رہا تھا اور اشتعال کا طوفان اندر دبا رہا تھا....رزم کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا.

.تاشی میڈم تو آج گئی. وہ دل میں بڑبڑایا

بابا یہ میری بہن ہیں.. یہ بھائی ہیں... اور یہ وہ ہیں.. وہ شرماتی اپنے نئے نکور اماں ابا
.سے ان کا تعارف کروا رہی تھی

..اماں ابا بھی جہاندیدہ تھے.. تاشی کے اُن کے بگڑے تاثرات دیکھ چکے تھے
.تاشی نے انھیں بیٹھنے کو کہا مگر وہ اسے پیار کرتے ڈھیروں بلائیں لیتے واپس چلے گئے

.تاشی جانتی ہو آج کیا ہوا... رخ نے پھر اسے جھڑکا

کچھ بھی نہیں.. مجھے یہ سونو مل گیا..پتہ ہے بابا نے اسے مجھے ہی گفٹ دے دیا ہے..
...وہ خوش ہوتی بتا رہی تھی.اور سونو کو نیچے رکھا

تاشی.. یوں منہ اٹھا کر کسی بھی انجان کے گھر نہیں جاتے. تمھیں اتنی سی بات نہیں
پتہ.. اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو یش کا کیا ہوتا

اب کی بار رزم نے اسے ڈانٹا اور اس کی توجہ یش کے وحشت زدہ دھواں دھواں چہرے
....کی جانب مبذول کروائی

سوری رزم بھائی.. وہ. ممم.. اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی. یش ایک جھٹکے سے اٹھا تھا
..اور اسے ان کے سامنے ہی بری طرح سینے میں بھینچا تھا

وہ اتنی وحشت اور بے یقینی کے بعد یقین کر لینا چاہتا تھا کہ واقعی وہ سہی سلامت اس کے سامنے ہے..

تاشی بوکھلا گئی

...یش... وہ بری طرح مچلی... سب دیکھ رہے ہیں

.رزم نے رخ کا ہاتھ تھاما اور اپنے کمرے میں چلا گیا

.یش کی گرفت جان لیوا تھی.. اس کی سانس اٹکی

...یش پلیز... ائم سوری.... کوئی دیکھ لے گا...... آپ یہ

...یش نے اسے بازوؤں میں بھرا

اب وہ اس کے خطرناک تیور سے بری طرح خوفزدہ ہوئی تھی.. واقعی یش کی دکھے ی

.رگ کو چھیڑ کر اس نے غلطی کی تھی.. اب مداوا کیسے کرے گی

یہ سوچ کر ہی وہ لرز رہی تھی

..وہ اس کمرے میں لایا تھا... دروازہ دھاڑ سے بند کر کے اسے دروازے پر ہی نیچے اتارا

.دونوں بازو مضبوط اور آہنی گرفت میں لئے تھے

....سرخ انگارہ آنکھیں اور چہرہ

جب یہی براؤن آنکھیں گرے آنکھوں سے ٹکرائیں تو تاشی کی ریڑھ کی ہڈی میں

..سنسناہٹ ہوئی

....ی.......یش

تمھیں پتہ ہے تاشی... آج تم نے کیا کیا مسٹیکس کی ہیں؟

.....سرسراتا لہجہ

وہ........ ی.....یش.......یوہرٹنگ می.... وہ اس کی بازوؤں پر محسوس ہوتی آہنی

...گرفت سے روہانسی ہوئی

اور تم نے جو میری جان سولی پر لٹکائی تاشی اس کا کیا.. یش کی آنکھیں نم تھیں.. اور

.چہرے پر وحشت..ایک باغی آنسو گال پر لڑھکا

یش......تاشی نے اس ستم گر کی شرٹ مضبوطی سے کالر سے پکڑی..اپنے نرم گداز پاؤں اسے کے پاؤں پر رکھے.. زرا سے اونچا ہو کر وہ قیمتی آنسو اپنے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے نرم لبوں سے چنا...

..یش کا تمام غصہ اور وحشت جھاگ کی طرح بیٹھی تھی

..اس سے پہلے وہ دور ہو کر پھر اسے عذاب میں ڈالتی

.یش نے ایک ہاتھ اس کی گردن پر لپیٹا.. ایک ہاتھ سے نازک کمر کو دہکتی گرفت میں لیا

...زرا سا اس کے لبوں پر جھک کر آنکھیں بند کیں اور اپنی وحشتیں شمار کرنے لگا

..تاشی اس کی پگھلاتی دہکتی قربت سے لرز اٹھی تھی

..ایک مرتبہ پھر یش کا کمر سہلاتا ہاتھ ڈوری اور پھر زپ میں الجھا تھا

........کندھے سے کھسکتی شرٹ اور کندھے پر اس کے دہکتے لب

..تاشی نے بے تحاشا گھبرا کر اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپایا

.یش نے اسے بازوؤں میں بھرا.... بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر جھکا

یش...... مم..... میں... مر..... جاؤں... گی

.....اششششش......... کچھ نہیں ہوگا..تاشی

..یش نے لائٹ آف کی

....بڑھتی رات کے ساتھ اسکی شدتوں اور محبتوں میں بھی اضافہ ہوتا رہا

یش کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا... آج جو زخم اس کی روح کو لگا تھا... اس کا مرحم

.صرف تاشی کا وجود ہی ہو سکتا تھا

.سالہا سال سے دونوں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے تھے

..نامکمل تھے

..آج محبت مہرباں ہوئی تھی تو دو پاک روحیں ایک ہو گئیں

.مکمل ہو گئیں تھیں

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

...لیبٹ آباد کے سبز زاروں میں یہ چند دن کیسے گزر گئے پتہ ہی نا چلا

.واپس آئے تو خوشیوں نے نئے سرے سے دستک دی ہوئی تھی

.شمس نے عابد اور نازیہ بیگم کو عمرے پر بھیجا ہوا تھا

..منال کنسیو کر چکی تھی

انھوں نے کالج دوبارہ سٹارٹ کیا.

رزم اور یش نئے سرے سے ملک دشمن عناصر کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہو گئے

اب تک کوئی ان کا سایہ بھی نا چھو سکا تھا

..ایس اے کے نیٹ ورک کو وہ ملک کی رگوں سے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک چکے تھے

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

........آٹھ ماہ بعد

تاشی اعظم بابا کے ساتھ نازیہ بیگم کے پاس جا رہی تھی.

رخ کی طبیعت خراب تھی....

رخ نے اور اس نے تقریباً اکھٹے کنسیو کیا تھا.

وہ سیون منتھ پریگننٹ تھیں.

منال کی بھی کبھی بھی طبیعت بگڑ سکتی تھی. ادھر نازیہ بیگم کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیئے تاشی بے چین سی ہو کر ان سے ملنے جا رہی تھی.

شمس آفس اور یش اور رزم کسی خاص کام سے گئے ہوئے تھے

اس لیے وہ اعظم بابا کے ساتھ چلی آئی.

مگر آدھا راستہ گزرا تھا کہ ان کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی رکی.

اعظم سردار یوسف خان کو گاڑی سے نکلتے دیکھ گبھرایا.

وہ گاڑی کے قریب ائے اور تاشی والی سائیڈ گئے.

تاشی کی جانب کا دروازہ کھولا.

بیٹی باہر آؤ.... میں یشار خان کا بابا ہوں.. انھوں نے مہربان سی مسکان سے اسے کہا تو

وہ خوش سی ہوتی باہر آگئ..

کیونکہ ان میں بلکل یش کی جھلک نظر آ رہی تھی.

سردار یوسف نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

اعظم لپک کر تاشی کے پاس آیا.

بیٹی چلیں... گاڑی میں بیٹھئے... تاشی حیران ہوئی

اعظم اسے یش کے بابا سے بات بھی نہیں کرنے دے رہا تھا

لیک. بابا مجھے یش کے بابا سے بات کرنی ہے... تاشی کی فرمائش پر اعظم سخت بوکھلایا

تو پھر آئیے بیٹی میں آپ کو یش کا اصلی گھر دکھاتا ہوں اور مجھے آپ سے ڈھیر ساری باتیں بھی کرنی ہیں.. آپ کے ممی اور پاپا بھی سردار مینشن میں ہیں.

سردار یوسف نرمی سے بولے

...مگر اعظم نے پہلو بدلا. جھوٹ

یشار بابا کی پرمیشن کے بغیر میں انھیں کہیں نہیں جانے دے سکتا بڑے صاحب...
اعظم نے کہا

کیوں گستاخی کر رہے ہو اعظم..پتا ہے شمس کے وفادار ہو مگر کیا بھول گئے میں اس کا
.اور تمھارے یشار بابا کا باپ ہوں

کہنا ان سے بھوؤں سے ملنا ہو تو سردار مینشن آ جائیں کیونکہ اب وہ وہیں رہیں گی...اپنے
گھر میں

..یہ کہتے سردار یوسف تاشی کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی گاڑی میں بٹھا چکے تھے

جیسے گاڑی آگے بڑھی... اعظم کی جان ہوا ہوئی

.فوراً ایش کو کال کی

..مگر یش نے کال پک نہیں کی.. میسج کیا

بھوئیں... مطلب رخ اور منال بیٹی بھی

افففف.... شمس کو کال ملائی

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

..اعظم کی کال رسیو کی تو جو بات اس نے بتائی وہ شمس کے ہوش اڑانے کو کافی تھی

افففففف بابا... شمس نے دانت کچکچائے

.اگر تاشی کا بال بھی بانکا ہوتا تو یشار خان شمس نہیں تھا جو سہہ جائے گا

.وہ تو دنیا ہلا دے گا

سر بڑے صاحب نے بھوئیں کہا...... مطلب منال اور رخ بیٹی بھی مجھے لگتا ہے اس وقت این مینشن میں نہیں ہیں. میں گھر ہی جا رہا ہوں.. دیکھنے. آپ جلدی ہی سردار مینشن پہنچیں.

..اعظم کی اس بات پہ تو شمس بھنا کر اٹھا تھا

.اعظم کا میسج نہیں ہتھوڑا تھا جو یش کے اعصاب پر بجا تھا

.فوراً رزم اور وہ ٹارچر سیل سے نکلے.. یش نے شمس کو کال ملائی

.لالہ یہ ہو کیا رہا ہے. شمس کے کال رسیو کرنے پر یش نے دانت کچکچائے

اب پتہ نہیں بابا کے دماغ میں کیا چل رہا ہے.. گھر پر منال.. نوال اور رخ بھی نہیں ہیں... ادھر حرا پھپھو کو کال کی وہ بھی سب غائب ہیں. حق کے عابد انکل اور نازیہ آنٹی بھی نہیں ہیں گھر.

شمس کے بتانے پر یش بھی ایک مرتبہ تو چکرایا تھا.

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

.ان کی گاڑیاں آگے پیچھے سردار مینشن داخل ہوئیں تھیں

آندھی اور طوفان کی طرح وہ تقریباً نو سال بعد سردار مینشن داخل ہوئے تھے

.مگر اندر داخل ہو کر شدید قسم کا دھچکا لگا تھا

وہ سب ڈائیننگ حال میں موجود بڑے سے ٹیبل کے گرد بیٹھے انواع و اقسام کے

کھانے، خوش گپیوں کے ساتھ کھانے میں یوں مصروف تھے جیسے پتہ نہیں کتنی صدیوں

....ہوں Happy Family leave together کے

حرا، قیصر،بچے، عابد اور نازیہ بیگم، منال ، نوال، رخ اور تاشی

..وہ سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

.اور ان کے دھواں دھواں چہرے دیکھے

.سردار یوسف خان اپنی جگہ سے اٹھے.. اور شمس کے قریب آئے

میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں معافی مانگ سکوں.. کیونکہ میرے کیے کا مداوا ہے ہی نہیں.. مگر نو سال قیدِ تنہائی اور عزاب میں گزارے ہیں یار. اب تو معاف کر دو اپنے بوڑھے پاگل باپ کو... یقین کرو اپنے کیے کی بہت بڑی سزا بھگت چکا ہوں اولاد کے ہوتے ہوئے... بے اولادوں والی زندگی گزار کر...شدید بیماری میں ہر پل ہر لمحہ خدا سے . معافی مانگی اور تم لوگوں کو پکارا.... مگر اب مرنے سے پہلے اپنے پوتے پوتیوں کو ..اپنے ہاتھوں میں کھلانا چاہتا ہوں یار

شمس نے دیکھا...کمزور لاچار، جھکے کندھے... یہ سردار یوسف وہ سردار یوسف تو تھے ہی نہیں... سارا رعب.. تنتنا.. اور اکڑ کہیں غائب تھی. اب تو ان کے لہجے میں بے حد مٹھاس تھی

.اس سے پہلے کے وہ شمس کے آگے ہاتھ جوڑتے

شمس انھیں کشادہ دلی سے سینے میں بھینچ چکا تھا.

پھر یش اور رزم نے بھی انھیں گلے سے لگایا.

برسوں کے گلے شکوے چند آنسوؤں نے دھو ڈالے تھے

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وہ الماری کے پاس کھڑی تھی جب یش نے اسے کندھوں سے تھام کر خود میں بھینچا تھا..

ی.... یش... پلیز

آج پھر اس گستاخی کا کیا مطلب سمجھوں میں.. وہ غصہ ہوا

کونسی گستاخی...؟ وہ انجان بنی

مجھے بتائے بغیر بابا کے ساتھ کیوں آئیں.. آج میں پھر ڈر گیا تھا بہت زیادہ... اور پھر اس ڈر کے اثر کو زائل کرنے کے لیے میں کیا کرتا ہوں اور تمھیں کیا کیا برداشت کرنا پڑتا ہے.. جانتی ہو ناں جان..

یش کی گرفت سخت ہوئی

پلیز یش... بے بی ہرٹ ہو رہا ہے... وہ مسکین سی شکل بنا کر بولی..

نہیں بے بی اپنے بابا کا پاگل پن جانتا ہے.. اسی لئے اسے بیچ میں مت لاؤ جان.. یش کی جسارتیں بڑھتی جا رہی تھیں

جو کہ اب تاشی میڈم کو ہر حال میں سہنا تھیں.

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

چھ سال کا وہ بچہ جسے یشم خان یشار کہتے تھے.. پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اپنے بیٹ کو مخصوص طریقے ہاتھ میں گھما رہا تھا.

پاس ہی کھڑی.... پریہا رزم علی سون سون کرتی آنسو صاف کر رہی تھی.

پری رؤو مت... دیکھو میں نے کیسا مزا چکھایا.. ان کو اب تمھیں کوئی پریشان نہیں کرے گا.. آؤ میں تمھیں چاکلیٹ دوں

اتنے میں ان کے پاس فکر مند سی نوال شمس خان اور بلال شمس خان آئے تھے

..کیا ہوا یشم.... پری کیوں رو رہی تھی

کچھ نہیں بلال لالہ.. یہاں کچھ بچے پری کو پریشان کر رہے تھے میں نے اپنے بیٹ سے انھیں نانی یاد دلا دی.

یشم لاپرواہی سے بولا

اوکے چلو... مما پاپا لوگ ویٹ کر رہے ہیں.. نوال نے پری کا ہاتھ تھاما

پاس ہی ان سب کے ماں باپ

شمس، منال

رزم، رخ

اور یش اور تاشی بڑی گہری مسکان سے یہ سب دیکھ رہے تھے

..تاشی اور یش یہ منظر دیکھ کر دور کہیں اپنے بچپن میں ہو کر واپس آئے تھے

..یش نے تاشی پر جان فدا کرنے والی بھرپور نظر ڈالی

اور اس کی جانب ہاتھ بڑھایا.. جو کہ اس نے بہت محبت سے تھام لیا

تاشی کو کبھی اظہار کی ضرورت پیش نہیں آئے وہ تو تھے ہی ایک دو جسم ایک جان

ایک دوجے کے لئے

ہمیشہ

ہمیشہ کے لیے

ختم شد